مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب مسائل حقہ شریعت کے لیے چشمہ جاری رہنمائی ہر سامع وقاری مسمی بہ

تیسیر الباری

مطلب خیز ترجمہ

صحیح البخاری

از عمدۂ افادات و زبدۂ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب الملقب نواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ

مطبع احمدی واقع لاہور شیخ احمد نے طبع کرایا

یہ پارہ و نیز باقی انتیس پارے بدوکان شیخ احمد ولد شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور سے بکمال مل سکتے ہین

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب الشروط مع الناس بالقول

باب لوگوں سے زبانی شرط کرنا

حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان

ہم سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے

ابن جريج اخبره قال اخبرني يعلى بن مسلم وعمرو

ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو یعلے بن مسلم اور عمرو بن دینار نے

بن دينار عن سعيد بن جبير يزيد احدهما على

خبر دی ان دونوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی اور ان میں ایک دوسرے سے زیادہ

صاحبه وغيرهما قد سمعته يحدثه عن سعيد

بیان کرتا ہے ابن جریج نے کہا کہ یہ حدیث یعلے اور عمرو کے سوا اوروں نے بھی سعید بن جبیر سے

بن جبير قال انا لعند ابن عباس قال حدثني

بیان کی انہوں نے کہا ہم عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا مجھ سے ابی

ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

موسى رسول الله فذكر الحديث قال الم اقل

خضر سے جو جا کر ملے تھے وہ موسے پیغمبر تھے پھر اخیر تک حدیث بیان کی خضر نے موسی سے کہا میں نے نہیں کہا تھا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَ

تم میرے ساتھ ٹھہر نہیں سکتے اور موسیٰ نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا اور بیچ کا سوال شرط کے طور پر

الثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا

اور تیسرا جان بوجھ کر موسیٰ نے (خضر سے) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو میرا کام مشکل نہ کرو

لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَرَأَهَا

دونوں کو ایک لڑکا ملا خضر نے اسکو مار ڈالا پھر آگے چلے تو ایک دیوار دیکھی جو ٹوٹنے کو تھی خضر نے اسکو سیدھا کر دیا ابن عباس

ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

نے یوں پڑھا ہے ان کے آگے ایک بادشاہ تھا باب ولا میں شرط لگانا ہم سے اسمعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بریرہ میرے پاس آئی

بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي

اور کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ (چاندی) پر کتابت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ دینا ٹھہرا ہے تم میری مدد کرو

فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ

حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے مالک پسند کریں تو میں انکو نو اوقیہ ایک دم گن دیتی ہوں اور تیری ولا میں لونگی بریرہ اپنے مالکوں

بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ

پاس گئی اور ان سے کہا انہوں نے نہ مانا آخر وہ ان کے پاس سے لوٹ کر آئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا

علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے اپنے مالکوں سے تمہارا پیغام بیان کیا وہ نہیں سنتے کہتے ہیں

أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ

ولا ہم لینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن لیا اور حضرت عائشہ نے آپ سے سارا قصہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ

بیان کیا آپ نے فرمایا تو بریرہ کو (خرید) لے اور ولا کی شرط انہی کے لیے کرلے (کیونکہ) ولا تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا

لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ

حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) لوگوں میں کھڑے ہوئے

فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ

اللہ کی تعریف اسکی خوبی بیان کی پھر فرمایا بعضے آدمیوں کو کیا ہو گیا ہے (کیا جنون تو نہیں ہے) وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں

فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ

پتہ نہیں ہے جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ لغو ہے اگر ایسی سو شرطیں ہوں اللہ کا

مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حکم ہے وہی عمل کے زیادہ لائق ہے اور اللہ ہی کی شرط پکی ہے اور ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

۵

عباس کی قرأت یوں ہے وراءهم کا ترجمہ ... ولا ... جس نے آزاد کیا ... (۵) ...

بَابٌ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا
أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ
فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا
وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ
فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ
قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ
تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ
أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ
لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ

وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ

ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ

حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ

الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا

شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ

وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ

مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا خَلَأَتِ

الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ

الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ

إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى

ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَ

اترے جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے لیتے تھے انہوں نے پانی کو ٹھیرنے ہی نہیں دیا سب کھینچ ڈالا اور

شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ

آپ سے پیاس کا شکوہ ہوا آپ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور فرمایا

ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا

عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ

مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ

تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَّعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ

الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُّقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا

مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ

مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ

فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ

عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ

سَاُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُوْلُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا

الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَّعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ

سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَّقَالَ ذُوُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ

هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَلَسْتُمْ

میں آپ کا یہ پیغام انکو پہونچا ہوں وہ قریش کے کافروں کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم اس شخص کے (آنحضرت کے) پاس سے آتا ہوں انہوں نے ایک

میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا کہنے لگا میری قوم کے لوگو کیا تم مجھ پر باپ کی طرح شفقت

بالوالد قالوا بلى قال أولست بالولد قالوا بلى قال فهل تتهموني

نہیں کہتے انہوں نے کہا بیشک تم ہو پھر عروہ نے کہا کیا میں بیٹے کی طرح تمہارا خیر خواہ نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں پھر عروہ نے کہا تم مجھ پر کوئی تہمت

قالوا لا قال ألستم تعلمون أني استنفرت أهل عكاظ فلما بلّحوا علي

رکھتے ہو انہوں نے کہا نہیں عروہ نے کہا تم کو معلوم نہیں میں نے عکاظ والوں کو تمہاری مدد کے لیے کہا تھا جب وہ نہ آ سکے تو میں اپنے بال بچے

جئتكم بأهلي وولدي ومن أطاعني قالوا بلى قال إن هذا قد عرض

جن جن لوگوں نے میرا کہنا سنا لے کر تمہارے پاس آ گیا انہوں نے کہا ہاں عروہ نے کہا تو اس شخص یعنے محمد نے تمہاری بہتری کی

لكم خطة رشد اقبلوها ودعوني آتيه قالوا ائته فأتاه فجعل يكلم النبي

بات کہی ہے مجھکو محمد کے پاس جانے دو قریش نے کہا اچھا جاؤ عروہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم نحوا من قوله لبديل

وسلم سے باتیں کرنے لگا آپ نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو بدیل سے کی تھی

فقال عروة عند ذلك أي محمد أرأيت إن استأصلت أمر قومك هل

عروہ یہ سنکر کہنے لگا محمد بتلاؤ تو اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل تباہ کر دیا تو کون سی اچھی بات ہوئی تم نے کسی عرب کے شخص کو

سمعت بأحد من العرب اجتاح أهله قبلك وإن تكن الأخرى فإني

سنا ہے تم سے پہلے جس نے اپنی قوم کو تباہ کیا ہو اور جو کہیں دوسری بات ہوئی (یعنے قریش غالب ہوئے) تو میں تو

والله لأرى وجوها وإني لأرى أوشابا من الناس خليقا أن يفروا ويدعوك

قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ لوگ دیکھتا ہوں یہ بھیل لوگ یہی کریں گے جلد بھاگ کر تم کو چھوڑ دیں گے

فقال له أبو بكر امصص ببظر اللات أنحن نفر عنه وندعه فقال

یہ سنکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا انہوں نے کہا اپنے لات کا بظر چاٹ کیا ہم حضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے عروہ نے پوچھا یہ کون ہے

من ذا قالوا أبو بكر قال أما والذي نفسي بيده لولا يد كانت لك

لوگوں نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں عروہ نے کہا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جسکا بدلہ میں نے نہیں دیا ہے تو میں تم کو

عندي لم أجزك بها لأجبتك قال وجعل يكلم النبي صلى الله عليه وسلم

جواب دیتا خیر پھر عروہ باتیں کرنے لگا

فكلما تكلم أخذ بلحيته والمغيرة بن شعبة قائم على رأس النبي صلى الله

اور جب بات کرتا تو آنحضرت کی (مبارک) داڑھی تھام لیتا اس وقت مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے ہوئے آپ کے پاس سر پر کھڑے تھے

عليه وسلم ومعه السيف وعليه المغفر فكلما أهوى عروة بيده إلى لحية

سر پر خود تھا جب عروہ اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ

النبي صلى الله عليه وسلم ضرب يده بنعل السيف وقال له أخر يدك

وآلہ وسلم کی (مبارک) داڑھی کی طرف لے جاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتھی اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے اپنا ہاتھ آپ کی داڑھی سے

عن لحية رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع عروة رأسه فقال من هذا

الگ رکھ آخر عروہ نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا یہ کون شخص ہے

قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ

لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا اے دغاباز کیا میں تیری دغابازی کی سزا سے تجھ کو نہیں بچاتا رہا اور تھا

الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ

مغیرہ نے جاہلیت کے زمانہ میں کافروں کی ایک قوم کا ساتھ کیا تھا پھر انکو قتل کر کے ان کا مال لوٹ لے آئے اور مسلمان ہو گئے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اسلام تو قبول کر لیا ہوا لیکن جو مال ہے اس سے مجھ کو غرض نہیں کیونکہ وہ دغابازی سے ہاتھ

فِي شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ

آیا ہے پھر عروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اپنی آنکھوں سے گھورنے لگا

قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ

راوی نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کھنکار کر بلغم نکالا تو آپ کے اصحاب میں سے کسی نے

رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ

اپنے ہاتھ پر لیا اور اپنے منہ اور بدن پر مل لیا بطور تبرک کے اور جب آپ نے کوئی حکم دیا تو ہر ایک آپکا حکم بجا لانے کو چلے اور جب آپ نے وضو کیا

كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ

تو آپکے وضو کا پانی لینے کے لیے قریب تھا کہ لڑ مریں اور جب آپنے بات کی تو انہوں نے اپنی آواز پست کر لی اور ادب سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے

إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ

تھے پھر عروہ اپنے ساتھیوں پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا بھائیو میں تو بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں

عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ

اور روم اور ایران اور حبش کے بادشاہ پاس بھی خدا کی قسم میں نے تو نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے لوگ اس کی

يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ إِنْ

ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں قسم اگر انہوں نے تھوکا تو

تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا

کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور اپنے منہ اور بدن پر مل لیا ہے اور جب وہ

أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ

کوئی حکم دیتے ہیں تو لپکتے ہوئے فوراً ان کا حکم بجا لاتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کے لیے قریب ہوتا ہے لڑ مریں گے جب وہ بات

خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ

کرتے ہیں یہ اپنی آوازیں دہیمی کر لیتے ہیں اور ادب اور تعظیم سے گھور کر انکو نہیں دیکھتے اور انہوں نے جو بات کہی ہے وہ

عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا

تمہارے فائدے کی ہے اسکو مان لو بنی کنانہ کا ایک شخص بولا مجھ کو ان کے پاس جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جا

ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب پاس آیا تو آپ بول اٹھے

کی جو جہاد کرتے ہیں ... کی تعظیم مومن کے دل میں ... اور مومن جان و مال آپ پر قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے ۳ اسلام علیکم ... عروہ بن مسعود ثقفی ... سردار تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ

یہ شخص جو آرہا ہے ان لوگوں میں سے ہے جو بیت اللہ کی قربانی کی تعظیم کرتے ہیں تو قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو

لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ

وہ جانور اس کے سامنے لائے گئے اور صحابہ نے لبیک پکارتے ہوئے اس کا استقبال کیا جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو

أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ قَالَ رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ

کعبہ سے روکنا مناسب نہیں اور اپنی قوم والوں پاس لوٹ گیا بولا اونٹوں کے گلے میں پٹے ہار پڑے ہیں کوہان

قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ فَمَا أَرٰى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ

چرے دیکھے ہیں تو بیت اللہ سے انکار روکنا مناسب نہیں جانتا پھر ان میں مکرز بن حفص ایک شخص

يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ

بتا وہ اٹھا وہ کہنے لگا مجھکو جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جا وہ جب آیا تو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو بدکار شخص ہے خیر وہ آپ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي

باتیں کرنے لگا اس بیچ بات کرنے میں سہیل بن عمرو نامی ایک اور شخص قریش کی طرف سے ان سے ہوا معمر نے کہا مجھکو ایوب نے

أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خبر دی انہوں نے عکرمہ سے کہ جب سہیل بن عمرو آیا آپ نے (فال نیک کے طور پر) فرمایا اب

وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَجَاءَ

تمہارا کام سہل ہو گیا (بن گیا) معمر نے کہا زہری نے کہا سہیل کہنے لگا آیا

سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

لاؤ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک صلحنامہ لکھا جائے آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

منشی کو بلایا ف اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ

سہیل کہنے لگا رحمن میں نہیں جانتا کون ہے لیکن عرب کے دستور کے موافق (شروع میں) باسمک اللھم لکھوائیے

كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

جیسے پہلے آپ ف۲ یہی لکھوایا کرتے تھے مسلمان (لوگوں کو ضد آئی) وہ کہنے لگے ہم تو قسم خدا کی بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں گے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (منشی سے) فرمایا باسمک اللھم ہی لکھ پھر یوں لکھوایا یہ وہ صلحنامہ ہے

عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا

جس پر محمد اللہ کے رسول اتنا لکھوایا تھا کہ سہیل بولا کہ خدا کی قسم اگر ہمکو یہ یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو

ف۱ آپ کا مطلب یہ تھا کہ قربانی کے جانور دیکھ کر اس کا دل نرم ہو گا اور اپنی قوم سے جا کر سفارش کرے گا کہ ایسے لوگوں کو روکنا مناسب نہیں اور ان کی عبادت ...

ف۲ ... بسم اللہ الرحمن الرحیم ...

صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ

اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخَلُّوا

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ

أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ

وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا

قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا

فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي

قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ

فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ

عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ

لَكَ قَالَ بَلٰى فَافْعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ

قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ

آخر ابو جندل کہنے لگا مسلمانو یہ کیا غضب ہے میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور کافروں کے حوالے کیا جاتا ہوں

مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللهِ

دیکھو مجھ پر کیا کیا تکلیفیں ہوئی ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں سخت تکلیف دی گئی

قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

حضرت عمر کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا

أَلَسْتَ نَبِيَّ اللهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ

کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں

قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَسْتُ

آپنے فرمایا بیشک میں نے کہا تو پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا

أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ

وہ میری مدد کرے گا میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ ہم کعبے کے پاس پہنچیں گے اور طواف

فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ

کریں گے آپ نے فرمایا بیشک مگر میں نے یہ کب کہا تھا کہ اسی سال یہ ہوگا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو تم

آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ

کعبے کے پاس (ضرور) پہنچو گے اسکا طواف کرو گے حضرت عمر نے کہا پھر میں ابوبکر کے پاس آیا اور ان سے کہا کیا یہ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں

اللهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى

ہیں انہوں نے کہا بیشک ہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں

قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى

میں نے کہا پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں ابوبکر نے کہا بھلے آدمی وہ اللہ کے پیغمبر ہیں

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللهِ إِنَّهُ عَلَى

اس کے حکم کا خلاف نہیں کرتے اور اللہ انکا مددگار ہے جو آپ حکم دیں اسکو بجا لا کیونکہ خدا کی قسم آپ حق پر ہیں

الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى

میں نے کہا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے طواف کریں گے ابوبکر نے کہا بیشک

أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ

لیکن آپ نے کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہوگا میں نے کہا نہیں یہ تو نہیں کہا تھا انہوں نے کہا تو دیکھنا تم کعبے کے پاس پہنچو گے طواف کرو گے

الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ

زہری نے کہا حضرت عمر نے کہا یہ جو بے ادبی کی میں نے گفتگو کی اس گناہ کے اتارنے کے لیے میں نے کئی نیک عمل کیے خیر جب صلح نامہ لکھکر پورا ہوا تو

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اٹھو اونٹوں کو نحر کرو سر منڈاؤ کوئی بھی سنکر نہ اٹھا

مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ

یہاں تک کہ تین بار آپ نے یہی فرمایا جب کوئی نہ اٹھا تو آپ ...

عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ

ام سلمہ ہو گئے اور ان سے لوگوں کی شکایت کی ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں

ذٰلِكَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰی تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ

کہ لوگ ایسا کریں تو آپ باہر تشریف لے جائیے اور کسی سے بات نہ کیجیے جب تک اپنے اونٹوں کو نحر نہ کر لیجیے اور حجام کو بلا کر

فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ

سر منڈوا لیجیے آپ باہر تشریف لے گئے اور کسی سے بات نہیں کی اپنے اونٹوں کو نحر کیا اور حجام کو بلا کر

فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰی كَادَ

سر منڈوایا جب لوگوں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا تو اٹھے اور نحر کیا اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے قریب تھا

بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا اَيُّهَا

کہ ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو مار ڈالے پھر اس کے بعد چند مسلمان عورتیں حاضر ہوئیں تو اللہ نے سورۂ ممتحنہ کی یہ آیت

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ حَتّٰی بَلَغَ

اے ایمان والو جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کو جانچو آخر آیت بعصم

بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ

الکوافر تک حضرت عمر نے اس دن اپنی دو مشرک عورتوں کو طلاق دیدی ان میں ایک

اِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰی صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ

سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے پھر آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو لوٹ گئے اس کے بعد ایک شخص ابوبصیر نامی مسلمان ہو کر آپ کے پاس آیا وہ قریشی تھا

وَهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ

قریش لوگوں نے اسکو واپس بلانے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا اور کہنے لگے جو عہد ہم میں اور آپ میں ہے اس کے موافق عمل

لَنَا فَدَفَعَهُ اِلَی الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰی بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ

کیجیے آپ نے ابوبصیر کو ان دو شخصوں کے ساتھ کر دیا وہ اسکو لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہونچے تو ایک درخت کے تلے ٹھیر کر کھجوریں جو ان کے ساتھ

تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰی سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ

تھیں کھانے لگے ابوبصیر نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا قسم خدا کی تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے

جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ

سونت کر کہا بیشک عمدہ ہے میں اسکو آزما چکا ہوں آزما چکا ہوں

فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰی بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ

ابوبصیر نے کہا ذرا مجھے دیکھنے دو اس نے دیدی ابوبصیر نے اسکو مار کر ٹھنڈا کر دیا اسکا ساتھی (ڈر کے مارے)

حَتّٰی اَتَی الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

بھاگا مدینے پہونچا مسجد میں بھاگتا ہوا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو

سلم حین راٰہ لقد راٰی ھذا ذعرا فلما انتھی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا فرمایا یہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو کہنے لگا
قال قتل واللہ صاحبی وانی لمقتول فجاء ابو بصیر فقال یا نبی اللہ قد
قسم خدا کی میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی نہیں بچوں گا اتنے میں ابو بصیر بھی آن پہونچا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کا عہد اللہ
واللہ اوفی اللہ ذمتک قد رددتنی الیھم ثم انجانی اللہ منھم قال النبی
نے پورا کرا دیا آپ نے مجھے پھیر دیا پھر اللہ نے مجھ کو ان سے نجات دلوا دی یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد فلما سمع ذلک عرف
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی ماں کی خرابی یہ تو لڑائی بھڑکانا چاہتا ہے اگر کوئی اس کی مدد کرے یہ سنتے ہی ابو بصیر سمجھ گیا
انہ سیردہ الیھم فخرج حتی اتی سیف البحر قال وینفلت منھم ابو جندل
کہ آپ پھر اس کو لوٹا دیں گے اور سیدھا نکلکر سمندر کے کنارے پہونچا ابو جندل بھی (مکہ سے) بھاگ کر ابو بصیر سے
ابن سھیل فلحق بابی بصیر فجعل لا یخرج من قریش رجل قد اسلم الا لحق
آ ملا اب جو قریش کا آدمی مسلمان ہو کر نکلتا وہ ابو بصیر کے پاس چلا آتا
بابی بصیر حتی اجتمعت منھم عصابۃ فواللہ ما یسمعون بعیر خرجت لقریش
یہاں تک کہ اس کے ساتھ ایک جتھا جمع ہو گیا انہوں نے قسم خدا کی یہ شیوہ کیا کہ قریش کا جو قافلہ
الی الشام الا اعترضوا لھا فقتلوھم واخذوا اموالھم فارسلت قریش
شام کے ملک کو جاتا اسکو وہ رستہ میں روکتے اور لوٹ مار کرتے آخر قریش نے مجبور ہو کر آنحضرت
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تناشدہ باللہ والرحم لما ارسل فمن اتاہ فھو
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور ناطے رشتہ کی قسمیں دے دیکر کہلا بھیجا کہ آپ ابو بصیر کو بلا بھیجے اور اب سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ
امن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم فانزل اللہ تعالی وھو الذی کف
پاس آئے اسکو امن ہے (آپ واپس نہ دیجیے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو بلا لیا اسوقت اللہ تعالی نے (سورہ فتح کی) یہ آیت اتاری وہی خدا
ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم حتی بلغ
ہے جس نے عین مکہ کے بیچ تم کو ان پر فتح دیکر ان کے (کافروں کے) ہاتھ تم سے روک دیے اور تمہارے ہاتھ ان سے اخیر آیت
الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ وکانت حمیتھم انھم لم یقروا انہ نبی اللہ ولم یقروا
حمیۃ الجاہلیۃ تک حمیۃ الجاہلیۃ (بات کی پچ نادانی کی ہٹ) وہ یہ تھی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو نہ مانا اور بسم اللہ
ببسم اللہ الرحمن الرحیم وحالوا بینھم وبین البیت وقال عقیل عن الزھری
الرحمن الرحیم نہ لکھنے دی اور مسلمانوں کو کعبے میں جانے سے روک دیا اور عقیل نے زہری سے روایت کی
قال عروۃ فاخبرتنی عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتحنھن
عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو عورتیں مسلمان ہو کر آتیں تھیں انکو جانچتے تھے (انکا
وبلغنا انہ لما انزل اللہ تعالی ان یردوا الی المشرکین ما انفقوا علی من ھاجر
امتحان لیتے تھے) زہری نے کہا اور ہم کو یہ حدیث پہونچی کہ جب اللہ تعالی نے یہ حکم اتارا کہ کافروں کی بیبیاں جو ہجرت کر کے مسلمانوں پاس آ جائیں تو

ویل امہ عرب لوگ ... مسعر حرب ... پیدا ہوا ... دیکھو ... خدا کی قدرت ... ہوئے ... کام ... اور اس

مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ رض

ان کی بیویوں پر کیا ہے اور یہ حکم بھی دیا کہ مسلمان کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھیں تو حضرت عمر نے

طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ

اپنی دو جورویں یعنی قریبہ بنت ابی امیہ اور بنت جرول کو طلاق دے دیا پھر معاویہ نے قریبہ

قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا

سے نکاح کیا اور ابوجہم نے بنت جرول سے۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ کافروں نے اس خرچ کے ادا کرنے سے انکار کیا جو مسلمانوں نے

أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

بیبیوں پر کیا تھا تب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری اگر تمہاری کچھ عورتیں کافروں کے پاس چلی جائیں، پھر تم کو کافروں کا

إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ

خرچہ دینا ہو تمہاری باری آن پہنچے تو اس کا تدارک یہ ہے کہ کافروں کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کریں اور ان

مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ

سے کوئی مسلمان نکاح کرے تو ان کا مہر ان عورتوں کو دے جو مسلمانوں کی جورو تھیں جن کی عورتیں کافروں کے پاس

نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّائِي هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ

بھاگ گئی ہوں اور ہم تو نہیں جانتے کہ کوئی عورت ایمان لانے اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہو گئی

إِيمَانِهَا وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اور زہری نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ ابوبصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر مدت صلح کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اس وقت اخنس بن شریق نے (مکہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

لکھا کہ ابوبصیر کو آپ بھیج دیجئے پھر یہی حدیث آخیر تک بیان کی۔ باب قرض میں شرط لگانا

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمان بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا (بنی اسرائیل میں سے) انہوں نے

أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض وَعَطَاءٌ

بنی اسرائیل کے ایک دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے ایک مدت مقرر کر کے اس کو دیں۔ اور عبداللہ بن عمر رض اور عطاء بن ابی رباح نے

إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ

کہا اگر قرض میں مدت کرے تو یہ جائز ہے۔ باب مکاتب کا بیان اور جو شرطیں اللہ کی کتاب کے مخالف ہیں ان کا جائز

كِتَابَ اللهِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ

نہ ہونا اور جابر بن عبداللہ نے کہا مکاتب غلام لونڈی اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی اور عبداللہ بن عمر رض

أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ

یا حضرت عمرؓ نے کہا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے اگر سو بار شرط لگائے امام بخاری نے کہا

أَبُو عَبْدِ اللهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ

یہ قول دونوں سے مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ اور عمرؓ سے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا

کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بریرہ

فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا

انکے پاس آئی اپنی کتابت کی رد میں مدد چاہنے کو انہوں نے کہا اگر تو چاہتی ہے تو میں تیری کتابت کا روپیہ تیرے مالکوں کو دیتی ہوں لیکن تیری ولاء مجھ کو ملے گی پھر

جَاءَ رَسُولُ اللهِ صلعم ذَكَّرْتُهُ ذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صلعم ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اسکے بعد

قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ

كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ

کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اس کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اگرچہ سو بار وہ شرط

شَرْطٍ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الِاشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّتِي

لگائے باب اقرار میں شرط لگانا یا استثنا کرنا جائز ہے اور اُن شرطوں کا بیان جو لوگوں میں

يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ

عموماً جاری ہیں ف (معاملات وغیرہ میں) اور اگر کوئی یوں کہے مجھ پر فلانے کے سو درم نکلتے ہیں مگر ایک یا دو تو ننانوے یا اٹھانوے درم دینا ہوں گے

عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ أَدْخِلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ

ف اور عبداللہ بن عون نے ابن سیرین سے نقل کیا ایک شخص نے اونٹ والے سے کہا تو اپنے اونٹ اندر لا کر ف بلند کر دے اگر میں فلاں دن تک تیرے

يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ

ساتھ سفر نہ کروں تو مجھ کو سو درم دینا ہوں گے پھر اُس دن تک نہ نکلا تو شریح قاضی نے یہ حکم دیا ف جس نے خوشی سے کوئی شرط اپنے اوپر لگائی

طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ

زور زبردستی سے تو وہ اسکو پوری کرنا ہو گی اور ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے نقل کیا ف ایک شخص نے اناج بیچا اور خریدار نے یہ اقرار کیا

إِنْ لَمْ آتِكَ الْأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي

اگر میں بدھ تک تیرے پاس نہ آؤں (اپنا مال قیمت دیکر لیجاؤں) تو بیع باقی نہ رہے گی پھر وہ بدھ تک نہ آیا شریح قاضی نے خریدار کے خلاف فیصلہ

أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

کیا اور کہا تو نے اپنا وعدہ خلاف کیا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد

أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اللہ جل جلالہ کے ننانوے ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ بہشت میں جائے گا

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْوَقْفِ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

باب وقف میں شرط لگانے کا بیان ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

اللہ انصاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ

حضرت عمر کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے آئے ان کے پاس

فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ

زمین کو کیا کروں اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے خیبر میں ایک زمین پائی ایسی عمدہ مال میں نے کبھی نہیں پایا

عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا

تو آپ مجھ کو کیا مشورہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین وقف کر دے اس کی آمدنی خیرات ہوتی رہے

قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا

راوی نے کہا تو حضرت عمر نے اسکو وقف کر دیا اس شرط پر کہ وہ زمین نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ ترکہ میں بٹے اس کی جو آمدنی ہو وہ محتاجوں

فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ

اور ناتے والوں اور غلام لونڈیوں کے چھڑانے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں اور مہمانوں میں خرچ کی جائے

لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ

اور جو کوئی اس کا متولی ہو وہ اگر دستور کے موافق اس کی آمدنی میں سے کھائے اور کھلائے مگر دولت نہ جوڑے ابن عون نے کہا

فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے بیان کی انہوں نے غیر متمول کا معنی یہ کہ روپیہ پیسہ دولت نہ اکٹھا کرے

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب وصیتوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الْوَصَايَا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوْبَةٌ

باب وصیت کے بیان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مرد کی وصیت اس کے پاس لکھی رہنی چاہیے

عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جب تم میں کوئی مرنے لگے اور مال (یا بہت مال) چھوڑ رہا ہو تو

خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ بَدَّلَهُ

ماں باپ ناتے والوں کے لیے دستور کے موافق وصیت کرنا تم پر فرض ہے پرہیزگاروں کو ایسا کرنا ضرور ہے پھر جو شخص وصیت سنے

بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ان الله سميع عليم فمن خاف من

پیچھے اسکو بدل ڈالے تو اسکا گناہ انہی پر رہیگا جو بدل ڈالیں بیشک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے اور جس کو یہ ڈر ہو جائے کہ موصی

موص جنفا او اثما فاصلح بينهم فلا اثم عليه ان الله غفور رحيم

(نے) طرفداری یا گناہ کی بات کی ہے وہ وارثوں میں صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہ ہو گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

جنفا ميلا متجانف مائل حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك

کے معنے ایک طرف جھک جانا۔ متجانف جھکنے والا ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس

ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين الا ووصيته

وصیت کے لائق کچھ مال ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی

مكتوبة عنده تابعه محمد بن مسلم عن عمرو عن ابن عمر عن

نہ رکھی ہو امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابراهيم بن الحارث حدثنا

علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ہم سے ابراہیم بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے

يحيى بن ابي بكير حدثنا زهير بن معوية الجعفي حدثنا ابو اسحق عن

یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے عمرو بن عبد اللہ سے انہوں نے

عمرو بن الحارث ختن رسول الله صلى الله عليه وسلم اخي جويرية بنت

عمرو بن حارث سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے یعنی ام المومنین جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے

الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته درهما ولا دينارا

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت نہ روپیہ چھوڑا نہ اشرفی

ولا عبدا ولا امة ولا شيئا الا بغلته البيضاء وسلاحه وارضا جعلها

نہ غلام نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز ایک نقرہ خچر (دلدل) چھوڑا اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو آپ وقف کر گئے تھے

صدقة حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا مالك حدثنا طلحة بن مصرف

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے

قال سالت عبد الله بن ابي اوفى هل كان النبي صلى الله عليه وسلم

کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وصیت کی تھی

اوصى فقال لا فقلت كيف كتب على الناس الوصية او امروا بالوصية

انہوں نے کہا نہیں (مال دنیا کی کوئی خاص وصیت نہیں کی) میں نے کہا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی یا ان کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا ہے

قال اوصى بكتاب الله حدثنا عمرو بن زرارة اخبرنا اسمعيل عن ابن عون

عبد اللہ نے کہا آپ نے یہ وصیت کی کہ اللہ کی کتاب پر چلتے رہنا ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذَکَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ رض اَنَّ عَلِیًّا رض کَانَ وَصِیًّا

ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا لوگوں نے حضرت عائشہ رض کے سامنے یہ ذکر کیا کہ حضرت علی رض آنحضرت کے وصی تھے

فَقَالَتْ مَتٰی اَوْصٰی اِلَیْهِ وَقَدْ کُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰی صَدْرِیْ اَوْ قَالَتْ حَجْرِیْ فَدَعَا

انہوں نے کہا آپ نے کب ان کو وصی بنایا میں تو آپ کو اپنے سینے سے یا گود سے لگائے ہوئے تھی آپ نے طشت منگوایا

بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِیْ حَجْرِیْ فَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَمَتٰی اَوْصٰی اِلَیْهِ

اتنے میں آپ میری گود میں جھک گئے مجھ کو خبر بھی نہ ہوئی کہ آپ گذر گئے تو آپ نے علی کو کب وصی بنایا

بَابٌ اَنْ یَّتْرُكَ وَرَثَتَهٗ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّتَکَفَّفُوا النَّاسَ حَدَّثَنَا

باب اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں ہم سے

اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص

اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا بِمَکَّةَ وَهُوَ یَکْرَهُ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں) مجھ کو پوچھنے کو آئے میں مکہ میں تھا آپ اسکو برا سمجھتے تھے کوئی

اَنْ یَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِیْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ یَا

آدمی اس ملک میں مرے جہاں سے وہ ہجرت کر چکا ہو آپ نے فرمایا اللہ عفراء کے بیٹے پر رحم کرے (سعد بن خولہ پر) میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ

کہا یا رسول اللہ میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال کی

قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ

آپ نے فرمایا اچھا تہائی اور تہائی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ ان کو محتاج چھوڑ

تَدَعَهُمْ عَالَةً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ

جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تو جو خرچ کرے وہ خیرات ہے

فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّی اللُّقْمَةُ الَّتِیْ تَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِكَ وَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّرْفَعَكَ

یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے اور عجب نہیں کہ اللہ تجھ کو عمر دے

فَیَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَّیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ یَوْمَئِذٍ اِلَّا ابْنَةٌ بَابٌ

تیرے سبب سے بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو نقصان ان دنوں سعد کی اولاد کوئی نہ تھی ایک بیٹی تھی باب

الْوَصِیَّةِ بِالثُّلُثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا یَجُوْزُ لِلذِّمِّیِّ وَصِیَّةٌ اِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ

تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان اور امام حسن بصری نے کہا ذمی کافر کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا

(سورہ مائدہ میں) فرمایا جو اللہ نے اتارا اس کے موافق ان کافروں کا فیصلہ کر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْیٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلٰی

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اگر لوگ تہائی

کیا اور سہوا ہے قرآن کی یہ آیت ہے وان احکم بینہم بما انزل اللہ کیونکہ آنحضرت کا حکم بھی بما انزل اللہ میں داخل ہے

الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ

تہائی کیوں لوبہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی بہت ہے یا تہائی بڑا حصہ ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن عدی نے کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے

عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ

انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں (اتفاق سے مکہ میں)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ قَالَ لَعَلَّ

اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمایئے وہ مجھکو الٹے پاؤں نہ پھیرے (مکہ میں نہ مارے) آپ نے فرمایا شاید

اللّٰهُ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اُوْصِيَ وَاِنَّمَا لِيْ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِيْ

اللہ ملا تجھ کو بھلا چنگا کر دے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ ہو میں نے کہا میں وصیت کرنا چاہتا ہوں ایک بیٹی کے سوا اور کوئی میری اولاد نہیں ہے

بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ

میں آدھے مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا آدھا بہت ہے میں نے کہا تو تہائی کی کردوں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے

قَالَ فَاَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ

سعد نے کہا (اس حدیث کے بموجب) لوگ تہائی مال کی وصیت کرنے لگے تو جائز رکھی گئی

بَابُ قَوْلِ الْمُوْصِيْ لِوَصِيِّهِ تَعَاهَدْ وَلَدِيْ وَمَا يَجُوْزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى

باب وصیت کرنے والا اپنے وصی سے یوں کہہ سکتا ہے میری اولاد کا خیال رکھیو اور وصی دعوے کرسکتا ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا

عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى

انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر رض سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ

بی بی تھیں انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (مرتے وقت) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی

اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ

زمعہ کی لونڈی نے جو لڑکا جنا ہے وہ میرا ہے اس کو تو لے لیجیو جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے

اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ

اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی وصیت کر گیا تھا کہ اسکو لے لینا اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا (واہ

اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

واہ اچھی ٹھیری) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسکو جنا ہے خیر دونوں چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے

فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ

سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اسکے لیے وصیت کر گیا ہے عبد بن زمعہ نے کہا

اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ

وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرا ہے

ابْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي

جس کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور بدکار کے لیے پتھروں کی سزا ہے بعد اس کے آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو یہ حکم دیا کہ اس بچے کی

مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ بَابٌ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ

پردہ کیا کرو کیونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی اس نے (مرتے دم تک) پھر کبھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔ باب اگر بیمار اپنے سر سے ایسا اشارہ کرے

بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

جو صاف سمجھ میں آ جائے تو اس پر حکم دیا جائے گا۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کا دو پتھروں میں سر کچل ڈالا لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا

مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ

تجھ کو کس نے مارا فلاں نے یا فلاں نے جب اس یہودی کا نام لیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا پھر اس یہودی کو پکڑ لائے

بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

اس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا اس کا بھی سر پتھروں سے کچلا گیا

بَابٌ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ

باب وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں۔ ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے ورقاء سے انہوں نے ابن

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ

ابی نجیح سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا شروع اسلام میں مال اولاد کا حق ہوتا اور ماں باپ کے لیے وصیت

لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَ

کی جاتی پھر اللہ نے جو چاہا وہ منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا اور

جَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ

ماں باپ کو ہر ایک کو چھٹا حصہ اور جورو کو آٹھواں اور چوتھا حصہ خاوند

الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

کو آدھا یا چوتھا۔ باب مرتے وقت خیرات کرنا چنداں افضل نہیں ہے (جیسے صحت میں افضل ہے) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

ابو اسامہ نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ

شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی خیرات افضل ہے آپ نے فرمایا وہ جو تو بھلا چنگا

وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ

ہو کر مال کی خواہش تونگری کی امید محتاجی کا ڈر رکھ کر کرے اور اتنی دیر مت لگا کہ حلق میں دم آ جائے (مرنے لگے)

قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

اس وقت یوں کہنے لگے فلانے کو اتنا دینا فلانے کو اتنا دینا اب تو فلانے کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا) باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں)

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

یہ فرمایا کہ وصیت اور قرضے کے ادا کرنے کے بعد حصے بٹیں گے اور منقول ہے کہ شریح قاضی اور عمر بن عبد العزیز اور

وَطَاوُسًا وَعَطَاءً وَابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوْا إِقْرَارَ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ

طاوس اور عطا اور عبد الرحمن بن اذینہ ان لوگوں نے بیماری میں قرض کا اقرار درست رکھا ہے ف۱ اور امام حسن بصری

الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ

نے کہا سب سے زیادہ آدمی کو اس وقت سچا سمجھنا چاہیے جب دنیا میں اسکا آخری دن اور آخرت میں پہلا دن ہو ف۲

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَأَوْصٰى رَافِعُ بْنُ

اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عتیبہ نے کہا ف۳ اگر بیمار وارث سے یوں کہے کہ میرا اس پر کچھ قرض نہیں تو یہ ابراء صحیح ہوگا اور رافع بن خدیج

خَدِيْجٍ أَنْ لَا تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ

(صحابی) نے یہ وصیت کی کہ انکی جورو فزاری کے دروازہ میں جو مال بند ہے وہ نہ کھولا جائے ف۴ اور امام حسن بصری نے

إِذَا قَالَ لِمَمْلُوْكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ جَازَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتِ

کہا اگر کوئی مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں تجھ کو آزاد کر چکا تھا تو جائز ہے ف۵ اور شعبی نے کہا اگر عورت مرتے وقت

الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِيْ قَضَانِيْ وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ

یوں کہے میرا خاوند مجھ کو مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہوگا ف۶ اور بعضے لوگ (حنفیہ) کہتے ہیں

لَا يَجُوْزُ إِقْرَارُهُ لِسُوْءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوْزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيْعَةِ

بیمار کا اقرار کسی وارث کے لیے دوسرے وارثوں کی بدگمانی کی وجہ سے صحیح نہ ہوگا ف۷ پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ امانت اور بضاعت

وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ

اور مضاربت کا اگر بیمار اقرار کرے تو صحیح ہے ف۸ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف۹ تم بدگمانی سے بچے رہو

الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِيْنَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مسلمانوں (دوسرے وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ف۱۰

آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ جسکی امانت ہے اس کو

الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

پہونچا دو اس میں وارث یا غیر وارث کی کوئی خصوصیت نہیں ہے ف۱۱ اسی مضمون میں عبد اللہ بن عمرو سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ أَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا

مرفوع حدیث مروی ہے ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا کہا ہم سے

إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ أَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ

اسمعیل بن جعفر نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے انہوں نے اپنے باپ سے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب

كتاب الوصايا

حدث كذب وإذا اؤتمن خان وإذا وعد أخلف. باب تأويل قول

بات کہے تو جھوٹ اور جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف۔ باب اس آیت کے معنی میں

الله تعالى من بعد وصية توصون بها أو دين ويذكر أن النبي صلى الله

وصیتوں کی تقسیم وصیت اور قرض کے بعد ہوگی اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وقوله إن الله يأمركم أن تؤدوا

قرض کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا اور (سورہ نساء میں) اللہ کا فرمانا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو

الأمانات إلى أهلها فأداء الأمانة أحق من تطوع الوصية وقال النبي صلى الله

تو امانت (قرض) کا ادا کرنا نفلی وصیت کے پورا کرنے سے زیادہ ضروری ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم لا صدقة إلا عن ظهر غنى وقال ابن عباس لا يوصي العبد إلا بإذن أهله

کہ صدقہ وہی عمدہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے اور ابن عباس نے کہا کہ غلام بغیر اپنے مالک کی اجازت کے وصیت نہیں کر سکتا

وقال النبي صلى الله عليه وسلم العبد راع في مال سيده. حدثنا محمد بن يوسف حدثنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے۔ ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو

الأوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير أن حكيم بن

اوزاعی نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی مشہور)

حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته

نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھ کو دیا پھر مانگا

فأعطاني ثم قال لي يا حكيم إن هذا المال خضر حلو فمن أخذه بسخاوة

پھر آپ نے دیا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں خوب سبز اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو کوئی اس کو سیر چشمی سے لے

نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان

اس کو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر حرص کے ساتھ اس کو لوٹے اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال ایسی ہے

كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت

جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے عرض کیا یا رسول

يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق

اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو آج سے آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز کبھی نہیں لینے کا مرتے تک پھر (حکیم کا یہ حال رہا کہ)

الدنيا فكان أبو بكر يدعو حكيما ليعطيه العطاء فيأبى أن يقبل منه شيئا

ابوبکر صدیق انکا سالانہ وظیفہ دینے کے لیے ان کو بلاتے وہ اس کے لینے سے انکار کرتے

ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبله فقال يا معشر المسلمين إني

حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں انکو بلایا انکا وظیفہ دینے کے لیے لیکن انہوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ کہنے لگے مسلمانو (تم گواہ رہنا)

أعرض عليه حقه الذي قسم الله له من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه

میں حکیم کو اسکا حق جو لوٹ کے مال میں اللہ نے رکھا ہے دیتا ہوں وہ نہیں لیتا غرض حکیم نے

فلم يرزأ حكيم احدا من الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى توفي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پھر کسی شخص سے کوئی چیز قبول نہیں کی (اپنا وظیفہ بھی بیت المال میں نہ لیا) یہاں تک کہ انکی وفات ہو گئی

رحمه الله حدثنا بشر بن محمد السختياني اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس

اللہ ان پر رحم کرے ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے

عن الزهري قال اخبرني سالم عن ابن عمر رض قال سمعت رسول الله صلى الله

انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

عليه وسلم يقول كلكم راع ومسؤل عن رعيته والامام راع ومسؤل عن رعيته والرجل

آپ فرماتے تھے تم میں ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور مرد اپنے گھر والوں

راع في اهله ومسؤل عن رعيته والمرأة في بيت زوجها راعية ومسؤلة عن رعيتها

کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی

والخادم في مال سيده راع ومسؤل عن رعيته قال وحسبت ان قد

اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا ابن عمر رض نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ

قال والرجل راع في مال ابيه باب اذا وقف او اوصى لاقاربه ومن الاقارب

کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا باب اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیز وقف کی یا ان کیلئے وصیت کی تو کیا حکم ہے اور عزیزوں سے کون لوگ

وقال ثابت عن انس قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي طلحة اجعلها لفقراء

اور ثابت نے انس رض سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال انہوں نے

اقاربك فجعلها لحسان وابي بن كعب وقال الانصاري حدثني ابي

حسان اور ابی بن کعب کو دیدیا جو ابوطلحہ کے چچا کی اولاد تھے) اور محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا

عن ثمامة عن انس مثل حديث ثابت قال اجعلها لفقراء قرابتك قال انس

انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے ثابت کی طرح روایت کی اس میں یوں ہے اپنے قرابت کے محتاجوں کو دے انس رض نے کہا

فجعلها لحسان وابي بن كعب وكانا اقرب اليه مني وكان قرابة حسان

تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی بن کعب کو دیدیا وہ مجھ سے زیادہ ابوطلحہ کے قریبی رشتہ دار تھے اور حسان اور ابی کی قرابت ابوطلحہ سے

وابي من ابي طلحة واسمه زيد بن سهل بن الاسود بن حرام بن عمرو بن

یوں تھی کہ ابوطلحہ کا نام زید ہے وہ سہیل کے بیٹے وہ اسود کے وہ حرام کے وہ عمرو بن زید

زيد مناة بن عدي بن عمرو بن مالك بن النجار وحسان بن ثابت بن المنذر

مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کے اور حسان ثابت کے بیٹے وہ منذر کے بیٹے

ابن حرام فيجتمعان الى حرام وهو الاب الثالث وحرام بن عمرو بن زيد

وہ حرام کے تو دونوں حرام میں جا کر مل جاتے ہیں جو تیسرا دادا ہے تو حرام بن عمرو بن زید

مناة بن عدي بن عمرو بن مالك بن النجار فهو يجامع حسان ابا طلحة

مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار حسان اور ابوطلحہ کو ملا دیتا ہے

وَأُبَيٌّ إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ

بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ

وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ

تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي

أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ

قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ. **بَابٌ** هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ

وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ

الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي

عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ

عبد المطلب لا اغنی عنك من الله شيئا ويا صفية عمة رسول الله لا اغنی

کے بیٹے میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤنگا صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام

عنك من الله شيئا ويا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت من مالي لا اغنی عنك

نہیں آؤنگا فاطمہ محمد کی بیٹی تو چاہے جو میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آؤنگا

من الله شيئا تابعه اصبغ عن ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب باب هل

اس حدیث کو اصبغ نے بھی ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا باب کیا

ينتفع الواقف بوقفه وقد اشترط عمر لا جناح على من وليه ان يأكل وقد يلي

وقف کرنیوالا اپنی وقف چیز سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور حضرت عمرؓ نے وقف میں یہ شرط لگائی کہ جو اس کا اہتمام کرے وہ اس میں سے

الواقف وغيره وكذلك من جعل بدنة او شيئا لله فله ان ينتفع بها كما ينتفع

کھا سکتا ہے اور کبھی خود وقف کرنیوالا بھی متہتم ہوتا ہے کبھی دوسرا اسی طرح کوئی شخص اونٹ یا اور کوئی چیز اللہ کی راہ میں وقف کر دے تو اس سے فائدہ

غيره وان لم يشترط حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ابو عوانة عن

اٹھا سکتا ہے جیسے دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں گو ایسی شرط نہ کرے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں

قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال له

قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ ایک قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا

اركبها فقال يا رسول الله انها بدنة فقال في الثالثة او الرابعة اركبها ويلك

(پیدل چل رہا تھا) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے تیسری یا چوتھی بار یوں فرمایا ارے کمبخت سوار

او ويحك حدثنا اسمعيل حدثنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي

ہو جا ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ

هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال

سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا

اركبها قال يا رسول الله انها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او في

اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ یہ قربانی کا جانور (وقفی) ہے آپ نے دوسری یا تیسری بار یوں فرمایا کمبخت سوار ہو جا

الثالثة باب اذا وقف شيئا فلم يدفعه الى غيره فهو جائز لان عمر

باب اگر وقف کرنیوالا مال وقف کو اپنے ہی قبضے میں رکھے دوسرے کے حوالے نہ کرے تو جائز ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے کہا جو

اوقف وقال لا جناح على من وليه ان يأكل ولم يخص ان وليه عمر او غيره

شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں کی کہ عمرؓ خود ولی ہوں یا اور کوئی

قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي طلحة ارى ان تجعلها في الاقربين فقال افعل

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دیدے انہوں نے کہا بہت خوب

فقسمها في اقاربه وبني عمه باب اذا قال داري صدقة لله ولم يبين

اور اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں کو بانٹ دیا باب اگر کسی شخص نے یوں کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور فقیروں وغیرہ کا

لِلْفُقَرَاءِ اَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ اَوْ حَيْثُ اَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ

یا تقسیم کیا تو وقف جائز ہوا اب اسکو اختیار ہے چاہے تو اولوں کو دے ... کیونکہ جب ابو طلحہ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ حِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ... پیارا مال بیرحا (ایک باغ) ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے

لِلّٰهِ فَاَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز کہا اور بعض لوگ (شافعیہ) یہ کہتے ہیں وقف جب تک درست نہ ہوگا جب تک یہ بیان نہ کرے

لِمَنْ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ بَابٌ اِذَا قَالَ اَرْضِيْ اَوْ بُسْتَانِيْ صَدَقَةٌ عَنْ اُمِّيْ فَهُوَ

کس پر وقف کرتا ہوں اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے باب اگر کوئی یوں کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ

جَائِزٌ وَاِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا

جائز ہوگا گو یہ بیان نہ کرے کن لوگوں پر صدقہ ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ

نے کہا مجھکو یعلی بن مسلم نے انہوں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم کو ابن عباس نے خبر دی کہ سعد بن

سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

عبادہ کی ماں گذر گئیں (عمرہ بنت مسعود) وہ اس وقت موجود نہ تھے ف (جب آئے) تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری ماں گذر

اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ

گئیں میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں انکی طرف سے کچھ خیرات کروں تو ان کو ثواب پہنچے گا آپ نے فرمایا

نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا بَابٌ

ہاں سعد نے کہا میں آپکو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف ف ان کی طرف سے صدقہ ہے باب

اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ اَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهِ اَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

اگر کسی نے اپنی کوئی چیز یا لونڈی غلام ف یا جانور صدقہ یا وقف کر دیا تو جائز ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الرحمن

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

بن عبد اللہ بن کعب نے خبر دی ان کے باپ عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ

کہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ نے جو میری توبہ قبول کی ف اس کی خوشی میں میں اپنا (سارا) مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ

صدقہ کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ تو اپنا مال اپنے پاس ہی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا میں نے عرض کیا بہت خوب میں خیبر میں اپنا حصہ رہنے

الَّذِيْ بِخَيْبَرَ بَابٌ مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ

دیتا ہوں ف باب اگر صدقہ کے لیے کسی کو وکیل کرے اور وکیل اسکا صدقہ پھیر دے اور اسمٰعیل (بن جعفر یا ابن ابی اویس)

أخبرني عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن إسحٰق بن عبد الله بن
أبي طلحة لا أعلمه إلا عن أنس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما
تحبون جاء أبو طلحة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
يقول الله تبارك وتعالى في كتابه لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما
تحبون وإن أحب أموالي إلي بيرحاء قال وكانت حديقة كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويستظل بها ويشرب من مائها فهي
إلى الله عز وجل وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم أرجو برّه وذخره فضعها
أي رسول الله حيث أراك الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بخ يا
أبا طلحة ذلك مال رابح قبلناه منك ورددناه عليك فاجعله في الأقربين
فتصدق به أبو طلحة على ذوي رحمه قال وكان منهم أبي وحسان قال و
باع حسان حصته منه من معوية فقيل له تبيع صدقة أبي طلحة فقال
ألا أبيع صاعا من تمر بصاع من دراهم قال وكانت تلك الحديقة في موضع
قصر بني حديلة الذي بناه معوية باب قول الله تعالى وإذا حضر
القسمة أولو القربى واليتمى والمسكين فارزقوهم منه حدثنا محمد
ابن الفضل أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير

عن ابن عباس قال ان ناسا يزعمون ان هذه الاية نسخت ولا والله ما

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی (میراث کی آیت سے) قسم خدا کی یہ منسوخ نہیں ہوئی

نسخت ولكنها مما تهاون الناس هما واليان وال يرث وذاك الذي يرزق و

لیکن لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں سستی کی ترکہ کے لینے والے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو خود وارث ہوا اسکو تو حصہ دینے کا حکم ہے

وال لا يرث فذاك الذي يقول بالمعروف يقول لا املك لك ان اعطيك

دوسرا جو خود وارث نہیں اسکو نرمی سے جواب دینے کا حکم ہے وہ یوں کہے میاں میں تم کو دینے کا اختیار نہیں رکھتا

باب ما يستحب لمن يتوفى فجاءة ان يتصدقوا عنه وقضاء النذور عن الميت

باب جو شخص اچانک مر جائے اس کی طرف سے خیرات کرنا مستحب ہے اور میت کی منت پوری کرنا

حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن هشام عن ابيه عن عائشة ان

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت نفسها واراها لو تكلمت

ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے میری ماں اچانک موت سے مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی

تصدقت افاتصدق عنها قال نعم تصدق عنها حدثنا عبد الله بن

تو کچھ خیرات کرتی کیا میں اس کی طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے خیرات کر ہم سے عبداللہ بن یوسف

يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس

تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے

ان سعد بن عبادة استفتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان امي

کہ سعد بن عبادہ (خزرج کے سردار) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہنے لگے یا رسول اللہ میری ماں گذر گئی

ماتت وعليها نذر فقال اقضه عنها باب الاشهاد في الوقف و

اس کے ذمہ ایک نذر تھی آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر دے باب وقف و صدقہ پر گواہ

الصدقة حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف ان ابن

کرنا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج

جريج اخبرهم قال اخبرني يعلى انه سمع عكرمة مولى ابن عباس يقول

نے کہا مجھکو یعلے بن مسلم نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے سنا جو ابن عباس کے غلام تھے وہ کہتے تھے

انبانا ابن عباس ان سعد بن عبادة اخا بني ساعدة توفيت امه و

ہم کو ابن عباس نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ میں سے تھے ان کی ماں فوت ہو گئیں جب

هو غائب فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان امي توفيت

وہ گھر میں نہ تھے پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی میں

وانا غائب عنها فهل ينفعها شيء ان تصدقت به عنها قال نعم قال

اس وقت موجود نہ تھا اگر میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو اسکو فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا تو میں

فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

آپ کو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف اس کی طرف سے صدقہ ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا

وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ

یتیموں کا مال انکو دیدو اور ستھرے مال کے بدل گندہ مال مت لو اور ان کا مال اپنے مال میں گڈمڈ کرکے

إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

مت کھاؤ یہ بڑا گناہ ہے اور جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو (دوسری) عورتیں جو تم کو

مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

بھلی لگیں ان سے نکاح کرو ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا

كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا

عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے

فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ

تو نکاح کرو دوسری عورتیں جو تم کو بھلی لگیں حضرت عائشہؓ نے کہا یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو

وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا

وہ اسکی خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اسکو نکاح میں لانا چاہے مگر اس کا مہر کم رکھے جو ویسی لڑکیوں کا ہوا چاہیے تو ایسی حالت میں اس

عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ

کو نکاح کرنا منع ہوا جب تک پورا مہر انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے اور دوسری غیر عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم ہوا

مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد پھر لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی بارے میں پوچھا

وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ

تب اسی سورۂ نساء کی دوسری آیت اتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن

قَالَتْ فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِي هَذِهِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ

حضرت عائشہؓ نے کہا اللہ نے اس آیت میں بیان کر دیا کہ اگر یتیم لڑکی خوبصورت مالدار ہو

رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً

اور لوگ اس سے نکاح کرنا چاہیں اور ویسی لڑکی کا پورا مہر نہ دیں تو جیسے اگر یہ لڑکی خوبصورت

عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا

اور مالدار نہ ہوتی تو اسکو چھوڑ دیتے دوسری عورت سے نکاح کرتے ویسا ہی جب وہ خوب

يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا

صورت اور مالدار ہے اور اسکا پورا مہر نہیں دیتے تو بھی اسکو چھوڑ دیں البتہ جب

أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

انصاف سے اسکا پورا مہر اور پورا حق ادا کریں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں)

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

اور آزماتے رہو یتیموں کو جب وہ جوان ہو جائیں اور دیکھو ان میں صلاحیت تو ان کا مال ان کے

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

سپرد کر دو اور انکے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ جو شخص مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے

وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ

اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق اس میں سے کھا سکتا ہے پھر جب تم یتیموں کے مال ان کے حوالے کرو تو گواہ کر لو

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ

اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ماں باپ اور ناتے والے جو مال چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا اور عورتوں کا

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حَسِيبًا

حصہ ہے تھوڑا مال ہو یا بہت حصہ مقرر ہے حسیبا کے معنی

يَعْنِي كَافِيًا بَابٌ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ

کافی باب وصی کو یتیم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست ہے اور اپنی محنت کے موافق اس میں سے کھا سکتا ہے

حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ

ہم سے ہارون بن اشعث نے بیان کیا کہا ہم سے ابو سعید نے جو بنی ہاشم کا غلام تھا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضه أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنا ایک مال

وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ

زمین کو وقف کر دیا اسکا نام ثمغ تھا وہاں کھجور کا باغ تھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک عمدہ مال حاصل ہوا ہے

عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ

میں چاہتا ہوں اس کو صدقہ کر دوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مال کو صدقہ کر دے

بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ

وہ بیچے نہ ہبہ ہو سکے نہ میراث ہو البتہ اسکا میوہ (اللہ کی راہ میں) خرچ ہو خیر حضرت عمرؓ نے اسکو صدقہ کر دیا اس طرح کہ اس کی آمدنی

ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى

جہاد میں اور بردوں کے آزاد کرانے اور محتاجوں اور مہمانوں کی خدمت اور مسافروں اور ناتے والوں میں صرف کی جائے اور

وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ

جو کوئی اسکا اہتمام کرے اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے یا اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے مگر دولت نہ جوڑے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ

عائشہؓ سے انہوں نے کہا سورہ نساء کی یہ آیت جو مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھا لے یتیم کے ولی کے

فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ

باب میں اگر ولی ہے جب وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس کے مال میں سے لے سکتا ہے

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے

بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ

ہیں اور وہ ضرور دوزخ کی آگ میں پڑیں گے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے

ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ثور بن زید مدنی سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ

سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ

وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

شرک کرنا جادو کرنا جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کا ناحق مارنا سود کھانا یتیم کا مال اڑا جانا

وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بَابُ قَوْلِ اللهِ

کافروں سے مقابلے کے دن بھاگ نکلنا پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ

تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ

میں) یہ فرمانا اے پیغمبر تجھ سے یتیموں کے باب میں پوچھتے ہیں کہدے (جہاں تک ہو سکے) ان کا سنوارنا اچھا ہے اگر ان کو ملا جلا کر رکھو وہ تمہارے

وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارتا ہے اگر اللہ چاہے تو تم کو مشکل میں ڈال دے یعنی تکلیف اور تنگی میں ڈال دیتا بیشک اللہ

لَأَعْنَتَكُمْ لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ وَعَنَتْ خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

زبردست ہے حکمت والا ہے (سورہ طٰہٰ میں) عنت یعنی جھک گئے امام بخاری کہتے ہیں اور سلیمان بن حرب نے ہم

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ

سے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کو کوئی وصی بناتا تو وہ کبھی انکار نہ کرتے اور محمد بن سیرین (تابعی) کو یہ بہت پسند تھا

الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ

کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لئے اس کے ولی اور خیرخواہ لوگ جمع ہوں اور جو بات اس کے لئے مفید ہو سوچیں

خَيْرٌ لَهُ وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأَ وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

اور طاؤس بن کیسان تابعی سے جب کوئی یتیموں کے مقدمہ میں کچھ پوچھتا تو وہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت پڑھتے اور اللہ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے

الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ

کون سنوارتا ہے اور عطا بن ابی رباح نے کہا یتیم چھوٹا ہو یا بڑا اس کا ولی اس کے حصے میں سے جیسے اس کے لائق ہے ویسا اس پر

مِنْ حِصَّتِهِ بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ وَ

خرچ کرے باب یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا جس میں اس کی بھلائی ہو اور ماں اور ماں کے خاوند (سوتیلا باپ) کا یتیم پر نظر ڈالنا اس کی بھلائی

نظر الام و زوجها لليتيم حدثنا يعقوب بن ابراهيم بن كثير حدثنا ابن

یتیم کی ماں اور اسکے خاوند ... ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے

علية حدثنا عبد العزيز عن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ليس

کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے

له خادم فاخذ ابو طلحة بيدي فانطلق بي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم

پاس کوئی خدمتگار نہ تھا ابوطلحہ (جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے) انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے

فقال يا رسول الله ان انسا غلام كيس فليخدمك قال فخدمته في السفر

کہنے لگے یا رسول اللہ انس ایک سمجھدار لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت میں رہے گا انس نے کہا پھر میں سفر اور حضر دونوں میں آپ کی

والحضر ما قال لي لشيء صنعته لم صنعت هذا هكذا ولا لشيء لم اصنعه

خدمت کرتا رہا آپ نے دس برس کی مدت میں کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا تو نے یہ کام ایسا کیوں کیا جب میں کوئی کام کر چکا اور جس کام کو نہیں

لم لم تصنع هذا هكذا باب اذا وقف ارضا ولم يبين الحدود فهو جائز

کیا اسکے سو یوں نہیں فرمایا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا باب اگر کسی نے ایک زمین وقف کی اور اس کی حدیں بیان نہیں کیں تو

وكذلك الصدقة حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن اسحق بن عبد الله

اسی طرح صدقہ کا ... ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن

ابن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول كان ابو طلحة اكثر انصاري بالمدينة

ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں ان کے کھجور کے درخت

مالا من نخل وكان احب ماله اليه بيرحاء مستقبلة المسجد وكان النبي

رکھتے تھے ان سب باغوں میں انکو بیرحاء باغ بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے (بالکل) سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما

(اکثر) اس میں جایا کرتے وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے انس نے کہا جب یہ سورہ

نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة فقال يا رسول الله

(آل عمران کی) یہ آیت اتری تمکو نیکی کا درجہ اسوقت تک نہیں ملنے کا جبتک جو مال تم کو پیارا ہے اسکو خرچ نہ کرو تو ابوطلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول

ان الله يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وان احب اموالي الي بيرحاء

اللہ اللہ یوں فرماتا ہے تمکو نیکی کا درجہ اسوقت تک نہیں ملنے کا جبتک جو مال تم کو پیارا ہے اسکو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو اور میرے پاس جتنے

وانها صدقة لله ارجو برها وذخرها عند الله فضعها حيث اراك الله فقال

اسکو میں اللہ کے لیے صدقہ دیتا ہوں مجھے امید ہے اسکے پاس اسکا ثواب اور ذخیرہ ملنے کی اسلیے آپ جہاں مناسب جانیں اس باغ کو خرچ کریں

بخ ذلك مال رابح او رائح شك ابن مسلمة وقد سمعت ما قلت واني ارى ان

شاباش یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے یا اٹھ جانے والا مال ہے ف۲ یہ شک عبداللہ بن مسلمہ راوی کو ہوئی (کہ رابح فرمایا یا رائح) اور میں نے تیرا کہنا سنا

تجعلها في الاقربين قال ابو طلحة افعل ذلك يا رسول الله فقسمها ابو طلحة

میں مناسب جانتا ہوں تو یہ باغ اپنے ناطے والوں کو بانٹ دے ابوطلحہ نے عرض کیا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر انہوں نے وہ باغ اپنے

فی اقاربہٖ وفی بنی عمہٖ وقال اسمٰعیل وعبد اللہ بن یوسف ویحیی بن یحیی

عن مالک رابحٌ حدثنا محمد بن عبد الرحیم اخبرنا روح بن عبادۃ حدثنا

زکریا بن اسحٰق قال حدثنی عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس ان

رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امہٗ توفیت اینفعہا ان تصدقت

عنہا قال نعم قال فان لی مخرافا واشہدک انی قد تصدقت عنہا

باب اذا وقف جماعۃ ارضا مشاعا فہو جائز حدثنا مسدد حدثنا

عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببناء

المسجد فقال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا قالوا لا واللہ لا

نطلب ثمنہٗ الا الی اللہ باب الوقف کیف یکتب حدثنا مسدد حدثنا

یزید بن زریع حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر

بخیبر ارضا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصبت ارضا لم اصب مالا

قط انفس منہ فکیف تامرنی بہٖ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت

بہا فتصدق عمر انہٗ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث فی الفقراء و

القربی والرقاب وفی سبیل اللہ والضیف وابن السبیل لا جناح علی من

ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ باب

الوقف للغني والفقير والضيف حدثنا ابو عاصم حدثنا ابن عون عن

نافع عن ابن عمر ان عمر وجد مالا بخيبر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره

قال ان شئت تصدقت بها فتصدق بها في الفقراء والمساكين وذي

القربى والضيف باب وقف الارض للمسجد حدثنا اسحق حدثنا

عبد الصمد قال سمعت ابي حدثنا ابو التياح قال حدثني انس بن مالك لما

قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة امر بالمسجد وقال يا بني النجار

ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله باب وقف

الدواب والكراع والعروض والصامت قال الزهري فيمن جعل الف دينار في

سبيل الله ودفعها الى غلام له تاجر يتجر بها وجعل ربحه صدقة للمساكين و

الاقربين هل للرجل ان ياكل من ربح ذلك الالف شيئا وان لم يكن جعل

ربحها صدقة في المساكين قال ليس له ان ياكل منها حدثنا مسدد حدثنا

يحيى حدثنا عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر ان عمر حمل على فرس له في سبيل

الله اعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحمل عليها رجلا فاخبر عمر انه قد وقفها يبيعها

فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبتاعها فقال لا تبتعها ولا ترجعن في صدقتك

باب نفقة القيم للوقف حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن

أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقتسم

ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة حدثنا

قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رض أن عمر اشترط

في وقفه أن يأكل من وليه ويوكل صديقه غير متمول مالا باب

إذا وقف أرضا أو بئرا واشترط لنفسه مثل دلاء المسلمين وأوقف أنس دارا

فكان إذا قدمها نزلها وتصدق الزبير بدوره وقال للمردودة من بناته

أن تسكن غير مضرة ولا مضر بها فإن استغنت بزوج فليس لها حق وجعل

ابن عمر نصيبه من دار عمر سكنى لذوي الحاجة من آل عبد الله وقال عبدان

أخبرني أبي عن شعبة عن أبي إسحق عن أبي عبد الرحمن أن عثمن حيث حوصر أشرف

عليهم وقال أنشدكم ولا أنشد إلا أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ألستم تعلمون أن

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حفر رومة فله الجنة فحفرتها ألستم

تعلمون أنه قال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزتهم قال فصدقوه

بما قال وقال عمر في وقفه لا جناح على من وليه أن يأكل وقد يليه الواقف

وغيره فهو واسع لكل باب إذا قال الواقف لا نطلب ثمنه إلا إلى الله

فهو جائز حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس رض قال

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے ٹھہرا لو انہوں نے کہا ہم تو اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ ہی

إِلَّا إِلَى اللهِ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ

سے باب (سورہ مائدہ) میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانو جب تم میں سے

إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ

کسی کی موت آ پہنچے وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر شخصوں کی گواہی ہونا چاہیے یا اگر تم سفر میں

مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ

ہو اور وہاں موت کی مصیبت آن پہنچے تو غیر لوگوں میں سے دو شخص گواہ کر لو ان دونوں گواہوں کو عصر کی نماز کے

الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ

بعد روک لو اگر تم کو ان کی سچائی میں شبہ ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس گواہی کے بدلے کوئی مال نہیں لیں گے گو کسی رشتہ دار ہی کا معاملہ ہو اور گواہی کو

شَهَادَةَ اللهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ

نہیں چھپائیں گے اگر چھپائیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں گواہوں نے جھوٹ بولا تو دو گواہ کھڑے ہوں جو میت

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ

کے قریب کے رشتہ دار ہوں اور ان کا حق دبایا گیا ہو وہ خدا کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی پہلے گواہوں

شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ

کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور ہم کوئی ناحق بات نہیں کہتے ایسا کیا ہو تو بیشک ہم گنہگار ہیں یہ تدبیر ایسی ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے

عَلَى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللهَ وَاسْمَعُوا وَاللهُ لَا

کی زیادہ امید پڑتی ہے یا اتنا تو ضرور ہوگا کہ وصی یا گواہوں کو ڈر رہے گا ایسا نہ ہو ان کی قسم کھانے کے بعد پھر وارثوں کو قسم دی جائے اور اللہ کے

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ

نافرمان لوگوں کو راہ نہیں لگاتا امام بخاری نے کہا مجھ سے علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

ابن ابی زائدہ نے انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن جبیر سے

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے

ابْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا

ساتھ سفر کو نکلا وہ ایسے ملک میں جا کر مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا یہ دونوں شخص اس کا متروکہ لے کر مدینہ میں آئے اس کے اسباب میں چاندی کا

جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک گلاس گم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی (انہوں نے قسم کھا لی)

ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ

پھر ایسا ہوا وہ گلاس مکہ میں ملا جن کے پاس ملا انہوں نے کہا ہم نے یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس وقت میت کے دو عزیز (عمرو بن عاص

مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ
الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ
عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا
فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ
الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا
إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى
أَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا وَاللَّهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا
أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللَّهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ
الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

کتاب جہاد اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ

الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَ

الْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ

بِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ

الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَأَلْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ

قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ

الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلَ

الْجِهَادِ بِخَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا

محض خیر کی نسبت ... ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض

محمد بن جحادہ نے کہا مجھ کو ابو حصین نے خبر دی ان سے ذکوان نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہ رض نے

حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ

انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلایئے جو ثواب میں

يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ

جہاد کے برابر ہو فرمایا ایسا کوئی کام تو میں نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تو مسجد میں جا کر برابر

فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

نماز میں کھڑا رہے ذرا دم نہ لے برابر روزے رکھے جائے کبھی افطار نہ کرے اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے ف ابو ہریرہ رض نے کہا

إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ بَابٌ أَفْضَلُ

مجاہد کا گھوڑا جو رسی میں بندھا ہوا زمین پر پاؤں مارتا ہے تو مجاہد کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے

النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ

جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ صف میں) فرمایا مسلمانو کیا میں تم کو وہ سوداگری

اٰمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

بتلا دوں جو تکلیف کے عذاب سے تم کو چھڑا دے تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تمہارے گناہ

تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسٰكِنَ

بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں اور اچھی گھروں میں

طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رض

انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطا بن یزید لیثی نے بیان کیا ان سے ابوسعید خدری رض نے

حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص سب لوگوں میں افضل ہے آپ نے فرمایا

مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي

وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے ف لوگوں نے عرض کیا پھر کون آپنے فرمایا وہ مسلمان جو کسی پہاڑ

شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

کی گھاٹی میں (دنیا آباد مقام میں نہ رہے) اللہ سے ڈرتا ہوا لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے انکو محفوظ رکھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شعيب عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل المجاهد في سبيل الله والله
أعلم بمن يجاهد في سبيله كمثل الصائم القائم وتوكل الله للمجاهد
في سبيله بان يتوفاه ان يدخله الجنة او يرجعه سالما مع اجر او غنيمة

باب الدعاء بالجهاد للرجال والنساء وقال عمر ارزقني شهادة في بلد
رسولك حدثنا عبد الله بن يوسف عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن
ابي طلحة عن انس بن مالك انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يدخل على ام حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت
فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطعمته وجعلت تفلي رأسه
فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت
وما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله
يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة شك اسحق
قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فدعا لها رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم وضع رأسه ثم استيقظ وهو يضحك فقلت وما يضحكك
يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الاول

ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے تھے اس طرح میرے سامنے لائے گئے جیسے پہلے بیان ہوا

کہ آپ ام حرام سے تنہائی کرتے اگر تنہائی بھی ہو تو آپ معصوم تھے دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں

قالت فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين فركبت

البحر في زمان معوية بن أبي سفيان فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر

فهلكت باب درجات المجاهدين في سبيل الله يقال هذه سبيلي وهذا

سبيلي حدثنا يحيى بن صالح حدثنا فليح عن هلال بن علي عن عطاء بن

يسار عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آمن بالله ورسوله

وأقام الصلوة وصام رمضان كان حقا على الله أن يدخله الجنة جاهد في

سبيل الله أو جلس في أرضه التي ولد فيها فقالوا يا رسول الله أفلا نبشر الناس

قال إن في الجنة مائة درجة أعدها الله للمجاهدين في سبيل الله ما بين

الدرجتين كما بين السماء والأرض فإذا سألتم الله فاسألوه الفردوس فإنه أوسط

الجنة وأعلى الجنة أراه فوقه عرش الرحمن ومنه تفجر أنهار الجنة قال محمد بن فليح عن

أبيه وفوقه عرش الرحمن حدثنا موسى حدثنا جرير حدثنا أبو رجاء عن سمرة قال النبي

صلى الله عليه وسلم رأيت الليلة رجلين أتياني فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل لم أر قط

أحسن منها قالا أما هذه الدار فدار الشهداء باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحدكم من الجنة

حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب حدثنا حميد عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لغدوة في

سبيل الله أو روحة خير من الدنيا وما فيها حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن

قال حدثني ابي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن ابي هريرة

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقاب قوس في الجنة خير مما تطلع عليه الشمس

وتغرب وقال لغدوة او روحة في سبيل الله خير مما تطلع عليه الشمس وتغرب

حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال الروحة والغدوة في سبيل الله افضل من الدنيا وما فيها

باب الحور العين وصفتهن يحار فيها الطرف شديدة سواد العين

شديدة بياض العين وزوجناهم انكحناهم حدثنا عبد الله بن محمد

حدثنا معوية بن عمرو حدثنا ابو اسحق عن حميد قال سمعت انس بن مالك رض عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من عبد يموت له عند الله خير يسره ان يرجع الى

الدنيا وان له الدنيا وما فيها الا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة فانه

يسره ان يرجع الى الدنيا فيقتل مرة اخرى وسمعت انس بن مالك رض عن

النبي صلى الله عليه وسلم لروحة في سبيل الله او غدوة خير من الدنيا وما فيها

ولقاب قوس احدكم من الجنة او موضع قيد يعني سوطه خير من الدنيا

وما فيها ولو ان امرأة من اهل الجنة اطلعت الى اهل الارض لاضاءت ما

بينهما ولملأته ريحا ولنصيفها على رأسها خير من الدنيا وما فيها باب تمني

الشهادة حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سعيد

آرزو کرنا شہید ہونے کی ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی

ابن المسيب ان اباهريرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول والذي

کہ ابو ہریرہؓ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قسم اس کی

نفسي بيده لولا ان رجالا من المؤمنين لا تطيب انفسهم ان يتخلفوا عني

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں انکو چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جاؤں اور

ولا اجد ما احملهم عليه ما تخلفت عن سرية تغزو في سبيل الله والذي

میرے پاس انکی سواریاں نہیں ہیں کہ سب کو ساتھ لے لوں تو میں ہر گز کسی لشکر کے ساتھ نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جاتا ہے قسم اسکی

نفسي بيده لوددت اني اقتل في سبيل الله ثم احيا ثم اقتل ثم احيا

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں

ثم اقتل ثم احيا ثم اقتل حدثنا يوسف بن يعقوب الصفار حدثنا

پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے بیان کیا کہا ہم سے

اسمعيل بن علية عن ايوب عن حميد بن هلال عن انس بن مالك قال

اسمعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت

خطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذها

صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا (غزوہ موتہ میں) پہلے زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے لیا

جعفر فاصيب ثم اخذها عبد الله بن رواحة فاصيب ثم اخذها خالد

وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے پھر ان تینوں کے بعد خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا حالانکہ

ابن الوليد عن غير امرة ففتح له وقال ما يسرنا انهم عندنا قال ايوب او قال

ان کو کسی نے سردار نہیں بنایا تھا اللہ نے انکو فتح دی اور فرمایا کہ ہم کو انکا ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا (وہ ایسے عیش اور آرام میں ہیں)

ما يسرهم انهم عندنا وعيناه تذرفان باب فضل من يصرع في سبيل الله

یا یوں فرمایا کہ انکو ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے باب اگر کوئی جہاد میں سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا بھی

فمات فهو منهم وقول الله تعالى ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله و

شمار مجاہدین میں ہوگا اس کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا جو شخص اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے گھر سے

رسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله وقع وجب حدثنا

نکلے پھر موت اسکو آ لگے تو اسکا ثواب اللہ پر قائم ہو گیا یعنی واجب ہو گیا ہم سے

عبد الله بن يوسف قال حدثني الليث حدثنا يحيى عن محمد بن يحيى بن

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے

حبان عن انس بن مالك عن خالته ام حرام بنت ملحان قالت نام النبي صلى الله

انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے انہوں نے کہا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے

عليه وسلم يومًا قريبًا مني ثم استيقظ يتبسم فقلت ما أضحكك قال أناس من

أمتي عرضوا علي يركبون هذا البحر الأخضر كالملوك على الأسرة قالت فادع

الله أن يجعلني منهم فدعا لها ثم نام الثانية ففعل مثلها فقالت مثل قولها

فأجابها مثلها فقالت ادع الله أن يجعلني منهم فقال أنت من الأولين فخرجت

مع زوجها عبادة بن الصامت غازيًا أول ما ركب المسلمون البحر مع معوية

فلما انصرفوا من غزوهم قافلين فنزلوا الشام فقربت إليها دابة لتركبها

فصرعتها فماتت باب من ينكب في سبيل الله حدثنا حفص بن عمر الحوضي

حدثنا همام عن إسحق عن أنس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم أقوامًا من

بني سليم إلى بني عامر في سبعين فلما قدموا قال لهم خالي أتقدمكم فإن أمنوني

حتى أبلغهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلا كنتم مني قريبًا فتقدم فأمنوه

فبينما يحدثهم عن النبي صلى الله عليه وسلم إذ أومؤوا إلى رجل منهم فطعنه

فأنفذه فقال الله أكبر فزت ورب الكعبة ثم مالوا على بقية أصحابه فقتلوهم

إلا رجلا أعرج صعد الجبل قال همام فأراه آخر معه فأخبر جبريل عليه السلام

النبي صلى الله عليه وسلم أنهم قد لقوا ربهم فرضي عنهم وأرضاهم فكنا نقرأ أن

بلغوا قومنا أن قد لقينا ربنا فرضي عنا وأرضانا ثم نسخ بعد فدعا عليهم

ثين صباحًا على رعل وذكوان وبني لحيان وبني عصية الذين عصوا الله

بھیجے تھے تیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور رسول

ورسوله صلى الله عليه وسلم حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبو عوانة عن الأسود

کی نافرمانی کی تھی (فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے) ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اسود

ابن قيس عن جندب بن سفيان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في بعض

ابن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (احد میں) شریک تھے آپ کی

المشاهد وقد دميت إصبعه فقال هل أنت إلا إصبع دميت وفي سبيل الله

انگلی زخمی ہوگئی (خون ابھر آیا) آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تیری ہستی ہی کیا تو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی

ما لقيت باب من يجرح في سبيل الله عز وجل حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

باب جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو اسکی فضیلت ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه و

امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم قال والذي نفسي بيده لا يكلم أحد في سبيل الله والله أعلم بمن يكلم

قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخمی ہو اور اللہ خوب جانتا ہے کون اسکی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ

في سبيله إلا جاء يوم القيمة واللون لون الدم والريح ريح المسك باب

قیامت کے دن اس طرح زخمی آئیگا کہ رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی سی باب اللہ تعالیٰ کا سورہ براءت میں

قول الله تعالى هل تربصون بنا إلا إحدى الحسنيين والحرب سجال حدثنا

یہ فرمانا اے پیغمبر ان کافروں سے کہہ دے تم ہمارے لیے دو خوبیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور لڑائی ڈول ہے کبھی ادھر کبھی ادھر ہم سے

يحيى بن بكير حدثنا الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے

أن عبد الله بن عباس أخبره أن أبا سفيان أخبره أن هرقل قال له سألتك كيف

عبداللہ بن عباس سے ان سے ابو سفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تم لوگ اس پیغمبر سے لڑائی

كان قتالكم إياه فزعمت أن الحرب سجال ودول فكذلك الرسل تبتلى ثم تكون

میں کیسے رہتے ہو تو نے کہا ہماری انکی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے پیغمبروں کو اللہ اسی طرح آزماتا ہے پھر انجام انہی کا اچھا

لهم العاقبة باب قول الله تعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه

ہوتا ہے باب اللہ کا (سورہ احزاب میں) یہ فرمانا مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسکو سچ کر دکھایا اب کوئی

فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا حدثنا محمد بن سعيد

تو ان میں سے اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہو گئے) اور کوئی انتظار میں ہے انہوں نے اپنی بات نہیں بدلی ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان

الخزاعي حدثنا عبد الأعلى عن حميد قال سألت أنسا ح حدثنا عمرو بن زرارة

کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے انہوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے پوچھا دوسری سند ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا

حدثنا زیاد قال حدثنی حمید الطویل عن انس قال غاب عمی انس بن النضر
ہم سے زیاد نے بیان کیا کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک

عن قتال بدر فقال یا رسول اللہ غبت عن اول قتال قاتلت المشرکین لئن
نہ ہو سکے انہوں نے کہا یا رسول اللہ پہلے ہی جنگ میں جو آپ نے مشرکوں سے کی میں غیر حاضر رہا اچھا اب اگر اللہ نے مجھ کو مشرکوں سے کسی جنگ میں

اللہ اشہدنی قتال المشرکین لیرین اللہ ما اصنع فلما کان یوم احد وانکشف
حاضر رکھا تو اللہ خود دیکھ لے گا میں کیا کرتا ہوں جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر

المسلمون قال اللہم انی اعتذر الیک مما صنع ہؤلاء یعنی اصحابہ وابرأ الیک مما
نے کہا یا اللہ جو مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں

صنع ہؤلاء یعنی المشرکین ثم تقدم فاستقبلہ سعد بن معاذ فقال یا سعد بن معاذ
پھر وہ آگے بڑھے سامنے سے سعد بن معاذ آئے انس کہنے لگے سعد بن معاذ تو بہشت میں جانا چاہتا ہوں

الجنۃ ورب النضر انی اجد ریحہا من دون احد قال سعد فما استطعت یا رسول
نضر کے مالک کی قسم میں تو احد (پہاڑ) کے پرے سے بہشت کی خوشبو پا رہا ہوں سعد بن معاذ نے کہا یا رسول اللہ انس نے جو

اللہ ما صنع قال انس فوجدنا بہ بضعا وثمانین ضربۃ بالسیف او طعنۃ برمح
کچھ کیا میں ویسا نہ کر سکا انس بن مالک کہتے ہیں ہم نے (جنگ کے بعد) دیکھا انس بن نضر کو اسی پر کئی زخم تلوار برچھے تیر کے لگے

او رمیۃ بسہم ووجدناہ قد قتل وقد مثل بہ المشرکون فما عرفہ احد الا
تھے وہ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کا مثلہ کیا (ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے) کوئی ان کو پہچان نہ سکا مگر ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے

اختہ ببنانہ قال انس کنا نری او نظن ان ہذہ الآیۃ نزلت فیہ وفی اشباہہ
انس بن مالک نے کہا ہم سمجھتے ہیں یہ آیت من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اخیر تک انہی کے حق میں اور دوسرے مسلمانوں کے

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الی آخر الآیۃ وقال ان اختہ وہی تسمی
حق میں جنہوں نے ان کی طرح کام کیا اتری ہے انس بن مالک نے کہا انس بن نضر کی بہن ربیع نے ایک عورت کا

الربیع کسرت ثنیۃ امرأۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس یا رسول
سامنے کا دانت توڑ ڈالا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (شرع کے موافق) قصاص کا حکم دیا انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللہ والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتہا فرضوا بالارش وترکوا القصاص فقال
اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا پھر (خدا کی قدرت) اس عورت کے وارث دیت پر راضی ہو گئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کر دے

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری حدثنی اسمعیل قال حدثنی
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند مجھ سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو

اخی عن سلیمان اراہ عن محمد بن ابی عتیق عن ابن شہاب عن خارجۃ بن زید
میرے بھائی ابو بکر نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے میں سمجھتا ہوں انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے خارجہ بن زید سے

أن زيد بن ثابت قال نسخت الصحف في المصاحف ففقدت آية من سورة

کہ زید بن ثابت نے بیان کیا جب ہم نے (قرآن کو) صحیفوں سے نقل کر کے مصحف میں لکھا تو سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے کہیں نہ ملی

الأحزاب كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها فلم أجدها إلا مع

جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا آخر وہ آیت صرف ایک ہی صحابی

خزيمة بن ثابت الأنصاري الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته

خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی یہ خزیمہ وہ ہیں جن کی اکیلے کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ میں دو مردوں

شهادة رجلين وهو قوله من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه

کی گواہی کے برابر کی تھی وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ

باب عمل صالح قبل القتال وقال أبو الدرداء إنما تقاتلون بأعمالكم وقوله

باب جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا اور ابو الدرداء صحابی نے کہا تم جو جنگ کرتے ہو تو اپنے عملوں کے بدولت اور اللہ

يا أيها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله أن تقولوا ما لا

نے (سورہ صف میں) فرمایا مسلمانو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں اللہ کو بہت ناپسند ہے کہ منہ سے تو کہو اور کر کے نہ دکھاؤ

تفعلون إن الله يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا كأنهم بنيان مرصوص حدثنا

بیشک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسا جم کر لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی دیوار ہم سے

محمد بن عبد الرحيم حدثنا شبابة بن سوار الفزاري حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق

محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار فزاری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے

قال سمعت البراء رض يقول أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل مقنع بالحديد فقال

انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص (نام نامعلوم) لوہے سے منہ چھپائے ہوئے آیا

يا رسول الله أقاتل وأسلم قال أسلم ثم قاتل فأسلم ثم قاتل فقتل فقال

اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں (پہلے) کافروں سے لڑوں یا (پہلے) مسلمان ہوں آپ نے فرمایا مسلمان ہو پھر لڑ خیر وہ مسلمان ہو گیا پھر لڑا اور مارا گیا

رسول الله صلى الله عليه وسلم عمل قليلا وأجر كثيرا باب من أتاه سهم غرب

دیکھو اس نے عمل تو تھوڑا ہی کیا اور ثواب بہت پایا باب کسی کو اچانک تیر آ لگے (معلوم نہ ہو کس نے مارا) اور

فقتله حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا حسين بن محمد أبو أحمد حدثنا

مر جائے ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد ابو احمد نے کہا ہم سے

شيبان عن قتادة حدثنا أنس بن مالك أن أم الربيع بنت البراء وهي أم

شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا ام ربیع براء کی بیٹی جو حارثہ بن سراقہ کی ماں

حارثة بن سراقة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا نبي الله ألا

تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ آپ بیان فرمائیے حارثہ کہاں ہے اور حارثہ بدر کے دن

تحدثني عن حارثة وكان قتل يوم بدر أصابه سهم غرب فإن كان في الجنة

مارے گئے تھے ان کو ایک انجانا تیر آ لگا معلوم نہیں کس نے مارا اگر وہ بہشت میں ہے تو مجھ کو صبر آ جائے گا

صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا

(چلو آرام ہی تو ہے) در نہ میں صبر خوب روؤں) آپ نے فرمایا حارثہ کی ماں بہشت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور

جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى

تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ (۶.۰) فردوس میں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

باب جو شخص اللہ کا بول بالا ہونے کے لیے (جہاد) اس کی فضیلت ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ایک شخص لاحق بن ضمیرہ آنحضرت صلی

فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ

اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کوئی لوٹ کے لیے لڑتا ہے کوئی نام آوری کے لیے کوئی اپنی بہادری جتلانے کو

فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو (توحید پھیلے شرک مٹے) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے

بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے اس کا ثواب اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ) میں فرمایا ما کان لاہل المدینۃ

اِلٰى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ

اخیر آیت ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین تک ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مبارک نے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ

کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی

بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہا مجھ کو ابو عبس عبد الرحمٰن بن جبر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ

فرمایا اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں گرد آلود ہوں اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں ف باب اللہ کی راہ میں جن لوگوں پہ

عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيْلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا

گرد پڑی ہو ان کی گرد پونچھنا ف ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد

خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيْدٍ

خذاء نے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے ان سے اور (اپنے بیٹے) علی بن عبد اللہ سے کہا تم دونوں ابو سعید خدری کے پاس جاؤ اور

فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِيْ حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَاٰنَا

ان سے حدیث سنو عکرمہ اور علی کہتے ہیں ہم دونوں ان کے پاس گئے وہ اور ان کا بھائی (رضاعی) ف دونوں اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے

عن الراس ہے یعنی سر سے گرد پونچھنا مطلب امام بخاری کا اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں جو گرد بدن یا کپڑے پر پڑے تو اسکا پونچھنا مکروہ نہیں معلوم ف ابو سعید کا اخیفی

جاء فاحتبى وجلس فقال كنا ننقل لبن المسجد لبنة لبنة وكان عمار ينقل

لبنتين لبنتين فمر به النبي صلى الله عليه وسلم ومسح عن رأسه الغبار وقال ويح عمار تقتله

الفئة الباغية عمار يدعوهم إلى الله ويدعونه إلى النار باب الغسل بعد الحرب و

الغبار حدثنا محمد أخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع يوم الخندق ووضع السلاح و

اغتسل فأتاه جبريل وقد عصب رأسه الغبار فقال وضعت السلاح

فوالله ما وضعته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فأين قال ههنا و

أومأ إلى بني قريظة قالت فخرج إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم باب

فضل قول الله تعالى ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء

عند ربهم يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين

لم يلحقوا بهم من خلفهم ألا خوف عليهم ولا هم يحزنون يستبشرون بنعمة

من الله وفضل وأن الله لا يضيع أجر المؤمنين حدثنا إسمعيل بن

عبد الله قال حدثني مالك عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس

ابن مالك قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الذين قتلوا أصحاب بئر معونة ثلاثين

غداة على رعل وذكوان وعصية عصت الله ورسوله قال أنس أنزل في الذين

قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ

عَنَّا وَأَرْضَانَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے

عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ

مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا فِيهِ بَابُ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے (جنگ احد کے دن) میرے باپ کی لاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئی کافروں نے ان کے ناک کان

يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ

عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا

قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ بَابُ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ

امام بخاری نے کہا میں نے صدقہ سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک انہوں نے کہا سفیان نے کبھی یوں بھی کہا ہے باب شہید کا دنیا

إِلَى الدُّنْيَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

میں پھر جانے کی آرزو کرنا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے قتادہ سے سنا

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ

انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بہشت میں جاتا ہے وہ پھر دنیا میں

الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ

آنا پسند نہیں کرتا گو اسکو ساری زمین کی دولت ملے البتہ شہید دنیا میں آنے

يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ بَابُ الْجَنَّةُ

کی اور دس بار اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے باب بہشت کا تلواروں کی چمک

تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے نیچے ہونا اور مغیرہ بن شعبہ نے کہا ہم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حق تعالیٰ نے ہم کو

عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ پیغام بھیجا کہ مسلمانوں میں جو کوئی (اللہ کی راہ میں) مارا جائے وہ بہشت میں جائیگا اور حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

أليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى حدثنا عبد الله بن محمد
حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا أبو إسحاق عن موسى بن عقبة عن سالم أبي النضر
مولى عمر بن عبيد الله وكان كاتبه قال كتب إليه عبد الله بن أبي أوفى أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف تابعه
الأويسي عن ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة باب من طلب الولد للجهاد
وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز قال سمعت أبا هريرة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال سليمان بن داود عليهما السلام لأطوفن الليلة
على مائة امرأة أو تسع وتسعين كلهن يأتي بفارس يجاهد في سبيل الله فقال له
صاحبه إن شاء الله فلم يقل إن شاء الله فلم يحمل منهن إلا امرأة واحدة جاءت
بشق رجل والذي نفس محمد بيده لو قال إن شاء الله لجاهدوا في سبيل الله
مجھ کو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہتے تو سب عورتوں کے بچے ہوتے سوار ہو کر
فرسانا أجمعون باب الشجاعة في الحرب والجبن حدثنا أحمد بن عبد الملك
جہاد کرتے باب لڑائی میں بہادری اور بزدلی (نامردی) کا بیان ہم سے احمد بن عبد الملک بن واقد نے بیان کیا
بن واقد حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
أحسن الناس وأشجع الناس وأجود الناس ولقد فزع أهل المدينة فكان النبي صلى
الله عليه وسلم سبقهم على فرس وقال وجدناه بحرا حدثنا أبو اليمان أخبرنا
شعيب عن الزهري قال أخبرني عمر بن محمد بن جبير بن مطعم أن محمد بن جبير

قال اخبرنی جبیر بن مطعم انه بینما هو یسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه الناس

مقفله من حنین فعلقه الناس یسئلونه حتی اضطروه الی سمرة فخطفت

رداءه فوقف النبی صلی الله علیه وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد هذه

العضاه نعما لقسمته بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا

باب ما یتعوذ من الجبن حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانة حدثنا

عبد الملک بن عمیر سمعت عمرو بن میمون الاودی قال کان سعد یعلم بنیه هؤلاء

الکلمات کما یعلم المعلم الغلمان الکتابة ویقول ان رسول الله صلی الله علیه و

سلم کان یتعوذ منهن دبر الصلوة اللهم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک ان

ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنة الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر فحدثت

به مصعبا فصدقه حدثنا مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابی قال سمعت

انس بن مالک قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من العجز

والکسل والجبن والهرم واعوذ بک من فتنة المحیا والممات واعوذ بک من

عذاب القبر باب من حدث بمشاهده فی الحرب قاله ابو عثمان عن سعد

قبر کے عذاب سے۔ باب جو شخص اپنی لڑائی کے کارنامے بیان کرے اس باب میں ابوعثمان نے سعد سے روایت کی

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا حاتم عن محمد بن یوسف عن السائب بن

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب بن یزید سے

یزید قال صحبت طلحة بن عبید الله وسعدا والمقداد بن الاسود وعبد الرحمن بن

انہوں نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود اور عبدالرحمن بن عوف صحابیوں کے

عوفٍ فما سمعت احدًا منهم يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا

انی سمعت طلحة يحدث عن يوم احد باب وجوب النفير وما يجب من

الجهاد والنية وقوله انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا باموالكم وانفسكم

فی سبيل الله ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون لو كان عرضا قريبا وسفرا قاصدا

لاتبعوك ولكن بعدت عليهم الشقة وسيحلفون بالله الاية وقوله يا ايها

الذين امنوا ما لكم اذا قيل لكم انفروا فی سبيل الله اثاقلتم الی الارض ارضيتم

بالحيوة الدنيا من الاخرة الی قوله علی كل شیء قدير يذكر عن ابن عباس انفروا ثبات

سرايا متفرقين يقال احد الثبات ثبة حدثنا عمرو بن علی حدثنا يحيی حدثنا

سفيان قال حدثنی منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی صلی الله

عليه وسلم قال يوم الفتح لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية واذا استنفرتم فانفروا

باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد ويقتل حدثنا عبد الله

باب کافر اگر کفر کی حالت میں مسلمان کو مار کر پھر مسلمان ہو جائے اسلام پر مضبوط رہے اور اللہ کی راہ میں مارا جائے ہم سے عبداللہ بن

ابن يوسف اخبرنا مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رض ان رسول

یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ

الله صلی الله عليه وسلم قال يضحك الله الی رجلين يقتل احدهما الاخر يدخلان

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دے گا (یا ہنس رہا ہے) ایک کو دوسرے نے قتل کیا ہوگا اور دونوں بہشت میں

الجنة يقاتل هذا فی سبيل الله فيقتل ثم يتوب الله علی القاتل فيستشهد

جائیں گے پہلا اس لیے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور دوسرا (جو قاتل تھا) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا)

حدثنا الحميدی حدثنا سفيان حدثنا الزهری قال اخبرنی عنبسة بن

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی

سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ

مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْهِمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ

ابْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَانٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْرَمَهُ

اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَسْهَمَ لَهُ اَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَ

حَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ

سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ

عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهُ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى بَابُ الشَّهَادَةِ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَ

وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ

ابْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے

عز وجل غير أولي الضرر باب الصبر عند القتال حدثني عبد الله بن محمد

حدثنا معوية بن عمرو حدثنا أبو إسحق عن موسى بن عقبة عن سالم أبي النضر

أن عبد الله بن أبي أوفى كتب فقرأته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا

لقيتموهم فاصبروا باب التحريض على القتال وقوله تعالى حرض المؤمنين

على القتال حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معوية بن عمرو حدثنا أبو إسحق

عن حميد قال سمعت أنسا يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى

الخندق فإذا المهاجرون والأنصار يحفرون في غداة باردة فلم يكن لهم

عبيد يعملون ذلك لهم فلما رأى ما بهم من النصب والجوع قال اللهم

إن العيش عيش الآخرة + فاغفر للأنصار والمهاجرة + فقالوا مجيبين له

نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا أبدا

باب حفر الخندق حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا

عبد العزيز عن أنس قال جعل المهاجرون والأنصار يحفرون الخندق

حول المدينة وينقلون التراب على متونهم ويقولون

نحن الذين بايعوا محمدا على الإسلام ما بقينا أبدا

والنبي صلى الله عليه وسلم يجيبهم ويقول اللهم إنه لا خير إلا خير الآخرة

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ کر انکو جواب دیتے رہتے تھے فائدہ جو کچھ ہے وہ آخرت کا فائدہ

فبارك في الانصار والمهاجرة حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن ابي اسحق

برکت دے تو انصار اور مہاجرین کو ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے

سمعت البراء رض كان النبي صلى الله عليه وسلم ينقل ويقول لولا انت ما اهتدينا

انہوں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب خندق کھودی گئی) تو بنفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ (رجز) پڑھتے جاتے

حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن البراء رض قال رايت

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے غزوہ احزاب میں

رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاحزاب ينقل التراب وقد وارى التراب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خود اپنی ذات بابرکات سے مٹی ڈھو رہے تھے اور آپ کے پیٹ کی سفیدی مٹی سے چھپ گئی تھی

بياض بطنه وهو يقول لولا انت ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا فانزلن

آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات کیسے پڑھتے ہم نماز کیسے دیتے ہم زکوٰۃ اب اتار ہم پر

السكينة علينا وثبت الاقدام ان لاقينا ان الاولى قد بغوا علينا اذا ارادوا

تسلی اے شہ عالی صفات پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں جب وہ بہکائیں

فتنة ابينا باب من حبسه العذر عن الغزو حدثنا احمد بن يونس

ہمیں سنتے نہیں ہم انکی بات وہ باب جو شخص عذر سے جہاد میں شریک نہ ہو ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

حدثنا زهير حدثنا حميد ان انسا حدثهم قال رجعنا من غزوة تبوك مع

کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے ان سے انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تبوک کی

النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد

لڑائی سے لوٹے دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے حمید سے

عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في غزاة فقال ان

انہوں نے انس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (جنگ تبوک) میں تھے آپ نے فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے

اقواما بالمدينة خلفنا ما سلكنا شعبا ولا واديا الا وهم معنا فيه حبسهم العذر

پیچھے رہ گئے ہیں (جہاد کو نہیں آئے) مگر ہم جس گھاٹی یا میدان میں چلے وہ (گویا) ہمارے ہمراہ تھے کیونکہ عذر کی وجہ سے رک گئے (جہاد کا

وقال موسى حدثنا حماد عن حميد عن موسى بن انس عن ابيه قال النبي صلى

ثواب انکو مل گیا) اور موسیٰ بن اسمعیل نے یوں کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے حمید سے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں

الله عليه وسلم قال ابو عبد الله الاول اصح باب فضل الصوم في سبيل

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی امام بخاری نے کہا پہلی سند جس میں موسیٰ کا واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح ہے باب جہاد میں روزہ رکھنے

الله حدثنا اسحق بن نصر حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جريج قال

کی فضیلت ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا

اخبرني يحيى بن سعيد وسهيل بن ابي صالح انهما سمعا النعمن بن

مجھ کو یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے خبر دی ان دونوں نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا

أبي عياش عن أبي سعيد رض قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من صام

يوما في سبيل الله بعّد الله وجهه عن النار سبعين خريفا باب فضل

النفقة في سبيل الله حدثني سعد بن حفص حدثنا شيبان عن يحيى

عن أبي سلمة أنه سمع أبا هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أنفق

زوجين في سبيل الله دعاه خزنة الجنة كل خزنة باب أي فل هلم

قال أبو بكر يا رسول الله ذاك الذي لا توى عليه فقال النبي صلى الله

عليه وسلم إني لأرجو أن تكون منهم حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح

حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رض أن رسول

الله صلى الله عليه وسلم قام على المنبر فقال إنما أخشى عليكم من بعدي

ما يفتح عليكم من بركات الأرض ثم ذكر زهرة الدنيا فبدأ بإحداهما

وثنى بالأخرى فقام رجل فقال يا رسول الله أو يأتي الخير بالشر فسكت

عنه النبي صلى الله عليه وسلم قلنا يوحى إليه وسكت الناس كأن على رءوسهم

الطير ثم إنه مسح عن وجهه الرحضاء فقال أين السائل آنفا أو خير هو

ثلاثا إن الخير لا يأتي إلا بالخير وإنه كلما ينبت الربيع ما يقتل حبطا أو يلم

إلا آكلة الخضر أكلت حتى إذا امتلأت خاصرتاها استقبلت الشمس

فثلطت وبالت ثم رتعت وان هذا المال خضرة حلوة ونعم صاحب

ہضم ہوجانے کے بعد اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا ہرا شیریں ہے اور مسلمان شخص کا اچھا رفیق ہے

المسلم لمن اخذه بحقه فجعله فی سبیل الله والیتامی والمساکین ومن لم

جسنے ٹھیک اسکو اللہ کی راہ (جہاد) میں اور یتیموں اور محتاجوں میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق کر کے مال

یاخذه بحقه فهو کالاکل الذی لا یشبع ویکون علیه شهیدا یوم القیمة

لے تو اسکی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا

باب فضل من جهز غازیا او خلفه بخیر حدثنا ابو معمر حدثنا

باب جو شخص غازی کا سامان طیار کردے یا اسکے پیچھے اسکے گھر بار کی خبر گیری اسکی فضیلت ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الوارث حدثنا الحسین قال حدثنی یحیی قال حدثنی ابو سلمة قال حدثنی

عبد الوارث نے کہا ہم سے حسین بن ذکوان نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے کہا مجھ سے

بسر بن سعید قال حدثنی زید بن خالد ان رسول الله صلی الله علیه و

بسر بن سعید نے کہا مجھ سے زید بن خالد جہنی (صحابی) نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

سلم قال من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن خلف غازیا فی سبیل

جہاد کے لیے کسی غازی کا ساماں کردے اس نے گویا خود جہاد کیا (اتنا ہی ثواب ملیگا) اور جس نے غازی کے گھر بار کی اس کے پیچھے خبر رکھی

الله بخیر فقد غزا حدثنا موسی حدثنا همام عن اسحق بن عبد الله عن

اس نے بھی گویا خود جہاد کیا ہم سے موسےٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ سے انہوں نے انس رضی سے

انس ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یکن یدخل بیتا بالمدینة غیر بیت

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اپنی بیبیوں کے کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے مگر ام سلیم

ام سلیم الا علی ازواجه فقیل له فقال انی ارحمها قتل اخوها معی باب

کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے اسکا بھائی (حرام بن ملحان) میرے کام میں مارا گیا

التحنط عند القتال حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد

باب لڑائی کے وقت خوشبو لگانا ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن

ابن الحارث حدثنا ابن عون عن موسی بن انس قال وذکر یوم الیمامة

حارث نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے موسےٰ بن انس سے انہوں نے یمامہ کے جنگ کا ذکر کیا

قال اتی انس ثابت بن قیس وقد حسر عن فخذیه وهو یتحنط فقال یا

تو کہا میرے باپ انس بن مالک ثابت بن قیس پاس آئے اور اپنی رانیں کھولے ہوئے خوشبو لگا رہے تھے انس نے ان سے پوچھا

عم ما یحبسک ان لا تجیء قال الان یا ابن اخی وجعل یتحنط یعنی من

چچا تم جنگ میں کیوں نہیں آتے انہوں نے کہا بھتیجے ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن وغیرہ پہنکر) مجاہدین کی صف میں

الحنوط ثم جاء فجلس فذکر فی الحدیث انکشافا من الناس فقال هکذا

آن بیٹھے انس نے کہا اس جنگ میں ذرا مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت نے لوگوں سے کہا ہٹ جاؤ ہم کو

عن وجوهها حتى نضارب القوم ما هكذا كنا نفعل مع رسول الله صلى الله

عليه وسلم بئس ما عودتم أقرانكم رواه حماد عن ثابت عن أنس باب

فضل الطليعة حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن

جابر رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من يأتيني بخبر القوم يوم الأحزاب قال الزبير

أنا ثم قال من يأتيني بخبر القوم قال الزبير أنا فقال النبي صلى الله عليه

وسلم إن لكل نبي حواريا وحواري الزبير باب هل يبعث الطليعة

وحده حدثنا صدقة أخبرنا ابن عيينة حدثنا ابن المنكدر سمع جابر

ابن عبد الله قال ندب النبي صلى الله عليه وسلم الناس قال صدقة أظنه

يوم الخندق فانتدب الزبير ثم ندب فانتدب الزبير ثم ندب الناس

فانتدب الزبير فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي حواريا و

إن حواري الزبير بن العوام باب سفر الاثنين حدثنا أحمد بن يونس

حدثنا أبو شهاب عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن مالك بن الحويرث

قال انصرفت من عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا أنا وصاحب لي

أذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى

يوم القيامة حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك عن نافع عن عبد الله

دو آدمی بھی سفر کر سکتے ہیں مگر بے ضرورت مکروہ ہے

ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيل في نواصيها الخير

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت رہے گی

الى يوم القيمة حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن حصين وابن ابي السفر

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن اور سعید بن ابی السفر سے

عن الشعبي عن عروة بن الجعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود

انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن جعد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے

في نواصيها الخير الى يوم القيمة قال سليمن عن شعبة عن عروة بن ابي الجعد

برکت بندھی ہے سلیمان بن حرب نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے حصین اور سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے

تابعه مسدد عن هشيم عن حصين عن الشعبي عن عروة ابن ابي الجعد

عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ابن الجعد کے بدل ابن ابی الجعد کہا اور سلیمان کی طرح مسدد نے بھی ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے عروہ

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن ابي التياح عن انس بن مالك

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انس بن مالک سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البركة في نواصي الخيل باب

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے باب

الجهاد ماض مع البر والفاجر لقول النبي صلى الله عليه وسلم الخيل معقود

امام یعنے بادشاہ عادل ہو یا ظالم (بشرطیکہ مسلمان ہو) اس کے ساتھ ہو کر جہاد قیامت تک قائم رہیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

في نواصيها الخير الى يوم القيمة حدثنا ابو نعيم حدثنا زكرياء عن عامر حدثنا

گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے کہا ہم سے

عروة البارقي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير

عروہ بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے

الى يوم القيمة الاجر والمغنم باب من احتبس فرسا لقوله تعالى ومن

یعنے آخرت میں ثواب اور دنیا میں لوٹ کا مال ملتا ہے باب جو شخص (جہاد کی نیت سے) گھوڑا رکھے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ انفال میں) فرمایا

رباط الخيل حدثنا علي بن حفص حدثنا ابن المبارك اخبرنا طلحة بن

باندھ کر رکھو ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی کہا

ابي سعيد قال سمعت سعيدا المقبري يحدث انه سمع ابا هريرة رض يقول قال

میں نے سعید مقبری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

النبي صلى الله عليه وسلم من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا بالله وتصديقا

جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کے وعدے کو (جو اس نے مجاہدین کے لیے کیا ہے) سچا سمجھ کر جہاد کے لیے گھوڑا باندھ رکھے تو اس کا کھلانا

بوعده فان شبعه وريه وروثه وبوله في ميزانه يوم القيمة باب اسم

پلانا لید پیشاب سب اس کے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی باب گھوڑے

الفرس والحمار حدثنا محمد بن ابی بکر حدثنا فضیل بن سلیمن عن ابی حازم عن

گدھے کا نام رکھنا ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے

عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه انه خرج مع النبی صلی الله علیه وسلم فتخلف

عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حدیبیہ کے سال) اور اپنے چند

ابو قتادة مع بعض اصحابه وهم محرمون وهو غیر محرم فرأوا حمارا وحشیا قبل

ساتھیوں سمیت جو احرام باندھے تھے پیچھے رہ گئے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے ان سب ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا ابوقتادہ کی

ان یراه فلما راوه ترکوه حتی راه ابو قتادة فرکب فرسا له یقال له الجرادة فسالهم

اسکو نہیں دیکھا تھا انہوں نے اسکو چھوڑ دیا ابوقتادہ کو نہ بتلایا جب ابوقتادہ نے خود دیکھ لیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا

ان یناولوه سوطه فابوا فتناوله فحمل فعقره ثم اکل فاکلوا فندموا فلما ادرکوه

ذرا اس کا کوڑا دیدو انہوں نے انکار کیا کیونکہ وہ احرام باندھے تھے آخر انہوں نے خود اتر کر لے لیا اور گورخر پر حملہ کیا اسکو زخمی کر کے گرا دیا ابوقتادہ

قال هل معکم منه شیء قال معنا رجله فاخذها النبی صلی الله علیه وسلم فاکلها

آپ نے پوچھا ان میں کا کچھ گوشت ہے ابوقتادہ نے کہا ایک ران ہے آپ نے وہ لے لی اور اس میں سے نوش کیا ف

حدثنا علی بن عبد الله بن جعفر حدثنا معن بن عیسی حدثنا ابی بن عباس

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا ہم سے ابی بن عباس بن سہل

ابن سهل عن ابیه عن جده قال کان للنبی صلی الله علیه وسلم فی حائطنا فرس

نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا (سہل بن سعد ساعدی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں

یقال له اللحیف حدثنی اسحاق بن ابراهیم سمع یحیی بن ادم حدثنا ابو الاحوص

رہا کرتا تھا اسکو لحیف (یا لخیف) کہتے ف مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن آدم سے سنا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام

عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن معاذ رض قال کنت ردف النبی صلی الله علیه و

ابن سلیم) نے بیان کیا انہوں نے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ) سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر آنحضرت

سلم علی حمار یقال له عفیر فقال یا معاذ هل تدری حق الله علی عباده وما حق

صلعم کے پیچھے سوار تھا اس گدھے کا نام عفیر تھا ف آپ نے فرمایا معاذ تجھ کو معلوم ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا

العباد علی الله قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله علی العباد ان یعبدوه

حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا پیغمبر خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکو پوجیں

ولا یشرکوا به شیئا وحق العباد علی الله ان لا یعذب من لا یشرک به شیئا فقلت

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ شرک نہ کرتا ہو اس کو عذاب نہ کرے ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رکھے میں نے

یا رسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فیتکلوا حدثنا محمد بن بشار

عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں آپ نے فرمایا نہیں وہ بھروسا کر بیٹھیں گے ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

حدثنا غندر حدثنا شعبة سمعت قتادة عن انس بن مالک قال کان فزع بالمدینة

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی

فاستعار النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لنا يقال له مندوب فقال ما رأينا من فزع وإن

دشمن آیا ہو گیا آپ نے ہمارا ایک گھوڑا عاریۃً لیا جس کا نام مندوب تھا (اس پر سوار ہو کر گئے) فرمایا ہم نے تو کوئی بات نہیں دیکھی اور

وجدناه لبحرا باب ما يذكر من شؤم الفرس حدثنا أبو اليمان أخبرنا

گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے باب گھوڑا منحوس ہوتا ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رضي قال سمعت

خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنما الشؤم في ثلاثة في الفرس والمرأة والدار حدثنا

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوا کرتی ہے گھوڑے میں عورت اور گھر میں ہم سے

عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي

عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوحازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن كان في شيء ففي المرأة والفرس والمسكن

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھ چیز ہو تو تین چیزوں میں ہو سکتی ہے عورت میں گھوڑے میں اور گھر میں

باب الخيل لثلاثة وقوله تعالى والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة

باب گھوڑے تین طرح کے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نحل میں) فرمایا اللہ نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے

عن أبي هريرة رضي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لثلاثة لرجل أجر

انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لئے تو ثواب ہیں اور کسی کے لئے پردہ

ولرجل ستر وعلى رجل وزر فأما الذي له أجر فرجل ربطها في سبيل الله فأطال

اور کسی کے لئے عذاب ہیں جس کے لئے ثواب ہیں وہ وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) ان کو باندھے ان کی رسی لمبی کرے

في مرج أو روضة فما أصابت في طيلها ذلك من المرج أو الروضة كانت له

چمن میں لمبی کر دے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رستے یا چمن میں چریں اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی

حسنات ولو أنها قطعت طيلها فاستنت شرفا أو شرفين كانت أرواثها و

اگر انہوں نے رسی تڑا لی اور ایک دو زغند مارے تو ان کی لید اور ان کے قدم سب اس کے

آثارها حسنات له ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقيها كان

لئے نیکیاں ہوں گی اگر وہ کسی نہر پر گزر کر خود پانی پی لیں گو اس کی نیت پلانے کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی

ذلك حسنات له ورجل ربطها فخرا ورئاء ونواء لأهل الإسلام فهي وزر على

جائیں گی جس کے لئے عذاب ہیں وہ شخص ہے جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لئے باندھے تو اس پر عذاب ہے اور آنحضرت

ذلك وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال ما أنزل علي فيها إلا هذه

صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ بن ناجیہ نے) گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں تو کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا ہاں

الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة

شرا يره باب من ضرب دابة غيره في الغزو حدثنا مسلم حدثنا أبو عقيل حدثنا

أبو المتوكل الناجي قال أتيت جابر بن عبد الله الأنصاري فقلت له حدثني

بما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سافرت معه في بعض أسفاره

قال أبو عقيل لا أدري غزوة أو عمرة فلما أن أقبلنا قال النبي صلى الله عليه وسلم

من أحب أن يتعجل إلى أهله فليعجل قال جابر فأقبلنا وأنا على جمل لي أرمك

ليس فيه شية والناس خلفي فبينا أنا كذلك إذ قام علي فقال لي النبي صلى الله

عليه وسلم يا جابر استمسك فضربه بسوطه ضربة فوثب البعير مكانه فقال

أتبيع الجمل قلت نعم فلما قدمنا المدينة ودخل النبي صلى الله عليه وسلم المسجد في طوائف

أصحابه فدخلت إليه وعقلت الجمل في ناحية البلاط فقلت له هذا جملك

فخرج فجعل يطيف بالجمل ويقول الجمل جملنا فبعث النبي صلى الله عليه وسلم أواق

من ذهب فقال أعطوها جابرا ثم قال استوفيت الثمن قلت نعم قال الثمن

والجمل لك باب الركوب على الدابة الصعبة والفحولة من الخيل وقال راشد

بن سعد كان السلف يستحبون الفحولة لأنها أجرى وأجسر حدثنا أحمد بن محمد

أخبرنا عبد الله أخبرنا شعبة عن قتادة سمعت أنس بن مالك رض قال كان

بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ
لوگوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طلحہ کا ایک گھوڑا جسکو مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا

فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ حَدَّثَنَا
آپ اس پر سوار ہوئے فرمایا ہمنے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے باب گھوڑے کو لوٹ کے مال میں کیا حصہ ملیگا ہم کو

عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَ
علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگائے اور سوار کا ایک حصہ (تو سوار کو تین حصے ملے ہیں ایک کو ایک حصہ) امام مالک رح نے کہا عربی اور ترکی

الْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ
گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا اور گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لیے بنایا اور ہر سوار کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ

بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ
باب اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچ کر چلائے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سہل بن یوسف نے

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا ایک شخص نے (نام نامعلوم جو قیس قبیلے کا تھا) براء بن عازب (صحابی) سے کہا تم حنین

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ
کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا بیشک مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ہوا یہ

إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ
ہوازن کے لوگ (جن کا مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز لوگ تھے پہلے جب ہمنے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان لوٹ

الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پر جھک گئے (انکو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کیے (تیروں کی تاب نہ لاکر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَ
نہیں بھاگے میں نے دیکھا آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اس کی لگام تھامے ہوئے آپ شعر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ بَابُ
پڑھتے جاتے تھے بیت یوں میں پیغمبر ہوں بلا شک و شبہ نطر ۔ اور عبد المطلب کا ہوں پسر ۔ باب

الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
جانور پر رکاب یا غرز لگانا مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب اپنا پاؤں اونٹنی کی رکاب میں رکھتے

فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ بَابُ
اور اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہو جاتی تو ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس سے احرام باندھتے (لبیک پکارتے) باب

رکوب الفرس العری حدثنا عمرو بن عون حدثنا حماد عن ثابت عن انس

گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار ہونا (زین وغیرہ کچھ نہیں) ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے

استقبلهم النبي صلى الله عليه وسلم على فرس عري ما عليه سرج في عنقه سيف

آپ ان کو (مدینہ والوں سے) آگے سامنے سے ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار تشریف لائے تھے اس پر زین نہ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی

باب الفرس القطوف حدثنا عبد الاعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع

باب سست گھوڑے پر سواری کرنا ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے

حدثنا سعيد عن قتادة عن انس بن مالك ان اهل المدينة فزعوا مرة

کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو ڈر پیدا ہوا

فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة كان يقطف او كان فيه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست تھا یا اس میں سستی تھی

قطاف فلما رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى

جب لوٹ کر آئے تو فرمایا تمہارے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز چلنے والا پایا پھر اس گھوڑے کے برابر کوئی گھوڑا نہیں چل سکتا تھا ف

باب السبق بين الخيل حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن عبيد الله عن

باب گھوڑ دوڑ کا بیان ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے

نافع عن ابن عمر قال اجرى النبي صلى الله عليه وسلم ما ضمر من الخيل من

نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جو گھوڑے شرط کے لیے طیار کیے گئے تھے ان کی دوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الحفياء الى ثنية الوداع واجرى ما لم يضمر من الثنية الى مسجد بني زريق

حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک رکھی ف اور جو گھوڑے طیار نہیں کیے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی

قال ابن عمر وكنت فيمن اجرى قال عبد الله حدثنا سفيان قال حدثني عبيد

ابن عمرؓ نے کہا میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا عبد اللہ بن ولید نے کہا سفیان ثوری نے ہم سے بیان کیا کہا مجھ سے عبید اللہ نے

الله قال سفيان بين الحفياء الى ثنية الوداع خمسة اميال او ستة وبين ثنية

سفیان ثوری نے کہا حفیاء اور ثنیۃ الوداع میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ

الى مسجد بني زريق ميل باب اضمار الخيل للسبق حدثنا احمد بن يونس

اور مسجد بنی زریق میں ایک میل کا باب شرط کے لیے گھوڑے طیار کرنا ف (اضمار کرنا) ہم سے احمد بن یونس نے

حدثنا الليث عن نافع عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم سابق بين

بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط

الخيل التي لم تضمر وكان امدها من الثنية الى مسجد بني زريق وان عبد الله

کرائی جو طیار نہیں کیے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے لیکر مسجد بنی زریق تک ٹھیرائی ف عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی ایسے گھوڑوں کی شرط کرائی تھی

ابن عمر كان سابق بها قال ابو عبد الله امدا غاية فطال عليهم الامد باب غاية

امام بخاری نے کہا حدیث میں امد سے مراد حد اور انتہا ہے اور سورہ احقاف میں جو فطال علیہم الامد ہے وہاں بھی امد سے یہی مراد ہے باب جن گھوڑوں کا

السبق للخیل المضمرة حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معوية حدثنا ابو اسحٰق

اضمار کیا جائے انکو کہاں تک دوڑایا جائے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے

عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمرؓ قال سابق رسول الله صلى الله عليه و

انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی

سلم بين الخيل التي قد اضمرت فارسلها من الحفياء وكان امدها ثنية

شرط کی جن کا اضمار ہوا تھا ان کو حفیاء سے چھوڑا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع رکھی ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے

الوداع فقلت لموسى فكم كان بين ذلك قال ستة اميال او سبعة وسابق

موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا ان میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں ہوا تھا انکو ثنیۃ

بين الخيل التي لم تضمر فارسلها من ثنية الوداع وكان امدها مسجد

الوداع سے چھوڑا اور دوڑ کی حد بنی زریق کی مسجد رکھی

بني زريق قلت فكم بين ذلك قال ميل او نحوه وكان ابن عمر ممن سابق

ابو اسحاق نے کہا میں نے موسیٰ سے پوچھا ان میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا ایک میل یا کچھ ایسا ہی اور عبداللہ بن عمرؓ نے بھی گھوڑا دوڑایا

فيها باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عمر اردف النبي صلى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصواء (اونٹنی) پر اپنے پیچھے سوار کیا

الله عليه وسلم اسامة على القصواء وقال المسور قال النبي صلى الله عليه وسلم

اور مسور بن مخرمہ (صحابی) سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء اڑی نہیں

ما خلأت القصواء حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معوية حدثنا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق

ابو اسحٰق عن حميد قال سمعت انسا يقول كانت ناقة النبي صلى الله

(ابراہیم) نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام

عليه وسلم يقال لها العضباء حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا زهير عن

عضباء تھا ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے

حميد عن انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة تسمى العضباء لا

حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ کسی اونٹ سے

تسبق قال حميد او لا تكاد تسبق فجاء اعرابي على قعود فسبقها فشق ذلك

پیچھے نہیں رہتی تھی (یا حمید نے یوں کہا وہ پیچھے رہ جانے کے قریب نہ ہوتی) خیر ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک پاٹھے (نوجوان اونٹ) پر بیٹھ کر آیا

على المسلمين حتى عرفه فقال حق على الله ان لا يرتفع شيء من الدنيا الا وضعه

آپ نے آنحضرت کی ناراضی پہچان لی آپ نے فرمایا اللہ یہ ضرور کرتا ہے دنیا میں جب کوئی بلند ہوتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا کر دکھاتا ہے موسیٰ

طوله موسى عن حماد عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم

نے اس حدیث کو طول کے ساتھ حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ قَالَهُ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کا بیان اس کا ذکر انس نے کیا اور ابو حمید (عبدالرحمٰن بن سعد ساعدی)

مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے آپ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا تھا ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ

یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا انہوں نے کہا

مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا مگر ایک سفید خچر اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو آپ خیرات کر گئے

صَدَقَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے

حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ

کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے ان سے ایک شخص (نامعلوم) نے کہا ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) تم

لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ

حنین کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ نہیں بھاگے) لیکن جلد باز لوگ بھاگ نکلے ہوازن کے کافروں نے

بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

تیروں سے ان کو مارا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث (آپ کے چچا زاد بھائی) اس کی لگام

آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تھامے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ (شعر) فرما رہے تھے میں پیغمبر ہوں بے شک و خطر اور عبدالمطلب کا ہوں پسر

بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحٰقَ

باب عورتوں کا جہاد کیا ہے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے معاویہ بن اسحاق سے

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

میں جانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے (اسی میں تم کو جہاد کا ثواب ملے گا) اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم کو سفیان نے

عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ

ثوری نے بیان کیا انہوں نے معاویہ سے یہی حدیث نقل کی ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معاویہ سے

حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حبیب بن ابی عمرہ سے بھی روایت کی انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ

وسلم سے آپ کی بی بیوں نے آپ سے جہاد کو پوچھا آپ نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے۔ باب دریا میں

فِی الْبَحْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ

سمندر میں لڑائی کا جہاد کرنا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے ہم سے ابو اسحاق نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رضی یَقُولُ دَخَلَ

انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ

صلے اللہ علیہ وسلم ام حرام ملحان کی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے (جو انس کی خالہ تھیں) ان کے ہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام

لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنستے کیوں ہیں فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہرے سمندر میں جہاد کے لیے سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال دنیا

مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

یا آخرت میں ایسی ہے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے دعا کی

قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا

یا اللہ اس کو بھی ان لوگوں میں کر پھر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پھر ویسا ہی پوچھا آپ ہنستے کیوں ہیں آپ نے پھر وہی فرمایا

مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتِ مِنَ

ام حرام نے کہا دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا تو اگلے لوگوں میں ہے ان پچھلوں میں نہیں انس کہتے

الْآخِرِينَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ

ہیں پھر ام حرام نے عبادہ بن صامت کے ساتھ نکاح کیا اور بنت قرظہ (فاختہ معاویہ کی جورو) کے ساتھ سمندر میں سوار ہوئیں (جب لوٹ

فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ بَابُ

تو اپنے جانور پر چڑھنے لگیں جانور نے ان کی گردن توڑ ڈالی وہ گر کر مر گئیں باب

حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ

آدمی جہاد میں اپنی ایک بی بی کو لے جائے ایک کو نہ لیجائے یہ درست ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ

کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن

وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ

زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے سنا ان چاروں نے حضرت عائشہ کی یہ حدیث تھوڑی تھوڑی

عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی کہ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلنے لگتے

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ

تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لیکر نکلتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ

ایک جہاد میں (غزوہ بنی مصطلق میں) ایسا ہوا آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ

کے ساتھ گئی اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے جب پردے کا حکم اتر چکا تھا باب عورتوں کا جنگ کرنا اور مردوں کے ساتھ لڑائی با

مَعَ الرِّجَالِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا

ذیکب ہونا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ

عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب احد کی لڑائی ہوئی تو مسلمان شکست پاکر

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں پنڈلیاں کھولے ہوئے (کپڑا اوپر اٹھائے ہوئے)

لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى

جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلاکر

مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ

پھر لوٹ کر جاتیں اور مشکیں بھر لاتیں پھر ان کے منہ میں ڈالتیں

فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ

دیکھو باب جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھا کر مردوں کے پاس لے جانا ہم سے عبدان نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے انہوں نے کہا حضرت

ابْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ

عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے

لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ان میں سے کسی نے (نام نامعلوم) کہا امیر المومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجیے

وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ

یعنی علیا حضرت ام کلثوم کو جو حضرت علیؓ کی صاحبزادی اور حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہے وہ

وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انصاری عورت تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمرؓ کہنے لگے

عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِيطُ بَابُ

یہ ام سلیط جنگ احد کے دن مشکیں لاد لاد کر ہمارے پاس لاتی امام بخاری نے کہا حدیث میں تزفر کا معنی یہ ہے سیتی تھی باب

مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کر سکتی ہیں ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل

الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ

نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

صلی اللہ علیہ وسلم نسقی ونداوی الجرحی ونرد القتلی الی المدینۃ

ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتے زخمیوں کو مرہم پٹی کرتے اور جو لوگ مارے جاتے اُنکی لاشیں مدینہ کو لاتے

باب رد النساء الجرحی والقتلی حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل

باب عورتیں مردوں اور زخمیوں کو اٹھا کر لا سکتی ہیں ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے

عن خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت کنا نغزو مع النبی صلی

اُنہوں نے خالد بن ذکوان سے اُنہوں نے ربیع بنت معوذ سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

اللہ علیہ وسلم فنسقی القوم ونخدمہم ونرد الجرحی والقتلی الی المدینۃ

جہاد کیا کرتے تھے ہمارا کام یہ ہوتا لوگوں کو پانی پلانا اُنکی خدمت کرنا اور مردوں کو اور زخمیوں کو مدینہ تک لے آنا

باب نزع السہم من البدن حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ

باب تیر کا بدن سے نکالنا ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

عن برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ قال رمی ابو عامر فی

اُنہوں نے برید بن عبداللہ سے اُنہوں نے ابو بردہ سے اُنہوں نے ابو موسیٰ سے اُنہوں نے کہا (غزوہ اوطاس میں) ابو عامر کو

رکبتہ فانتہیت الیہ قال انزع ہذا السہم فنزعتہ فنزا منہ الماء فدخلت

گھٹنے میں ایک تیر لگا میں اُنکے پاس گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال دے میں نے اسکو کھینچ کر نکالا تو پانی بہنے لگا (یعنی خون ہی نہیں ہوا) میں

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللہم اغفر لعبید ابی عامر باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ کو خبر کی آپ نے (یہ سمجھ کر کہ ابو عامر نہیں بچنے کا) یوں دعا کی یا اللہ عبید ابو عامر کو بخش دے باب

الحراسۃ فی الغزو فی سبیل اللہ حدثنا اسمعیل بن خلیل اخبرنا علی بن

اللہ کی راہ میں (جہاد میں) چوکی پہرہ دینا ہم سے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی

مسہر اخبرنا یحیی بن سعید اخبرنا عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ قال سمعت

کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے کہا ہمکو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے

عائشۃ تقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سہر فلما قدم المدینۃ قال

سُنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی جاگتے رہے جب مدینہ میں پہونچے تو فرمایا کاش

لیت رجلا من اصحابی صالحا یحرسنی اللیلۃ اذ سمعنا صوت سلاح فقال

میرے نیک یاروں میں سے کوئی میرا پہرہ دے (رات کو میری حفاظت کرے جاگتا رہے) اتنے میں ہمنے ہتیار کی آواز سنی آپ نے پوچھا

من ہذا فقال انا سعد بن ابی وقاص جئت لاحرسک ونام النبی صلی اللہ

کون ہے آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص میں اسلیے آیا کہ آپ کے پاس پہرہ دوں آپ سو رہے (ان کے لیے دعا کی)

علیہ وسلم حدثنا یحیی بن یوسف اخبرنا ابو بکر عن ابی حصین عن ابی

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکر نے خبر دی اُنہوں نے ابو حصین سے اُنہوں نے ابو صالح سے

صالح عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعس عبد الدینار

اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ روپیہ کا بندہ

وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ

اور روپیہ کا بندہ تباہ ہوا ... اگر اس کو دیا جائے تو خوش ... ایسا شخص

وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ

تباہ سرنگوں ہوا اسکو کانٹا لگے تو خدا کرے پھر نہ نکلے ... مبارک وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے

اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ

بال بکھرے پاؤں خاک آلود ... اگر اس کو پہرہ دینے ... اگر پیچھے

كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ

لشکر میں رہے تو وہاں رہے ... اگر وہ اندر آنے کی اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے اگر کسی کی

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَقَالَ

امام بخاری نے کہا اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ... اور قرآن میں جو آیا ہے تعسا سورہ محمد میں

تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَأَتْعَسَهُمُ اللَّهُ طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ

... طوبیٰ بر وزن فعلیٰ ... ہر ستھری پاکیزہ چیز اصل میں طیبی تھا یا کو واو سے بدل دیا

إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ بَابُ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

... یطیب سے ہے ... باب جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت ... ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان

ابْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ

کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ

انہوں نے کہا میں جریر بن عبداللہ بجلی (صحابی) کے ساتھ رہا (سفر میں) وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن میری خدمت کرتے تھے جریر

جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ

کہتے تھے میں نے انصار کو ایک بات کرتے دیکھا ہے تو جہاں کسی انصاری کو پاتا ہوں اس کی تعظیم کرتا ہوں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے

عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ

جو مطلب بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ فرماتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کے ساتھ گیا جنگ خیبر میں آپ کی خدمت کرتا رہا جب آپ وہاں سے لوٹے (مدینہ کے قریب پہنچے)

رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

اور احد پہاڑ دکھلائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہیں پھر ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا

قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا

یا اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے اسکو اس طرح حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا یا اللہ ہمارے صاع اور مد

فی صاعنا و مدنا حدثنا سلیمان بن داود ابو الربیع عن اسمعیل بن

میں برکت دے ہم سے سلیمان بن داود ابو الربیع نے بیان کیا اُنہوں نے اسمٰعیل بن زکریا سے

زکریا حدثنا عاصم عن مورق العجلی عن انس قال کنا مع النبی صلی اللہ

کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اُنہوں نے مورق عجلی سے اُنہوں نے انس رض سے اُنہوں نے کہا ہم (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم اکثرنا ظلا الذی یستظل بکسائہ واما الذین صاموا فلم یعملوا

کے ساتھ تھے (ہم میں کوئی روزہ دار تھا کوئی بے روزہ) بڑا سایہ جو کوئی کرتا وہ یہی کہ اپنا کمل تان لیتا خیر جو لوگ روزہ دار تھے انہوں نے تو کچھ کام

شیئا واما الذین افطروا فبعثوا الرکاب وامتهنوا وعالجوا فقال النبی صلی اللہ

نہیں کیا جو بے روزہ تھے اُنہوں نے ہی اونٹوں کو اٹھایا (یا پانی پلایا) کام کاج کیا خدمت کی (زیر بری) لگائے آپ نے فرمایا آج تو (بڑا) ثواب

علیہ وسلم ذهب المفطرون الیوم بالاجر باب فضل من حمل متاع صاحبه

بے روزہ لوگ لوٹ لے گئے باب جو شخص سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھا دے اس کی

فی السفر حدثنی اسحق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن

فضیلت مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے

ابی هریرة رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل سلامی علیہ صدقة کل

ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی کی ہر ہر پور یا ہر ہر جوڑ پر ہر ایک صدقہ لازم ہے جو کوئی

یوم یعین الرجل فی دابته یحامله علیها او یرفع علیها متاعه صدقة و

دوسرے کی مدد کرے اسکو جانور پر چڑھا دے یا اسکا سامان اس پر لاد دے ف۲ تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اچھی بات کہنا

الکلمة الطیبة وکل خطوة یمشیها الی الصلوة صدقة ودل الطریق صدقة

نماز کے لیے ایک ایک قدم جو اٹھائے یہ بھی صدقہ ہے کسی کو رستہ بتلانا یہ بھی صدقہ ہے

باب فضل رباط یوم فی سبیل اللہ وقول اللہ تعالی یا ایها الذین امنوا

باب اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ پر رہنا کتنا بڑا ثواب ہے اور اللہ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا مسلمانو صبر کرو اور دشمنوں سے

اصبروا الی اخر الایة حدثنا عبد اللہ بن منیر سمع ابا النضر حدثنا

صبر میں زیادہ رہو اور مورچہ پر جمے رہو اخیر آیت تک ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا اُنہوں نے ابو النضر ہاشم بن قاسم سے سنا کہا ہم کو

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اُنہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے اُنہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے پر رہنا ساری دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے

الدنیا وما علیها وموضع سوط احدکم من الجنة خیر من الدنیا وما

اور تم میں کسی کے کوڑے رکھنے کے موافق جگہ بہشت میں ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

علیها والروحة یروحها العبد فی سبیل اللہ او الغدوة خیر من الدنیا وما

اور شام کو جو آدمی اللہ کی راہ میں چلے یا صبح کو چلے تو وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ف۳

عليها باب من غزا بصبي للخدمة حدثنا قتيبة حدثنا يعقوب عن

باب اگر بچے کو خدمت کے لیے جہاد میں ساتھ لے جائے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے

عمرو عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي طلحة التمس

عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا ڈھونڈو جو میری خدمت کرے

غلاما من غلمانكم يخدمني حتى اخرج الى خيبر فخرج بي ابو طلحة مردفي

یہاں تک کہ میں خیبر کو جاؤں ابو طلحہ مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے گئے

وانا غلام راهقت الحلم فكنت اخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

اس وقت میں جوان ہونے کے قریب تھا آپ جب سفر میں اترتے میں آپ کی خدمت کرتا

نزل فكنت اسمعه كثيرا يقول اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن و

آپ کو یہ دعا کرتے بہت سنتا یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور لاچاری اور

العجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال ثم قدمنا

سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضہ کے بوجھ اور ظالموں کے غلبے سے پھر ہم خیبر پہنچے

خيبر فلما فتح الله عليه الحصن ذكر له جمال صفية بنت حيي بن اخطب

جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کر دیا تو لوگوں نے صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی آپ سے بیان کی

وقد قتل زوجها وكانت عروسا فاصطفاها رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا وہ دولہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص اپنے لیے چن لیا

لنفسه فخرج بها حتى بلغنا سد الصهباء حلت فبنى بها ثم صنع حيسا في نطع

ان کو لے کر روانہ ہوئے جب ہم سد الصہباء (ایک مقام ہے) پہنچے تو وہاں وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی پھر آپ نے ایک

صغير ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آذن من حولك فكانت تلك وليمة

چھوٹے دسترخوان پر حیس بنا کر رکھا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے آس پاس ہیں ان کو دعوت دیدے بس یہی کھانا

رسول الله صلى الله عليه وسلم على صفية ثم خرجنا الى المدينة قال فرايت

آپ کا ولیمہ تھا جو صفیہ کے نکاح میں آپ نے کیا پھر ہم مدینہ کو روانہ ہوئے میں نے دیکھا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يحوي لها وراءه بعباءة ثم يجلس عند بعيره

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر ایک گول کمل کا پردہ کر دیتے پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے

فيضع ركبته فتضع صفية رجلها على ركبته حتى تركب فسرنا حتى اذا

اور زانو جھکا دیتے صفیہ آپ کے زانو پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں پھر ہم چلتے رہے جب مدینہ کے قریب

اشرفنا على المدينة نظر الى احد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه ثم نظر الى

پہنچے تو آپ کو احد پہاڑ دکھائی دیا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر

المدينة فقال اللهم اني احرم ما بين لابتيها بمثل ما حرم ابراهيم مكة

مدینہ کو دیکھ کر آپ نے یوں دعا کی یا اللہ دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے میں اس کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ حرام کیا تھا

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ

یا اللہ مدینہ والوں کے صاع اور مد میں برکت دے باب (جہاد کے لیے) سمندر میں سوار ہونا ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے

قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ

کہا مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان کے گھر میں سو (آپ سو گئے) جاگے تو ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي

یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا وہ جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں

يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

اس طرح (شان و شوکت سے) سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھکو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

فرمایا تو ان میں ہوگی پھر آپ سو گئے پھر جاگے تو ہنستے ہوئے غرض آپ نے دو تین بار ایسا ہی فرمایا ام حرام نے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا

کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھکو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہوگی پھر (ایسا ہوا) کہ عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ

وہ انکو روم کے جہاد میں لے گئے جب جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اسوقت جانور ان کے سامنے سواری کو لایا گیا کہ وہ گر پڑیں ان کی گردن ٹوٹ گئی

فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ

(مر گئیں) باب لڑائی میں کمزور ناتوان (جیسے عورتیں بچے بوڑھے اندھے معذور غریب مسکین) اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا انسے دعا کرانا اور ابن عباس

ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ

نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا قیصر روم کے بادشاہ نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اچھے امیر لوگوں نے اس پیغمبر کی پیروی کی یا غریب کمزور

ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

لوگوں نے تو نے کہا غریب کمزور لوگوں نے تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ

کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے اُنہوں نے طلحہ سے اُنہوں نے مصعب بن سعد سے اُنہوں نے کہا ایک بار سعد بن ابی وقاص نے یہ خیال کیا کہ وہ دوسرے

فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا

صحابہ سے بڑھ کر ہیں (شجاعت اور دولت میں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خیال تمہارا صحیح نہیں) تمکو جو مدد ہوتی ہے یا روزی ملتی ہے

بِضُعَفَائِكُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ

وہ غریب کمزور لوگوں کی وجہ سے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے سنا اُنہوں نے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ

ابوسعید خدری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فوج فوج لوگ جہاد کریں گے

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ

ان سے پوچھا جاوے گا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پیغمبر صاحب کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر (اس صحابی کی برکت سے) ان کی فتح

عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ

ہو جاوے گی پھر ایک زمانہ آئے گا اس وقت یوں پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر صاحب کے اصحاب کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں

نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ہے ان کی بھی فتح ہو گی پھر ایک زمانہ آئے گا ان سے یوں پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر صاحب کے اصحاب کے اصحاب کی صحبت میں رہا ہو لوگ

سَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ بَابٌ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

کہیں گے ہاں ہے ان کی بھی فتح ہو گی۔ باب قطعی طور سے کسی کو یوں نہیں کہہ سکتے فلاں شہید ہے کیونکہ نیت کا حال معلوم نہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا

فِي سَبِيلِهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

ہے۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَ

بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کا ایک جنگ میں مقابلہ ہوا (جنگ خیبر یا جنگ احد میں) اور لڑائی ہوئی

الْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ

جب آپ اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف

الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ

تو آپ کے اصحاب میں ایک شخص تھا وہ کیا کرتا مشرکوں میں سے جس اکیلے دوکیلے کو پاتا

شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا

اس کا پیچھا کرتا اور تلوار لگا دیتا ایک شخص (سہل) نے کہا آج تو ہمارے کام کوئی اتنا نہیں آیا جتنا یہ آیا

أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے جان لو یہ سنکر صحابیوں میں سے ایک شخص نے کہا (اکثم بن ابی الجون نے) میں اس کے ساتھ ساتھ

مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ

رہتا ہوں دیکھوں تو وہ دوزخ کا کونسا کام کرتا ہے خیر وہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ کہیں ٹھیرتا یہ بھی ٹھیر جاتا اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ ہی

قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَ

دوڑتا آخر ایسا ہوا لڑتے لڑتے وہ بہت زخمی ہو گیا جلدی مرنے کے لئے اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینہ پر دونوں

ذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ

چھاتیوں کے بیچ میں پھر تلوار پر زور ڈالا اور اپنے تئیں ہلاک کیا جو شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے ساتھ گیا تھا وہ اس کے پاس سے چلا اور آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا کہ کیا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول

الذي ذكرت آنفا أنه من أهل النار فأعظم الناس ذلك فقلت أنا لكم

جس آدمی کی نسبت آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا میں تم کو اس کا حال معلوم کرا دوں گا

به فخرجت في طلبه ثم جرح جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه

پھر میں اس کے ساتھ رہا ہوں پھر میں اس کے ساتھ نکلا جب وہ بہت سخت زخمی ہوا تو اس نے جلدی مرنے کے لیے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا

في الأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل عليه فقتل نفسه فقال رسول

اور نوک سینے سے لگائی پھر اس پر زور دیا اور اپنے تئیں مار ڈالا یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك إن الرجل ليعمل عمل أهل الجنة فيما يبدو

فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک آدمی ساری عمر بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا

للناس وهو من أهل النار وإن الرجل ليعمل عمل أهل النار فيما يبدو للناس وهو من

ہے اس کا خاتمہ خراب ہو جاتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں ساری عمر دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے

أهل الجنة. باب التحريض على الرمي وقول الله تعالى وأعدوا لهم ما

اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے۔ باب تیراندازی کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ انفال میں یہ فرمانا اور کافروں کے مقابلے کے لیے جہاں

استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم حدثنا

تک ہو سکے زور طیار کرو اور گھوڑے باندھ کر رکھو کہ اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈراؤ ہم سے

عبد الله بن مسلمة حدثنا حاتم بن إسمعيل عن يزيد بن أبي عبيد قال سمعت

عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن

سلمة بن الأكوع قال مر النبي صلى الله عليه وسلم على نفر من أسلم ينتضلون

اکوع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ اسلم کے کچھ لوگوں پر سے گذرے جو دو گروہ ہو کر تیر مار رہے تھے (تیر کی مشق کر رہے تھے)

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارموا بني إسمعيل فإن أباكم كان راميا ارموا

آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو (عرب لوگ حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں) تیراندازی کرو تمہارے باپ اسمٰعیل تیرانداز تھے اور میں اس

وأنا مع بني فلان قال فأمسك أحد الفريقين بأيديهم فقال رسول الله صلى

گروہ کی طرف ہوتا ہوں یہ سنکر دوسرے گروہ نے ہاتھ روک لیے آپ نے پوچھا

الله عليه وسلم ما لكم لا ترمون قالوا كيف نرمي وأنت معهم قال النبي صلى

کیوں تیر کیوں نہیں چلاتے انہوں نے کہا کیونکر چلائیں آپ تو دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے آپ نے فرمایا

الله عليه وسلم ارموا فأنا معكم كلكم حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن

اچھا میں دونوں فریق کے ساتھ ہوں تیر چلاؤ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن

ابن الغسيل عن حمزة بن أبي أسيد عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے اپنے باپ ابواسید مالک بن ربیعہ سے انہوں نے کہا جب بدر کے دن ہم نے قریش کے

يوم بدر حين صففنا لقريش وصفوا لنا إذا أكثبوكم فعليكم بالنبل باب

مقابل صف باندھی اور انہوں نے بھی صف باندھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ تمہارے نزدیک آ جائیں اس وقت تیر مارو

اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ

برچھے وغیرہ کی مشق کرنا ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ

زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ حبشی لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا

کے سامنے اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے یہ دیکھ کر کنکروں کی طرف جھکے اور ان کو کنکر مارنے

فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ بَابُ

آپ نے فرمایا عمر ان کو کھیلنے دے اور علی نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے اتنا زیادہ کیا کہ یہ کھیل مسجد میں ہو رہا تھا باب

الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا ۔ ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ

ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ابو طلحہ

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی آڑ ایک سپر سے کرتے تھے اور ابو طلحہ اچھے تیر انداز

أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ

تھے جب وہ تیر مارتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر دیکھتے ان کا

إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

تیر کہاں جا کر گرتا ہے ۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا جب (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود

سَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ

آپ کے مبارک سر پر توڑا گیا (مردود ابن ہشام اور ابن قمیئہ نے پتھر مارے) آپ کا منہ خون آلود ہو گیا بیچ کا دانت توڑا گیا اور علیؓ بن ابی طالب

فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ

اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں جب انہوں نے دیکھا پانی سے اور زیادہ خون بہ رہا ہے تو ایک بوریے کا

إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ

ٹکڑا لیا اسکو جلا کر زخم میں بھر دیا تو خون بند ہو گیا ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے حضرت

عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دیے مسلمانوں نے

مَا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَّكَانَ

يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ

ان میں صرف کر دیتے ... آپ اس میں سے اپنی بی بیوں کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچتا وہ ہتھیار جانور لڑائی کے سامان میں خرچ کرتے

اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ

بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ مَا رَأَيْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ

أَبِي وَأُمِّي

بَابُ الدَّرَقِ

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

عَمْرٌو حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ

وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا

فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ

وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ

تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلٰى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتّٰى

إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ

میں تماشا دیکھتے دیکھتے خود ہی تنگ آ گئی آپ نے پوچھا بس میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا اچھا جا احمد بن ابی صالح نے ابن وہب سے فلما عقل

بَابُ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
باب تلوار کی حمائل اور تلوار کا گلے میں لٹکانا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَ
انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ بہادر تھے

لَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
ایکبار ایسا ہوا رات کو مدینہ والے (دشمن کے ڈر سے) گھبراگئے اور آواز کی طرف چلے دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوٹے

سَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ
آرہے ہیں آپ پہلے ہی اکیلے جا کر خبر لے چکے تھے آپ نے بات کی تحقیق کر لی ہے ابوطلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار ہیں گلے میں تلوار ہے

يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ بَابُ حِلْيَةِ
فرما رہے ہیں کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمانے لگے یہ گھوڑا (تو) ہم نے دریا کی طرح پایا یا یوں فرمایا یہ تو دریا ہے باب تلوار

السُّيُوفِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
میں زیور لگانا ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا میں نے

سُلَيْمٰنَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ
سلیمان بن حبیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوامامہ سے سنا وہ کہتے تھے ان ملکوں کی فتح ان لوگوں نے کی ہے جن کی تلواروں میں

حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ
سونے چاندی کا زیور نہ تھا بلکہ ان کا زیور یہی پٹھے (یا اونٹ کی گردن کے پٹھے) اور سیسہ اور لوہا یہی زیور تھا

وَالْحَدِيدَ بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ حَدَّثَنَا
باب سفر میں دوپہر کو سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ
ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان

الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضہ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا
دولی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان سے جابر بن عبداللہ نے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (یعنی غزوہ ذی امر جو ہجرت کے تیسرے سال ہوا) جب آپ لوٹے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ
تو جابر بھی آپ کے ساتھ لوٹے اتفاق سے ایک جنگل میں دوپہر ہوگئی جس میں ببول کے یا کانٹے دار بہت درخت تھے آپ وہاں اترپڑے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
لوگ بھی ادہر اودہر درختوں کے سایہ میں اترے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک کیکر

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
کے درخت کے نیچے ٹہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ہم لوگ (ذرا) سوگئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ف

بِدَعْوَنَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ

ہمکو بلا۔ جب ہم آپ کے پاس ایک گنوار (غورث) بیٹھا ہے آپ نے فرمایا اس گنوار نے میری تلوار مجھ پر سونت لی میں سو رہا تھا

فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ

جاگا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچا سکتا ہے میں نے تین بار کہا اللہ پھر آپ نے اس گنوار کو کچھ سزا

وَجَلَسَ بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

نہیں دی وہ بیٹھا رہا۔ باب خود پہننا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخم کا حال پوچھا گیا

يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ

جو احد کے دن آپ کو لگا تھا انہوں نے کہا آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور آپ کا دانت

وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَ

جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑ ڈالا گیا اور پھر حضرت فاطمہ خون دھوتی تھیں اور

عَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ

حضرت علی اس کو بند کرتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ خون تو اور بڑھ رہا ہے تو انہوں نے بوریے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر راکھ کیا

حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ

پھر وہ زخم میں بھر دیا تب خون تھم گیا۔ باب مرنے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں

عِنْدَ الْمَوْتِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً

انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ہتھیار چھوڑے اور ایک سفید

بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ

نقرہ خچر اور کچھ زمین اسکو بھی آپ صدقہ کر گئے تھے۔ باب اگر حاکم دوپہر کے وقت کہیں اترے تو لوگ اس سے جدا ہو سکتے ہیں

وَالِاسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا

درختوں کے سایہ میں ٹھیر سکتے ہیں۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم

سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ نے بیان کیا ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے دوسری سند ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمْ

ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور اتفاق سے دوپہر کا وقت

الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ

کانٹے دار جنگل میں آن سو گئے لوگ الگ الگ جنگل میں درختوں کے سایہ میں پھیل گئے اور آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ایک درخت کے تلے اترے اپنی تلوار درخت میں لٹکا دی اور سو گئے جب جاگے دیکھا تو ایک شخص ہے خبری کا آپ پاس

رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي

آگیا ہے آپ نے (لوگوں سے) فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونت لی

فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

اور کہنے لگا اب تم کو کون بچا سکتا ہے میں نے کہا اللہ تو اس نے تلوار میان میں کر لی دیکھو یہ بیٹھا ہے پھر آپ نے اسکو کوئی سزا نہیں دی

بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ

باب بھالوں (نیزوں) کا بیان اور عبداللہ بن عمر رضہ سے منقول ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا

رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي حَدَّثَنَا

میری روزی بھالے کے سایہ کے تلے ہے اور جو میرا حکم نہ مانے (مسلمان نہ ہو) اس پر ذلت اور خواری ڈالی گئی (جزیہ دے) ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے

مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضہ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

جو ابوقتادہ انصاری کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ سے وہ (حدیبیہ کے سال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ

مکے ایک رستے میں اپنے چند یاروں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے

مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے خیر ابوقتادہ نے ایک گورخر دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار

أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ

ہو گئے اپنے یاروں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دینا انہوں نے نہ اٹھایا پھر کہا یارو ذرا بھالا اٹھا دو لیکن انہوں نے ایک نہ سنی آخر ابوقتادہ نے

فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ

اب انکے ساتھیوں میں سے بعضوں نے تو اسکا گوشت کھایا بعضوں نے (اس خیال سے کہ احرام میں شکار منع ہے) نہ کھایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ

جا کر ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا ہے جو اس نے تم کو کھلایا اور

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ

زید بن اسلم سے روایت ہے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے گورخر کا یہی قصہ جیسے ابوالنضر نے روایت

أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کیا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی نے فرمایا کچھ تمہارے پاس اسکا گوشت باقی ہے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں زرہ پہننا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَالِدٌ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف خالد بن ولید سے تو ناحق

فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

تم مانگتے ہو انہوں نے اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (پھر اس پر زکوٰۃ مانگنا بیجا ہے) ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بدر کے دن) ایک خیمہ میں تھے

وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ

آپ نے یوں دعا کی یا اللہ میں تیرے اقرار اور تیرے وعدے کو تجھ سے چاہتا ہوں ف یا اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے تو خیر آج کے دن سے تیرا

الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ

پوجا بند ہو جائیگا (اور سب تجھے بھول جائیں گے) ف ابوبکر صدیق نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ بس کیجیے آپ نے اپنے پروردگار

وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ

پھر آپ زرہ پہنے ہوئے ف (خیمے سے) نکلے اور (سورہ قمر کی) یہ آیت پڑھتے جاتے تھے اب کوئی دم میں کافروں کا یہ گروہ شکست پائے

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ حَدَّثَنَا

ہوا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گا انکے وعدے کا اصل دن تو قیامت ہے وہاں پوری سزا ملیگی (اور قیامت کافروں کے لیے) بڑی سخت اور نہایت تلخ ہے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ

قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ

سے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ (ابو الشحم) یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدل گرو تھی

بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلًّى

اور یعلی نے اعمش سے یوں روایت کی لوہے کی زرہ اور معلی نے یوں کہا ہم سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى

عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے اس میں یوں ہے کہ آپ نے لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی تھی ہم سے موسیٰ بن

ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ

اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو زکوٰۃ نہیں دیتا) اور زکوٰۃ دینے والے دونوں کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جو

جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ

لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ف ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں (کرتہ تنگ ہو) تو زکوٰۃ دینے والا جب زکوٰۃ دیتا ہے اسکا

بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ

کرتہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر (چلنے میں) گھسٹتا جاتا ہے اور بخیل جب دینے کا قصد کرتا ہے (جان پر بن جاتی ہے)

كل حلقة الى صاحبتها وتقلصت عليه وانضمت يداه الى تراقيه فسمع

وہ کرتہ سمٹ جاتا ہے یہاں تک کہ ہر حلقہ دوسرے سے چمٹ جاتا ہے اور ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں ابو ہریرہ رضی نے آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم يقول فيجتهد ان يوسعها فلا تتسع باب الجبة في السفر

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ زور لگاتا ہے کہ کھینچ کر اسکو ڈھیلا کرے وہ ذرا بھی ڈھیلا نہیں ہوتا باب سفر اور لڑائی میں

والحرب حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش عن

جبہ پہننا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

ابي الضحى مسلم هو ابن صبيح عن مسروق قال حدثني المغيرة بن شعبة قال انطلق

ابو الضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجته ثم اقبل فلقيته بماء وعليه جبة شامية فتمضمض

(غزوہ تبوک میں) حاجت کے لیے تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں پانی لیکر آیا آپ شام کے ملک کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے

واستنشق وغسل وجهه فذهب يخرج يديه من كميه فكانا ضيقين فاخرجهما

کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا پھر اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے وہ تنگ تھیں آخر آپ نے نیچے

من تحت فغسلهما ومسح براسه وعلى خفيه باب الحرير في الحرب حدثنا

سے ہاتھ نکال لیے اور انکو دھویا اور سر اور موزوں پر مسح کیا باب لڑائی میں حریر پہننا (یعنی ریشمی کپڑا) ہم سے

احمد بن المقدام حدثنا خالد حدثنا سعيد عن قتادة ان انسا حدثهم ان النبي

احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا کہ

صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير في قميص من حرير من حكة

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو خارش (کھجلی) کی وجہ سے ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی

كانت بهما حدثنا ابو الوليد حدثنا همام عن قتادة عن انس ح و

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے دوسری سند

حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن قتادة عن انس ان عبد الرحمن بن

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ عبدالرحمن رض بن عوف اور

عوف والزبير شكوا الى النبي صلى الله عليه وسلم يعني القمل فارخص لهما في الحرير

زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی آپ نے انکو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی انس رض نے

فرأيته عليهما في غزاة حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة اخبرني قتادة

کہا میں نے انکو جہاد میں یہ کپڑا پہنے دیکھا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھکو قتادہ نے خبر دی

ان انسا حدثهم قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الرحمن بن عوف و

ان سے انس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف رض اور

الزبير بن العوام في حرير حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة

زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے

سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَہٗ وَرُخِّصَ لِحِکَّةٍ بِهِمَا بَابُ مَا يُذْکَرُ فِي السِّکِّيْنِ

سنے قتادہ سے سنا اُنہوں نے انس رضہ سے کہ آپ نے عبدالرحمٰن اور زبیر کو کھجلی کی وجہ سے اسکی اجازت دی باب چھری کا استعمال درست ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنہوں نے ابن شہاب سے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ

اُنہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر

كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا

کھا رہے ہیں پھر نماز کے لیے بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ قِتَالِ الرُّوْمِ

اُنہوں نے زہری سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ جب نماز کے لیے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈالدی باب نصاریٰ سے لڑنے کی فضیلت

حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے ثور بن یزید نے

يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ اَتٰى عُبَادَةَ

اُنہوں نے خالد بن معدان سے ان سے عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا وہ عبادہ بن صامت صحابی کے پاس گئے

ابْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِيْ سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِيْ بِنَاءٍ لَهٗ وَمَعَهٗ اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ

عبادہ حمص کے بندر میں ایک مکان میں اترے تھے ام حرام (انکی بی بی بھی) ان کے ساتھ تھیں عمیر نے کہا ہم

فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ

سے ام حرام نے ہمسے حدیث بیان کی اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کا پہلا لشکر جو

اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ قَالَ

سمندر پر سوار ہو کر جہاد کریگا اسکے لیے تو بہشت واجب ہو گئی ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انمیں ہونگی آپ نے فرمایا

اَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ

تو بھی اس میں ہوگی پھر آپ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر (قسطنطینیہ) پر جہاد کریگا اس کی بخشش ہوگی

قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَابُ قِتَالِ الْيَهُوْدِ حَدَّثَنَا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انمیں ہونگی آپ نے فرمایا نہیں باب یہود سے لڑائی ہونے کا بیان ہم سے

اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ

اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِيَ اَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ

وسلم نے فرمایا تم (اخیر زمانہ میں) یہودیوں سے لڑوگے ان میں کوئی پتھر کی آڑ میں جا کر چھپ جائیگا تو پتھر (بحکم الٰہی) بول اٹھیگا اے خدا کے

يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا

بندے (مسلمان) یہ یہودی میرے پیچھے بیٹھا ہے اسکو مار ڈال (یہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوگا) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو

جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

جریر نے خبر دی انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ

سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم یہود سے نہ لڑ لوگے یہاں تک کہ پتھر بول اٹھیگا

الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ بَابُ قِتَالِ

جس کی آڑ میں یہودی (چھپا) ہوگا کہ مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا) ہے اس کو قتل کر۔ باب ترکوں سے لڑائی کا بیان

التُّرْكِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ

يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ

کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک

أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ

نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑوگے جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں (یا بالوں کے لمبے لمبے ہونگے) اور قیامت کی ایک نشانی

السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑوگے جن کے منہ چوڑے چوڑے گویا ڈھالیں ہیں چمڑا جمی ہوئی

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن

الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

اعرج سے انہوں نے کہا ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک

السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ

تم ترکوں سے لڑ لوگے جن کی آنکھیں چھوٹی منہ سرخ ناکیں موٹی پھیلی ہوئیں ان کے منہ ایسے

وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ

ہونگے جیسے سپریں نہ بہ نہ چمڑا لگی ہوئیں اور قیامت اسوقت تک نہیں آنے کی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں

بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

باب ان لوگوں سے لڑائی کا بیان جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہ زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى

قیامت اس وقت تک نہیں آنے کی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں کی جوتیاں پہنیں گے اور قیامت اس وقت تک نہیں آنے کی

تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ

جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جنکے منہ تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح ہونگے سفیان نے کہا ابو الزناد نے اعرج

عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رِوَایَةً صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ

سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا چھوٹی آنکھ والے موٹی ناک والے منہ ایسے جیسے ڈھالیں چمڑا لگی

الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ بَابُ مَنْ صَفَّ اَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِیْمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَ

ہوئی تہ بتہ باب شکست کے بعد امام کا سواری سے اترنا اور اپنے باندہ لوگوں کی صف باندھ کر اللہ سے مدد

اسْتَنْصَرَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

مانگنا ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق نے کہا میں نے براء سے

الْبَرَاءَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَکُنْتُمْ فَرَرْتُمْ یَا اَبَا عُمَارَةَ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰی

سنا ان سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم لوگ اے ابوعمارہ (براء کی کنیت) حنین کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهِ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں خدا کی قسم کبھی نہیں بھاگے ہوا یہ کہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان بے ہتھیار لوگ تھے (ان کافروں)

لَیْسَ بِسِلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِیْ نَصْرٍ مَا یَکَادُ یَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ

کے مقابلے پر آئے جو ہوازن اور بنی النصر کے بڑے تیرانداز گروہ میں سے تھے جن کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا

فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

خیر ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جنہوں نے خطا نہیں کی اور مسلمان بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَیْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ

آئے آپ اپنے نقرہ خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچازاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ان کی لگام

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ

تھامے چلا رہے تھے آپ مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر خچر پر سے اتر پڑے اور اللہ سے مدد مانگی پھر فرمانے لگے میں ہوں پیغمبر بلاشک دشبہ اور عبد

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهُ بَابُ الدُّعَاءِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ بِالْهَزِیْمَةِ وَ

المطلب کا ہوں بیٹا پھر اپنے اصحاب کی صف جمائی (اور کافروں کو شکست دی) باب مشرکوں (اور کافروں) کے لیے بددعا کرنا اللہ انکو شکست

الزَّلْزَلَةِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عِیْسٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

دے انکو بھگا دے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے محمد بن

عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

سیرین سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا جب جنگ احزاب (خندق) کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ بُیُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی حِیْنَ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے ف انہوں نے ہمکو بیچ والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ

غَابَتِ الشَّمْسُ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ ذَکْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ

سورج ڈوب گیا ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اعرج

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ فِی الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ

سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنوت کی دعا میں یوں فرماتے تھے یا اللہ سلمہ بن ہشام

سلمة بن هشام اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج عياش بن ابي ربيعة

کو کافروں کے پنجے سے چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے

اللهم انج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم

یا اللہ کمزور مسلمانوں (بچوں عورتوں) کو چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال یا اللہ ان پر ایسی

سنين كسني يوسف حدثنا احمد بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا اسمعيل

سخت قحط بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں (مصر والوں پر) بھیجی تھی ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے

ابن ابي خالد انه سمع عبد الله بن ابي اوفى يقول دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن خالد نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن

يوم الاحزاب على المشركين فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اللهم

مشرکوں کے لیے بددعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے یا اللہ

اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم حدثنا عبد الله بن ابي شيبة

ان کافروں کے گروہوں کو شکست دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے ہلا دے ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے

حدثنا جعفر بن عون حدثنا سفيان عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون

بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے

عن عبد الله رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ظل الكعبة

انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے

فقال ابو جهل وناس من قريش ونحرت جزور بناحية مكة فارسلوا

تو (مردود) ابو جہل اور قریش کے چند لوگوں نے کیا صلاح کی کہ ایک اونٹنی مکہ کی ایک طرف کاٹی گئی تھی انہوں نے کسی کو بھیجکر اس

فجاؤا من سلاها وطرحوه عليه فجاءت فاطمة فالقته عنه فقال اللهم

کی جھلی (جس میں بچہ ہوتا ہے اور خون) منگوائی اور آپ پر ڈال دی (آپ سجدے ہی میں رہے) حضرت فاطمہ آئیں انہوں نے وہ اٹھا کر

عليك بقريش اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش لابي جهل بن

قریش کے کافروں سے تو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں سے تو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں سے تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام

هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وابي بن

سے اور عتبہ بن ربیعہ سے اور شیبہ بن ربیعہ سے اور ولید بن عتبہ سے اور ابی بن

خلف وعقبة بن ابي معيط قال عبد الله فلقد رايتهم في قليب بدر

خلف سے اور عقبہ بن ابی معیط سے (یہ سب مردود اس صلاح میں شریک تھے) عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم خدا کی میں نے انکو بدر کے کنوئیں

قتلى قال ابو اسحق ونسيت السابع وقال يوسف بن ابي اسحق عن ابي اسحق

میں مرا پڑا دیکھا ابو اسحاق راوی نے کہا ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا اس حدیث کو یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے دادا ابو اسحاق

امية بن خلف وقال شعبة امية او ابي والصحيح امية حدثنا سليمن

سے روایت کیا اس میں ابی بن خلف کی بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں (شک کے ساتھ) امیہ یا ابی ہے اور صحیح امیہ ہے

ابن حرب حدثنا حماد عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن عائشة رضی اللہ عنہا ان
ابن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ

الیہود دخلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک فلعنتہم
یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور درود و سلام کے بدل السام علیک یعنی آپ مر جائیں کہنے لگے میں نے ان پر لعنت کی

فقال ما لک قلت ولم تسمع ما قالوا قال فلم تسمعی ما قلت وعلیکم باب
آپ نے پوچھا تجھ کو کیا ہوا میں نے کہا آپ نے سنا انہوں نے کیا کہا آپ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی صرف وعلیکم کہا دیا۔ باب

ھل یرشد المسلم اھل الکتاب او یعلمھم الکتاب حدثنا اسحق اخبرنا
مسلمان اہل کتاب کو دین کی بات بتلا سکتا ہے یا ان کو قرآن سکھا سکتا ہے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب

یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ قال اخبرنی عبید اللہ
بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ

ابن عبد اللہ بن عتبة بن مسعود ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان رسول
ابن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیصر وقال فان تولیت فان علیک اثم
روم کے بادشاہ (ہرقل) کو ایک خط لکھا (اس میں اسلام کی دعوت دی) اور یہ بھی لکھا اگر تو نہ مانے تو دوسری رعایا کا بھی وبال

الاریسیین باب الدعاء للمشرکین بالھدی لیتالفھم حدثنا
تجھ پر پڑے گا۔ باب مشرکوں کا دل ملانے کے لیے ان کے لیے ہدایت کی دعا کرنا ہم سے

ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد ان عبد الرحمن قال قال
ابو الیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا عبد الرحمن بن ہرمز اعرج نے کہا

ابو ہریرة رض قدم طفیل بن عمرو الدوسی واصحابہ علی النبی صلی اللہ علیہ
ابوہریرہ رض نے کہا طفیل بن عمرو دوسی (اپنے اسی یا نوے) ساتھیوں کو لیے ہوئے (خیبر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان دوسا عصت وابت فادع اللہ علیہا فقیل
کہنے لگے یا رسول اللہ دوس قبیلہ والوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لیے بد دعا کیجیے لوگوں نے کہا اب

ھلکت دوس قال اللہم اھد دوسا وائت بہم باب دعوة الیہودی
دوس تباہ ہوئے آپ نے فرمایا یا اللہ دوس کو ہدایت کر ان کو میرے پاس لے آ۔ باب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر دعوت

والنصرانی وعلی ما یقاتلون علیہ وما کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسری
دی جائے اور کس بات پر ان سے لڑائی کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایران اور روم کے

وقیصر والدعوة قبل القتال حدثنا علی بن الجعد اخبرنا شعبة عن
بادشاہوں کو خط لکھنا اور لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے

قتادة قال سمعت انسا رض یقول لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب
قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا

كتاب الجهاد

إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ

جو لوگوں نے آپ سے عرض کیا روم کے لوگ وہی خط پڑھتے ہیں (اسی کا اعتبار کرتے ہیں) جس پر مہر لگی ہو آخر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوالی

فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

گویا میں (اسوقت) اسکی سپیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس رضی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ

ایک خط (عبداللہ بن حذافہ کو دیکر) بادشاہ ایران کی طرف بھیجا اور ان کو (عبداللہ بن حذافہ کو) حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن

يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ

ساوی) کو دے وہ کسریٰ کو پہونچا دیگا (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید

ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ بَابُ

ابن مسیب نے (اس حدیث میں) یوں کہا کہ (یہ خبر سنکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کے لیے بددعا کی (جیسے اس نے خط پھاڑا ویسے وہ بالکل پھاڑ ڈالے جائیں)

دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

آنحضرت صلعم کا لوگوں کو اسلام اور نبوت (آپ کے پیغمبر ماننے کی) دعوت دینا اور اس بات کی کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ کو چھوڑ کر (خدا نہ بنائیں)

أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا کسی بندے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ اسکو کتاب اور شریعت عطا فرمائے اخیر آیت تک ف

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ

قیصر (روم کے بادشاہ) کو دعوت اسلام کا ایک خط لکھا دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور

مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ

دحیہ سے فرمایا یہ خط بصرے کے ف۲ حاکم (حارث بن ابی شمر) کو پہونچا دینا وہ قیصر کو پہونچا دے گا اور

بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ

قیصر کا یہ حال گذرا کہ جب ایران کی فوجوں کو اللہ نے اس پر سے سرکا دیا ف۳ تو وہ حمص (ایک شہر کا نام ہے شام میں) سے بیت المقدس

حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو اللہ نے جو عنایت کی اسکا شکر یہ کرنے گیا خیر قیصر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط (بیت المقدس ہی میں) پہونچا تو اس نے

قَالَ حِينَ قَرَأَهُ الْتَمِسُوا لِي هٰهُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
پھر اس نے کہا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا (قریش کا) کوئی شخص ہو تو تلاش کرو میں اس سے آپ کا حال پوچھوں گا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالٍ مِنْ
ابن عباس نے کہا ابوسفیان نے مجھ سے بیان کیا وہ اس وقت قریش کے اور کئی آدمیوں کے ساتھ

قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شام کے ملک میں تھے جو سوداگری کو وہاں گئے تھے اس زمانہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ
کفار قریش کے بیچ صلح تھی ابوسفیان نے کہا ہم کو قیصر کا ایلچی شام کے کسی مقام میں ملا وہ مجھ کو اور میرے

فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ
ساتھیوں کو لے کر چلا جب ہم بیت المقدس میں پہنچے تو ہم قیصر کے پاس لے گئے دیکھا اور تو دربار میں بیٹھا ہے

فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُمْ
سر پر تاج رکھے ہوئے اس کے گرد اگرد روم کے سردار جمع ہیں اس نے اپنے مترجم سے کہا ان لوگوں سے پوچھو ان میں اس شخص کا کون

أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ
نزدیکی رشتہ دار ہے جو کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں ابوسفیان نے کہا میں ان سب میں اس کا

أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّي وَ
نزدیک کا رشتہ دار ہوں قیصر نے پوچھا تجھ میں اور اس میں کیا رشتہ ہے میں نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہے اور

لَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي فَقَالَ قَيْصَرُ أَدْنُوهُ
اس وقت قافلہ میں میرے سوا اور کوئی عبدمناف کی اولاد والا نہ تھا خیر قیصر نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ

وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ
اور اس نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے ایک بازو لگا کر بعد اس کے اپنے مترجم سے کہنے لگا اس کے ساتھیوں

لِأَصْحَابِهِ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ
سے کہو کہ میں اس شخص سے اس کا کچھ حال پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اگر یہ جھوٹ بولے تو کہہ دینا یہ جھوٹا ہے

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ
ابوسفیان نے کہا اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو قیصر نے جب آپ کا حال مجھ سے پوچھا

لَكَذَبْتُهُ حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَقْتُهُ
تو میں جھوٹ کہہ دیتا مگر مجھے یہی شرم آئی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا بتلائیں گے اس لیے میں نے سچ سچ بیان کیا قیصر نے

ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ
اپنے مترجم سے کہا (پہلے) اس سے یہ پوچھو کہ وہ جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے اس کی ذات کیسی ہے میں نے کہا وہ بڑا شریف ہے

قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
(اچھے خاندان والا) کہنے لگا اچھا پھر یہ دعوی پیغمبری کا اس سے پہلے بھی تم میں کسی نے کیا تھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم نے اس دعوی کو

عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ

پہلے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے میں نے

مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ

کہا نہیں کہنے لگا اچھا بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی کر رہے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب لوگ

ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ

کہنے لگا اچھا اس کے تابعدار روز بروز بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں کہنے لگا اچھا کوئی ان میں ایسا بھی

أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ

ہے جو اس کے دین میں آکر پھر اس سے ناخوش ہو کر پھر جاتا ہو میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا وہ دغابازی (عہد شکنی) کرتا ہے میں نے کہا نہیں

لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّي

لیکن اب ہم سے اور اس سے ایک مدت تک صلح ٹھہری ہے دیکھیے وہ اس میں دغابازی کرتا ہے ہم کو ڈر ہے ابو سفیان نے کہا بس اس کے سوا

كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ

اور کوئی بات آپ کی برائی کی مجھ کو نہیں ملی جو میں بڑھا دیتا اور مجھ کو اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے کا ڈر تھا کہنے لگا اچھا

فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهَا أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ

تمہاری اس سے کبھی لڑائی ہوئی ہے میں نے کہا ہاں ہوئی ہے کہنے لگا پھر لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے میں نے کہا

قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرَى قَالَ

دونوں طرح کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم ان پر کہنے لگا

فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا

اچھا وہ تم کو حکم کیا دیتا ہے میں نے کہا وہ یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ اکیلے کی پوجا کرو اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ اور ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے

كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

چلے آئے ہیں ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور نماز صدقہ پاکدامنی وعدہ وفائی امانت

وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ

داری کا بھی حکم دیتا ہے جب قیصر یہ باتیں پوچھ چکا تو اپنے مترجم سے کہنے لگا اس شخص سے کہو میں نے تجھ سے اس کی ذات پوچھی تو نے کہا

عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ

وہ بڑا شریف ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا یہ دعوے

قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا

تم لوگوں میں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو نے کہا نہیں اس سے

فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ

میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس سے پہلے بھی کسی نے ایسا دعوی کیا ہوتا تو میں خیال کرتا یہ اگلی بات کی پیروی کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی

قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ

جا چکی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دعوے سے پہلے تم نے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں

فزعمت ان لا فعرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ويكذب على الله

اس سے پہلے یہ کلمہ کہا جب وہ بندوں پر جھوٹ نہیں لگاتا تو اللہ پر کیوں جھوٹ لگانے لگا اور میں نے

وسألتك هل كان من آبائه من ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان من آبائه

تجھ سے پوچھا اس کے باپ داداؤں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس کے باپ داداؤں میں کوئی بادشاہ گذرا ہو

ملك قلت يطلب ملك آبائه وسألتك أشراف الناس يتبعونه أم ضعفاؤهم

تو میں یہ کہوں گا وہ (پیغمبری کا دعویٰ کر کے) اپنے باپ دادا کی بادشاہت حاصل کرنی چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا بڑے آدمی اس پیغمبر کی

فزعمت ان ضعفاءهم اتبعوه وهم أتباع الرسل وسألتك هل يزيدون

تو نے کہا غریب لوگ اور پیغمبروں کے پیرو (اکثر) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے تابعدار بڑھ رہے ہیں

أو ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك

یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت گذرتی ہے پورے ہونے تک اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا کوئی

هل يرتد أحد سخطة لدينه بعد أن يدخل فيه فزعمت أن لا فكذلك

اس کے دین میں آکر پھر برا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں ایمان کا یہی حال ہے

الإيمان حين تخالط بشاشته القلوب لا يسخطه أحد وسألتك هل

جب اس کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں نکلتی) کوئی اس کو برا نہیں جانتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا

يغدر فزعمت أن لا وكذلك الرسل لا يغدرون وسألتك هل قاتلتموه

وہ دغا کرتا ہے تو نے کہا نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تمہاری اس سے لڑائی ہوئی ہے

وقاتلكم فزعمت أن قد فعل وأن حربكم وحربه تكون دولا ويدال

تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور لڑائی کا انجام دونوں طرح ہوتا ہے کبھی وہ پیغمبر غالب ہوتا ہے کبھی

عليكم المرة وتدالون عليه الأخرى وكذلك الرسل تبتلى وتكون

تم اس پر غالب ہوتے ہو اور پیغمبروں کا اللہ تعالیٰ (دنیا کی مصیبتیں ڈال کر) اسی طرح امتحان کرتا ہے پر اخیر میں وہی

لها العاقبة وسألتك بماذا يأمركم فزعمت أنه يأمركم أن تعبدوا الله ولا

کامیاب ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ کو پوجنے کا اس کے ساتھ شرک نہ کرنے کا

تشركوا به شيئا وينهاكم عما كان يعبد آباؤكم ويأمركم بالصلوة والصدق

اور تمہارے باپ دادا جنکو پوجتے تھے ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور تم کو نماز اور صدقہ اور پاک دامنی

والعفاف والوفاء بالعهد وأداء الأمانة قال وهذه صفة النبي قد كنت

اور وعدہ وفائی اور امانت داری کا حکم دیتا ہے تو وہ پیغمبر جسکو میں جانتا ہوں کہ وہ نکلنے والا ہے

أعلم أنه خارج ولكن لم أظن أنه منكم وإن يك ما قلت حقا فيوشك

البتہ یہ ہوگا مگر مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں ہوگا (یعنی عربوں میں) اب تو جو کہتا ہے وہ اگر سچ ہے تو وہ زمانہ قریب

أن يملك موضع قدمي هاتين ولو أرجو أني أخلص إليه لتجشمت لقيه

ہے جب یہ پیغمبر اس ملک کا مالک ہو جائیگا جو اس وقت میرے پاؤں تلے ہے (یعنی شام کے ملک کا) اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں اس تک پہنچ جاؤں گا تو

وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ

اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا اور خدمت کرتا ابوسفیان نے کہا پھر قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ

وہ پڑھا گیا اس میں یہ لکھا تھا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا محمد اللہ کے بندے اور اس کے

وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ

رسول کی طرف سے ہرقل کو جو روم کا رئیس ہے جو سیدھی راہ پر چلے اس پر سلام ہو اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمہ کی طرف

بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ

بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا اگر تو مسلمان نہ ہو تو غریب رعیت

فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

کا بھی گناہ تجھ ہی پر پڑے گا اور (سورۂ آل عمران کی یہ آیت لکھی تھی) اے کتاب والو آؤ ایک بات پر جو ہم تم میں برابر مانی جاتی ہے وہ یہ ہے

أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ

سوا کسی کو نہ پوجیں اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں کوئی ایک دوسرے کو خدا نہ ٹھہرائے (اس کی ہر بات بلا دلیل مان لے)

اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا أَنْ

پھر اگر کتاب والے یہ بات نہ مانیں تو مسلمانو تم کہو گواہ رہنا ہم تو (اللہ کے) تابعدار ہیں ابوسفیان نے کہا جب قیصر یہ گفتگو

قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا

کر چکا تو اس کے گرد جو روم کے سردار بیٹھے تھے انہوں نے ایک بڑا غل مچایا میں ان کی بات نہیں سمجھا اور

أَدْرِي مَاذَا قَالُوا وَأُمِرْنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ

اور ہم کو باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا ہم باہر کر دیے گئے جب میں باہر نکلا اور اپنے ساتھیوں سے تنہائی ہوئی

بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ يَخَافُهُ قَالَ

تو میں نے ان سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے (پیغمبر صاحب) کا بڑا درجہ ہو گیا بنو اصفر (رومیوں) کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے ابوسفیان

أَبُو سُفْيَانَ وَاللهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ قَلْبِي

نے کہا خدا کی قسم اس روز سے میں ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ

الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

نے میرا دل بھی اسلام پر لگا دیا اور پہلے میں اسلام کو برا جانتا تھا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ

فرماتے تھے میں کل سرداری کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ اللہ خیبر کو فتح کرا دے گا یہ سن کر لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں

لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ

کہ کس کو جھنڈا ملتا ہے صبح کو سب آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید تھی مجھ کو جھنڈا ملے گا آپ نے پوچھا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا ان کی تو

فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ

آپ نے فرمایا انکو بلا لو وہ بلائے گئے آپ نے انکی آنکھوں پر اپنا لعاب لگا دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے گویا کچھ عارضہ ہی نہ تھا حضرت علی رضنے

نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى

پوچھا ہم ان سے لڑتے رہیں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں آپ نے فرمایا ذرا ٹھہرے رہو جب تک ان کے مقام پر پہنچ جاؤ پھر انکو اسلام کی

الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ

دعوت دے اور جو باتیں اسلام میں ان پر واجب ہیں وہ بتلا دے قسم خدا کی اگر تیری وجہ سے ایک آدمی دین پر آ جائے تو وہ تیرے

حُمْرِ النَّعَمِ. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ

لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے حمید سے

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ

انہوں نے کہا میں نے انس رضسے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر حملہ کرتے تو انکو صبح تک نہ لوٹتے

فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا

صبح کو اگر ان لوگوں میں اذان سنتے تو انکو نہ لوٹتے (کیونکہ وہ مسلمان نکلتے) اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو صبح ہونے پر انکو لوٹتے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

دوسری سند ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ

وسلم جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے (یہی حدیث بیان کی) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید سے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ

انہوں نے انس رضسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف نکلے وہاں رات کو پہونچے آپ جب کسی قوم پر رات کو پہونچتے

قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَ

تو صبح ہونے تک انکو نہ لوٹتے خیر جب صبح ہوئی تو یہودی پھاوڑے ٹوکریاں لیکر نکلے (زراعت پیشہ تھے)

مَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب انہوں نے آپکو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں قسم خدا کی محمد لشکر سمیت آن پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. حَدَّثَنَا

اللہ اکبر خیبر آج خراب ہوا ہم لوگ (پیغمبر یا مسلمان) جہاں کسی قوم کے آنگن میں اترے تو ڈرائے گئے انکی صبح منحوس ہوتی ہے ہم

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضنے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ

إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ

کہیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہا تو اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص میں) اور ان کا حساب

عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عَمْرٌو وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً

اعتماد ہے کہ اس حدیث کو حضرت عمرو اور عبداللہ بن عمر نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ باب لڑائی کا مقام

فَوَرَّى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

چھپانا دوسرا مقام بیان کرنا۔ اور جمعرات کے دن سفر کرنا۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ

عبداللہ بن کعب نے جو اپنے باپ کعب کو پکڑ کر چلاتے تھے (اندھے ہو گئے تھے) وہ کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا

سے سنا جب وہ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے (آپ کے ساتھ نہ جا سکے) کہ آنحضرت جب کسی جہاد کا قصد

وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمن

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ كَانَ رَسُولُ

بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ

کم اتفاق ہوتا کہ کسی جہاد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں جب غزوہ تبوک کو نکلے

غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ

تو ان دنوں سخت گرمی کے دن تھے اور سفر بھی دراز

سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا

جنگل کا، دشمنوں کی تعداد بہت تھی۔ ایسے وقت میں آپ نے صاف صاف مسلمانوں کو بیان کر دیا کہ میں تبوک پر جانا چاہتا ہوں تاکہ وہ اپنی

أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

دشمن کے مقابلہ کے موافق طیاری کر لیں اور جس طرف جانا چاہتے تھے وہ بھی کہہ دیا اور عبداللہ بن مبارک نے یونس سے روایت کی انہوں نے

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا

مجھ کو عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ کعب بن مالک کہتے تھے کم ایسا ہوتا کہ

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ حَدَّثَنِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلیں مجھ سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمن

بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ

بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن

الخميس في غزوة تبوك وكان يحب أن يخرج يوم الخميس باب الخروج

مدینہ سے نکلے اور آپ کو یہ پسند تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں باب ظہر کے بعد

بعد الظهر حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة

سفر کرنا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے

عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بالمدينة الظهر أربعا والعصر

انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی

بذي الحليفة ركعتين وسمعتهم يصرخون بهما جميعا باب الخروج آخر الشهر

ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا) اور میں نے لوگوں کو سنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام پکار رہے تھے باب مہینہ کے آخر میں

وقال كريب عن ابن عباس انطلق النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة لخمس

سفر کرنا اور کریب نے ابن عباس سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے اس وقت نکلے

بقين من ذي القعدة وقدم مكة لأربع ليال خلون من ذي الحجة حدثنا

ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذی الحجہ کے چار دن گذر چکے تھے ہم سے

عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن

عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے

أنها سمعت عائشة تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس

انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں ہم (حجۃ الوداع کے لیے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نکلے ذیقعدہ کی پانچ

ليال بقين من ذي القعدة ولا نرى إلا الحج فلما دنونا من مكة أمر رسول الله

راتیں باقی رہی تھیں اور ہمارا قصد حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة

علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص اپنے ساتھ قربانی نہ لایا ہو وہ جب طواف اور سعی کر چکے تو احرام

أن يحل قالت عائشة فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقال

کھول ڈالے حضرت عائشہ کہتی ہیں دسویں تاریخ لوگ گائے کا گوشت ہمارے پاس لائے میں نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت

نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أزواجه قال يحيى فذكرت هذا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے (گائے) قربانی کی یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث

الحديث للقاسم بن محمد فقال أتتك والله بالحديث على وجهه

قاسم بن محمد سے بیان کی انہوں نے کہا خدا کی قسم عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث بیان کی

تم الجزء الحادي عشر ويتلوه الجزء الثاني عشر إن شاء الله تعالى

گیارھواں پارہ تمام ہوا اب بارھواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ اسکو پورا کرے

تمت

فہرست مضامین پارۂ یازدہم تیسیر الباری اردو ترجمۂ صحیح البخاری

جملہ حقوق — رجسٹری ہیں

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انتساب مسائل حقہ شریعت کے لیے چشمہ جاری بنام جامع قاری مسمی بہ

تیسیر الباری ۱۳۲۳

مطلب خیز ترجمہ

صحیح البخاری

از عمدہ افادات زبدۂ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ اللہ

در مطبع احمدی لاہور شیخ احمد طبع نمود

نیاز مندے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب الخروج فی رمضان حدثنا علی بن عبد

باب رمضان کے مہینے میں سفر کرنا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

الله حدثنا سفین قال حدثنی الزهری عن عبید الله

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عبیداللہ سے

عن ابن عباس رض قال خرج النبی صلی الله علیه وسلم فی

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لیے رمضان کے مہینے

رمضان فصام حتی بلغ الکدید افطر قال سفین

میں نکلے اور روزہ بھی رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (ایک مقام ہے مکہ سے دو منزل) پہنچے وہاں روزہ کھول ڈالا

قال الزهری اخبرنی عبید الله عن ابن عباس وساق

زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے ابن عباس سے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی

الحدیث باب التودیع وقال ابن وهب اخبرنی

باب مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو

۲

عمرو عن بكير عن سليمان بن يسار عن أبي هريرة رضـ أنه قال بعثنا رسول الله

عمرو بن حارث نے عمرو سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

صلى الله عليه وسلم في بعث وقال لنا إن لقيتم فلانا وفلانا لرجلين من

ایک مہم میں بھیجا اور قریش کے دو آدمیوں کا نام لیکر (ہبار بن اسود اور نافع بن عبد عمرو کا) فرمایا اگر ان

قريش سماهما فحرقوهما بالنار قال ثم أتيناه نودعه حين أردنا الخروج

کو پاؤ تو آگ میں جلا دینا ابوہریرہ رضہ نے کہا پھر ہم آپ کے پاس رخصت ہونے کو آئے جب نکلنے لگے تو آپ نے

فقال إني كنت أمرتكم أن تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وإن النار لا يعذب بها

فرمایا پہلے میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ ان دو شخصوں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ اللہ ہی کا عذاب ہے (آگ میں جلانا کسی کو سزا دینا)

إلا الله فإن أخذتموهما فاقتلوهما باب السمع والطاعة للإمام حدثنا

تم ان کو پکڑ پاؤ تو قتل کر ڈالنا ۔ باب امام (بادشاہ یا حاکم) کی اطاعت کرنا ۔ ہم سے

مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر عن النبي

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے

صلى الله عليه وسلم وحدثني محمد بن صباح حدثنا إسمعيل بن زكريا عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن زکریا نے انہوں نے

عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضـ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السمع و

عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بادشاہ یا حاکم کی) بات سننا اور

الطاعة حق ما لم يؤمر بالمعصية فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة

حکم ماننا ضروری ہے (واجب ہے) جب تک خلاف شرع حکم نہ ہو اگر شرع کے خلاف حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا

باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

باب امام (یا بادشاہ اسلام) کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس کو اپنا بچاؤ کرنا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

حدثنا أبو الزناد أن الأعرج حدثه أنه سمع أبا هريرة أنه سمع رسول

کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا انہوں نے آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الآخرون السابقون وبهذا الإسناد

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہم لوگ گو (دنیا میں) پیچھے آئے ہیں لیکن (آخرت میں) سب سے آگے ہونگے اور اسی سند سے روایت ہے

من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع الأمير

آپ نے فرمایا جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اسلام کے حاکم کی بات مانی

فقد أطاعني ومن يعص الأمير فقد عصاني وإنما الإمام جنة يقاتل من ورائه

اس نے میری بات مانی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی اور امام (یا بادشاہ اسلام) دین کی سپر ہے اس کی آڑ میں (پیچھے) لڑتے ہیں

ويتقى به فإن أمر بتقوى الله وعدل فإن له بذلك أجرا وإن قال بغيره فإن

اور اسکے ذریعہ سے بچاؤ ہوتا ہے اور اسکو چاہئے کہ دین پر رہے مسلمانوں کو بچاتا رہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈریگا اور انصاف کریگا تو اسکو ثواب ملیگا اور اگر بے انصافی کریگا

عليه منه باب البيعة في الحرب أن لا يفروا وقال بعضهم على الموت

تو اسکا وبال اسی پر پڑیگا۔ باب لڑائی سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا، بعضوں نے کہا مرجانے پر بیعت کرنا

لقول الله تعالى لقد رضي الله عن المؤمنين إذ يبايعونك تحت الشجرة حدثنا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا بیشک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو گیا جو درخت (شجرۂ رضوان) کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ ہم سے

موسى بن إسمعيل حدثنا جويرية عن نافع قال قال ابن عمر رجعنا من العام

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا (حدیبیہ کے) دوسرے سال

المقبل فما اجتمع منا اثنان على الشجرة التي بايعنا تحتها كانت رحمة من الله

جب لوٹ کر آئے تو ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک نہیں ہوئی کہ یہی وہ درخت ہے جس کے تلے ہم نے بیعت کی تھی یہ اللہ کی رحمت تھی

فسألت نافعا على أي شيء بايعهم على الموت قال لا بايعهم على الصبر حدثنا

جویریہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا آپ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی مرجانے پر انہوں نے کہا نہیں صبر پر۔ ہم سے

موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن يحيى عن عباد بن تميم عن عبد

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید

الله بن زيد قال لما كان زمن الحرة أتاه آت فقال له إن ابن حنظلة يبايع

سے انہوں نے کہا جب حرہ کا زمانہ آیا (ف) تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا عبداللہ بن حنظلہ (جو انصار کے سردار تھے)

الناس على الموت فقال لا أبايع على هذا أحدا بعد رسول الله صلى الله

لوگوں کو موت پر بیعت کر رہے ہیں انہوں نے کہا موت پر تو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا

عليه وسلم حدثنا المكي بن إبراهيم حدثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة رض

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے

قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم ثم عدلت إلى ظل الشجرة فلما خف الناس

انہوں نے کہا میں نے (حدیبیہ کے دن) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں ایک درخت کے سایہ میں چلا گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا

قال يا ابن الأكوع ألا تبايع قال قلت قد بايعت يا رسول الله قال و

تو آپ نے فرمایا اکوع کے بیٹے تو بیعت نہیں کرتا میں نے کہا یا رسول اللہ میں بیعت کر چکا ہوں آپ نے فرمایا

اور عورتوں اور بچوں کو بھی ... چھوڑا اسکی روزانہ حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی وہاں گھوڑے بندھوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرہ کی بھی ...

أَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ

میں نے دوسری بار پھر آپ سے بیعت کی یزید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا ابو مسلم یہ آنحضرت سے اس دن کس بات پر بیعت کرتے تھے انہوں نے کہا

قَالَ عَلَى الْمَوْتِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا

مرجانے پر (اور کس بات پر) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا

يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ

وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا　　　عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

ہم وہ ہیں پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے　　　جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ

یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں جواب دیا (یہ شعر پڑھا) فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ + بخش دے انصار

الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ

اور پردیسیوں کو اے خدا۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا انہوں نے عاصم سے انہوں

أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ بَايِعْنَا

نے ابو عثمان (نہدی) سے انہوں نے مجاشع بن مسعود سلمی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اور میرا بھائی مجالد دونوں آئے میں نے

عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ

ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو جو لوگ ہجرت کر چکے انہی کے لیے گذر گیا میں نے کہا تو پھر کس بات پر آپ ہم کو بیعت لیتے ہیں آپ نے

الْجِهَادِ بَابُ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي

فرمایا اسلام اور جہاد پر باب بادشاہ کی اطاعت دین تک واجب ہے جہاں تک ہو سکے (ممکن ہو) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے

شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ

بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آج میرے پاس ایک شخص آیا

فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ

(نام نامعلوم) اس نے ایک بات پوچھی جس کا جواب میں نہیں سمجھا کیا دوں وہ کہنے لگا تبلاؤ تو ایک شخص زبردست دبا ہتھیار بند اور خوشی

مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِي فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا نُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا

خوشی ایک مسلمان افسر کے ساتھ جہاد کے لیے نکلا اب وہ افسر ایسی ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جو اُس سے نہیں ہو سکتیں میں نے کہا خدا کی قسم

أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ

میں نہیں جانتا تجھ کو کیا جواب دوں مگر اتنا کہتا ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں رہے) آپ جس کام

علینا فی امر الا امرہ حتی نفعلہ وان احدکم لن یزال بخیر ما اتقی اللہ واذا شک

ہمکو ایک ہی (نصیحت) حکم دیں گے ... اور تم میں ہر کوئی ہمیشہ بہتر رہیگا جب تک اللہ سے ڈرتا رہے اور جب کسی بات میں

فی نفسہ شیء سال رجلا فشفاہ منہ واوشک ان لا تجدوہ والذی لا الہ الا ہو

شک ہو تو کسی عالم شخص سے پوچھ لے وہ تسلی کر دیگا ... زمانہ قریب ہے جب ایسے عالم لوگ بھی نہ ملیں گے قسم

ما اذکر ما غبر من الدنیا الا کالثغب شرب صفوہ وبقی کدرہ باب کان النبی صلی

دنیا جو گزر گئی ... اس کی مثال ایسی ہے جیسے ... صاف پانی پی لیا گیا اور گدلا باقی رہ گیا

اللہ علیہ وسلم اذا لم یقاتل اول النہار اخر القتال حتی تزول الشمس حدثنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو لڑائی شروع نہ کرتے تو سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرتے ہم سے

عبد اللہ بن محمد حدثنا معویۃ بن عمرو حدثنا ابو اسحق عن موسی بن عقبۃ

عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انہوں نے موسی بن عقبہ سے

عن سالم ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ وکان کاتبا لہ قال کتب الیہ عبد اللہ

انہوں نے سالم ابو النضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا عبداللہ بن ابی اوفی صحابی نے

ابن ابی اوفی فقراتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا

عمر بن عبیداللہ کو خط لکھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جہادوں میں جن میں دشمن کا مقابلہ ہوا لڑائی میں

انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس قال ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا

دیر کی جب سورج ڈھل گیا اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ سنایا لوگو دشمن سے بھڑنے کی آرزو مت کرو (صلح پسند رہو) اور اللہ تعالی سے

اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف

سلامتی مانگو اور جب بھڑ جاؤ (لڑائی آن پڑے) تو پھر صبر کیے رہو (بھاگو نہیں) اور سمجھ رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے (شہید

ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا

ہو کر) پھر یوں دعا کی یا اللہ قرآن اتارنے والے بادل چلانے والے فوجوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو بھگا دے اور ہم کو ان پر

علیہم باب استئذان الرجل الامام لقولہ انما المؤمنون الذین امنوا باللہ

فتح دے باب اگر کوئی جہاد میں سے لوٹنا چاہے یا جہاد میں نہ جانا چاہے تو امام سے اجازت لے کیونکہ اللہ تعالی نے (سورہ نور میں) فرمایا (سچے مسلمان

ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ ان الذین

وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی جماعت کے کام میں ہوں تو بن اجازت لیے نہیں چل دیتے

یستاذنونک الی اخر الایۃ حدثنا اسحق بن ابراہیم اخبرنا جریر عن المغیرۃ

اخیر آیت تک ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں گیا آپ پیچھے سے آکر

قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ

مجھ سے مل گئے میں ایک پانی لادنے والے اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا تھا چلتا ہی نہ تھا

يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ

آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے میں نے عرض کیا وہ تھک گیا ہے یہ سنکر آپ اس کے پیچھے گئے اس کو ڈانٹا (یا مارا) اور

وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ

اس کے لیے دعا کی پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے چلتا رہا (ایسا تیز ہو گیا) آپ نے پوچھا اب تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے

قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ

کہا اب تو اچھا ہے آپ کی برکت سے اچھا ہو گیا آپ نے پوچھا اس کو بیچتا ہے مجھے شرم آئی کیونکہ میرے پاس پانی لانے کو دوسرا اونٹ

غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ

نہ تھا مگر میں نے کہا جی بیچتا ہوں آپ نے فرمایا تو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اس شرط پر بیچا کہ مدینہ تک میں اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا خیر میں اس پر

الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ

سوار رہا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ابھی شادی ہوئی ہے (آگے بڑھ کر گھر جانے کی) اجازت دیجیے آپ نے اجازت دی

النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ

میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا مدینہ کو چلا جب مدینہ پہنچا تو میرے ماموں (ثعلبہ یا عمرو یا جد بن قیس) ملے اور اونٹ کا حال پوچھنے لگے میں نے بیان

بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي

کر دیا انہوں نے مجھکو ملامت کی (ایک اونٹ تیرے پاس تھا وہ بھی بیچ ڈالا اب پانی کس پر لائیگا) اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنے کی

حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا

اجازت لی تھی آپ نے یہ پوچھا تھا تو نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری

تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ

سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی

اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ

میری (نو) بہنیں ہیں میں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ انہی کی سی ایک چھوکری بیاہ لاؤں نہ وہ ان کو تعلیم دے نہ تربیت کرے (ان

عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ

کے ساتھ کھیل میں شریک رہے) یہ سمجھ کر میں نے بیوہ (اچھا ندیدہ) عورت کی جو ان کی تعلیم اور تربیت کرے خیر جب آپ مدینہ تشریف لائے

كتاب الجهاد والسير

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ قَالَ

تو دوسرے روز میں اونٹ لیکر پہونچا آپ نے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی سرافراز کیا مغیرہ راوی نے

الْمُغِيْرَةُ هٰذَا فِيْ قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدٍ

کہا ہمارے نزدیک بیع میں یہ شرط لگانا اچھا ہے کچھ قباحت نہیں باب جس کی نئی شادی ہوئی ہو اور وہ جہاد میں جائے

بِعُرْسِهٖ فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ

اس باب میں جابر رضہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر گذر چکی) باب اگر نئی شادی ہو تو اپنی بی بی سے صحبت کرکے

فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ حَدَّثَنَا

جہاد میں جانے اس باب میں ابو ہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے باب گھبراہٹ کے وقت خود امام کا لپک کر نکلنا

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ كَانَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا مدینہ والوں کو

بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا

ایک بار ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر (آگے جاکر آئے) فرمایا ہم نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں

مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ حَدَّثَنَا

دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے باب ڈر کے وقت جلدی کرنا گھوڑے کو دوڑانا ہم سے

الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

فضل بن سہل نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا ایک بار لوگ ڈر گئے (دشمن آن پہونچا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضہ کے

فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهٗ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهٗ

ایک سست گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے اس کو دوڑاتے ہوئے (بستی کے باہر) نکل گئے لوگ آپ کے پیچھے سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے

فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّهٗ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَابُ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ

آپ لوٹ کر آئے فرمایا کچھ نہیں مت ڈرو یہ گھوڑا تو دریا ہے اس روز سے وہ کسی گھوڑے سے پیچھے نہیں رہا باب کسی کو اجرت دیکر اپنی طرف سے

فِي السَّبِيْلِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُعِيْنَكَ بِطَائِفَةٍ

جہاد کرانا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا مجاہد نے ابن عمر رضہ سے کہا میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کچھ روپیہ سے تیری

مِنْ مَالِيْ قُلْتُ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ اِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ مَالِيْ

مدد کروں مجاہد نے کہا اللہ کے فضل سے میں مالدار ہوں ابن عمر رضہ نے کہا مالدار ہے تو بھی لیے ہر میں چاہتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ جہاد میں خرچ ہو

فی هذا الوجه وقال عمر ان ناسا یاخذون من هذا المال لیجاهدوا ثم لا یجاهدون

اور حضرت عمرؓ نے کہا کچھ لوگ ایسے ہیں جو بیت المال سے جہاد کے لیے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں کرتے

فمن فعله فنحن احق بماله حتی ناخذ منه ما اخذ وقال طاؤس ومجاهد اذا دفع

جو کوئی ایسا کرے ہم اُس سے روپیہ پھیر لینگے اور طاؤس اور مجاہد نے کہا اگر کوئی اللہ کی راہ میں

الیک شیء تخرج به فی سبیل الله فاصنع به ما شئت وضعه عند اهلک

جہاد کے لیے تجھے کچھ دے تو (وہ تیری ملک ہو گئی) جو چاہے کر اپنے گھر والوں کو دے سکتا ہے

حدثنا الحمیدی حدثنا سفین قال سمعت مالک بن انس سال زید بن

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے امام مالکؒ سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے

اسلم فقال زید سمعت ابی یقول قال عمر بن الخطاب حملت علی فرس فی سبیل

پوچھا زید نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا تھا

الله فرایته یباع فسالت النبی صلی الله علیه وسلم اشتریه فقال لا تشتره ولا تعد

پھر اُسکو بازار میں بکتا پایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کو مول لے لوں آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت لوٹا

فی صدقتک حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل الله فوجده یباع فاراد ان یبتاعه

حضرت عمرؓ نے ایک سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر دیکھا تو وہ بازار میں بک رہا ہے انہوں نے چاہا اُس کو مول لے لیں

فسال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد فی صدقتک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اُسکو مت خرید اور اپنا صدقہ مت پھیر

حدثنا مسدد حدثنا یحیی بن سعید عن یحیی بن سعید الانصاری قال

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا

حدثنی ابو صالح قال سمعت ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

مجھ سے ابو صالح (ذکوان زیات) نے بیان کیا کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر

لولا ان اشق علی امتی ما تخلفت عن سریة ولکن لا اجد حمولة ولا اجد

مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا (جو جہاد کے لیے نکلتا) لیکن سواری کہاں اور اتنی سواریاں کہ

ما احملهم علیه ویشق علی ان یتخلفوا عنی ولوددت انی قاتلت فی

سب لوگوں کو انہیں سوار کروں جب میں نکلوں تو لوگوں کو پیچھے رہنا برا سمجھا (میرے ساتھ نہ چلنا) مجھ پر گراں گزریگا اور مجھ کو یہ پسند ہے میں اسکی راہ میں لڑوں

سبيل الله فقتلت ثم أحييت ثم قتلت ثم أحييت باب ما قيل في لواء النبي

صلى الله عليه وسلم حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثني الليث قال أخبرني

عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني ثعلبة بن أبي مالك القرظي أن قيس بن سعد

الأنصاري رض وكان صاحب لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم أراد الحج فرجل

حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن إسمعيل عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة

ابن الأكوع رض قال كان علي رض تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان

به رمد فقال أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق

بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كان مساء الليلة التي فتحها في صباحها فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لأعطين الراية أو قال ليأخذن غدا رجل

يحبه الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فإذا نحن بعلي

وما نرجوه فقالوا هذا علي فأعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ففتح الله

عليه حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة

عن أبيه عن نافع بن جبير قال سمعت العباس يقول للزبير رض ههنا أمرك

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ بَابُ الْأَجِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ

کہ اس جگہ جھنڈا گاڑ دو ف۱ باب جو مزدوری لیکر جہاد میں شریک ہو ف۲ امام حسن بصری

سِيرِينَ يُقْسَمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ

اور محمد بن سیرین نے کہا ف۳ مزدور کو لوٹ کے مال میں سے حصہ دیا جائیگا اور عطیہ بن قیس نے ف۴ ایک شخص کا گھوڑا اس اقرار پر لیا کہ لوٹ

سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ ؕ

کے مال میں سے جو حصہ ملیگا وہ آدھوں آدھ تقسیم ہوگی پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آیا عطیہ نے دو سو دینار خود لیے اور دو سو دینار اس کو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہ رضی سے انہوں نے کہا میں غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا

گیا تھا میں نے ایک جوان اونٹ (اللہ کی راہ میں) چڑھنے کو دیا تھا یہ میرے نزدیک سب نیک کاموں میں عمدہ تھا میں نے ایک شخص کو اجرت پر رکھا

فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ

وہ ایک شخص (خود یعلی) سے لڑا ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا ف۵ اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اسکا دانت نکال لیا پھر کاٹنے والا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (فریاد کی) آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہیں دلایا فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رکھ دیتا تو اونٹ کی طرح اس کو چبا ڈالتا

الْفَحْلُ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک مہینے کی راہ سے اللہ نے میرا رعب کافروں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی

وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللهِ قَالَهُ

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا ہم کافروں کے دل میں رعب ڈال دینگے کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا اخیر آیت تک اس

جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

باب میں جابر رضی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ف۶ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ

نے فرمایا میں ایسی باتیں دیکر بھیجا گیا ہوں جو جامع ہیں (یعنی لفظ تھوڑے معنے بہت جیسے اکثر آیتیں اور حدیثیں) اور رعب سے مجھ کو مدد دی گئی ف۷ میں

اُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ

تنے مین زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں ف۱ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

لے گئے اور تم یہ خزانے (نکال رہے ہو) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان سے ابن عباس رض نے بیان کیا

أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ

ان سے ابوسفیان نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا وہ شام کے ملک میں تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ

وسلم کا خط منگوایا جب پڑھ چکا تو بڑا غل ہوا پکارا

فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ

مچ گیا اور ہم (دربار سے) باہر نکال دیے گئے جب نکالے گئے میں نے اپنے ساتھیوں (مکہ والوں) سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو بڑا

أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللّٰهِ

درجہ ہو گیا ف۲ بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے ف۳ باب جہاد میں خرچ (توشہ وغیرہ) ساتھ رکھنا اور اللہ تعالےٰ نے

تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

(سورہ بقرہ میں) فرمایا راہ خرچ اپنے ساتھ رکھو اچھا توشہ یہی ہے کہ بھیک مانگنے سے بچے ف۴ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رض قَالَتْ

اسامہ نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا دونوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اُنہوں نے

صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ

کہا میں نے ابوبکر رض کے گھر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت کرنے لگے آپ

أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ

کا توشہ تیار کیا مگر یہ توشہ باندھنے کے لیے کوئی کپڑا نہ تھا نہ پانی کا مشکیزہ باندھنے کو آخر میں نے ابوبکر رض

لِأَبِي بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ

سے کہا خدا کی قسم باندھنے کو کوئی کپڑا نہیں ہے میری کمر باندھنے کا کپڑا ہے ابوبکر رض نے کہا اسی کو دو ٹکڑے کر لے ایک سے مشکیزہ

بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ ف۵

باندھ دے اور دوسرے سے توشہ میں نے یہی کیا (راوی نے کہا) اسی لیے اسماء کو ذات النطاقین کہنے لگے

۱۲

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے جابر

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانیوں کا گوشت مدینہ

وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ

تک سفر میں توشہ لے جاتے ف۱ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ

يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رض أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ

بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی ان سے سوید بن نعمان نے بیان کیا وہ خیبر کے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ

سنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہباء میں پہنچے جو ایک مقام ہے خیبر کے

وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ

نزدیک وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر آپ نے کھانے منگوائے تو صرف ستو

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

آپ پاس لائے ف۲ ہم نے ستو کو چبایا اور کھایا پی کر فراغت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا

کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی اور (مغرب کی) نماز پڑھی ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ

حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا (ایک سفر میں) لوگوں کے توشے

وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ

کم رہ گئے ف۳ محتاج ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دیدی پھر

فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر رض ان کو ملے لوگوں نے یہ بیان کیا انہوں نے کہا اونٹ کاٹ ڈالو گے تو پھر جیو گے کیسے (چلتے چلتے ہلکان ہو جاؤ گے) بعد اس کے حضرت

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھا لینگے تو پھر جیینگے کیسے یہ سنکر آپ نے فرمایا

نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ

اچھا لوگوں میں منادی کر دے اپنا اپنا بچا ہوا توشے لیکر حاضر ہوں (سب لیکر حاضر ہوئے) آپ نے دعا کی اور اس پر برکت دی ف۴

ف۱ اگرچہ یہ جہاد کا سفر نہ تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا تو باب کی مطابقت ہوگئی

ف۲ اس میں سے ترجمہ باب نکلا کہ آپ جہاد کے سفر میں توشہ ...

فَحَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا

لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کیا اور برتن بھر لیے (جب فارغ ہو گئے) اس کے بعد بچ رہے تو آپ نے فرمایا میں یہ گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں　باب توشہ اپنی گردن پر اٹھانا　ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان

ابْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ خَرَجْنَا

کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر سے　انہوں نے کہا ہم ایک جہاد کے لیے

وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ

نکلے اور ہم تین سو آدمی تھے اپنا توشہ اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے تھے راستے میں ہمارا توشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں ہر شخص

فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ

روز ایک ہی کھجور کھانے لگا ایک شخص (ابو الزبیر) نے کہا ابو عبداللہ (جابر) ایک کھجور سے کیا ہوتا انہوں نے کہا اس کی قدر ہم کو اس وقت معلوم ہوئی

لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ

جب وہ بھی نہ ملی اس وقت ہم کو قدر و عافیت معلوم ہوئی (ایک ہی کھجور سہی) جب ہم سمندر کے کنارے پہنچے دیکھا تو ایک بڑی مچھلی کو

فَأَكَلْنَا مِنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا حَدَّثَنَا

دریا نے نکال کر باہر پھینک دیا ہے ہم اس کو جتنا دل چاہا (پیٹ بھر کر) اٹھارہ دن تک کھاتے رہے　باب عورت کا اپنے بھائی کے ساتھ (ایک اونٹ پر) سوار ہونا　ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم سے عثمان بن اسود نے　کہا ہم سے　ابن ابی ملیکہ نے

عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ أَزِدْ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے (حجۃ الوداع میں) آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب لے کر لوٹ رہے ہیں

عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَنْ يُعْمِرَهَا

اور میرا فقط حج ہوا ہے آپ نے فرمایا جا عبدالرحمن اپنے ساتھ تجھ کو (اونٹ پر) بٹھا لیگا　اور عبدالرحمن سے فرمایا اس کو تنعیم سے عمرہ کرا لا

مِنَ التَّنْعِيمِ فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ

اور آپ مکے کے بلند جانب میں (جہاں سے مدینہ کو جاتے ہیں) حضرت عائشہ رض کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ (عمرہ کر کے) آ گئیں

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن

أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رض قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوس سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا

وسلم أن أردف عائشة وأعمرها من التنعيم **باب الارتداف في الغزو**

کو حکم دیا کہ عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤں **باب** جہاد اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک جانور

والحج حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن أبي

پر سوار ہونا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابو قلابہ

قلابة عن أنس قال كنت رديف أبي طلحة وإنهم ليصرخون بهما جميعا الحج

سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں (حج کے سفر میں) ابوطلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھا اور لوگ لبیک پکار رہے تھے حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر

والعمرة **باب الردف على الحمار** حدثنا قتيبة حدثنا أبو صفوان عن يونس

(قران کر رہے تھے) **باب** ایک گدھے پر دو آدمیوں کا بیٹھنا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان نے انہوں نے یونس

ابن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن أسامة بن زيد أن رسول الله صلى الله

بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم ركب على حمار على إكاف عليه قطيفة وأردف أسامة وراءه حدثنا

ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر پالان رکھا تھا اور پالان پر چادر پڑی تھی اور اسامہ کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھا لیا ہم سے

يحيى بن بكير حدثنا الليث قال يونس أخبرني نافع عن عبد الله رضه أن

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل يوم الفتح من أعلى مكة على راحلته مردفا

علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا تو اونچی طرف سے اپنی اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو

أسامة بن زيد ومعه بلال ومعه عثمن بن طلحة من الحجبة حتى أناخ في المسجد

اپنے ساتھ بٹھائے تشریف لائے بلال آپ کے ساتھ تھے اور عثمان بن طلحہ کعبے کے کلید بردار آپ نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا

فأمره أن يأتي بمفتاح البيت ففتح ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور عثمان کو حکم دیا کعبے کی کنجی لا (وہ لایا) آپ نے کعبہ کھولا اور اندر تشریف لے گئے آپ کے

ومعه أسامة وبلال وعثمن فمكث فيها نهارا طويلا ثم خرج فاستبق الناس

ساتھ اسامہ اور بلال اور عثمان بھی تھے وہاں دیر تک ٹھہرے رہے (نماز پڑھتے رہے دعا کرتے رہے) پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے

وكان عبد الله بن عمر أول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله

لیے ایک پر ایک لپکے سب سے پہلے عبداللہ بن عمر اندر پہنچے بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا ان سے پوچھا

أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار له إلى المكان الذي صلى فيه قال عبد الله

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی عبداللہ بن عمر نے کہا

فَلَبِثْتُ اَنْ اَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ بَابُ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ حَدَّثَنِي

کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کتنی رکعتیں پڑھیں باب جو کاب تھامے (کسی کو سواری پر چڑھا دے) یا کچھ ایسی ہی مدد کرے ہم سے

اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اسحاق بن منصور بن بہرام نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے آدمی کے ہر جوڑ پر ایک ایک صدقہ لازم ہوتا ہے

الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ

اور دو آدمیوں میں انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے کسی کو مدد کر کے اس کو جانور پر چڑھا دے

يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى

اس کا اسباب لاد دے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی پیاری بات کہنا بھی ایک صدقہ ہے اور نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے ہر قدم

الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ

اٹھانا صدقہ ہے اور رستے میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دے یہ بھی صدقہ ہے باب مصحف یعنے لکھا ہوا

اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

قرآن لیکر دشمن کے ملک میں جانا منع ہے ف اور ایسا ہی مروی ہے محمد بن بشر سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

ابن عمر رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فِي اَرْضِ الْعَدُوِّ

کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے دشمن کے ملک کا سفر کیا حالانکہ وہ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

قرآن جانتے تھے ف ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ

ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ

ابن عمر رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو لیکر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع کیا ہے

الْعَدُوِّ بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

باب لڑائی کے وقت میں اللہ اکبر کہنا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا

عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے اس

بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَئُوا

إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ

إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى

مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَأُكْفِئَتِ

الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

باب نہایت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے　ہم سے محمد بن یوسف (بیکندی یا فریابی) نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہونچتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پکار کر) کہتے ہماری آوازیں

أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ

بلند ہو جاتیں تو آپ نے فرمایا لوگو اتنا چلاؤ نہیں آہستگی اور نرمی اختیار کرو تم

فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ

کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرا ہے یا غائب ہے (اس کو نہیں دیکھتا تمہاری بات نہیں سنتا) وہ تو تمہارے ساتھ ہے سنتا ہے اور نزدیک ہے

وَتَعَالَى جَدُّهُ بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

باب جب کسی نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہنا　ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن

ابْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا بَابُ التَّكْبِيرِ

عبداللہ سے انہوں نے کہا ہم (حج کے یا جہاد کے سفر میں) جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے باب جب

إِذَا عَلَا شَرَفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ

بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

انہوں نے سالم سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم جب (بلندی پر) چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح کہتے ہم سے عبد اللہ بن یوسف

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ

ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے سے لوٹتے

وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا

میں سمجھتا ہوں یوں کہا جب جہاد سے لوٹتے تو آپ جب کسی گھاٹی (راہ ٹیکری) یا کنکریلی زمین پر ہو چکتے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی اللہ کے سوا اکیلا ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہر کسی کو سب تعریف سزاوار ہے وہ سب

آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ

ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی پوجا کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کیا مسلمانوں کو فتح دی

عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ

اور اپنے بندے (حضرت محمد) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو (جو غزوہ خندق میں جمع ہو گئے تھے) اکیلے آپ ہی شکست دی صالح بن کیسان نے کہا میں نے

شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا بَابٌ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ حَدَّثَنَا

(آئبون کے بعد) انشاء اللہ نہیں کہا انہوں نے کہا نہیں باب مسافر کو اس عبادت کا جو وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا ثواب ملنا اگرچہ سفر میں نہ کر سکے ہم سے

مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو

مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے عوام بن حوشب نے کہا ہم سے ابراہیم ابو اسمعیل

إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي

سکسکی نے کہا میں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے سنا وہ اور یزید بن ابی کبشہ سفر میں ساتھ تھے

سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا

تو یزید سفر میں روزہ رکھتے ابو بردہ نے کہا میں نے (اپنے والد) ابو موسیٰ اشعری رض سے کئی بار سنا

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں تو اس کے لیے اتنا ہی

لهٗ مثل ما كان يعمل مقيما صحيحا باب السير وحده حدثنا الحميدي

عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ گھر میں یا صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا ف باب اکیلے جانا (سفر کرنا) ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا

حدثنا سفيان حدثنا محمد بن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضہ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے سنا وہ

يقول ندب النبي صلى الله عليه وسلم الناس يوم الخندق فانتدب الزبير ثم

کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک کام کے لیے) خندق کے دن لوگوں کو بلایا ف زبیر نے کہا میں حاضر ہوں پھر

ندبهم فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير قال النبي صلى الله عليه وسلم

آپ نے بلایا تو زبیر نے کہا حاضر ہوں پھر بلایا تو زبیر نے کہا حاضر آپ نے فرمایا

إن لكل نبي حواريا وحواري الزبير قال سفين الحواري الناصر حدثنا

ہر پیغمبر کا ایک حواری (یار وفادار محرم راز) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے سفیان نے کہا حواری کا معنے مددگار ف ہم سے

أبو الوليد حدثنا عاصم بن محمد قال حدثني أبي عن ابن عمر رضہ عن النبي

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم ح حدثنا أبو نعيم حدثنا عاصم بن محمد بن زيد بن

صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن

عبد الله بن عمر عن أبيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم

عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے (اپنے دادا) عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر لوگ

الناس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده باب السرعة في

جانتے تنہائی میں جو خرابی ہے تو رات کو کوئی سوار سفر نہ کرتا باب سفر میں جلد چلنا

السير قال أبو حميد قال النبي صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن

ابو حمید ساعدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر میں) فرمایا میں مدینہ میں جلد پہنچنا چاہتا ہوں جو شخص

أراد أن يتعجل معي فليعجل حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال

جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ

أخبرني أبي قال سئل أسامة بن زيد رض كان يحيى يقول وأنا أسمع فسقط عني

سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس

عن مسير النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع قال فكان يسير العنق فإذا

کس چال پر چلتے تھے یحییٰ نے کہا عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ (میں سن رہا تھا ف) لیکن میں اس کا کہنا بھول گیا غرض اسامہ نے کہا آپ ذرا تیز چلتے جب کشادہ

وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

پاتے تو دوڑ نے نص اونٹ کی چال جو عنق سے تیز ہوتی ہے ف ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ

محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں مکہ کے رستے میں عبداللہ

ابْنِ عُمَرَ رض بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ

ابن عمر رض کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبید (ان کی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی وہ جلد چلنے لگے

السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ

ف۳ جب شفق ڈوب گئی تو (اونٹ سے) اترے مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا (عشا کے وقت)

بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ

اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب میں دیر کرکے مغرب اور عشا

وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي

ملا کر پڑھ لیتے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر رض کے غلام تھے

بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ

سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو نہ نیند برابر آتی ہے نہ کھانا پینا برابر ملتا ہے پھر جب کوئی اپنا کام (جس کے

نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ بَابٌ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ حَدَّثَنَا

لیے سفر کیا) پورا کر چکے تو جلدی اپنے گھر والوں میں آجائے وقبی باب اگر اللہ کی راہ میں سواری کے لیے گھوڑا دے پھر اس کو بکتا پائے ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ بْنَ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے حضرت عمر رض نے

الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ

اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا پھر اس کو (بازار میں) بکتا ہوا پایا انہوں نے چاہا مول لے لیں آنحضرت صلی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ حَدَّثَنَا

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا. آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت پھیر ہم سے

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا

يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ

وہ کہتے تھے میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دیدیا جس کو دیا تھا اُس نے بیچنا چاہا یا اُس خراب کر ڈالا میں نے

فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

چاہا پھر مول لے لوں سمجھا یہ سستا دیدیگا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

پوچھا آپ نے فرمایا اب اگر ایک روپیہ کو بھی وہ گھوڑا ملے تو مت لے کیونکہ صدقہ دیکر پھر لینا یا پھیر لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اُس کو کھانے جاتا ہے

بَابُ الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ

باب ماں باپ کی اجازت لیکر جہاد میں جانا ف ا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب

بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ

ابی ثابت نے کہا میں نے ابو العباس شاعر سے سنا اور حدیث کی روایت میں اُس پر تہمت نہ تھی (گو شاعر تھا مگر حدیث کی روایت میں سچا تھا)

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رض يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سُنا ایک شخص (جاہمہ بن عباس یا معاویہ بن جاہمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے جہاد

فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ بَابُ

میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو جا انہی میں جہاد کر ف باب

مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

اونٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ جس سے آواز نکلے لٹکانا کیسا ہے ف ٣ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رض

نے خبر دی اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے عباد بن تمیم سے اُن سے ابو بشیر انصاری نے بیان کیا وہ

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ

بعضے سفروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (معلوم نہیں کہ کونسا سفر تھا) عبد اللہ نے

عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کہا میں سمجھتا ہوں ابو بشیر نے کہا لوگ اپنے آرام کے ٹھکانے میں تھے (خوابگاہ میں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ بَابُ مَنِ

ہاتھ (زید بن حارثہ کے ہاتھ) یہ پیغام کہلا بھیجا کسی اونٹ کی گردن میں جو تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا جو گنڈا (ہار) ہو وہ کاٹ ڈالا جائے ف ٤ باب

اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً وَكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ حَدَّثَنَا

ایک شخص اپنا نام مجاہدین میں لکھوا دے پھر اُس کی جورو حج کو جانے لگے یا اور کوئی عذر پیش آئے تو اُس کو اجازت دی جا سکتی ہے (کہ جہاد میں نہ جائے) ہم سے

قتیبۃ بن سعید حدثنا سفیان عن عمرو عن ابی معبد عن ابن عباس رض انہ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخلون رجل بامرأۃ ولا تسافرن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کوئی مرد کسی غیر عورت سے تنہائی نہ کرے اور کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ

امرأۃ الا ومعہا محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا

دار کے سفر نہ کرے یہ سُن کر ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ فلانے فلانے جہاد میں میرا نام لکھا گیا

وکذا وخرجت امرأتی حاجۃ قال اذہب فحج مع امرأتک باب الجاسوس

لیکن میری جورو حج کو جا رہی ہے آپ نے فرمایا جا اپنی جورو کے ساتھ حج کر باب جاسوسی کا بیان

وقول اللہ تعالیٰ لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء التجسس التبحث

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ ف جاسوس تجسس سے نکلا ہے یعنے کسی بات کو کھود کر نکالنا

حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو بن دینار سمعتہ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے میں نے ان سے یہ حدیث

منہ مرتین قال اخبرنی حسن بن محمد قال اخبرنی عبید اللہ بن ابی رافع

دو بار سنی کہا مجھ کو حسن بن محمد نے خبر دی کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی رافع نے

قال سمعت علیا رض یقول بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر

کہا میں نے حضرت علیؓ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

والمقداد بن الاسود قال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ فان بہا ظعینۃ

بھیجا فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر) وہاں تم کو ایک عورت (سارہ یا کنود) اونٹ پر سوار ملیگی

ومعہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا حتی انتہینا الی الروضۃ

اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو یہ سن کر ہم گھوڑے دوڑاتے چلے روضہ خاخ میں پہونچے

فاذا نحن بالظعینۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی من کتاب فقلنا

دیکھا تو وہی ایک عورت اونٹ پر سوار (جا رہی ہے) ہم نے اس سے کہا چل خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا اب خط

لتخرجن الکتاب او لنلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصہا فاتینا بہ

نکال کر دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتار دیں ف جب اس نے (مجبور ہو کر) اپنے جوڑے سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لیے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ والے چند مشرکوں

کتاب الجہاد والسیر

مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارادوں کا بیان تھا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا حاطب یہ تو نے کیا کیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے

عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ

اس کا حال اچھی طرح سن لیجیے میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں آ کر مل گیا ہوں اصل قریشی نہیں ہوں اور دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ

الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ

ہیں اُن سب کی مکہ والوں سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے اُن کا گھر بار مال اسباب بچا ہوا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ کوئی

فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا

احسان ہی اُن پر میں کر دوں کیونکہ رشتہ داری تو ہے نہیں جس کی وجہ سے میرے ناتے والے بچے رہیں میں نے یہ کام

فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ

اس لیے نہیں کیا کہ (خدا نخواستہ) کافر ہوں یا مرتد یا مسلمان ہو کر کفر کو پسند کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ

نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے میں اس منافق کی گردن مار دوں

عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَكُونَ

آپ نے فرمایا وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے اور تجھے معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ نے

قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَ

بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو جیسے اعمال کرو میں تو تم کو بخش چکا سفیان نے کہا حدیث کی

أَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

کی سند بھی کیسی عمدہ سند ہے باب قیدیوں کو کپڑا پہنانا ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا جب بدر کا دن ہوا

بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارَى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

اور کافروں کے قیدی حاضر کیے گئے حضرت عباسؓ (آنحضرت کے چچا) کو بھی لائے وہ ننگے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ يُقَدَّرُ عَلَيْهِ

بدن کے موافق کوئی کرتہ تلاش کیا دیکھا تو عبداللہ بن ابی منافق کا کرتہ اُن کے بدن پر ٹھیک تھا آپ نے وہی کرتہ اُن کو

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رض يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ

وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ أَيْنَ

عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ

أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ

ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ

بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بَابُ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ

کسو لوگوں کو وہ بھی اپنے پیارے پیغمبر کا دین پھیلانے میں ہمہ تن کوشش کریں گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں دین کی کتابیں اور رسالے چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم کریں آمین یا رب العالمین

الجنۃ فی السلاسل باب فضل من اسلم من اھل الکتابین حدثنا

داخل ہوتے ہیں (یعنے مسلمان ہوتے ہیں) باب جو یہود یا نصاری مسلمان ہو جائیں تو اُن کا ثواب

علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان بن عیینۃ حدثنا صالح بن حی ابو حسن قال

علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن حی ابو حسن نے کہا میں نے

سمعت الشعبی یقول حدثنی ابو بردۃ سمع اباہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا اُنہوں نے اپنے والد ابو موسی اشعری سے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال ثلثۃ یؤتون اجرھم مرتین الرجل تکون لہ الامۃ فیعلمھا فیحسن

آپ نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو اُس کو جس کی ایک لونڈی ہو وہ اُس کی اچھی طرح تعلیم اور تربیت کرے

تعلیمھا ویؤدبھا فیحسن ادبھا ثم یعتقھا فیتزوجھا فلہ اجران ومؤمن

ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کر کے اُس سے نکاح کرلے اُس کو دوہرا ثواب ملیگا دوسرے

اھل الکتاب الذی کان مؤمنا ثم اٰمن بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلہ اجران

یہودی یا نصرانی جو اپنے پیغمبر پر ایمان رکھتا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے (مسلمان ہو جائے) اُس کو بھی دوہرا ثواب

والعبد الذی یؤدی حق اللہ وینصح لسیدہ ثم قال الشعبی اعطیتکھا

ملیگا تیسرے اُس غلام کو جو اللہ اور اپنے سردار دونوں کا حق ادا کرے ف یہ حدیث بیان کر کے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بن

بغیر شیء وقد کان الرجل یرحل فی اھون منھا الی المدینۃ باب

محنت تجھ کو سنادی اور اس سے کم حدیث سننے کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتے باب

اھل الدار یبیتون فیصاب الولدان والذراری بیاتا لیلا لنبیتنہ

اگر کافروں پر شبخون (چھاپہ) ماریں اور (بے قصد) عورتیں بچے بھی قتل کیے جائیں تو کچھ قباحت نہیں ف قرآن میں جو بیاتا ہے (سورہ اعراف

لیلا یبیت لیلا حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین حدثنا الزھری

میں جو بیتوں کا ہے ف ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے

عن عبید اللہ عن ابن عباس عن الصعب بن جثامۃ رض قال مر بی النبی صلی

اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے صعب بن جثامہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابواء

اللہ علیہ وسلم بالابواء او بودان وسئل عن اھل الدار یبیتون من

یا ودان میں میرے سامنے سے گذرے ف آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں سے لڑائی ہے اگر شبخون میں

المشرکین فیصاب من نسائھم وذراریھم قال ھم منھم وسمعتہ یقول

اُن کی عورتیں بچے مارے جائیں تو کیسا آپ نے فرمایا عورتیں بچے بھی آخر انہی میں کے ہیں ف اور میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے

لا حمى الا لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم وعن الزهري انه سمع عبيد الله عن

محفوظ چراگاہ (رکھنا) اللہ اور رسول کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی ف۱ اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی انہوں نے عبیداللہ سے سنا انہوں

ابن عباس حدثنا الصعب في الذراري كان عمرو يحدثنا عن ابن شهاب عن النبي

نے ابن عباسؓ سے کہا صعب بن جثامہ نے مشرکوں کی عورتوں بچوں کے باب میں ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے کہا عمرو بن دینار ہم سے

صلى الله عليه وسلم فسمعناه من الزهري قال اخبرني عبيد الله عن ابن

صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بیان کرتے تھے پھر ہم نے زہری سے اس حدیث کو یوں سنا انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ

عباس عن الصعب قال هم منهم ولم يقل كما قال عمرو هم من آبائهم باب

سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے (یعنے متصلاً بیان کیا) اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا آخر عورتیں بچے بھی انہی میں سے ہیں اور عمرو بن دینار کی

قتل الصبيان في الحرب حدثنا احمد بن يونس اخبرنا الليث عن نافع

لڑائی میں بچوں کا مارنا کیسا ہے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی انہوں نے نافع سے

ان عبد الله رض اخبره ان امراة وجدت في بعض مغازي النبي صلى الله

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑائی (غزوہ فتح) میں ایک عورت کو دیکھا گیا

عليه وسلم مقتولة فانكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل النساء و

جو قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا

الصبيان باب قتل النساء في الحرب حدثنا اسحق بن ابراهيم قال

باب لڑائی میں عورتوں کا مارنا کیسا ہے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا

قلت لابي اسامة حدثكم عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض قال وجدت

میں نے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) سے پوچھا کیا تم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ

امراة مقتولة في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهى رسول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی آپ نے

الله صلى الله عليه وسلم عن قتل النساء والصبيان باب لا يعذب

عورتوں بچوں کے قتل سے منع فرمایا (ابو اسامہ نے کہا ہاں) ف۳ باب اللہ کے عذاب (آگ) سے

بعذاب الله حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن بكير عن سليمن

کسی کو عذاب نہ کرنا ف۴ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے

ابن يسار عن ابي هريرة رض انه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم

سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے

فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

آپ نے (ہم کو) ایک لشکر میں بھیجا اور یوں فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پاؤ تو ان کو آگ میں جلا ڈالنا پھر جب ہم (مدینہ سے) نکلنے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ

لگے تو آپ نے یوں فرمایا میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخصوں کو آگ میں جلا دینا مگر آگ سے اللہ کے

لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

سوا اور کسی کو عذاب نہیں کرنا چاہیے تو اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر ڈالو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رض حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ حضرت علی رض نے کچھ لوگوں کو آگ سے جلوا دیا یہ خبر عبداللہ بن عباس کو پہنچی

فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ

انہوں نے کہا اگر میں حضرت علی کی جگہ (خلیفہ) ہوتا تو کبھی ان کو نہ جلواتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب

اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ بَابٌ

نہ دو البتہ قتل کر ڈالتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے) اس کو مار ڈالو باب

فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ محمد میں) یہ فرمانا قیدیوں کو مفت احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر اس باب میں ثمامہ کی حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) یہ فرمانا

تَكُونَ لَهُ أَسْرَى الْآيَةَ بَابٌ هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ

جب تک کافروں کا خوب ستیاناس نہ کرے باب اگر کوئی مسلمان کافروں کی قید میں ہو تو کسی کو خون کرنا یا کافروں کو دغا فریب کرکے اپنے تئیں چھڑا لینا

حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِيهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ إِذَا حَرَّقَ

جائز ہے اس باب میں مسور بن مخرمہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باب اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو آگ سے جلا دے

الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ

تو اس کے بدلے وہ بھی آگ سے جلایا جائے ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى

انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے کہ عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا

علیہ وسلم کے پاس آئے (مسلمان ہو گئے) ان کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو دودھ پلوا دیجئے (یہ بیماری کی دوا ہے)

قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا

آپ نے فرمایا دودھ میں کہاں سے لاؤں تم ایسا کرو (صدقے کے) اونٹوں میں جا رہو وہ گئے ان کا دودھ موت پی کر تندرست

حتى صحوا وسمنوا وقتلوا الراعي واستاقوا الذود وكفروا بعد اسلامهم فاتى

اور موٹے تازے ہو گئے تو چرواہے (یسار) کو مار کر اونٹ ہنکا لے گئے اسلام سے بھی پھر گئے کوئی شخص

الصريخ النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب فما ترجل النهار حتى اتي بهم

فریاد کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا آپ نے سواروں کو اُن کے پیچھے دوڑایا ابھی دن چڑھا تھا

فقطع ايديهم وارجلهم ثم امر بمسامير فاحميت فكحلهم بها وطرحهم بالحرة

آپ نے اُن کے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے پھر آپ نے حکم دیا کیلیں گرم کی گئیں ان کی آنکھوں میں پھیر دیں اور ان کو مدینہ کی پتھریلی زمین

يستسقون فما يسقون حتى ماتوا قال ابو قلابة قتلوا وسرقوا وحاربوا الله

پانی مانگتے تھے کوئی پانی نہیں دیتا تھا یہانتک کہ مر گئے ابو قلابہ نے کہا ان لوگوں نے خون کیا چوری کی (زکوٰۃ کے اونٹ) اور اللہ اور

ورسوله صلى الله عليه وسلم وسعوا في الارض فسادا باب حدثنا

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے (مرتد ہو گئے) اور ملک میں فساد مچایا باب ہم سے

يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب

وابي سلمة ان ابا هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قرصت

اور ابو سلمہ سے کہ ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا کہ ایک پیغمبر (عزیر یا موسیٰ علیہما السلام)

نملة نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله اليه ان قرصتك

کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا تب اللہ نے اُن کو وحی بھیجی ایک چیونٹی نے تجھ کو کاٹا تھا

نملة احرقت امة من الامم تسبح باب حرق الدور والنخيل حدثنا

تو نے اللہ کی اتنی خلقت جلا دی جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی باب گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا ہم سے

مسدد حدثنا يحيى عن اسمعيل قال حدثني قيس بن ابي حازم قال قال لي

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسمعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا مجھ سے جریر

جرير قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تريحني من ذي الخلصة و

ابن عبداللہ بجلی رض نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ کو تباہ کر کے مجھ کو آرام نہیں دیتا

كان بيتا في خثعم يسمى كعبة اليمانية قال فانطلقت في خمسين ومائة

ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا خثعم قبیلہ میں جس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے جریر نے کہا میں یہ سنکر احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ

فارس من احمس وكانوا اصحاب خيل قال وكنت لا اثبت على الخيل

چلا وہ گھوڑے کی سواری خوب جانتے تھے میرا یہ حال تھا گھوڑے پر نہیں جمتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَ

میرے سینے پر تھپکا مارا میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا (اتنے زور سے مارا) اور یہ دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور

اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

اس کو راہ بتانے والا اور راہ پایا ہوا کر دے غرض جریر وہاں گئے اور ذوالخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلا دیا پھر ایک شخص (ابوارطاة حصین بن ربیعہ) کو آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ

کے پاس یہ خبر بیان کرنے کو بھیجا جس شخص کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو آپ پاس اس وقت

حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا

آیا جب ذوالخلصہ کو کھوکھلا یا خارشتی اونٹ کی طرح (جلا بھنا) کر دیا جریر نے کہا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے

خَمْسَ مَرَّاتٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

لیے پانچ بار برکت کی دعا کی ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان (ثوری) نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر (یہودیوں) کے کھجور کے درخت جلا دیے

بَابُ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ

باب مشرک سو رہا ہو تو اس کا مار ڈالنا درست ہے ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن زکریا

ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ بَعَثَ

ابن ابی زائدہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصاری آدمیوں کو ابو رافع (سلام بن ابی الحقیق یہودی) کو قتل کرنے کے لیے بھیجا اُن میں سے ایک شخص

رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا

(عبداللہ بن عتیک) اُن کے قلعہ میں گھس گیا اور جہاں جانور بند ہوا کرتے تھے وہاں بیٹھ رہا (رات ہو گئی) ابو رافع کے لوگوں نے قلعہ کا

بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ

دروازہ بند کر لیا پھر دیکھا تو ایک گدھا گم تھا اس کے ڈھونڈنے کو لوگ باہر نکلے عبداللہ کہتا ہے میں بھی اُن کے ساتھ نکلا میرا مطلب

أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ

یہ تھا اُن کو یہ معلوم ہو میں بھی (قلعہ کے لوگوں میں سے ہوں) اُن کے ساتھ ہو کر گدھے کو ڈھونڈ رہا ہوں خیر گدھا اُن کو مل گیا وہ پھر قلعہ میں آئے میں بھی

الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ

رات کو دفعۃً دروازہ بند کر لیا اور کنجیاں ایک موکھے میں رکھ دیں میں دیکھ رہا تھا جب وہ سو گئے تو کنجیاں میں نے ہاتھ کر لیں

فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ فَاَجَابَنِيْ فَتَعَمَّدْتُ

اور ابو رافع جس مکان میں تھا اس کا دروازہ (جو مقفل تھا) کھولکر ابو رافع پاس گیا وہ سو رہا تھا میں نے اس کو آواز دی اس نے جواب دیا میں آواز

الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَاَنِّيْ مُغِيْثٌ فَقُلْتُ

تلوار کا وار کیا اس نے چیخ ماری میں باہر نکل آیا پھر دوبارہ لوٹ کر آیا جیسے میں اس کی مدد کرنے کو آیا ہوں میں نے آواز بدل کر کہا

يَا اَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِيْ قَالَ مَا لَكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَاْنُكَ قَالَ لَا

ابو رافع اس نے کہا تیرا کیا حال ہے تیری ماں تجھ کو روئے (ابو رافع سمجھا کہ یہ میرا کوئی نوکر ہے) میں نے پوچھا کیا ہوا اس نے کہا میں نہیں

اَدْرِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِيْ فَقَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِيْ فِيْ بَطْنِهٖ ثُمَّ تَحَامَلْتُ

جانتا کوئی یہاں آیا اس نے مجھ پر وار کیا یہ سنکر میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں رکھی اور سارے بدن کا اس پر زور ڈالا

عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِاَنْزِلَ مِنْهُ

تلوار ہڈی تک اس کی توڑ ڈالی بعد اس کے میں نکلا تو گھبراہٹ میں ان کی سیڑھی پر آیا کہ اتر کر چلدوں

فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِيْ فَخَرَجْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ

فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِيْ رَافِعٍ تَاجِرِ اَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِيْ

قَلَبَةٌ حَتّٰى اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند

رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ

انصاری لوگوں کو ابو رافع (یہودی) پاس بھیجا عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھس گئے

لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ بَابُ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ

اور سوتے میں اس کو مار ڈالا باب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرنا ہم سے یوسف بن موسیٰ نے

مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ

بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انہوں نے

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَأَتَاهُ

موسیٰ بن عقبہ سے کہا ف مجھ سے سالم ابو النضر نے بیان کیا میں عمر بن عبید اللہ کا منشی تھا ان کے پاس

كِتَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ

عبد اللہ بن ابی اوفی (صحابی) کا خط آیا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی

الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

آرزو نہ کیا کرو (کیونکہ جنگ دردسر ہے) اور ابو عامر (عبد الملک بن عمرو) نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا

انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو مت کرو جب مڈبھیڑ ہو جائے تو

لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بَابُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

صبر کیے رہو (بھاگو نہیں) باب لڑائی مکر اور فریب کا نام ہے ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ

فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) تو مر گیا اب اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر (ہرقل روم کا بادشاہ) مر جائے گا اس

لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً

کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا (روم اور ایران دونوں تم لے لو گے) اور وہاں کے خزانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے اور آپ نے لڑائی کو مکر اور فریب فرمایا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

ہم سے ابو بکر بن اصرم نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خَدْعَةً حَدَّثَنَا

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی کیا ہے داؤں (دھوکا) ہے ہم سے

صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض

صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا آنحضرت

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی (مکر اور) داؤں ہے باب لڑائی میں جھوٹ بولنا (مصلحت کی رو سے درست ہے)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے

عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کو کون مارتا ہے اُس نے اللہ

آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

اور اُس کے رسول کو ستا رکھا ہے محمد بن مسلمہ انصاری نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں میں اُس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں

نَعَمْ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا

یہ سنکر محمد بن مسلمہ کعب کے پاس گئے اور کہا (کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کرتے) اس شخص نے ہم کو تھکا دیا ہے ہم کو ایک مصیبت میں پھنسا دیا ہے

الصَّدَقَةَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ قَالَ فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ

(کتا ہے نماز پڑھو روزہ رکھو) اب ہم سے زکوٰۃ بھی مانگتا ہے کعب نے کہا ابھی کیا ہوا ہے اور بھی مصیبت میں پڑو گے محمد بن مسلمہ نے کہا اب کرین کیا ہم اُس کے پیرو

إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ بَابُ الْفَتْكِ

ہو چکے اب یکایک الگ ہو جانا بھی تو برا معلوم ہوتا ہے دیکھیں اُس کا انجام کیا ہوتا ہے غرض اسی قسم کی باتیں بنا کر محمد بن مسلمہ نے کعب کو غافل کر دیا اور آخر اُس کو مار ڈالا باب حربی کافروں کو

بِأَهْلِ الْحَرْبِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ

اچانک دھوکے سے مار ڈالنا مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے

جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ

جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون مارتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا

بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي فَأَقُولَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

آپ چاہتے ہیں میں اُس کو قتل کر دوں آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر مجھ کو اجازت دیجیے (جو چاہوں سو جھوٹ سچ کہوں) آپ نے فرمایا میں نے اجازت دی

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشٰى مَعَرَّتَهُ قَالَ اللَّيْثُ

باب اگر کسی سے فساد یا برائی کا اندیشہ ہو تو اُس سے مکر اور فریب کر سکتے ہیں لیث بن سعد نے کہا

حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے

أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ لیکر ابن صیاد پاس تشریف لے گئے لوگوں نے کہا وہ

فِي نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي

کھجور کے درختوں میں ہے آپ جب وہاں پہنچے تو شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے

بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ

(تاکہ وہ دیکھنے نہ سکے) ابن صیاد اُس وقت ایک چادر اوڑھے کچھ گن گن کر رہا تھا چپکے چپکے کچھ بک رہا تھا اُس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ

وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو

إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ

يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعَرِ وَهُوَ

يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ ؎

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا	وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا	وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا	إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رض قَالَ مَا

حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي

وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ

آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ

اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيرِ

یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور سیدھی راہ بتانے والا اور راہ پایا ہوا کر دے باب بوریا جلا کر زخم کی دوا کرنا اور

وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ حَدَّثَنَا

عورت کا اپنے باپ کے منہ کا خون دھونا اور ڈھال میں پانی بھر لانا ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے کہا لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا

السَّاعِدِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (جو جنگ احد میں) زخم لگا تھا اس کی کیا دوا کی گئی تھی سہل نے کہا اب لوگوں میں

مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَكَانَتْ يَعْنِي فَاطِمَةَ

اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہ رہا (کیونکہ دوسرے صحابہ گزر گئے تھے) حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ کے

تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ

منہ سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی لیکر اس کو جلایا پھر زخم میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ

بھر دیا ف باب جنگ میں جھگڑا اور اختلاف کرنا مکروہ ہے

وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللّٰهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

اور جو کوئی افسر (سردار) کی نافرمانی کرے اس کی سزا۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا آپس میں پھوٹ نہ کرو ورنہ بودے ہو جاؤ گے

قَالَ قَتَادَةُ الرِّيحُ الْحَرْبُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ

قتادہ نے کہا تذہب ریحکم میں ریح سے مراد لڑائی ہے ف ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعید بن

ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا

ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ کو یمن

وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا

کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا فرمایا لوگوں پر آسانی کرنا سختی نہ کرنا ان کو خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اتفاق رکھنا اختلاف

تَخْتَلِفَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

نہ کرنا ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا

ابن عازب رضی یحدث قال جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الرجالۃ یوم

احد وکانوا خمسین رجلا عبد اللہ بن جبیر فقال ان رأیتمونا تخطفنا الطیر

فلا تبرحوا مکانکم ھذا حتی ارسل الیکم وان رأیتمونا ھزمنا القوم و

اوطأناھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم فھزموھم قال فانا واللہ رأیت

النساء یشتددن قد بدت خلاخلھن واسوقھن رافعات ثیابھن

فقال اصحاب عبد اللہ بن جبیر الغنیمۃ ای قوم الغنیمۃ ظھر اصحابکم فما

تنتظرون فقال عبد اللہ بن جبیر انسیتم ما قال لکم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قالوا واللہ لنأتین الناس فلنصیبن من الغنیمۃ فلما اتوھم صرفت

وجوھھم فاقبلوا منھزمین فذاک اذ یدعوھم الرسول فی اخراھم فلم یبق مع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر اثنی عشر رجلا فاصابوا منا سبعین وکان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اصاب من المشرکین یوم بدر اربعین

ومائۃ سبعین اسیرا وسبعین قتیلا فقال ابو سفیان افی القوم محمد ثلث

مرات فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجیبوہ ثم قال افی القوم

ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ

کیا لوگوں میں ابوبکر (ابو قحافہ کے بیٹے) زندہ ہیں تین بار پوچھا کہا کیا عمر (خطاب کے بیٹے) لوگوں میں زندہ ہیں تین بار پھر اپنے لوگوں

إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ

کی طرف لوٹا اور کہنے لگا یہ تو سب قتل ہو چکے اس وقت حضرت عمر کو تاب نہ رہی ضبط نہ کر سکے کہنے لگے ارے خدا کے دشمن

يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ قَالَ يَوْمٌ

یہ سب جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے اس وقت ابوسفیان بولا

بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي

یہ بدر کے دن کا جواب ہوا اور لڑائی تو ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ادھر کبھی ادھر) دیکھو تمہارے مردوں کے ناک کان کاٹے گئے ہیں میں نے

ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ اعْلُ هُبَلْ اعْلُ هُبَلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ

اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں اس کو برا بھی نہیں سمجھا پھر لگا رجز پڑھنے ہبل اونچا ہو جا ہبل اونچا ہو جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلَا

انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ سب سے اونچا ہے وہ بڑا بزرگ ہے ابوسفیان نے کہا ہمارا عزیٰ ہے تمہارا کوئی

عُزَّى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ

عزیٰ کہاں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جواب نہیں دیتے صحابہ نے عرض کیا کیا جواب

اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ بَابٌ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ

دیں آپ نے فرمایا تم یوں کہو اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا مولیٰ کہاں باب اگر رات کو دشمن کا ڈر پیدا ہو

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ

صلی اللہ علیہ وسلم حسن و جمال میں سب لوگوں میں زیادہ تھے اسی طرح سخاوت میں اسی طرح شجاعت اور بہادری میں

قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مدینہ والے ایک رات کو ایک آواز سن کر ڈر گئے (لوگ خبر لینے کو نکلے) دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا

ابو طلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار تلوار لٹکائے ہوئے چلے آ رہے ہیں آپ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ بَابٌ

پھر فرمایا اس گھوڑے کو تو میں نے دیکھا دریا ہے دریا

مَن رَأى العَدُوَّ فَنَادَى بِأَعلَى صَوتِهِ يَا صَبَاحَاه حَتَّى يُسمِعَ النَّاسَ حَدَّثَنَا

دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے یا صباحاہ پکارنا ف تاکہ لوگ سن لیں (اور مدد کو آئیں) ہم سے

المَكِّيُّ بنُ إبرَاهِيمَ أَخبَرَنَا يَزِيدُ بنُ أَبِي عُبَيدٍ عَن سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخبَرَهُ قَالَ خَرَجتُ

مکی بن ابراہیم نے بیان کیا ہم کو یزید بن ابی عبید نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں مدینہ کو

مِنَ المَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحوَ الغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنتُ بِثَنِيَّةِ الغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبدِ

غابہ کی طرف جا رہا تھا جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہونچا ف٢ تو مجھے عبد الرحمن بن عوف کا غلام (رباح)

الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ قُلتُ وَيحَكَ مَا بِكَ قَالَ أُخِذَت لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ

ملا میں نے کہا ارے تو یہاں کیسے اُس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں پکڑی گئے

سَلَّمَ قُلتُ مَن أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَختُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ أَسمَعتُ

میں نے پوچھا کون لے گیا اُس نے کہا غطفان ف٣ اور فزارہ کے لوگ یہ سنکر میں نے تین چیخیں ماریں یا صباحاہ

مَا بَينَ لَابَتَيهَا يَا صَبَاحَاه يَا صَبَاحَاه ثُمَّ اندَفَعتُ حَتَّى أَلقَاهُم وَقَد أَخَذُوهَا

یا صباحاہ اور مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جتنے لوگ تھے اُن کو آواز سنا دی پھر میں دوڑا چلا اُن کو جا ملا وہ اونٹنیاں پکڑے

فَجَعَلتُ أَرمِيهِم وَأَقُولُ أَنَا ابنُ الأَكوَعِ وَاليَومُ يَومُ الرُّضَّعِ فَاستَنقَذتُهَا

ہوئے تھے میں اُن کو تیر مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا میں ہوں بیٹا ابن اکوع کا جان لو آج پاجی سب مرینگے میں نے وہ سب اونٹنیاں ان سے

مِنهُم قَبلَ أَن يَشرَبُوا فَأَقبَلتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ

چھین لیں اور ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سواروں کے ساتھ) مجھکو ملے

سَلَّمَ فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ القَومَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعجَلتُهُم أَن يَشرَبُوا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ لوگ پیاسے ہیں میں نے (مارے تیروں کے) پانی بھی نہیں پینے دیا

سِقيَهُم فَابعَث فِي إِثرِهِم فَقَالَ يَا ابنَ الأَكوَعِ مَلَكتَ فَأَسجِح إِنَّ القَومَ يُقرَونَ

جلدی ان کے پیچھے فوج روانہ کیجیے ف آپ نے فرمایا اکوع کے بیٹے تو اُن پر غالب ہو چکا اب جانے دے درگزر کر وہ اپنی قوم میں پہنچ

فِي قَومِهِم بَابُ مَن قَالَ خُذهَا وَأَنَا ابنُ فُلَانٍ وَقَالَ سَلَمَةُ خُذهَا وَ

گئے وہاں اُن کی مہمانی ہو رہی ہے ف باب وار کرتے وقت یوں کہنا اچھا لے میں فلانے کا بیٹا ہوں سلمہ بن اکوع نے (ڈاکو کو) تیر لگا کر

أَنَا ابنُ الأَكوَعِ حَدَّثَنَا عُبَيدُ اللهِ عَن إِسرَائِيلَ عَن أَبِي إِسحٰقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ

کہا لے میں اکوع کا بیٹا ہوں ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا ایک شخص نے (جو قیس قبیلہ کا)

البَرَاءَ رض فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيتُم يَومَ حُنَينٍ قَالَ البَرَاءُ وَأَنَا أَسمَعُ أَمَّا رَسُولُ

تھا نام نامعلوم) براء بن عازب سے پوچھا کہنے لگا ابا عمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے ابو اسحاق نے کہا میں سن رہا تھا براء نے یہ جواب دیا کیا آنحضرت

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُوَلِّ یَوْمَئِذٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیٰنَ بْنُ الْحٰرِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ

صلے اللہ علیہ وسلم تو نہیں پھرے گے ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے

بَغْلَتِہٖ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ

جب مشرکوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ (خچر سے) اترے فرمانے لگے میں ہون سچا پیغمبر بلاشک میں ہون بیٹا عبد المطلب

الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ بَابُ اِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ

کا پوتا کسی نے اس دن آپ سے زیادہ ... باب اگر کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے

عَلٰی حُکْمِ رَجُلٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ

پر راضی ہو کر (قلعہ سے) اتریں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ لَمَّا

انہوں نے ابو امامہ سہل بن حنیف کو انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا جب بنی قریظہ

نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

یہودی (جو مدینہ میں ایک قلعہ میں تھے) سعد بن معاذ کے حکم پر (اور ان کے فیصلے پر) رضامند ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَکَانَ قَرِیْبًا مِّنْهُ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم نے ان کو (یعنے سعد کو) بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچے تو آپ نے (انصاری لوگوں سے) فرمایا

وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ

اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (ان کو سواری سے اتارو) خیر وہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر بیٹھے آپ نے فرمایا یہ بنی قریظہ

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْکُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبٰی

کے لوگ تمہارے فیصلہ پر راضی ہو کر (قلعہ سے) اترے ہیں سعد نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے (جوان) لوگ ہیں وہ تو

الذُّرِّیَّةُ قَالَ لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْهِمْ بِحُکْمِ الْمَلِکِ بَابُ قَتْلِ الْاَسِیْرِ وَقَتْلِ

بچے قیدی ہوں آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے باب قیدی کا قتل اور کسی کو کھڑا کر کے نشانہ بنانا

الصَّبْرِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رض

مَالِکٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ

سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سر پر خود لگائے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب

فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

خود اتارا تو ایک شخص (ابو برزہ اسلمی) آیا اس نے کہا یا رسول اللہ (عبد اللہ یا عبد العزیٰ) ابن خطل کعبہ کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو

بَابُ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

باب اپنے تئیں قید کرا دینا اور جو شخص قید نہ کرائے اس کا حکم اور قتل کے وقت دوگانہ پڑھنا

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمرو بن ابی سفیان بن

ابْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ

اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی وہ بنی زہرہ کے حلیف تھے ف اور ابوہریرہؓ کے یار انہوں نے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا

کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بطور جاسوس کے ٹکڑی کے (یا یوں دس آدمیوں کو جاسوسی کے لئے)

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا

روانہ کیا ان کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے ف یہ لوگ گئے جب ہداۃ مقام میں پہنچے

كَانُوا بِالْهَدْأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو

جو عسفان اور مکہ کے بیچ میں ہے تو کسی نے بنی لحیان کو خبر کر دی جو ہذیل قبیلے کی ایک شاخ ہے انہوں نے

لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا

دو سو تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ لوگ ان کا نشان ڈھونڈتے چلے ایک جگہ انہوں نے کھجور کی

مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا

گٹھلیاں دیکھیں جو مدینہ سے ساتھ لائے تھے انہوں نے گٹھلیاں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ مدینہ کی کھجوریں ہیں اور عاصم اور ان کے ساتھیوں کے

رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا

پیچھے ہوئے جب عاصم نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیکری پر پناہ لی کافروں نے (جو دو سو تھے) ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم ٹیکری پر سے اتر آؤ اور اپنے تئیں

وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ عَاصِمُ

ہمارے سپرد کر دو (قید ہو جاؤ) ہم اقرار کرتے ہیں پکا اقرار تم کو مار نہیں ڈالیں گے یہ سن کر عاصم بن ثابت نے جو

ابْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَّا أَنَا فَوَاللّٰهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ

ٹکڑی کے سردار تھے یہ کہا میں تو خدا کی قسم کافر کی امان پر نہیں اتروں گا یا اللہ ہماری خبر

عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ

ہمارے پیغمبر صاحب کو پہنچا دے آخر ان کافروں نے تیر کی بارش شروع کر دی اور عاصم سمیت سات کو شہید کیا (یا تین کو شہید کیا) تین جو بچ رہے وہ کافروں

بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا

کے اقرار پر بھروسا کر کے اتر آئے انہی میں خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے (عبداللہ بن طارق) جب کافروں

ف بنی زہرہ ایک قبیلہ ہے حلیف اس کو کہتے ہیں جو دوسری قوم کا دوست بن جائے

اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا

أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ فِي هَؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ

وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى

بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ

بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ

خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ

أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَأَخَذَ

ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى

بِيَدِهِ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا

كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ

وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ

مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ

لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا

پھر بیٹھے (قاتلوں سے) کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں مارے جانے سے ڈرتا ہوں تو میں نماز کو لمبا کرتا (قراءت کو طول دیتا) یا اللہ ان کافروں کو ایک ایک کر کے گن لے

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں + مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں ف + وہ اگر چاہے نہ ہوگا میں زبون + ٹکڑے ٹکڑے جو بدن ہو جائیگا + اُس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزون

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا

خیر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے ان کو مار ڈالا اور خبیب نے یہ طریقہ نکالا جو مسلمان اس طرح قید میں رکھ کر مارا جائے وہ ایک دوگانہ ادا کرے اللہ تعالیٰ

فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ

نے عاصم جس دن قتل ہوئے اُن کی دعا قبول کر لی ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی دن اپنے اصحاب کو خبر دی

خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ

ان کی مصیبت بیان کر دی ان کے مارے جانے کے بعد قریش کے چند کافروں نے کسی کو عاصم کی لاش پر بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائے

لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ

جس کو وہ پہچانیں ہوا یہ تھا کہ عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک رئیس (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا اس لیے قریش کے کافر

عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا

جلے ہوئے تھے) اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں کا ایک جھنڈ قائم کر دیا انہوں نے قریش کے آدمیوں سے عاصم کو بچا لیا وہ اُن کے بدن کا کوئی ٹکڑا

مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا بَابُ فَكَاكِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

نہ کاٹ سکے باب مسلمان قیدی کو جس طرح ہو سکے چھڑانا واجب ہے ف اس باب میں ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي

روایت کی ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل

مُوسَى رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ

سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) قیدی کو چھڑاؤ اور

وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو (پوچھنے کو جاؤ) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا

حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رض هَلْ عِنْدَكُمْ

ہم سے مطرف بن طریف نے اُن سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا تم لوگوں

ف ۱ یعنی اُس کی رضامندی اور اُسی کی راہ میں مارا جاتا ہوں

ف ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر کر دی یعنی بذریعہ وحی یا اور کسی ذریعہ

ف ۳ اس حدیث کو مصنف نے کتاب الجہاد اور باب الاطعمہ اور باب النکاح اور کئی جگہ وصل کیا ہے

شیء من الوحي إلا ما في كتاب الله قال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما أعلمه إلا

یعنی اہل بیت کے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں (جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص ان کو بتلایا ہو) انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو

فهما يؤتيه الله رجلا في القرآن وما في هذه الصحيفة قلت وما في الصحيفة

البتہ سمجھ ایک دوسری چیز ہے جو اللہ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب نکالے) یا جو اس ورق میں ہے میں نے پوچھا اس ورق میں کیا ہے

قال العقل وفكاك الأسير وأن لا يقتل مسلم بكافر باب فداء المشركين

انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی چھڑانا اور مسلمان کا کافر کے بدل نہ مارا جانا ف باب مشرکوں سے فدیہ لینا

حدثنا اسمعيل بن أبي أويس حدثنا اسمعيل بن ابراهيم بن عقبة عن

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے انہوں نے

موسى بن عقبة عن ابن شهاب قال حدثني أنس بن مالك أن رجالا من الأنصار

موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک رض نے بیان کیا انصار کے کچھ لوگوں نے

استأذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ائذن فلنترك

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اجازت دیجیے تو ہم اپنے بھانجے ف

لابن أختنا عباس فداءه فقال لا تدعون منها درهما وقال ابراهيم عن

عباس بن عبدالمطلب کو ان کا فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو ف اور ابراہیم بن طہمان نے عبدالعزیز بن

عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بمال من

صہیب سے روایت کی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بحرین سے (جو عمان اور بصرے کے درمیان ایک شہر ہے) تحصیل کا روپیہ آیا

البحرين فجاءه العباس فقال يا رسول الله أعطني فإني فاديت نفسي و

اس وقت حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو بھی دلوائیے میں نے اپنا فدیہ دیا اور (اپنے بھتیجے)

فاديت عقيلا فقال خذ فأعطاه في ثوبه حدثني محمود حدثنا عبد

عقیل کا آپ نے فرمایا لیو اُن کے کپڑے میں روپیہ ڈال دیے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق

الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن محمد بن جبير عن أبيه وكان

نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم رض سے وہ (جب کافر تھے)

جاء في أسارى بدر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب

بدر کے قیدیوں کو چھڑانے آئے کہتے تھے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے مغرب کی نماز میں سورہ والطور

بالطور باب الحربي إذا دخل دار الإسلام بغير أمان حدثنا أبو نعيم

پڑھی باب اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان لیے چلا آئے تو اس کا مارنا درست ہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا

ف ابراہیم بن طہمان کی یہ روایت ابواب المساجد میں موصولا گذر چکی ہے اس میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے

حدثنا ابو العميس عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال اتى النبي صلى

کہا ہم سے ابو العمیس (عتبہ بن عبد اللہ) نے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت ایک جاسوس

الله عليه وسلم عين من المشركين وهو في سفر فجلس عند اصحابه يتحدث ثم

آیا اور آپ سفر میں تھے اصحاب پاس بیٹھکر باتیں کرتا رہا پھر

انفتل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اطلبوه واقتلوه فقتله فنفله سلبه

کھسک گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ڈھونڈھ کر مار ڈالو اس نے مارا آپ نے اسی کو اس کا سامان دلایا

باب يقاتل عن اهل الذمة ولا يسترقون حدثنا موسى بن اسمعيل

باب ذمی کافروں کو بچانے کے لیے لڑنا اُن کا غلام لونڈی نہ بنانا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا

حدثنا ابو عوانة عن حصين عن عمرو بن ميمون عن عمر رض قال واوصيه

کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے حضرت عمر رض سے انہوں نے (مرتے وقت) کہا جو

بذمة الله وذمة رسوله صلى الله عليه وسلم ان يوفى لهم بعهدهم وان

خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ پورا کرے ذمی کافروں سے جو عہد ہوا ہے وہ وفا کرے اور ان کو بچانے

يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا الا طاقتهم باب جوائز الوفد باب هل يستشفع

کے لیے (دوسرے کافروں سے) لڑے اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے (جتنا ان سے ہو سکے اتنا ہی جزیہ لے) باب جو کافر دوسرے ملکوں سے ایلچی آئیں ان کو انعام دینا

الى اهل الذمة ومعاملتهم حدثنا قبيصة حدثنا ابن عيينة عن سليمن

باب ذمیوں کی سفارش اور ان سے کیسا معاملہ کیا جائے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے

الاحول عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض انه قال يوم الخميس وما

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جمعرات کا دن ہائے

يوم الخميس ثم بكى حتى خضب دمعه الحصباء فقال اشتد برسول الله صلى

جمعرات کا دن پھر رو دیئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں رنگین ہو گئیں اس کے بعد کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری

الله عليه وسلم وجعه يوم الخميس فقال ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا

جمعرات کے دن سخت ہو گئی آپ نے (جو صحابہ حجرہ شریف میں حاضر تھے ان سے) فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں (کہ تم میرے بعد

لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا هجر رسول

اس پر چلو) کبھی گمراہ نہ ہو پھر صحابہ نے جھگڑا شروع کیا آپ نے فرمایا پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں صحابہ کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوني فالذي انا فيه خير مما تدعوني اليه و

(بیماری کی شدت سے) بڑبڑاتے ہیں آپ نے فرمایا چلو مجھ کو چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو آخر

أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ

آنحضرت نے مرتے وقت تین باتوں کی وصیت کی ایک یہ کہ مشرکوں کو سارے عرب کے جزیرے سے نکال دینا دوسرے جو سفیر آئیں ان سے ایسا

بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ

ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں کرتا یا اُن کی خاطر داری ضیافت وغیرہ کرنا تیسری بات میں بھول گیا اور یعقوب بن محمد نے کہا میں نے مغیرہ

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ

بن عبدالرحمن سے پوچھا جزیرہ عرب کیا ہے انہوں نے کہا مکہ مدینہ یمامہ اور یمن اور یعقوب نے یہ بھی

يَعْقُوبُ وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

کہا کہ عرج تہامہ کا شروع ہے باب جب باہر کے سفیر آئیں تو آراستہ ہونا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ وَجَدَ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے ابن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک سنگیں

عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ریشمی جوڑا بازار میں بکتے دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ

اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خرید لیجیے اور عید میں اور جب باہر کے سفیر آتے ہیں آپ ان کو پہن کر زینت کیجیے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ

آپ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پہنیگا جس کا آخرت میں کوئی

لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ

حصہ نہیں چند روز جب تک اللہ کو منظور تھا حضرت عمرؓ خاموش رہے پھر ایسا ہوا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا حضرت

دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

عمرؓ کو (تحفہ) بھیجی وہ اس کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ

اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ

آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پہنیگا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ

پھر یہ قبا آپ نے مجھ کو کیسے بھیجی آپ نے فرمایا اس لیے بھیجی کہ تو اس کو بیچ لے اور قیمت اپنے کام میں لا یوں فرمایا تو اس کو اپنے

بَابُ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

باب بچے کیونکر کہیں مسلمان ہوجا ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري أخبرني سالم بن عبد الله عن ابن

کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے

عمر رضی اللہ عنہ أنه أخبره أن عمر انطلق في رهط من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے کہا حضرت عمرؓ چند صحابہ سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

مع النبي صلى الله عليه قبل ابن صياد حتى وجده يلعب مع الغلمان عند

ابن صیاد کی طرف گئے دیکھا تو وہ بنی مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے گڑھ کے پاس لڑکوں کے ساتھ

أطم بني مغالة وقد قارب يومئذ ابن صياد يحتلم فلم يشعر حتى ضرب النبي

میں کھیل رہا ہے اُن دنوں ابن صیاد جوان نہیں ہوا تھا جوانی کے قریب تھا اس کو آنحضرتؐ کے تشریف لانے کی خبر ہی نہیں ہوئی کہ آپ نے

صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم أتشهد أني

اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے فرمایا (ابن صیاد) کیا تو اس بات کی گواہی دیتا

رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر إليه ابن صياد فقال أشهد أنك رسول

ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اُس نے آپ کی طرف دیکھا اور (سوچ کر) کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے

الأميين فقال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول

عرب لوگوں کے پیغمبر ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں

الله قال له النبي صلى الله عليه وسلم آمنت بالله ورسله قال النبي صلى الله

آپ نے فرمایا میں اللہ اور سب پیغمبروں پر ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم ماذا ترى قال ابن صياد يأتيني صادق وكاذب قال النبي صلى الله عليه و

اس سے پوچھا (سچ کہہ) تجھے کیا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں طرح کی خبریں آتی ہیں آپ نے فرمایا تو

سلم خلط عليك الأمر قال النبي صلى الله عليه وسلم إني قد خبأت لك خبيئا

گڈمڈ ہو گیا (جیسے کاہن ہوتے ہیں ایک سچ تو سو جھوٹ) آپ نے فرمایا اچھا بتلا میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے

قال ابن صياد هو الدخ قال النبي صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو

ابن صیاد نے کہا دخ ہے آپ نے فرمایا دور ہو تیرے ہٹ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ سکتا ہے (بس جن اور شیطان کی معلومات

قدرك قال عمر يا رسول الله ائذن لي فيه أضرب عنقه قال النبي صلى الله

اتنی ہی ہوتی ہے) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجیے اس کی گردن مار دوں (آئندہ دجال کا ڈر نہ رہے) آپ نے فرمایا کیا فائدہ

عليه وسلم إن يكنه فلن تسلط عليه وإن لم يكنه فلا خير لك في قتله

اگر یہ واقعی دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہیں سکیگا اور جو دجال نہیں ہے تو (ناحق) خون کرنا تیرے حق میں اچھا نہیں

قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي
دوسری روایت ابن عمر رضی سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں اُن درختوں میں گئے جہاں ابن صیاد

فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ
تھا جب آپ وہاں پہونچے تو کھجور کی شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے

النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ
آپ کو یہ منظور تھا کہ ابن صیاد کو ... ہو کہ وہ کیا کہتا ہے اس کی کچھ باتیں سن لیں وہ آپ کو نہ دیکھے ابن صیاد

صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ
اپنے بچھونے پر ایک کمل اوڑھے لیٹا تھا کچھ گنگنا رہا تھا اُس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ
علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ شاخوں کی آڑ میں چھپے ہوئے جا رہے ہیں ایک بارگی پکار اُٹھی ارے صاف

صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ
یہ ابن صیاد کا نام تھا وہ فوراً اُٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا اگر اس کی ماں

بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
بولنے دیتی تو وہ اپنا حال کھولتا اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے (اسی سند سے) روایت ہے انہوں نے کہا ابن عمر نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خطبہ سنانے

فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ
کو کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں

وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ
اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا تھا مگر میں تم کو اُس کی ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو

قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ بَابٌ
کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی وہ (مردود) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا مسلمان ہو جاؤ تم (دنیا اور آخرت کے عذاب سے) بچے رہو گے یہ سعید مقبری نے ابوہریرہ رضی سے روایت کیا

هُرَيْرَةَ بَابٌ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ
ہے باب اگر کچھ کافر دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں تو اُن کی جایداد منقولہ اور غیر منقولہ انہی کو ملیگی

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے

باب اذا اسلم

عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا

امام زین العابدین علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کل آپ مکہ میں کہاں اتریں گے آپ نے فرمایا اجی عقیل نے کوئی مکان ہمارے لیے چھوڑا ہے پھر فرمایا

نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى

ہم کل خیف بنی کنانہ یعنی محصب میں اتریں گے جہاں پر قریش نے کفر کی باتوں پر قسم کھائی تھی

الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ لَّا يُبَايِعُوْهُمْ

یہ کہ بنی کنانہ اور قریش نے مل کر حلف کیا کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ خرید و فروخت کریں گے اور نہ ان کو

وَلَا يُؤْوُوْهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِيْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

اپنے گھروں میں آنے دیں گے جب تک وہ حضرت محمد صلعم کو ہمارے حوالے نہ کر دیں زہری نے کہا خیف کہتے ہیں وادی (نالے) کو ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهٗ يُدْعٰى

کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر نے اپنے ایک غلام کو جس کو ہنی کہتے تھے سرکاری چراگاہ پر

هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ

مقرر کیا اور اس سے فرمایا ہنی مسلمانوں سے اپنا ہاتھ روکے رہنا (ان پر ظلم نہ کرنا) اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا

فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَّاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ

کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس رمنے میں اس کو چرانے دے جو (بیچارہ) تھوڑی ہی اونٹنیاں یا تھوڑی سی بکریاں رکھتا

وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَّنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا اِلٰى نَخْلٍ

ہو (غریب ہو) اور عبد الرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان کے جانوروں کو نہ چرنے دے تو خیر ان کے جانور اگر تباہ بھی ہو جائیں تو دوسری جایداد

وَّزَرْعٍ وَّاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَاْتِنِيْ

باغات زراعت اس سے کام چلا سکتے ہیں اور تھوڑی اونٹنیاں اور تھوڑی بکریاں والے ان کے جانور تباہ ہو جائیں گے تو اپنے بال بچے لے کر میرے پاس

بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَا اَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَاُ

کہینگے امیر المومنین امیر المومنین (ان کو پالو) تیرا باپ نہ رہے کیا میں ان کو چھوڑ دونگا (وہ مرتے رہیں) ابر پانی گھاس دینا مجھ پر سہل ہے

اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ اِنَّهَا

چاندی سونا دینے سے خدا کی قسم یہ جانور والے سمجھتے ہیں کہ میں نے (سرکاری رمنہ محفوظ کر کے) ان پر ظلم کیا ہے شہر ان کے ملک ان کا زمین بھی

لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِيْ

جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس پر لڑتے رہے اسلام کے زمانہ میں بھی انہی کی رہی بیشک اس کی قسم

نفسي بيده لولا المال الذي احمل عليه في سبيل الله ما حميت عليهم من بلادهم

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر جہاد کے جانور نہ ہوتے جن پر میں مجاہدین کو سوار کرتا ہوں تو میں بالشت برابر زمین ان کی محفوظ نہ کرتا

شبرا باب كتابة الامام الناس حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفين

باب لوگوں کی اسم نویسی کرنا ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری

عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اكتبوا

نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں جس جس

لي من تلفظ بالاسلام من الناس فكتبنا له الفا وخمسمائة رجل فقلنا نخاف

نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اس کا نام لکھو حذیفہ کہتے ہیں ہم نے ان کے نام لکھے تو ڈیڑھ ہزار یا پانسو مرد ہوئے اس وقت ہم کہنے

ونحن الف وخمسمائة فلقد رايتنا ابتلينا حتى ان الرجل ليصلي وحده و

لگے اب ہم کیا ڈریں ہم ایک ہزار پانسو ہیں حذیفہ کہتے ہیں پھر ہم ایسی بلا میں گرفتار ہیں کہ ہم میں کوئی ڈرتے ڈرتے اکیلا نماز

هو خائف حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش فوجدناهم خمسمائة

پڑھ لیتا ہے ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے یہی حدیث نقل کی اس میں یہ ہے پانسو مرد ہوئے

قال ابو معاوية ما بين ستمائة الى سبعمائة حدثنا ابو نعيم حدثنا

ابو معاویہ کی روایت میں یوں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے

سفين عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابي معبد عن ابن عباس رض

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے انہوں نے ابن عباس سے

قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني كتبت

انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا نام فلاں فلاں جہاد

في غزوة كذا وكذا وامراتي حاجة قال ارجع فحج مع امراتك باب

میں جانے کے لیے لکھا گیا ہے لیکن میری جورو حج کو جا رہی ہے (آپ کیا فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی جورو کے ساتھ (جہاد چھوڑ کر) حج کر باب

ان الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن

کبھی گنہگار آدمی سے اللہ دین کی مدد کراتا ہے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

الزهري ح وحدثني محمود بن غيلان حدثنا عبد الرزاق اخبرنا

زہری سے دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی

معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابي هريرة رض قال شهدنا مع رسول

انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ یَّدَّعِی الْاِسْلَامَ ھٰذَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ

تھے آپ نے ایک شخص (نام نامعلوم) کے حق میں جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا یہ دوزخی ہے جب

فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِیْدًا فَاَصَابَتْہُ جِرَاحَۃٌ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ

لڑائی کا سامنا ہوا تو یہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہو گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللّٰہِ الَّذِیْ قُلْتَ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَاِنَّہٗ قَدْ قَاتَلَ الْیَوْمَ قِتَالًا شَدِیْدًا وَّقَدْ مَاتَ

جس کو آپ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّارِ قَالَ فَکَادَ بَعْضُ النَّاسِ اَنْ یَّرْتَابَ فَبَیْنَمَا

آپ نے فرمایا چلو فی النار والسقر ہوا اس پر بعض لوگوں کو شک پیدا ہونے کو تھی وہ اسی باتوں

ھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ اِذْ قِیْلَ اِنَّہٗ لَمْ یَمُتْ وَلٰکِنْ بِہٖ جِرَاحًا شَدِیْدًا فَلَمَّا کَانَ مِنَ اللَّیْلِ

میں مصروف تھے اتنے میں یہ خبر آئی کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہو گیا تھا رات کو اس سے رہا نہ گیا

لَمْ یَصْبِرْ عَلَی الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ

زخموں کی تکلیف پر اس نے اپنے تئیں آپ مار لیا (خودکشی کی) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے فرمایا

اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی بِالنَّاسِ اِنَّہٗ

اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں یہ منادی کی دیکھو بہشت

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَۃٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

میں وہی جائیگا جو مسلمان ہے اور کبھی اللہ اس دین کی گنہ گار شخص سے مدد کرا دیگا

بَابُ مَنْ تَاَمَّرَ فِی الْحَرْبِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ

باب دشمن کا ڈر ہو اور ضرورت کے وقت کوئی شخص فوج کی سرداری کرلے امام سے اذن نہ لیوے تو جائز ہے ہم سے یعقوب بن

بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک رضی سے

مَالِکٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا کہ (جنگ موتہ میں) سرداری کا جھنڈا زید بن حارثہ نے سنبھالا

فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ

وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا حکم تو آنحضرت نے ایک بعد دیگرے

ثُمَّ اَخَذَھَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ عَلَیْہِ وَمَا یَسُرُّنِیْ اَوْ قَالَ مَا یَسُرُّھُمْ

دیدیا تھا) پھر خالد بن ولید نے یہ جھنڈا سنبھالا حالانکہ ان کی سرداری کا حکم نہیں دیا گیا تھا (وہ آپ ہی ضرورت دیکھ کر سردار بن گئے) اللہ نے ان کو فتح دی اور یوں

أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِتَتَدَرَّفَانِ بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ حَدَّثَنَا

کہ وہ ہمارے پاس دنیا میں ہیں تو آپ یہ فرمایا کرتے تھے اور انہوں نے اس سے بہتر تھے باب کسی فوج کی مدد کرنا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے اور سہل بن یوسف نے ان دونوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے

عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو

انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان

لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

قبیلے کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے ہم مسلمان ہو گئے ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں آپ ان کے مقابل ہماری مدد کیجئے آپ نے انکی مدد (تعلیم کے لیے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ

ستر انصاریوں کو بھیجا انس نے کہا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے کیونکہ قرآن بہت پڑھا کرتے تھے دن کو جنگل سے لکڑیاں لاتے اور بیچ کر فقیروں کو

وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ

کھلاتے رات کو نماز پڑھتے رہتے خیر یہ لوگ ان قاریوں کو لیکر بیر معونہ پہنچے (جو ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان) تو ان سے دغا کی انکو مار ڈالا

فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا

تو آپ ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے رعل اور ذکوان اور بنی لحیان کے لیے بددعا کرتے رہے قتادہ نے کہا اور ہم سے

أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَؤُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ

نے بیان کیا صحابہ ان لوگوں کے باب میں قرآن کی یہ آیت (ایک مدت تک) پڑھتے رہے ہم سے ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اس سے خوش

أَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ بَابُ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلٰثًا

پھر بعد اس کا پڑھنا موقوف ہو گیا باب جو شخص دشمن پر غالب ہو کر ان کے ملک میں تین دن ٹھہرا رہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انس بن مالک نے ابو طلحہ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ

سے آپ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو ان کے مقام میں تین رات ٹھہرے رہتے روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبد الاعلیٰ

الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

نے بھی روایت کیا دونوں نے کہا ہم سے سعید نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابو طلحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ

باب سفر میں اور جہاد میں لوٹ کا مال تقسیم کرنا ۔ اور رافع بن خدیج نے کہا ہم ذو الحلیفہ میں آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے اونٹ اور بکریاں پائیں آپ نے (تقسیم میں) ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بَابُ إِذَا غَنِمَ

علیہ وسلم نے جعرانہ (ایک مقام ہے طائف اور مکہ کے درمیان) سے عمرہ کا احرام باندھا جہاں پر آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی باب اگر مشرک مسلمان کا

الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

مال لوٹ لے جائیں پھر مسلمان غالب ہوں کوئی اپنا مال پائے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا انہوں نے نافع سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهٗ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ

انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا اس کو کافر پکڑ لے گئے پھر مسلمان ان پر غالب ہوئے (ان کو گھوڑا

عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ

ملا) وہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ کو دلا دیا گیا اور عبداللہ کا ایک غلام (یرموک کی لڑائی میں) بھاگ گیا روم کے کافروں کے

عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر مسلمان غالب ہوئے (وہ غلام پکڑا گیا) خالد بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ غلام عبداللہ کو دلا دیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر کا ایک

لِّابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَرَدَّهٗ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ

غلام بھاگ کر روم کے کافروں میں مل گیا پھر خالد بن ولید ان کافروں پر غالب ہوئے تو وہ غلام عبداللہ کو پھیر دیا

وَأَنَّ فَرَسًا لِّابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوْهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

اسی طرح ایک گھوڑا بھی عبداللہ بن عمر کا بھاگ نکلا روم کے کافروں میں جا پہنچا (خالد ان پر غالب ہوئے تو وہ گھوڑا عبداللہ کو پھیر دیا) ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے

أَنَّهٗ كَانَ عَلٰى فَرَسٍ يَّوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ وَأَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ

وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے جب مسلمانوں اور روم کے کافروں سے جنگ ہوئی ان دونوں فوج کے سردار خالد بن ولید تھے

بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ

جن کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مامور کیا تھا پھر وہ گھوڑا دشمن نے لے لیا جب دشمن کو شکست ہوئی ... تو خالد نے ... گھوڑا پھیر دیا باب فارسی یا اور کسی

بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا

عجمی زبان بولنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ روم میں) فرمایا یہ بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے کہ تمہاری زبانیں اور رنگ الگ الگ ہیں

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا

اور (سورۂ ابراہیم میں) فرمایا ہم نے جو پیغمبر جس قوم کی طرف بھیجا وہ انہی کی زبان بولتا ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو

حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض

حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ

انہوں نے (جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پاکر چپکے سے) عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک بکری کا بچہ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے آپ اور دو چار آدمی

وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا رض

اور تشریف لے چلیں (کیا لیں کیونکہ سب آدمیوں کو تو کھانا کافی نہ ہوگا) یہ سنکر آپ نے زور سے پکارا خندق والو جابر نے تمہارے لیے سور (ضیافت) طیار کی ہے

قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

آؤ چلو جلدی چلو ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے

خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ

خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے باپ سعید بن عمرو سے انہوں نے ام خالد بنت خالد بن سعید سے انہوں نے کہا میں اپنے باپ خالد بن

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سعید کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی زرد کرتہ پہنے آپ نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ

سنہ سنہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا یہ حبشی زبان ہے یعنی اچھا ہے اچھا ام خالد نے

فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ

کہا پھر میں مہر نبوۃ سے جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھکو جھڑکا آپ نے فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى

(رہنے دو) کھیلنے دو پھر آپ نے مجھکو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر اور پھاڑ (دوسرا کپڑا پہن) پھر پرانا کر اور پھاڑ پھر پرانا کر اور پھاڑ یعنی تیری عمر دراز ہو عبد اللہ

ذَكَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ

انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ امام حسن علیہ السلام نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِیَّةِ کَخْ کَخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ

آپ نے فارسی زبان میں فرمایا کخ کخ ف (یعنی چھی چھی تھوکو) تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ (بنی ہاشم) صدقہ (زکوٰۃ کا مال) نہیں کھاتے

بَابُ الْغُلُوْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

باب لوٹ کے مال میں تقسیم سے پہلے کچھ چرا لینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو کوئی لوٹ کے مال میں چوری کرے گا وہ چوری کی چیز قیامت کے

حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض

کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انھوں نے ابو حیان (یحییٰ بن سعید) سے انھوں نے کہا مجھ سے ابو زرعہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو ہریرہ رضؓ نے

قَالَ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ قَالَ

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپ نے لوٹ کے مال میں چوری کرنے کا بیان کیا اس کو بڑا گناہ فرمایا اس کی سزا بڑی قرار دی

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا ثُغَاءٌ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ

آپ نے فرمایا دیکھو ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھوں وہ میں میں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں وہ ہنہنا رہا ہو

یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ وَعَلٰی رَقَبَتِهٖ

وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے تو (دنیا میں اللہ کا حکم) تجھ کو پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے

بَعِیْرٌ لَّهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ

ہو جو بڑبڑا رہا ہو اور یہ کہہ رہا ہو یا رسول اللہ میری فریاد سنیے (اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑا دیجیے) میں کہوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو تجھ کو اللہ کا حکم

وَعَلٰی رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ

پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں جواب دوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو تجھ کو اللہ کا حکم

اَبْلَغْتُکَ اَوْ عَلٰی رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ

پہنچا دیا تھا کہ چوری نہ کیجیو یا اپنی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لادے ہو جو ہوا سے اڑ رہے ہوں اور کہے یا رسول اللہ میری خبر لیجیے میں کہوں میں تیرے

لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ وَقَالَ اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ فَرَسٌ لَّهٗ حَمْحَمَةٌ بَابُ

لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تجھ کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا ایوب سختیانی نے بھی ابو حیان سے یہی روایت کیا ہے گھوڑا لادے دیکھوں جو ہنہنا رہا ہو باب

الْقَلِیْلِ مِنَ الْغُلُوْلِ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لوٹ کے مال میں ذری سی چوری کرنا اور عبداللہ بن عمرو صحابی نے اس باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے چرانے والے کا اسباب

اَنَّهٗ حَرَّقَ مَتَاعَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ

جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے (اس روایت سے جس میں جلانے کا ذکر ہے) ف۳ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے

ف ۱ یہ لفظ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانٹنے کے لیے بولتے ہیں جب وہ غلاظت کا کوئی کام کرتے ہیں

ف ۲ ایوب کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا

ف ۳ اس کو ابو داؤد نے حضرت عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلعم سے نکالا

عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ

عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سپاہی تھا جس کا نام کرکرہ تھا وہ حبشی تھا ہوذہ کے حاکم نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا وہ مر گیا تو آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ

وہ دوزخ میں گیا لوگوں نے اس کو جا کر دیکھا (اس کے اسباب کی تلاشی لی) تو لوٹ کے مال میں کی ایک کملی اس کے پاس پائی جو اس نے چرا لی تھی ف امام بخاری

أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا

نے کہا محمد بن سلام نے (ابن عیینہ سے نقل کیا اور) کہا یہ لفظ کرکرہ ہے بفتح کاف اور یہی صحیح منقول ہے ف

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

باب لوٹ کے اونٹ یا بکریاں (تقسیم سے پہلے) ذبح کرنا مکروہ ہے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ

ابو عوانہ وضاح لشکری نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ

(صحابی) سے انہوں نے کہا ہم ذو الحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگ بھوکے

وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا

ہم نے لوٹ میں اونٹ بکریاں حاصل کیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لشکر کے) پچھلے حصہ میں تھے لوگوں نے (بھوک کے مارے) جلدی کی (جانور

فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ

کاٹ کر) ہانڈیاں چڑھا دیں آپ جب تشریف لائے تو حکم دیا ہانڈیاں الٹ دی گئیں (شوربا بہا دیا گیا گوشت تقسیم کر دیا ہوگا) پھر آپ نے تقسیم شروع کی ایک

بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ

اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں پاس گھوڑے کم تھے (ورنہ اس کا تعاقب کرتے) لوگ اس کے پیچھے چلے مگر اس نے تھکا مارا ہاتھ نہ آیا آخر ایک شخص (نام

رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا

نامعلوم یا خود رافع) نے ایک تیر مارا اللہ نے اس کو روک دیا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو ان گھریلو جانوروں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں

نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى

جب کوئی اس طرح بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو (تیر مار کر گرا دو) (عبایہ کہتے ہیں) میرے دادا نے عرض کیا کل ہم کو امید ہے یا ڈر ہے دشمن سے مڈبھیڑ

الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ

ہوگی ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں ف کیا ہم کھپاچ (بانس) سے کاٹ لیں آپ نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور (ذبح کے وقت) اللہ

اسم الله عليه فكل ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم و

کا نام لیا جاوے تو ایسا جانور کھا لے مگر دانت اور ناخون سے ذبح کرنا جائز نہیں اس کی وجہ میں بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں

اما الظفر فمدى الحبشة باب البشارة في الفتوح حدثنا محمد بن المثنى

ذبح کرنے سے نجس ہو جاویگی اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں ف باب فتح کی خوش خبری دینا ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا

حدثنا يحيى حدثنا اسمعيل قال حدثني قيس قال قال لي جرير بن عبد الله

کہا ہم سے یحیے قطان نے کہا ہم سے اسمعیل بن خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے جریر بن عبد اللہ بجلی نے بیان کیا

قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تريحني من ذي الخلصة وكان بيتا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذو الخلصہ (یمن کے کعبے) کو تباہ کر کے مجھکو خوش نہیں کرتا اس گھر کو خثعم قبیلے نے کعبے کے

فيه خثعم يسمى كعبة اليمانية فانطلقت في خمسين ومائة من احمس

مقابل بنا رکھا تھا اس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے خیر میں اپنے قبیلے احمس کے ڈیڑھ سو سوار لیکر گیا وہ سب کے

وكانوا اصحاب خيل فاخبرت النبي صلى الله عليه وسلم اني لا اثبت على

سب اچھے سوار تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (سواری میں کچا ہوں)

الخيل فضرب في صدري حتى رأيت اثر اصابعه في صدري فقال اللهم ثبته

آپ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ سینے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے

واجعله هاديا مهديا فانطلق اليها فكسرها وحرقها فارسل الى النبي

اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے آخر جریر گئے اور ذو الخلصہ کو توڑ کر جلا دیا پھر آپ کو خوشخبری کہلا

صلى الله عليه وسلم يبشره فقال رسول جرير يا رسول الله والذي بعثك

بھیجی جریر کا پیغام جو لایا تھا (حصین بن ربیعہ) وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر

بالحق ما جئتك حتى تركتها كانها جمل اجرب فبارك على خيل احمس ورجالها

بنا کر بھیجا میں اس وقت آپ پاس چلا جب میں نے خارشتی اونٹ کی طرح ف اس کو بنا کر چھوڑ دیا آپ نے احمس کے سواروں کو پانچ بار دعا دی

خمس مرات قال مسدد بيت في خثعم باب ما يعطى البشير واعطى كعب بن

مسدد نے اس حدیث میں یوں کہا ذو الخلصہ خثعم قبیلے میں ایک گھر تھا ف باب خوش خبر دینے والے کو انعام بخشش دلانا اور کعب بن مالک

مالك ثوبين حين بشر بالتوبة باب لا هجرة بعد الفتح حدثنا آدم

جب توبہ قبول ہونیکی خوشخبری ف دی گئی تو انہوں نے (خوش ہو کر) دو کپڑے انعام میں دیے باب مکہ فتح ہو کر بعد وہاں سے ہجرت فرض نہ رہی ف ہم سے

ابن ابي اياس حدثنا شيبان عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے

عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّ

انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت سے ثواب حاصل

نِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ

کرنے کی ہجرت رہا اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لیے نکلو تو نکل کھڑے ہو ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع

زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمٰنَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ

نے خبر دی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع سے انہوں نے کہا مجاشع

بِأَخِيْهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ

اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ مجالد

يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا مکہ فتح ہوئے بعد ہجرت کہاں رہی مگر میں اسلام پر اس سے بیعت لیتا ہوں

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو وَّابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح

يَقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلٰى عَائِشَةَ رض وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ

سے سنا وہ کہتے تھے میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رض کے پاس گیا وہ ثبیر پہاڑ پر جو مزدلفہ میں ہے ٹھیری ہوئی تھیں

لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ بَابٌ

انہوں نے کہا جب سے اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا ہجرت موقوف ہو گئی باب

إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِيْ شُعُوْرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ

ذمی یا مسلمان عورتوں کو ضرورت کے وقت بال دیکھنا درست ہے اسی طرح اُن کا ننگا کرنا جب وہ اللہ کی

اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا

نافرمانی کریں مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب طائفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ

ابن بشیر نے کہا ہم کو حصین بن عبدالرحمن نے خبر دی انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے جو عثمانی تھے

عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَا الَّذِيْ جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى

حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے انہوں نے حبان بن عطیہ سے کہا جو علوی تھے حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے میں جانتا ہوں تمہارے صاحب

الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوْا

کو خون ریزی پر کس بات نے دلیر کیا میں نے اُن سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر بن عوام رض کو روانہ کیا فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ

رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا

وہاں ایک عورت ہے تم کو ملیگی (سارہ جو ذی کافر تھی) حاطب نے ایک خط اُس کو دیا ہے (وہ خط لے آؤ) خیر ہم روضہ خاخ میں پہونچے اور عورت ملی

الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا

اُس سے پوچھا خط کہاں ہے کہنے لگی حاطب نے مجکو کوئی خط نہیں دیا ہم نے کہا تو خط نکال دے نہیں تو ہم تجھے ننگا کر دینگے آخر اُس نے اپنے نیفے میں سے وہ خط نکالکر دیا

فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا

(ہم وہ خط لے کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے حاطب کو بلا بھیجا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے میں کافر نہیں ہوں اور اسلام کی محبت تو میرے

حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

دل میں اور زیادہ ہوگئی (چہ جائیکہ کفر کی رغبت ہو) بات یہ ہے کہ آپ کے جتنے صحابہ ہیں اُن کے حمایتی مکہ میں موجود ہیں اُن کا گھر بار مال اسباب بچاتے ہیں میرا

وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حمایتی کوئی وہاں نہ تھا تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ مکہ کے کافروں پر کوئی احسان ہی کر کے اپنا گھر بار بچا لوں آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے

وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ

حضرت عمر رضہ نے عرض کیا مجکو چھوڑیئے میں اس کی گردن ماروں یہ منافق ہوگیا آپ نے فرمایا عمر رضہ تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے شاید بدر

عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهَذَا الَّذِي جَرَّأَهُ بَابُ اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ

والوں کو دیکھا اور فرمایا تم جو چاہو کرو (تمہاری مغفرت ہوچکی) ابو عبد الرحمن نے کہا حضرت علی رضہ کو اسی ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو) خون ریزی پر دلیر بنا دیا ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے اور حمید بن اسود نے انھوں نے

حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رض أَتَذْكُرُ

حبیب بن شہید سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے عبد اللہ بن زبیر رضہ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا تم کو وہ قصہ یاد ہے

إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا

جب ہم تم عبد اللہ بن عباس رضہ تینوں آگے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے (آپ جہاد سے لوٹے آرہے تھے) عبد اللہ بن جعفر نے کہا ہاں یاد ہے آنحضرت

وَتَرَكَكَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

اور تم کو چھوڑ دیا ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے زہری سے کہ سائب بن

قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رض ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ

یزید کہتے تھے ہم سب بچے ثنیۃ الوداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو گئے

الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ حَدَّثَنَا

(جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے) باب جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہے ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (جہاد)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ
سے لوٹتے تین بار اللہ اکبر کہتے یوں فرماتے انشاء اللہ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے

حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ
اپنے مالک کی تعریف کرنے والے سجدہ کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو اس اکیلے نے

وَحْدَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي
شکست دی ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق

إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ
نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ عسفان سے لوٹے (یعنی غزوہ بنی لحیان سے)

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھا لیا

حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
تھا اتنے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آنحضرت صلعم اور ام المومنین صفیہ دونوں گر پڑے یہ حال دیکھ کر ابو طلحہ جھٹ اونٹ پر سے کود پڑے کہنے لگے یا رسول اللہ

جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهَا
آپ پر صدقے کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں لگی آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے ابو طلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا اور ان کے پاس آئے وہ کپڑا حضرت صفیہ پر

عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
ڈال دیا پھر دونوں کے لیے سواری درست کی دونوں سوار ہو گئے اور ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے جب

أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ
مدینہ دکھلائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے

فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
برابر یہی (کلمے) مدینہ پہنچنے تک فرماتے رہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ
نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا وہ اور ابو طلحہ (جنگ خیبر سے)

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا
لوٹتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے آپ کے ساتھ ام المومنین صفیہ بھی تھیں آپ ان کو

على راحلته فلما كانوا ببعض الطريق عثرت الناقة فصرع النبي صلى

اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے رستے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا (ٹھوکر کھائی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم والمرأة وان ابا طلحة قال احسب قال اقتحم عن بعيره فاتى رسول

اور آپ کی بی بی ام المؤمنین دونوں نیچے آ رہے ابو طلحہ رضہ نے یوں کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہی کہا اپنے اونٹ سے کود پڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله جعلني الله فداءك هل اصابك من

کے پاس آئے کہنے لگے اے اللہ کے نبی اللہ مجھکو آپ پر فدا کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی

شيء قال لا ولكن عليك بالمرأة فالقى ابو طلحة ثوبه على وجهه فقصد

آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم عورت کی خبر لو ابو طلحہ رضہ کپڑا اپنے منہ پر ڈال حضرت صفیہ رضہ کی طرف

قصدها فالقى ثوبه عليها فقامت المرأة فشد لهما على راحلتهما فركبا

گئے اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا (ان کو چھپانے کو) پھر وہ کھڑی ہو گئیں ابو طلحہ رضہ نے اونٹنی کو مضبوط کسا (پالان مضبوط باندھی)

فساروا حتى اذا كانوا بظهر المدينة او قال اشرفوا على المدينة قال النبي

دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے سامنے پہنچے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (یہ راوی کی شک ہے) تو آپ نے

صلى الله عليه وسلم آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون فلم يزل

فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے برابر

يقولها حتى دخل المدينة

یہی (کلمہ) فرماتے رہے یہاں تک مدینہ پہنچے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب الصلاة اذا قدم من سفر

حدثنا سليمن بن حرب حدثنا

باب جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے (مسجد میں جاکر) نماز پڑھے ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبة عن محارب بن دثار قال سمعت جابر بن عبد الله رضه قال كنت

شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضہ سے سنا انہوں نے کہا میں سفر

مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فلما قدمنا المدينة قال لي ادخل

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جابر رضہ مسجد میں

المسجد فصل ركعتين حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب

جا اور دو رکعتیں (نفل) پڑھ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے

ف یعنے ایک دوگانہ اس شکریہ کا کہ اللہ تعالیٰ سفر سے صحیح سالم لایا اور مسجد میں ... پڑھے ... (حاشیہ، جزوی طور پر ناخوانا)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهٖ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ

انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا عبیداللہ بن کعب سے انہوں نے

كَعْبٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ

کعب بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دن چڑھے سفر سے لوٹ کر آتے تو (پہلے) مسجد میں جاتے

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے باب جب مسافر سفر سے لوٹ کر آئے تو (لوگوں کو) کھانا کھلائے (دعوت کرے) اور عبداللہ بن عمر رض

يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ

مہمانوں کی خاطر سے روزہ نہ رکھتے ف مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ

جابر بن عبداللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوۂ تبوک یا ذات الرقاع سے) لوٹ کر مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے ایک

جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اشْتَرٰى

اونٹ نحر کیا یا ایک گائے کاٹی معاذ بن معاذ عنبری نے شعبہ سے یوں روایت کی انہوں نے محارب سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ آنحضرت

مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِاُوْقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم کے بدل خریدا جب آپ صرار

صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ

میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو آپ نے ایک گائے کاٹنے کا حکم دیا ف سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا پھر جب مدینہ میں آئے آپ نے مجھ کو فرمایا

الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا

مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ اور آپ نے اونٹ کی قیمت مجھ کو دلوا دی ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا میں سفر سے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِيْنَةِ

دو رکعتیں (نفل) پڑھ ف صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک جانب (مدینہ سے تین میل پر پورب کی طرف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ

باب خمس کے فرض ہونے کا بیان ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے

عن الزهري قال اخبرني علي بن الحسين ان حسين بن علي عليهما السلام اخبره

انھون نے زہری کو کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسین نے اُن کو امام حسین علیہ السلام نے انھون نے کہا جناب امیر

ان عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم يوم بدر وكان النبي صلى الله عليه

المومنین علی بن ابی طالب نے کہا بدر کی لوٹ میں سے جو حصہ مجھ کو ملا اس میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خمس

وسلم اعطاني شارفا من الخمس فلما اردت ان ابتني بفاطمة بنت رسول الله صلى

میں سے ایک جوان اونٹنی مجھ کو عنایت فرمائی ف۲ جب میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ

الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا من بني قينقاع ان يرتحل معي فناتي باذخر

زہرا سے صحبت کروں تو میں نے بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) کے ایک سنار سے (نام نامعلوم) ٹھہرایا تھا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں

اردت ان ابيعه الصواغين واستعين به في وليمة عرسي فبينا انا اجمع

اذخر گھاس (جنگل سے) لائیں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کرونگا خیر میں اپنی اونٹنیوں کا سامان جمع

لشارفي متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفاي مناختان الى جنب

کر رہا تھا جیسے پالان تھیلے رسیاں وغیرہ اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے حجرے کے بازو

حجرة رجل من الانصار رجعت حين جمعت ما جمعت فاذا شارفاي قد اجتب

بیٹھی تھیں جب میں سامان فراہم کر کے لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے

اسنمتهما وبقرت خواصرهما واخذ من اكبادهما فلم املك عيني حين رايت ذلك

ہیں اور کوکھیں پھاڑ کر اُن کی کلیجیاں نکال لی ہیں یہ حال دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا میں بے اختیار رو دیا

المنظر منهما فقلت من فعل هذا فقالوا فعل حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا

میں نے پوچھا یہ کس کا کام ہے لوگوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب کا وہ اس گھر میں موجود

البيت في شرب من الانصار فانطلقت حتى ادخل على النبي صلى الله عليه وسلم

ہیں انصار کے ساتھ (شراب) پی رہے ہیں میں وہاں سے چلا اور (سیدھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وعنده زيد بن حارثة فعرف النبي صلى الله عليه وسلم في وجهي الذي لقيت

اس وقت آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھکر تاڑ لیا کہ میں بڑے صدمے میں ہوں

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما لك فقلت يا رسول الله ما رايت كاليوم قط

آپ نے پوچھا علی کہہ تو کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج کا سا مصیبت کا دن کبھی نہیں دیکھا

عدا حمزة على ناقتي فاجب اسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه

حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا اُن کے کوہان کاٹ ڈالے اُن کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور بیٹھے اس گھر میں کئی یاروں کے ساتھ

شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته

انا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستاذن فاذنوا لهم فاذا

هم شرب فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فاذا حمزة

قد ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعد

النظر فنظر الى ركبته ثم صعد النظر فنظر الى سرته ثم صعد النظر فنظر الى

وجهه ثم قال حمزة هل انتم الا عبيد لابي فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم

انه قد ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه القهقرى فخرجنا

معه حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن

ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة ام المؤمنين رض اخبرته ان

فاطمة عليها السلام ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم سالت ابا بكر الصديق

بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقسم لها ميراثها ما ترك رسول

الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله عليه فقال لها ابو بكر ان رسول الله صلى

الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة فغضبت فاطمة بنت رسول الله صلى

فهجرت ابا بكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت وعاشت بعد رسول

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک اُن سے نہ ملیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد

الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر قالت وكانت فاطمة تسأل ابا بكر نصيبها

چھ مہینے تو زندہ رہیں ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حصہ اُس مال میں سے مانگتی تھیں

مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا خیبر اور فدک ف۲ اور مدینہ کے صدقہ میں سے

فأبى ابو بكر عليها ذلك وقال لست تاركا شيئا كان رسول الله صلى الله عليه و

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ دیا وہ کہنے لگے میں کوئی بات چھوڑنے والا نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا

سلم يعمل به الا عملت به فاني اخشى ان تركت شيئا من امره ان ازيغ فاما

کرتے تھے جیسا آپ کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرتا رہوں گا میں ڈرتا ہوں آپ کی کوئی بات چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤں ف۳ پھر حضرت

صدقته بالمدينة فدفعها عمر الى علي وعباس فاما خيبر وفدك فامسكها

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں مدینہ کا صدقہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا لیکن خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک

عمر وقال هما صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانتا لحقوقه التي تعروه

رکھا اور کہا یہ دونوں جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وظیفہ معمولی حقوق اور مصارف کے لیے جو آپ کو پیش آتے رکھی تھیں یہ جائیدادیں

ونوائبه وامرهما الى من ولي الامر قال فهما على ذلك الى اليوم حدثنا

اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ (حاکم) ہو زہری نے کہا آج تک اسی پر عمل ہے کہ یہ دونوں جائیدادیں حاکم کے قبضے میں رہتی ہیں ف ہم سے

اسحق بن محمد الفروي حدثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن مالك بن

اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے مالک بن

اوس بن الحدثان وكان محمد بن جبير ذكر لي ذكرا من حديثه ذلك فانطلقت

اوس بن حدثان سے زہری نے کہا پہلے محمد بن جبیر نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود

حتى ادخل على مالك بن اوس فسألته عن ذلك الحديث فقال مالك بينا

مالک بن اوس پاس گیا اور اُن سے یہ حدیث پوچھی مالک نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں

انا جالس في اهلي حين متع النهار اذا رسول عمر بن الخطاب يأتيني فقال اجب

اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب دن چڑھ گیا اور دھوپ گرم ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بلانیوالا میرے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین

امير المؤمنين فانطلقت معه حتى ادخل على عمر فاذا هو جالس على رمال سرير

تجھ کو بلاتے ہیں میں اس کے ساتھ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاس پہنچا وہ ایک کھری چارپائی پر بوریا بچھائے

لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ

بوریئے پر (بیچ میں) کچھونا نہ تھا ۔ ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دیئے ہوئے بیٹھے تھے ۔ میں نے ان کو سلام کیا ۔ اور بیٹھ گیا

فَقَالَ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ

انہوں نے کہا مالک! تمہاری قوم میں سے کچھ گھر والے ہمارے پاس (مدینہ میں) آئے ہیں میں نے ان کو کچھ دینے کا حکم دیا ہے تم

فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا

ان کو بانٹ دو ۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین یہ کام کسی اور سے لیجئے تو بہتر ہے ۔ انہوں نے کہا ارے بھلے آدمی تو بانٹ دے اس میں کیا قباحت ہے

الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ

خیر میں انہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان یرفا آیا اور کہنے لگا عثمان بن عفان رض اور عبدالرحمن

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ

بن عوف اور زبیر بن عوام رض اور سعد بن ابی وقاص آئے ہیں آپ کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا آنے دے

فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ

خیر وہ آئے انہوں نے سلام کیا بیٹھ گئے یرفا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علی رض اور عباس رض آئے ہیں انہوں نے کہا آنے دے

قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ

وہ بھی آئے دونوں نے سلام کیا اور بیٹھے حضرت عباس رض کہنے لگے امیر المومنین میرا اور

بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان کا (حضرت علی رض کا) جھگڑا فیصلہ کر دیجئے دونوں صاحب اس جایداد کے بارے میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو

مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا

بنی نضیر کے مال میں سے دلائی تھی حضرت عثمان رض اور ان کے ساتھی کہنے لگے ہاں امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور

وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ قَالَ عُمَرُ تَيْدَكُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ

ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے بے فکر کر دیجئے حضرت عمر رض نے کہا ٹھیرو دم لو میں تم سے اس خدا کی قسم دے کر جس کے حکم سے آسمان اور

السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ

زمین قائم ہیں قسم دیکر یہ پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی

مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ

وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ سنکر حضرت عثمان رض اور ان کے ساتھی بولے

قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ

بیشک آنحضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے اس وقت حضرت عمر رض علی رض اور عباس رض کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے اب میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ قد قالَ ذٰلکَ قالا قد قالَ ذٰلکَ قالَ عمرُ فإنّی أحدّثکم

نے یہ فرمایا تھا (یا نہیں) انھوں نے کہا بیشک فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اب میں اس معاملہ

عن ھٰذا الأمرِ إنّ اللہَ قد خصّ رسولَہ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فی ھٰذا الفیءِ

کی تفصیل بیان کرتا ہوں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت میں سے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خاص رعایت رکھی ہے جو

بشیءٍ لم یعطہ أحدًا غیرَہ ثمّ قرأ وما أفاءَ اللہُ علٰی رسولِہ منھم إلٰی قولِہ

اور کسی کو نہیں دیا پھر سورۂ حشر کی یہ آیت پڑھی و ما افاء اللہ علی رسولہ سے اخیر علیٰ کل شیء قدیر

قدیرٌ فکانت ھٰذہ خالصةً لرسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ واللہِ ما احتازھا

تک تو یہ جائدادیں (بنی نضیر خیبر فدک وغیرہ) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں مگر قسم خدا کی یہ جائدادیں آنحضرت نے

دونکم ولا استأثرَ بھا علیکم قد أعطاکموہ وبثّھا فیکم حتّی بقی منھا ھٰذا

تم کو چھوڑ کر اپنے لیے جوڑ نہیں رکھی نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں یہ جو جائداد بچ رہی اس میں

المالُ فکانَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ ینفقُ علٰی أھلِہ نفقةَ سنتِھم

سے آپ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچ کیا کرتے

من ھٰذا المالِ ثمّ یأخذُ ما بقیَ فیجعلُہ مجعلَ مالِ اللہِ فعملَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ

بعد اس کے جو باقی رہتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو

علیہِ وسلّمَ بذٰلکَ حیاتَہ أنشدکم باللہِ ھل تعلمونَ ذٰلکَ قالوا نعم ثمّ

اپنی زندگی میں ایسا ہی کرتے رہے حاضرین (یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی) تم کو خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے انھوں نے کہا بیشک جانتے ہیں

قالَ لعلیٍّ وعبّاسٍ أنشدکما باللہِ ھل تعلمانِ ذٰلکَ قالَ عمرُ ثمّ توفّی اللہُ نبیَّہ

پھر حضرت عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ سے کہا کیوں تم کو بھی خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے (انھوں نے کہا بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے یوں کہا اللہ نے اپنے

صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فقالَ أبو بکرٍ أنا ولیُّ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ

پیغمبر کو دنیا سے اٹھا لیا تو ابو بکر صدیقؓ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں

فقبضھا أبو بکرٍ فعملَ فیھا بما عملَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ واللہُ یعلمُ إنّہ

اور انھوں نے یہ جائدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آمدنی سے کرتے تھے وہ کرتے رہے خدا

فیھا لصادقٌ بارٌّ راشدٌ تابعٌ للحقّ ثمّ توفّی اللہُ أبا بکرٍ فکنتُ أنا ولیَّ أبی بکرٍ

جانتا ہے کہ ابو بکرؓ سچے نیک سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے پھر اللہ نے ابو بکرؓ کو بھی اٹھا لیا میں ابو بکرؓ کا جانشین بنا

فقبضتُھا سنتینِ من إمارتی أعملُ فیھا بما عملَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ

میں نے اپنی حکومت کے شروع میں دو برس تک ان جائدادوں کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ

وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي

کرتے رہے دلیا ہی میں بھی کرتا رہا خدا اس بات کا گواہ ہے کہ میں ان جائدادوں کی نسبت سچا نیک سیدھی راہ پر حق کے تابع رہا پھر تم دونوں میرے

تُكَلِّمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ

پاس آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے تم دونوں ایک تھے عباس تم یہ کہتے کہ میرے بھتیجے کے مال سے

مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَجَاءَنِي هٰذَا يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا

میرا حصہ دلا دو اور ان صاحب یعنی علی نے یہ کہا میری بی بی کا حصہ اس کے باپ کے مال میں سے مجھ کو دلا دو میں نے تم دونوں

فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

سے یہ کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے

فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا

پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائدادوں کو تمہارے قبضے میں دیدوں تو میں نے تم سے کہا دیکھو اگر تم چاہو تو میں یہ جائدادیں تمہارے سپرد کئے دیتا

عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں لیکن اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم ان کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضہ صدیق اپنی خلافت میں کرتے

وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ

رہے اور جو کام میں اپنی حکومت کے ابتدا سے کرتا رہا تم نے (اس شرط کو قبول کر کے) درخواست کی کہ جائدادیں ہم کو دیدو میں نے اسی

دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ

شرط پر دیدیں حاضرین (یعنی حضرت عثمان اور ان کے ساتھی) بولو میں نے یہ جائدادیں اسی شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا نہیں انھوں نے کہا بیشک اسی

أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا

شرط پر دی ہیں پھر حضرت عمر رضہ علی رضہ اور عباس کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں میں نے اسی شرط پر یہ جائدادیں تم کو حوالہ کی ہیں یا نہیں انھوں

نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَ

نے کہا بیشک حضرت عمر رضہ نے کہا تو پھر مجھ سے کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو (کیا جائداد کو تقسیم کرانا چاہتے ہو) قسم اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں

الْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي

میں تو اس کے سوا اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہاں یہ دوسری بات ہے اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر جائداد میرے سپرد کر دو میں اس کا بھی کام

أَكْفِيكُمَاهَا بَابٌ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

دیکھ لونگا باب لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا دین (ایمان) میں داخل ہے ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

انھوں نے ابو جمرہ ضبعی سے انھوں نے کہا میں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس (قبیلے) کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا

انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کافر بستے ہیں تو ہم حرمت والے مہینے کے سوا

نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا

اور مہینوں میں آپ تک نہیں پہنچ سکتے ہیں ہم کو ایسی ایک بات بتلا دیجئے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی بتا دیں

قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں (جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) آپ نے انگلیوں پر گنا اس کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی

وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا

سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا جو مال لوٹ میں ہاتھ آئے

لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ بَابُ

میں سے پانچواں حصہ (حاکم اسلام کو) ادا کرنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے

نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بی بیوں کے خرچہ کا بیان ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي

سلم نے فرمایا میرے وارث میرے بعد ایک اشرفی بھی نہ بانٹیں (میرا ترکہ تقسیم نہ کریں) میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میری رانڈوں اور بی بیوں کا خرچ

وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

نکال کر باقی سب صدقہ ہے ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت

وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ

میرے گھر میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جگر والا (جاندار) کھا کر بسر کر سکے البتہ مچان پر (یا طاق پر) تھوڑے جو رکھے تھے میں اسی میں سے

حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ

کھاتی رہی ایک مدت گذر گئی میں نے ان کو ناپا جب وہ ختم ہو گئے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ کو

حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چھوڑا نہیں

وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ

روپیہ نقد مدد پیسہ وغیرہ) مگر اپنے ہتھیار اور اور سفید خچر اور کچھ زمین اس کو بھی آپ فرما گئے تھے کہ وہ صدقہ ہے **ف باب** آپ کی بی بیوں کے

أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَقَرْنَ

گھروں کا بیان اور گھروں کا ان کی طرف نسبت دینا اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ احزاب میں) فرمانا تم

فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى

گھروں میں عزت سے رہو اور اسی سورت میں فرمایا مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اذن لیے نہ جاؤ **ف** ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا

وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

اور محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا

قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دوسری بی بیوں سے آپ نے اجازت چاہی بیماری کے دن میرے گھر میں **ف**

فَأَذِنَّ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ

انہوں نے اجازت دی ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع نے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا حضرت

قَالَتْ عَائِشَةُ رض تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي

عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میں میرے حلق اور سینے کے

وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ

بیچ میں ہوئی اور اللہ نے (مرتے وقت) میرا آپ کا تھوک بھی ملا دیا۔ ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن **ف** ایک مسواک لیکر آئے آپ (بیماری کے ضعف سے) اس کو

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ حَدَّثَنَا

چبا نہ سکے میں نے چبا کر آپ کے دانتوں پر ملی ہم سے

سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے

شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا

انہوں نے امام علی بن حسین (زین العابدین) سے ان سے حضرت صفیہ رضہ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں بیان کیا

جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

وہ آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم تزوره وهو معتكف في المسجد في العشر الأواخر من رمضان ثم قامت

علیہ وسلم سے ملنے کے لیے مسجد میں آئیں اور وہاں کے اندر تب میں اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹنے لگے

تنقلب فقام معها رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا بلغ قريبا من باب

لیے اٹھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ (اُن کو گھر پہنچانے کے لیے) کھڑے ہوئے مسجد کے قریب پہنچے جہاں

المسجد عند باب أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم مر بهما رجلان من الأنصار

ام المومنین ام سلمہ کا دروازہ تھا تو دو انصاری مرد (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) ملے

فسلما على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نفذا فقال لهما رسول الله صلى الله

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کر کے آگے نکل گئے آپ نے اُن سے فرمایا ٹھیرو (یہ عورت میری بی بی ہے)

عليه وسلم على رسلكما قالا سبحان الله يا رسول الله وكبر عليهما ذلك فقال

وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ اور آپ کا فرمانا اُن پر شاق گذرا ف آپ نے فرمایا بات یہ ہے

إن الشيطان يبلغ من الإنسان مبلغ الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شيئا

کہ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں (ہر رگ و پے میں) بہہ جاتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (وسوسہ) نہ ڈالے ف

حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن محمد بن

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ

يحيى بن حبان عن واسع بن حبان عن عبد الله بن عمر رض قال ارتقيت فوق بيت

ابن حبان سے انہوں نے واسع بن حبان سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا میں ام المومنین حفصہ رض

حفصة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته مستدبر القبلة مستقبل

کے گھر پر چڑھا ف میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کی طرف پیٹھ کیے شام کی طرف منہ کیے حاجت پوری کر رہے

الشام حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن هشام عن أبيه

ہیں ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے

أن عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس

حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھ لیتے کہ دھوپ اُن کے حجرے سے

لم تخرج من حجرتها حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن

نہیں نکلی ف اوپر (دیواروں پر) نہ چڑھی ہوتی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ

عبد الله رض قال قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا فأشار نحو مسكن عائشة

بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ رض کے گھر کی طرف اشارہ کیا ف (یعنی پورب کی طرف)

فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلٰثًا مِّنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے یعنی شیطان کا سر نمود ہو گا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا

يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ

ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت عائشہ

زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ اِنْسَانٍ يَّسْتَأْذِنُ فِىْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

رکھتے تھے اتنے میں انہوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا ف میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَأْذِنُ فِىْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا

یہ کوئی مرد ہے جو آپ کے گھر میں جانا چاہتا ہے آنحضرت نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے

لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِىِّ صَلَّى

حفصہ کا دودھ چچا (نام معلوم) دودھ سے بھی وہ سب رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے (نسب سے) حرام ہوتے ہیں باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور تلوار

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ

اور پیالہ اور مہر کا بیان اور آپ کے بعد جو خلیفہ گذرے انہوں نے

مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَاٰنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ اَصْحَابُهُ وَ

یہ چیزیں استعمال کیں ان کو تقسیم نہیں کیا اور آپ کے موئے مبارک اور نعلین اور برتنوں کا بیان جن کو آپ کے اصحاب وغیرہ نے آپ کی وفات کے

غَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ

بعد متبرک سمجھا ف ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ نے انہوں نے

ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ

ثمامہ سے انہوں نے انس رض سے جب ابوبکر رض خلیفہ ہوئے تو ان کو بحرین کی طرف (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر

وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ

مہر لگائی مہر میں تین سطریں کندہ تھیں ایک سطر میں محمد ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ

حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِىُّ حَدَّثَنَا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ اسدی نے کہا ہم سے

عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِىْ

عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انس رض نے ہم کو دو پرانی جوتیاں نکال کر بتائیں جن پر دو تسمے لگے تھے پھر ثابت نے مجھ سے

ثابت البنانی بعد عن انس انھما نعلا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی محمد

نے بیان کیا انس کہتے تھے وہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مجھ سے محمد بن بشار

ابن بشار حدثنا عبد الوھاب حدثنا ایوب عن حمید بن ھلال عن ابی بردۃ قال

نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے کہا حضرت

اخرجت الینا عائشۃ رض کساء ملبدا وقالت فی ھذا نزع روح النبی صلی اللہ

عائشہ رض نے ہم کو ایک پیوندکی ہوئی کملی نکال کر بتائی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات

علیہ وسلم وزاد سلیمن عن حمید عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ ازارا

پائی اور سلیمان بن مغیرہ نے حمید سے انہوں نے ابو بردہ سے اتنا زیادہ کیا حضرت عائشہ رض نے ایک موٹا تہبند نکالا

غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من ھذہ التی یدعونھا الملبدۃ حدثنا عبدان

جو یمن کے ملک میں بنتا ہے اور ایک کمل انہی کملوں میں سے جن کو تم ملبد (یعنے موٹا یا پیوند دار) کہتے ہو ہم سے عبدان نے بیان

عن ابی حمزۃ عن عاصم عن ابن سیرین عن انس بن مالک رض ان قدح النبی

کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی پینے کا

صلی اللہ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلۃ من فضۃ قال عاصم

پیالہ ٹوٹ گیا آپ نے جہاں ٹوٹا تھا وہاں چاندی کی زنجیر سے جوڑا لیا عاصم کہتے ہیں

رایت القدح وشربت فیہ حدثنا سعید بن محمد الجرمی حدثنا یعقوب

میں نے وہ پیالہ دیکھا اور (تبرکاً) اس میں پانی پیا ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم

ابن ابراھیم حدثنا ابی ان الولید بن کثیر حدثہ عن محمد بن عمرو بن حلحلۃ

نے کہا ہم سے میرے باپ نے ان سے ولید بن کثیر نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے

الدؤلی حدثہ ان ابن شھاب حدثہ ان علی بن حسین حدثہ انھم حین

انہوں نے ابن شہاب زہری سے ان سے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے بیان کیا جب وہ

قدموا المدینۃ من عند یزید بن معویۃ مقتل حسین بن علی رحمۃ اللہ

یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آئے

علیہ لقیہ المسور بن مخرمۃ فقال لہ ھل لک الی من حاجۃ تامرنی بھا فقلت

تو ان سے مسور بن مخرمہ رض ملے اور کہنے لگے آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمایئے میں بجا لاؤں میں نے کہا

لہ لا فقال لہ فھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخاف

مجھے کوئی ضرورت نہیں تب مسور نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو آپ پاس ہے وہ آپ مجھ کو دیدیجئے میں ڈرتا ہوں

أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يَخْلُصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ

کہیں یہ لوگ (یعنی امیر ظالم) اس پر دست (یعنی آپ سے چھین نہ لیں خدا کی قسم اگر آپ یہ مجھ کو دے دینگے تو ان کو اس وقت تک ملنے کا جب تک میری جان ہے

نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ

(میں نے خود) ایک قصہ بیان کیا کہ حضرت علی رضنے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا حضرت فاطمہ رضہ کے ہوتے ہوئے تو میں نے خود آنحضرت

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ اسی منبر پر فرما رہے تھے ان دنوں میں جوان ہو گیا تھا

مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ

فاطمہ رض میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے (جگر پارہ) مجھ کو ڈر ہے وہ کسی گناہ میں نہ پڑ جائے پھر آپ نے بنی عبد شمس قبیلے کے ایک داماد بیٹے عاص بن

بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي

ربیع کا ذکر کیا جسکے رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی جو وعدہ کیا وہ پورا کیا

فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ

اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جو چیز (نکاح ثانی) حلال ہے اس کو حرام کر دوں یا حرام کو حلال بلکہ میرا مطلب یہ ہے قسم خدا کی اللہ کے رسول

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ (ایک مرد پاس) کبھی نہیں اکٹھا ہونگی ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے منذر بن یعلے سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا

لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رض ذَاكِرًا عُثْمَانَ رض ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ

اگر حضرت علی رض حضرت عثمان رض کو برا کہنے والے ہوتے تو اس دن کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمان رض کے عاملوں کے (جو زکوۃ تحصیلتے ہیں) شکایت کرتے

لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ

انکے پاس آئے انہوں نے مجھ سے کہا عثمان پاس جا (یہ زکوۃ کا پروانہ لیتا جا) کہہ یہ پروانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا ہے تم اپنے عاملوں کو حکم

سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ

دو اس کے موافق عمل کریں جب میں وہ پروانہ لیکر حضرت عثمان رض پاس آیا تو انہوں نے کہا ہم کو اس کی حاجت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اسکی نقل موجود ہے) میں نے جا کر حضرت

ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ

کہا جہاں سے یہ پروانہ لیا وہیں رکھ دو حمیدی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے کہا

سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ

میں نے منذر ثوری سے سنا انہوں نے محمد بن حنفیہ سے کہ والد نے مجھ کو ایک پروانہ دیکر حضرت عثمان رض پاس بھیجا

ف اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع محمد بن سوقہ سے اور محمد بن سوقہ کا منذر سے بصراحت معلوم ہو

بِهِ اِلٰى عُثْمٰنَ فَاِنَّ فِيْهِ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ

یہ کہا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زکوۃ کا بیان ہے

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِيْنِ وَاِيْثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْاَرَامِلَ حِيْنَ سَاَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى اَنْ يُّخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا اِلَى اللّٰهِ

باب اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں (جیسے ضیافت سامان جہاد کی خریدی وغیرہ) اور محتاجوں کے لیے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفہ والوں (محتاجوں) اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہؓ کے آرام پر مقدم رکھی جب انہوں نے قیدیوں میں سے ایک خدمتگار آپ سے مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا جو چکی پیسنے میں ہوتی ہے آپ نے انکا کام خدا پر رکھا

حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو حکم نے کہا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا کہا ہم سے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیسنے کی تکلیف ہوتی پھر ان کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے ہیں وہ آپ پاس تشریف لائیں ایک لونڈی یا غلام خدمت کے لیے آپ سے مانگیں آپ نہیں ملے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بیان کر دیا حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا جب آپ تشریف لائے حضرت علیؓ کہتے ہیں یہ سنکر آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم بچھونوں پر لیٹ چکے تھے (رات ہی کو) ہم اٹھنا چاہا آپ نے فرمایا لیٹے رہو آپ میرے اور حضرت فاطمہؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی (لونڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے جو تم مانگتی ہو

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ يَعْنِيْ لِلرَّسُوْلِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) یہ فرمانا جو کچھ تم لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے یعنی رسول اس کو تقسیم کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو بانٹنے والا اور خزانچی ہوں اور دینے والا اللہ ہے

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

شعبہ نے انھوں نے سلیمان اور منصور اور قتادہ سے اُن سب نے سنا سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر بن عبداللہ رض سے

قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي

انھوں نے کہا ہماری قوم انصار میں ایک شخص (انس بن فضالہ) کا لڑکا پیدا ہوا اُس نے محمد اُس کا نام رکھنا چاہا شعبہ نے منصور سے یوں

حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ اِنَّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِيْ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اُس بچہ کو اپنی گردن پر اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا

اور سلیمان کی روایت میں یوں ہے اُس انصاری کا ایک لڑکا پیدا ہوا اُس نے محمد اُس کا نام رکھنا چاہا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا میرے نام

بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ

پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو ف کیونکہ میں اللہ کی طرف سے قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا ہوں (اس لیے میری کنیت ابوالقاسم ہے) میں تم کو

قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ

میں قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ تم میں تقسیم کروں عمرو بن مرزوق نے کہا ف ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے کہا میں نے سالم سے سنا انھوں نے

اَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا

جابر رض سے کہ اُس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا (تو اُس کے باپ کو ابوالقاسم کہیں) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت

بِكُنْيَتِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي

رکھو ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے

الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ

انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے انھوں نے کہا ہم لوگوں (یعنی انصار) میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اُس نے اُس کا نام قاسم رکھا

فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انصار کہنے لگے ہم تو تجھ کو ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے ف یہ سنکر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيْكَ

آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بچہ پیدا ہوا میں نے اُس کا نام قاسم رکھا تو انصاری کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت

اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوْا

ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے آپ نے فرمایا انصار نے اچھا کیا میرے نام پر نام رکھو

بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُّوْنُسَ

لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں ف ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے [illegible] انھوں نے یونس سے

عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن انه سمع معوية قال قال رسول الله صلى

انھوں نے زہری سے انھوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انھوں نے معاویہ سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين والله المعطي وانا القاسم و

اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں

لا تزال هذه الامة ظاهرين على من خالفهم حتى يأتي امر الله وهم ظاهرون

یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائیگا (قیامت) اور وہ غالب ہی ہوں گے

حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عبد الرحمن بن ابي

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے

عمرة عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اعطيكم ولا

انھوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں تم کو دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں

امنعكم انا قاسم اضع حيث امرت حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا

(اللہ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں جہاں مجھ کو حکم ہوتا ہے اُس کو دیتا ہوں ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے

سعيد بن ابي ايوب قال حدثني ابو الاسود عن ابن ابي عياش واسمه نعمن

سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابو الاسود نے انھوں نے ابن ابی عیاش سے اُن کا نام نعمان تھا

عن خولة الانصارية رض قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان رجالا

انھوں نے خولہ بنت قیس انصاریہ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو (جو مسلمانوں کا حق ہے)

يتخوضون في مال الله بغير حق فلهم النار يوم القيمة باب قول النبي صلى

بیجا اڑاتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائینگے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

الله عليه وسلم احلت لكم الغنائم وقال الله تعالى وعدكم الله مغانم كثيرة

فرمانا تمہارے لیے لوٹ کے مال حلال کیے گئے اور اللہ تعالی نے (سورہ فتح میں) فرمایا اللہ نے تم سے بہت سی لوٹوں کا وعدہ کیا ہے

تاخذونها فعجل لكم هذه وهي للعامة حتى يبينه الرسول صلى الله عليه و

اب یہ جلدی تم کو دلا دی تو لوٹ کا مال (قرآن کے رو سے) سب لوگوں کا حق ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ کون کون اس کے مستحق ہیں

سلم حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا حصين عن عامر عن عروة البارقي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حصین نے انھوں نے عامر سے انھوں نے عروہ بارقی سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير الاجر والمغنم

انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر اور برکت (آخرت میں) اجر اور (دنیا میں) لوٹ بندھی ہے

إلى يوم القيامة حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج

ہوئی ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے

عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا هلك كسرى فلا كسرى

انہوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر جائیگا تو اُس کے بعد دوسرا کسریٰ

بعده وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده والذي نفسي بيده لتنفقن كنوزهما

نہیں بیٹھنے کا (یا اُس کی سلطنت تمام ہو گئی) اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائیگا تو اُس کے بعد دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اُس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ان دونوں کے خزانے

في سبيل الله حدثنا إسحق سمع جريرا عن عبد الملك عن جابر بن سمرة رض قال

اللہ کی راہ میں خرچ کئے جاوینگے ف ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے جریر سے سنا انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده وإذا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ مر جائیگا تو اب دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر

هلك قيصر فلا قيصر بعده والذي نفسي بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله

مر جائیگا تو دوسرا قیصر کوئی نہیں بیٹھنے کا قسم اُس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اُن کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جاوینگے

حدثنا محمد بن سنان حدثنا هشيم أخبرنا سيار حدثنا يزيد الفقير

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو سیار بن ابی سیار نے خبر دی کہا ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا

حدثنا جابر بن عبد الله رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحلت لي

کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے لوٹ کے مال حلال کیے

الغنائم حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي

گئے ف ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی

هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكفل الله لمن جاهد في سبيله

سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے جہاد ہی کی نیت

لا يخرجه إلا الجهاد في سبيله وتصديق كلماته بأن يدخله الجنة أو يرجعه

سے نکلے اللہ کی کلام اس کے وعدے کو سچ جانکر تو اللہ اُس کا ضامن ہے یا تو اُس کو شہید کر کے بہشت میں

إلى مسكنه الذي خرج منه مع أجر أو غنيمة حدثنا محمد بن العلاء حدثنا

لیجائیگا ف یا اُس کو ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اُس کے گھر لوٹا لائیگا ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

ابن المبارك عن معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله

عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے کہا (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے

صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع

ایک پیغمبر (یوشع علیہ السلام) نے جہاد کیا انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص (جہاد کے لیے) نہ جائے

امراۃ وھو یرید ان یبنی بھا ولما یبن بھا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع

جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی اس سے صحبت نہ کی ہو اور جس نے گھر بنائے ہوں ان کے چھت نہ باندھے ہوں نہ دیواریں اٹھایا

سقوفھا ولا احد اشتری غنما او خلفات وھو ینتظر ولادھا فغزا فدنا من

نہ ہوں اور جس نے گابھن (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں مول لی ہوں اور ان کے جننے کا منتظر ہو پھر وہ جہاد کے لیے گئے اور بستی کے نزدیک پہنچے

القریۃ صلاۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور

عصر کا وقت ہو گیا تھا یا نزدیک تھا انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے کہا تو بھی خدا کا تابع فرمان ہے میں بھی اسی کا تابع دار ہوں

اللھم احبسھا علینا فحبست حتی فتح اللہ علیہ فجمع الغنائم فجاءت یعنی النار

یا اللہ سورج کو روک دے وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ انہوں نے فتح حاصل کی اور لوٹ کے مالوں کو اکٹھا کیا آسمان سے آگ آئی

لتاکلھا فلم تطعمھا فقال ان فیکم غلولا فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فلزقت

اس کو جلانے کو مگر اس نے نہ جلایا انہوں نے کہا تم میں کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہے اب تم میں ہر قبیلے میں سے ایک شخص مجھ سے ہاتھ ملائے [illegible]

ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلیبایعنی قبیلتک فلزقت ید رجلین

ایک شخص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا انہوں نے کہا تیرے ہی قبیلے والوں نے چوری کی ہے اپنے قبیلے والوں کو ہاتھ ملانے کو کہہ (ایسا ہی ہوا) تو دو تین شخصوں کے

او ثلاثۃ بیدہ فقال فیکم الغلول فجاءوا براس مثل راس بقرۃ من الذھب

ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گئے آخر مجبور ہو کر چوری کا مال گائے کے سر برابر سونا لائے اس کو

فوضعوھا فجاءت النار فاکلتھا ثم احل اللہ لنا الغنائم رای ضعفنا وعجزنا

رکھا تب آگ آئی اور سب کو جلا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کی کم طاقتی اور عاجزی ملاحظہ فرما کر ہمارے لیے لوٹ کے مال درست کر دیے

فاحلھا لنا باب الغنیمۃ لمن شھد الوقعۃ حدثنا صدقۃ اخبرنا

باب لوٹ کا مال ان لوگوں کو ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوں ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو

عبد الرحمن عن مالک عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر رض لولا اخر المسلمین

عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا

ما فتحت قریۃ الا قسمتھا بین اھلھا کما قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر باب

تو میں جو بستی فتح کرتا فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا باب

من قاتل للمغنم ھل ینقص من اجرہ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر

اگر کوئی لوٹ حاصل کرنے کے لیے لڑے [illegible] کیا اس کا ثواب گھٹ جائے گا [illegible] ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے [illegible]

حدثنا شعبة عن عمرو قال سمعت ابا وائل قال حدثنا ابو موسى الاشعري رض

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا کہا ہم سے ابو موسیٰ اشعری رض نے

قال قال اعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل

بیان کیا انہوں نے کہا ایک گنوار (لاحق بن ضمیرہ باہلی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا کوئی شخص لوٹ کے لیے لڑتا ہے کوئی اس لیے کہ لوگ اس کا

ليذكر ويقاتل ليرى مكانه من في سبيل الله فقال من قاتل لتكون كلمة

تذکرہ کریں (ناموری کے لیے) کوئی اس لیے کہ لوگ اس کی بہادری دیکھیں تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول

الله هي العليا فهو في سبيل الله باب قسمة الامام ما يقدم عليه ويخبأ

بالا ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے باب امام کے پاس جو کافر لوگ تحفہ بھیجیں اس کو بانٹ دینا اس میں سے کچھ اس کے لیے جو حاضر نہ

لمن لم يحضره او غاب عنه حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد

ہو رکھ چھوڑنا جیسا کہتا ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید

ابن زيد عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة ان النبي صلى الله عليه وسلم

نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

أهديت له اقبية من ديباج مزررة بالذهب فقسمها في ناس من اصحابه

دیبا کی (ریشمی) کچھ قبائیں جن میں سنہری گھنڈیاں لگے تھے تحفہ آئیں آپ نے اپنے چند اصحاب کو تقسیم کر دیں

وعزل منها واحدة لمخرمة بن نوفل فجاء ومعه ابنه المسور بن مخرمة فقام

اور ایک قبا مخرمہ بن نوفل کے لیے اٹھا رکھی پھر مخرمہ اپنے بیٹے مسور کو لیے ہوئے آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور دروازے

على الباب فقال ادعه لي فسمع النبي صلى الله عليه وسلم صوته فاخذ قباء

پر کھڑے ہو گئے (آپ اندر تھے) انہوں نے اپنے بیٹے مسور سے کہا (اندر جا) آپ کو میرے پاس بلا لا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کی آواز سن لی آپ وہ قبا لیے ہوئے

فتلقاه به واستقبله بازراره فقال يا ابا المسور خبأت هذا لك يا ابا المسور

اس کی گھنڈیاں آگے سامنے کیے ہوئے باہر آئے اور فرمانے لگے ابو المسور میں نے یہ قبا تیرے لیے چھپا رکھی تھی اے ابو المسور میں نے یہ قبا

خبأت هذا لك وكان في خلقه شدة ورواه ابن علية عن ايوب قال

تیرے لیے چھپا رکھی تھی اور مخرمہ کی مزاج میں ذرا تیزی تھی اس حدیث کو اسمعیل بن علیہ نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے

حاتم بن وردان حدثنا ايوب عن ابن ابي مليكة عن المسور قدمت على

اور حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم

النبي صلى الله عليه وسلم اقبية تابعه الليث عن ابن ابي مليكة باب كيف قسم

علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (پھر یہی حدیث ذکر کی) اس کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اس کو ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا باب بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائداد

النبي صلى الله عليه وسلم قريظة والنضير وما أعطى من ذلك في نوائبه

آپ نے کیونکر تقسیم کی اور اپنی ضرورتوں میں اُن کو کیسے خرچ کیا

حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا معتمر عن أبيه قال سمعت أنس بن مالك

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے اُنہوں نے اپنے باپ سلیمان سے اُنہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا

يقول كان الرجل يجعل للنبي صلى الله عليه وسلم النخلات حتى افتتح قريظة والنضير

آپ فرماتے تھے (انصار میں) کوئی شخص چند کھجور کے درخت آپ کے لیے خاص کرتا تھا (نذرانہ) جب آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی

فكان بعد ذلك يرد عليهم باب بركة الغازي في ماله حيا وميتا مع النبي صلى

تو یہ درخت پھیر دیے گئے باب اللہ تعالیٰ نے غازی لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے بادشاہان اسلام کے ساتھ

الله عليه وسلم وولاة الأمر حدثنا إسحق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة

ہو کر (جہاد کریں) کیسی برکت (اور فراغت) دی تھی اس کا بیان ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا

أحدثكم هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن الزبير قال لما وقف الزبير

تم سے ہشام بن عروہ نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن زبیر سے یہ حدیث بیان کی (انہوں نے کہا ہاں) عبداللہ بن زبیر نے کہا جب جمل کی

يوم الجمل دعاني فقمت إلى جنبه فقال يا بني إنه لا يقتل اليوم إلا ظالم أو

حضرت زبیر (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے مجھ کو بلایا میں اُن کے پہلو میں کھڑا ہوا اُنہوں نے کہا بیٹا آج جو مارا جائے گا وہ یا ظالم ہو گا یا مظلوم

مظلوم وإني لا أراني إلا سأقتل اليوم مظلوما وإن من أكبر همي لديني أفترى

اور میں تو سمجھتا ہوں میں آج مظلوم مارا جاؤں گا مجھے بڑی فکر اپنے قرض کی ہے تو کیا سمجھتا ہے

يبقي ديننا من مالنا شيئا فقال يا بني بع مالنا فاقض ديني وأوصى بالثلث و

کیا قرض ادا کر کے ہمارے مال میں سے کچھ بچے گا پھر بیٹا ایسا کیجیو میرا مال بیچ کر میرا قرض ادا کر دیو اُنہوں نے وصیت کی تہائی مال کی اور

ثلثه لبنيه يعني عبد الله بن الزبير يقول ثلث الثلث فإن فضل من مالنا

تہائی کی تہائی عبداللہ کے بیٹوں کو اپنے پوتوں کو دلائی اُنہوں نے کہا قرض کے ادا

فضل بعد قضاء الدين شيء فثلثه لولدك قال هشام وكان بعض ولد عبد الله

کے بعد جو کچھ رہے اس کی تہائی (یعنی تہائی کی تہائی) اپنی اولاد کو دیجیو ہشام راوی کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر کے بعضے بیٹے اپنی

قد وازى بعض بني الزبير خبيب وعباد وله يومئذ تسعة بنين وتسع بنات

(چچاؤں یعنی) زبیر کے بیٹوں کے ہمسر تھے جیسے خبیب اور عباد اور زبیر کے (اس وقت) نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں عبداللہ بن زبیر

قال عبد الله فجعل يوصيني بدينه ويقول يا بني إن عجزت عنه في شيء فاستعن

نے کہا زبیر مجھ کو اپنا قرض ادا کرنے کی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے بیٹا اگر تو قرض ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو میرے مالک کی مدد چاہنا

عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ

عبداللہ نے کہا میں نہیں سمجھا تو میں نے پوچھا ابا جان آپ کا مولیٰ کون ہے انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ

اللهُ قَالَ فَوَاللهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ

عبداللہ کہتے ہیں قسم خدا کی میں جب زبیرؓ کا قرضہ ادا کرنے میں کسی مشکل میں پھنس گیا تو میں نے یوں ہی دعا کی زبیرؓ کے مالک اس کا قرضہ ادا کرا دے

دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رض وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا

وہ فوراً ادا کرا دیتا پھر ایسا ہی ہوا زبیرؓ (جنگ جمل میں) مارے گئے اور نقد روپیہ اشرفی انہوں نے نہیں چھوڑا البتہ کئی زمینیں چھوڑیں ایک زمین غابہ

الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا

کی تھی اور گیارہ گھر مدینہ میں دو گھر بصرہ میں ایک گھر کوفہ میں ایک گھر

بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ

مصر میں عبداللہ کہتے ہیں زبیرؓ پر جو قرضہ ہو گیا تھا وہ اس طرح کہ ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال امانت رکھوانا

إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً

تو وہ کہتے امانت نہیں اس کو قرض سمجھ کیونکہ میں ڈرتا ہوں تیرا مال تلف ہو جائے (تو قرض کی صورت میں اس کا تاوان نہیں) اور وہ کبھی حاکم نہیں ہوئے

قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نہ تحصیلدار ہوئے نہ کوئی اور کام کیا البتہ یہ تو تھا کہ لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے یا ابوبکرؓ اور عمرؓ

وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رض قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ

اور عثمانؓ کے (تو جو کچھ مال ان کے ہاتھ آیا وہ غنیمت کا مال تھا) عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا (ان کے شہید ہونے کے بعد) میں نے ان کا کل قرضہ جوڑا (حساب

الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ

کیا) تو وہ بائیس لاکھ نکلا پھر حکیم بن حزام (صحابی) رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیرؓ سے ملے

الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ

اور پوچھنے لگے میرے بھتیجے میرے بھائی (یعنی زبیرؓ) پر کتنا قرضہ نکلا عبداللہ نے (کسی مصلحت سے اظہار مناسب نہ جانا) چھپایا اور کہا ایک لاکھ

حَكِيمٌ وَاللهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ

حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ تمہاری جائیداد سے یہ قرضہ ادا ہو سکے عبداللہ نے کہا اگر بائیس لاکھ کا قرضہ ہو (تب کیا ہو گا)

وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي

حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم اتنا قرض ادا کر سکو گے خیر اگر تم سے ادا نہ ہو سکے تو مجھ سے مدد لینا عبداللہ

قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ

کہتے ہیں زبیرؓ نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں لی تھی عبداللہ نے سولہ لاکھ پر اس کو بیچا

وَسِتَّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ

اور کھڑے ہو کر کہا دیکھو جن جن لوگوں کا قرض زبیر رض پر ہو وہ غابہ میں آ کر ہم سے ملیں عبداللہ بن جعفر

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا

وہاں آئے اُن کے چار لاکھ زبیر رض پر قرض تھے اُنہوں نے عبداللہ بن زبیر رض سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کئے دیتا

لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

ہوں (عبداللہ بن جعفر بیحد سخی تھے) عبداللہ بن زبیر رض نے کہا ہم معاف کرانا نہیں چاہتے عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر تم چاہو تو میں ڈھیل دیتا ہوں عبداللہ بن

لَا قَالَ قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى

زبیر رض نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا تب عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا میرے قرض کے بدل (غابہ کی) کچھ زمین مجھکو دیدو عبداللہ بن زبیر رض نے کہا اچھا اتنی زمین

دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعٰوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ

اور پورا قرض ادا کر دیا ساڑھے چار حصے غابہ کی جایداد میں سے بچ رہے اُس وقت عبداللہ بن زبیر رض معاویہ رض کے پاس گئے اُن کے پاس عمرو بن عثمان

عُثْمٰنَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعٰوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ

منذر بن زبیر عبداللہ بن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ رض نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت آئی عبداللہ نے کہا ہر حصے کی ایک لاکھ

مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ

اُنہوں نے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں عبداللہ نے کہا ساڑھے چار حصے منذر بن زبیر رض نے کہا ایک حصہ لاکھ روپیہ کو

سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمٰنَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ

میں لیتا ہوں عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں لاکھ کو عبداللہ بن زمعہ نے کہا

قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ أَخَذْتُهُ

ایک میں لیتا ہوں لاکھ کو معاویہ رض نے کہا اب کیا باقی رہا عبداللہ نے کہا ڈیڑھ حصہ رہ گیا معاویہ رض نے کہا ڈیڑھ

بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعٰوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ

لاکھ کو وہ میں نے لیا عبداللہ بن جعفر رض نے جو حصہ لیا تھا وہ معاویہ رض کے ہاتھ چھ لاکھ کو بیچا

أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ

غرض جب عبداللہ بن زبیر زبیر رض کا سارا قرض ادا کر چکے تو اب زبیر رض کے بیٹے اُن سے کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم کرو عبداللہ نے کہا

لَا وَاللّٰهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى

خدا کی قسم ابھی تو میں تقسیم نہیں کرنیکا جب تک حج کے چار موسم گذر نہ جائیں اور میں ہر موسم پر یہ منادی نہ کر دوں کہ زبیر رض پر جس کا قرض

الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ

ہو وہ ہمارے پاس آئے اب دیتے ہیں اور ہر سال عبداللہ رض (حج کے موسم پر) ایسی ہی منادی کرتے رہے جب چار برس گذر گئے

سنين قسم بينهم قال فكان للزبير اربع نسوة ورفع الثلث فاصاب كل امرأة

اور کوئی قرضخواہ نہ آیا تو عبداللہ نے ترکہ تقسیم کر دیا زبیر رضی کی چار بی بیاں تھیں باوجودیکہ تہائی مال علیحدہ کر دیا گیا تب بھی ہر ایک بی بی کو بارہ

الف الف ومائتا الف فجميع ماله خمسون الف الف ومائتا الف باب اذا

لاکھ ملے اور کل جائیداد زبیر رضی کی پانچ کروڑ دو لاکھ کی ہوئی باب اگر امام کسی

بعث الامام رسولا في حاجة او امره بالمقام هل يسهم له حدثنا موسى حدثنا

شخص کو سفارت پر بھیجے یا اپنے شہر ہی میں ٹھیر کر رہنے کا حکم دے تو اس کو حصہ ملے گا یا نہیں ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان

ابو عوانة حدثنا عثمن بن موهب عن ابن عمر قال انما تغيب عثمن عن بدر

کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں نے ابن عمر رضی سے انہوں نے کہا حضرت عثمان رضی جو بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے تو

فانه كانت تحته بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی

النبي صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه باب

اللہ علیہ وسلم نے چلتے وقت ان سے فرمایا تھا تم کو اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا اس کو ملیگا جو جنگ بدر میں شریک ہو اور اتنا ہی حصہ بھی ملیگا باب

ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صلى الله

اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصہ مسلمانوں کی ضرورتوں کے لیے ہے وہ واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے اپنے دودھ ناتے کی وجہ سے جو ان کو آنحضرت

عليه وسلم برضاعه فيهم فتحلل من المسلمين وما كان النبي صلى الله عليه وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ سے درخواست کی (ان کے مال قیدی واپس ہوں) آپ نے لوگوں سے معاف کرا دیا (کہ اپنا اپنا حق چھوڑ دو) اور یہ بھی دلیل ہے

يعد الناس ان يعطيهم من الفيء والانفال من الخمس وما اعطى الانصار وما

کہ آپ لوگوں کو اس مال میں سے جو بغیر جنگ کے ہاتھ آیا تھا اور خمس میں سے انعام دینے کا وعدہ کرتے اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ نے خمس میں سے انصار کو دیا اور

اعطى جابر بن عبد الله تمر خيبر حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال

جابر رضی کو خیبر کی کھجور دی ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا

حدثني عقيل عن ابن شهاب قال وزعم عروة ان مروان بن الحكم ومسور بن

مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے عروہ بن زبیر نے کہا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان

مخرمة اخبراه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين جاءه وفد هوازن

کیا کہ جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

مسلمين فسألوه ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله

اور آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی دونوں واپس کیے جائیں تو آپ نے ان سے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا

دیکھو مجھ کو بات سچی بہت اچھی لگتی ہے تم دونوں میں ایک اختیار کرو یا تو اپنے قیدی لے لو یا مال اسباب لو

الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ

لو اور میں نے ہوازن کے لوگوں کا انتظار کیا تھا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس پر کئی راتون تک جب

بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

طائف سے لوٹ کر آئے اُن کے (مسلمان ہوکر آنے کے) منتظر رہے (قیدی تقسیم نہیں کیے) جب اُن کو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو

وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ

چیزوں میں سے ایک ہی دینے والے ہیں تو (مجبور ہوکر) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی دے دیجیے اس وقت آپ مسلمانوں کو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد (مسلمانو) دیکھو

إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ

تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں اُن کے قیدی اُن کو پھیر دوں جو کوئی خوشی سے یہ چاہے وہ

أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ

ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ برقرار رکھنا چاہتا ہو وہ شریک رہے پہلے جو اللہ تعالیٰ ہم کو لوٹ عنایت کریگا ہم اس میں

مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ فَقَالَ

سے اسکو معاوضہ دینگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے راضی ہیں آپ اُن کے قیدی اُن کو پھیر دیجیے آپ نے

لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ

فرمایا مجھے کیونکر معلوم ہو تم میں کون راضی ہے کون راضی نہیں (کیونکہ مسلمان بہت تھے)

لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ

تو ایسا کرو تم اپنے اپنے نقیبوں سے اپنی اپنی مرضی کہلا بھیجو یہ سنکر لوگ لوٹ گئے اور نقیب لوگ اپنے اپنے

ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا

لوگوں سے گفتگو کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اُنہوں نے عرض کیا کہ لوگ خوشی سے راضی ہیں اُنہوں نے قیدی پھیر دینے کی

فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کی یہی کیفیت ہم کو پہونچی ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ

کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنہوں نے ابو قلابہ سے ایوب نے کہا اور مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے بھی یہ بیان کیا

تقایا صفحہ ۸۱ ... فقہی

الْكَلْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذِكْرُ

اور مجھکو قاسم کی روایت ابوقلابہ کی روایت سے زیادہ یاد ہے خیر قاسم اور ابوقلابہ دونوں نے زہدم بن مضرب سے روایت کی انہوں نے کہا ہم ابوموسی کے پاس بیٹھے تھے

دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ

اتنے میں مرغی کا ذکر آیا یا کھانے میں مرغ سامنے آیا اور وہاں بنی تیم اللہ کا ایک شخص (نام نامعلوم) سرخ رنگ بھی موجود تھا شاید مولا (آزاد غلام) تھا ابوموسیٰ نے

فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ

وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تو مجھکو نفرت آئی میں نے قسم کھالی ... میں نہ کھاؤں گا ابوموسی نے کہا ادھر آؤ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں وہ

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ

میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے سواری مانگتے تھے (غزوہ تبوک میں جانے اور سامان لادنے کو) آپ نے فرمایا قسم خدا

لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ

کی میں تم کو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری نہیں (پھر ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کے کچھ اونٹ آئے آپ نے

فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا

پوچھا وہ اشعری لوگ کدھر گئے (ہم حاضر ہوئے) آپ نے (نہایت عمدہ موٹے تازے) سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہمکو دلوائے جب ہم اونٹ لیکر

قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ

چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا دیکھو ہمنے اچھا نہیں کیا اس کام میں ہمکو بھلائی نہیں ہونیکی خیر ہم پھر لوٹ کر آپ پاس آئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے

أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ

میں سواری نہیں دینے کا شاید آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہیں میں بھولا نہیں بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی تو میری قسم نہیں

اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

ٹوٹی) اور میں تو خدا کی قسم اللہ چاہے تو اگر کسی بات کی قسم بھی کھالوں پھر اسکے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو اسی کام کو کروں اور قسم کا کفارہ دے ڈالوں فقط

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا

ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبداللہ بن عمر رض بھی تھے وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں لے

كَثِيرَةً فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا

ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ اور انعام میں ملا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَّبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا

عبداللہ بن عمرؓ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضی لوجوانوں میں جن کو روانہ کرتے یعنے خاص لوگوں کو کچھ

لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰی قِسْمِ عَامَّةِ الْجَیْشِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

زیادہ انعام دیتے عام لشکر کے حصوں کے علاوہ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ

کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم یمن میں تھے جب ہی ہمکو یہ خبر

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِیْنَ اِلَیْہِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ

پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) نکل گئے تو ہم بھی آپ کے پاس ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے میں تھا اور میرے دو بھائی اور ان میں سب میں چھوٹا تھا

اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ فِیْ بِضْعٍ وَاِمَّا قَالَ فِیْ ثَلٰثَةٍ وَّخَمْسِیْنَ اَوْ

میری بھائیوں کا نام ابو بردہ (عامر بن قیس) اور ابو رہم (مجدی بن قیس) تھا اب راوی کو شک ہے کہ ابو موسیٰ نے یوں کہا چند آدمی اور تھے یا ان کہا ترپن

اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ

یا باون آدمی اور تھے خیر ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاق سے ہماری کشتی حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ پاس پہونچی

بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَہٗ عِنْدَہٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ

وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَہٗ

وسلم نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہیں ٹھیرے رہو تم لوگ بھی ہمارے ساتھ رہو ہم ان کے ساتھ رہے

حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا

پھر ہم سب ملکر (مدینہ کو) روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت پہونچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے خیبر کی

اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ

لوٹ میں سے ہمکو حصہ دلوایا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلایا جو خیبر کے جنگ میں حاضر نہ تھا انہی کو دیا جو جنگ میں حاضر تھے

مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِہٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ

مگر ہماری کشتی والوں کو جعفر اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کو حصہ دیا ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرًاؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

کہا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے)

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَنِیْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُکَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا

فرمایا بحرین سے اگر روپیہ آئیگا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا (تین بار لپ بھر کر) دوں گا

فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا

وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہو گئی (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں) جب بحرین کا روپیہ آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا

فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ

اس نے یوں منادی کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا کسی کا کچھ قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تب

فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ

میں نے جا کر یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین لپ بھر کر روپیہ دیئے علی بن مدینی

سُفْيَانُ يَحْثُوْ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هٰكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ

نے کہا سفیان جو اس حدیث کے راوی ہیں دونوں لپ سے بھر کر بتلایا پھر ہم سے کہنے لگے ابن منکدر نے ہم سے ایسا ہی بیان کیا اور ایک مرتبہ سفیان

أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ

نے یوں کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ابو بکر صدیق کے پاس آیا اور آنحضرت کے وعدے کا روپیہ مانگا انہوں نے نہ دیا پھر مانگا پھر نہ دیا پھر میں تیسری بار آیا کہنے

فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ وَإِمَّا أَنْ

تم نے نہ دیا پھر مانگا تم نے نہ دیا تیسری بار مانگا تم نے نہ دیا اب یا تو دیو یا یوں کہہ دو میں بخیلی کرتا ہوں

تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ

(نہیں دیتا) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تو مجھکو یوں کہتا ہے میں بخیلی کرتا ہوں میں۔ تجھ کو پہلے ہی بار میں نہیں دینے کا (ارادہ) کی کوئی وجہ تھی پھر کیا ہوا دیر کی

سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا

سفیان نے کہا اور ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا انہوں نے امام محمد بن علی باقر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مٹھی بھر کر مجھکو روپیہ دیے

فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَمِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ

میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے انہوں نے کہا پانسو اور لے لے ابن منکدر کی روایت میں یوں ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا بخیل سے بدتر

دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

کون سی بیماری ہے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً

انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں لوٹ کا مال بانٹ رہے تھے

بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ بَابُ

اتنے میں ایک شخص (ذو الخویصرہ) نے آپ سے کہا انصاف کیجیے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو تو بدبخت ہوا (یا میں بدبخت ہوا) باب

مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارٰى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان رکھکر بغیر قیدیوں کو چھوڑ دینا اور خمس وغیرہ نہ نکالنا ہم سے

اسحٰق بن منصور اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن محمد بن

اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے

جبير عن ابيه رضی اللہ عنہ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في اسارى بدر لو كان المطعم

انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم سے جب بدر کے قیدی آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا

ابن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم له باب ومن الدليل على

اور ان نجس ناپاک لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو اس کی سفارش پر چھوڑ دیتا ف باب خمس امام کا ہے اس کو اختیار ہے

ان الخمس للامام وانه يعطي بعض قرابته دون بعض ما قسم النبي صلى الله

جس کو چاہے دے اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے اپنے بعض رشتہ داروں کو

عليه وسلم لبني المطلب وبني هاشم من خمس خيبر قال عمر بن عبد العزيز لم يعمهم

بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا (اور دوسرے قریش کے خاندانوں کو نہ دیا) عمر بن عبد العزیز نے کہا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بذلك ولم يخص قريبا دون من احوج اليه وان كان الذي اعطى لما يشكو

عام سب قریش کے لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی نزدیکی رشتہ دار کو اس پر مقدم کیا جو زیادہ محتاج تھا اگرچہ وہ دور کا رشتہ دار ہو گرچہ آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ یہی

اليه من الحاجة ولما مستهم في جنبه من قومهم وحلفائهم حدثنا عبد الله

دیکھ کر دیا وہ محتاجی کا آپ سے شکوہ کرتے تھے اور یہی دیکھ کر آنحضرت کی جانبداری اور طرفداری میں ان کو نقصان اپنی قوم والوں اور ان کے ہم قسم لوگوں سے پہنچا ہم سے

ابن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن جبير

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے جبیر بن مطعم

ابن مطعم قال مشيت انا وعثمان بن عفان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمان دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم نے

فقلنا يا رسول الله اعطيت بني المطلب وتركتنا ونحن وهم منك بمنزلة

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو دلوایا ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے

واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما بنو المطلب وبنو هاشم

جو بنی مطلب کو آپ سے ہے ف آپ نے فرمایا (ہاں یہ صحیح ہے) مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم ہمیشہ ایک ہی رہے ف

شيء واحد قال الليث حدثني يونس وزاد قال جبير ولم يقسم النبي صلى

لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اسی حدیث کو اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جبیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم لبني عبد شمس ولا لبني نوفل وقال ابن اسحق عبد شمس

بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا ابن اسحاق نے کہا ف عبد شمس اور

وَهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ

ہاشم اور مطلب تو حقیقی بھائی تھے اُن کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی اور نوفل اُن کا علاتی بھائی تھا (ماں دوسری)

لِأَبِيهِمْ بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ

باب مقتول کے بدن پر جو سامان ہو (کپڑے ہتھیار وغیرہ) وہ قاتل کا حق ہوگا اُس میں سے خمس نہ لیا جائے گا بلکہ قاتل کو دیگا اور امام کا اس میں

أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ

حکم دینے کا بیان ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے

عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

اُنہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے دادا عبد الرحمن بن عوف سے

بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا

اُنہوں نے کہا میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے داہنے اور بائیں جو نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں دو انصاری

بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا

لڑکے ہیں کم سن (معاذ بن عمرو معاذ بن عفراء) میں نے دل میں آرزو کی کاش میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے بیچ میں ہوتا خیر اُن میں سے ایک

فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ

مجھ کو (اشارے سے) یہ پوچھنے لگا چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں بھتیجے مگر تجھے اس سے کیا کام

يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي

اُس نے کہا میں نے سنا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے (گالیاں دیا کرتا ہے)

نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا

قسم پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں اُس کو دیکھ پاؤں تو میرا بدن اُس کے بدن سے جدا نہ ہوگا یا اُدھر یا اِدھر

فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى

جس کی موت پہلے آئی ہو اُس کے مرنے تک مجھ کو اُس کی (اس بات) گفتگو سنکر تعجب آیا اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور مجھ سے یہی پوچھا خیر تھوڑی دیر نہیں گذری کہ ابوجہل کو میں نے

أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي

دیکھا لوگوں میں گھومتا پھر رہا ہے میں نے اُن بچوں سے کہا دیکھو وہ آن پہونچا جس کو تم پوچھتے تھے

فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

یہ سنتے ہی دونوں اپنی تلواریں لیکر جھپٹے اور مار تلواروں کے اُسے گرا دیا (مار ڈالا) اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَا

آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اُس کو مارا ہر ایک کہنے لگا میں نے مارا آپ نے پوچھا

هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ

لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ

حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي

ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ

لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ

يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَلَبُهُ

عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ

اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَ

٤ قُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ

میں پھر کھڑا ہوا اس وقت آنحضرت نے مجھ سے پوچھا ابو قتادہ کیا حال ہے (بار بار اٹھ کھڑا ہوتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہے) میں نے سارا قصہ بیان کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ

یہ سن کر فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں آخر آپ نے اس کا سامان مجھ کو دلا دیا میں نے (اس میں کی) ایک زرہ بیچی اور بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ لیا اسلام

مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ

کے زمانہ میں یہ پہلی جائداد ہے جو میں نے حاصل کی باب تالیف قلوب کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ... اور دوسروں کو

قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خمس وغیرہ میں سے دینا اس کو عبد اللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور

وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رض قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے

فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ

دیا پھر مانگا پھر دیا پھر آپ نے فرمایا (سنتا ہے) حکیم یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں ہرا بھرا (ترو تازہ) شیریں (میوے کی طرح)

أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ

ہے جو کوئی اس کو دل کی سیر چشمی (بے طمعی) سے لے اس کو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر (مانگ مانگ کر) امید رکھ کر لے اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس

وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ

شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے (مگر بیماری کی وجہ سے) اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا

یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا کلام (قرآن) دے کر بھیجا آپ کے بعد میں کسی شخص کا پیسہ مرتے تک (اس سے کچھ لے کر) کم نہیں کرنے کا پھر ایسا ہوا کہ

فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رض يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ

ابو بکر صدیق رض (اپنی خلافت میں) حکیم کو ان کی تنخواہ (جو سب مسلمانوں کے لیے بیت المال سے مقرر تھی) دینے کے لیے بلاتے وہ لینے سے انکار کرتے حضرت عمر رض نے بھی

دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي

(اپنی خلافت میں) ان کو تنخواہ دینے کے لیے بلایا انہوں نے نہ لی آخر حضرت عمر رض نے (مسلمانوں سے) فرمایا دیکھو مسلمانو (تم گواہ رہنا) میں حکیم کو اس کا حق

قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ

کا حصہ کہ ہوا دیتا ہوں وہ نہیں لیتے غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے مرنے تک کسی

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

سے کچھ نہیں لیا (بلکہ محنت مشقت سے کما کر اپنی بسر کی) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

ابن زيد عن ايوب عن نافع ان عمر بن الخطاب رضـ قال يا رسول الله انه كان

انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے جاہلیت (کفر) کے زمانہ میں

على اعتكاف يوم في الجاهلية فامره ان يفي به قال واصاب عمر جاريتين من

یہ منت مانی تھی ایک دن کا اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر نافع نے کہا ایسا ہوا حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو

سبي حنين فوضعهما في بعض بيوت مكة قال فمن رسول الله صلى الله عليه

لونڈیاں ملیں انہوں نے ان کو مکہ کے ایک گھر میں رکھ دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم دیا

وسلم على سبي حنين فجعلوا يسعون في السكك فقال عمر يا عبد الله انظر ما

وہ گلی کوچوں میں دوڑتے پھرنے لگے حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا دیکھ تو یہ کیا معاملہ

هذا فقال من رسول الله صلى الله عليه وسلم على السبي قال اذهب فارسل الجاريتين

ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دیا انہوں نے کہا تو جا اور ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے

قال نافع ولم يعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة ولو اعتمر لم يخف

نافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام نہیں باندھا ف۲ اگر باندھتے تو عبداللہ کو ضرور معلوم

على عبد الله وزاد جرير بن حازم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال من الخمس ورواه معمر

ہوتا جریر بن حازم نے جو ایوب سے روایت کی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ یہ دونوں لونڈیاں خمس میں سے تھیں اور معمر نے

عن ايوب عن نافع عن ابن عمر في النذر ولم يقل يوم حدثنا موسى بن

ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے نذر کا قصہ روایت کیا اس میں ایک دن کا لفظ نہیں ہے ف۳ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا

اسمعيل حدثنا جرير بن حازم حدثنا الحسن قال حدثني عمرو بن تغلب

کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے کہا مجھ سے عمرو بن تغلب نے کہ آنحضرت

قال اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم قوما ومنع اخرين فكانهم عتبوا عليه

صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال یا قیدیوں میں سے) بعضوں کو دیا بعضوں کو نہ دیا اُن کو ناگوار ہوا

فقال اني اعطي قوما اخاف ظلعهم وجزعهم واكل اقواما الى ما جعل الله في

آپ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے بگڑ جانے (اسلام سے پھر جانے) اور بے صبری کا ڈر ہے اور بعضے لوگوں کو اس بھلائی اور سیر چشمی پر

قلوبهم من الخير والغنى منهم عمرو بن تغلب فقال عمرو بن تغلب ما احب

حوالہ کرتا ہوں جو اللہ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے بھروسا کر کے چھوڑ دیتا ہوں (نہیں دیتا) عمرو بن تغلب ایسے ہی عمدہ اور بے طمع لوگوں میں ہے عمرو بن تغلب کہتے ہیں

ان لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم وزاد ابو عاصم عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت جو یہ کلمہ فرمایا اگر اس کے بدل سرخ سرخ اونٹ ملتے تو میں اتنا خوش نہ ہوتا ابوعاصم نے جریر سے

جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے حسن بصری سے سنا … ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال

سَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهٰذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قیدی آئے … یہی حدیث بیان کی … ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ

قتادہ سے انہوں نے انس سے … آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قریش کے لوگوں کو ان کا دل ملانے کے لیے دیتا ہوں

لِأَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

کیونکہ ان کا جاہلیت کا زمانہ … ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے زہری نے

قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی … جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن (قوم) کا مال

وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ

… دلا دیا … اور آپ نے … قریش

فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

کے بعضے آدمیوں کو … سو سو اونٹ دینا شروع کیے تو بعضے انصاری لوگ کہنے لگے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ

کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ابھی تک ہماری تلوار سے ان کا خون ٹپک رہا ہے (قریش کے لوگوں کو حال میں ہم ہی نے مارا) انس کہتے

فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ

… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ انصار ایسا کہہ رہے ہیں آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک ڈیرے میں ان کو اکٹھا کیا

قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انصار کے سوا اور کسی کو … جب وہ (سب) اکٹھا ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالَ لَهٗ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا

پوچھا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے … ان میں جو فقیہ اور سمجھدار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ

اللہ ہم میں جو عقل والے ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا … نوجوان … بے وقوفی کی بات کہی … یوں کہا اللہ آنحضرت صلی اللہ

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ

علیہ وسلم کو بخشے … قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں … ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے

مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ

[illegible] سے برسر ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جن کا کفر کا زمانہ ابھی گذرا ہے [illegible]

بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ

[illegible] ... خوش نہیں ہوتے کہ لوگ ... جبکہ اپنے گھروں کو دنیا کا مال اسباب لیکر جائیں ... تم اللہ کے رسول [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ

علیہ وسلم کو [illegible] ... مگر انصاریوں نے ... عرض کیا بیشک

اللّٰهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا

یارسول اللہ ہم اس پر خوش ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کیے گئے [illegible] ... تم صبر کرو یہاں تک کہ تم [illegible]

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ حَدَّثَنَا عَبْدُ

وقت تک صبر کیے رہنا ... حوض کوثر پر مجھ سے ملو انس کہتے ہیں کہ پر ہم سے صبر نہ ہو سکا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ

الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے

قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ

انہوں نے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہ ان کے باپ محمد بن جبیر نے کہا مجھکو جبیر بن مطعم نے خبر دی ایک بار وہ

بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لوگ بھی تھے آپ حنین سے لوٹے آرہے تھے

مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ

اتنے میں گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (لوٹ ڈالا) آپ سے مانگتے تھے لپٹتے لپٹتے آپ کو ایک ببول کے درخت

إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي

کی طرف دھکیل لے گئے آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھیر گئے آپ نے فرمایا (ارے بھائیو)

رِدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا

میری چادر تو دیدو اور اگر مجھ کو ان جنگلی درختوں کے شمار میں اونٹ ملیں تب بھی میں وہ سب تمکو بانٹ دوں گا پھر تم (ہرگز) مجھکو بخیل یا

وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ

جھوٹا یا کچھ دلا نہ پاؤ گے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (راستہ میں) چل رہا تھا آپ

وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فأدركه أعرابي فجبذه بردائه جبذة شديدة

حتى نظرت إلى صفحة عاتق النبي صلى الله عليه وسلم قد أثرت به حاشية الرداء

من شدة جبذته ثم قال مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت إليه فضحك

ثم أمر له بعطاء حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن

أبي وائل عن عبد الله رض قال لما كان يوم حنين آثر النبي صلى الله عليه وسلم

أناسا في القسمة فأعطى الأقرع بن حابس مائة من الإبل وأعطى عيينة مثل

یعنی لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابس رض کو سو اونٹ دیے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ

ذلك وأعطى أناسا من أشراف العرب فآثرهم يومئذ في القسمة قال رجل و

دیے اور عرب کے اشراف لوگوں کو اس طرح تقسیم میں زیادہ دیا اس وقت ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) کہنے لگا

الله إن هذه القسمة ما عدل فيها وما أريد بها وجه الله فقلت والله لأخبرن

خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف نہیں کیا گیا نہ اس میں اللہ کی رضامندی کا خیال رہا میں نے اس شخص کی بات سن کر کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور

النبي صلى الله عليه وسلم فأتيته فأخبرته فقال فمن يعدل إذا لم يعدل الله

اس کی خبر کردونگا اور میں آپ کے پاس گیا آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف

ورسوله رحم الله موسى قد أوذي بأكثر من هذا فصبر حدثنا محمود

کرے گا اللہ موسیٰ پر رحم کرے ان کو لوگوں کے ہاتھ سے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہونچی لیکن صبر کیا ہم سے محمود بن غیلان نے

ابن غيلان حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام قال أخبرني أبي عن أسماء بنت

بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض

أبي بكر رض قالت كنت أنقل النوى من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله

سے انہوں نے کہا میں اپنے سر پر اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر زبیر کو دی تھی

صلى الله عليه وسلم على رأسي وهي مني على ثلثي فرسخ وقال أبو ضمرة

گٹھلیاں لاد کر لاتی یہ زمین میرے گھر سے دو تہائی فرسخ پر تھی ابو ضمرہ نے اس حدیث کو

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ اَرْضًا مِّنْ اَمْوَالِ

ہشام سے انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو بنی نضیر کے اراضی میں سے ایک زمین مقطعہ کے طور پر دی تھی

بَنِي النَّضِيْرِ ۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا مُوْسَى

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے

ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَ

کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر رض نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے باہر

النَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى

کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو آپ نے بھی

اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُوْدِ

چاہا تھا یہود کو وہاں سے نکال باہر کریں اس وقت وہاں کی (کچھ) زمین یہودیوں کے قبضے میں بھی

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ

تھی اور (اکثر زمین) پیغمبر صاحب اور مسلمانوں کے قبضے میں بھی یہ یہودیوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ زمین ان کے قبضے میں

عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ

رہنے دیں (بطور بٹائی کے) محنت مزدوری کاشت کی وہی کریں گے آدھی پیداوار لیں گے (آدھی مسلمانوں کو دیں گے) آپ نے فرمایا اچھا اس

عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَا ۔ بَابُ مَا

شرط پر ہم تم کو رکھتے ہیں جب تک چاہیں گے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رض نے اپنی خلافت میں ان کو تیما یا اریحا کی طرف نکال دیا۔ باب اگر کھانے کی

يُصِيْبُ مِنَ الطَّعَامِ فِيْ اَرْضِ الْحَرْبِ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

چیز کافروں کے ملک میں ملے ۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى اِنْسَانٌ

حمید بن ہلال سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اوپر سے کسی شخص نے

بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک تھیلا پھینکا اس میں چربی تھی میں اس کے لینے کو لپکا دیکھتا کیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں شرما

فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ

گیا (آپ فرمائیں گے عجب ندیدہ ہے) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ

انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم لڑائیوں میں شہد اور انگور پاتے تو اس کو (اسی وقت) کھا لیتے (تقسیم کے لیے) اٹھا نہ رکھتے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے شیبانی نے کہا میں نے عبد اللہ

ابْنَ أَبِي أَوْفَى رض يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا

ابن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے خیبر کی راتوں میں ہمکو بہت بھوک لگی جب دن ہوا (لڑائی شروع ہوئی) ہم لوگ گھریلو

فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى

گدھوں ہی پر گر پڑے ان کو کاٹ ڈالا ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا جب ہانڈیوں میں ابال آ رہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَقُلْنَا

نے یوں آواز دی ہانڈیاں اوندھا دو گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں بعضے

إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ

لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے منع فرمایا کہ ابھی اس کا خمس نہیں لیا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) بعضوں نے کہا نہیں آپ نے

وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ

شیبانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انھوں نے کہا آپ نے اس کو قطعی حرام کر دیا ف

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى قَاتِلُوا الَّذِينَ

باب جزیہ کا اور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے کا ان کو چھوڑ دینے کا بیان اور اللہ تعالی نے سورہ براۃ میں فرمایا اہل

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ

کتاب (یہود اور نصاری) لوگوں میں ان سے لڑو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا

دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

اس کو حرام نہیں جانتے اور سچا دین (اسلام) قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں آیت میں صاغرون کے معنی ذلیل

أَذِلَّاءُ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ

ہیں اور یہود اور نصاری سے اور پارسی اور (عرب کے سوا) ہر ملک والوں سے جزیہ لینے کا بیان

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ

اور سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی نجیح سے روایت کی میں نے مجاہد سے پوچھا شام کے کافروں سے تو سال میں چار اشرفیاں (جزیہ کی)

دَنَانِيرَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ حَدَّثَنَا

لی جاتی ہیں اور یمن کے کافروں سے ایک ہی اشرفی لی جاتی ہے اسکی وجہ کیا ہے انہوں نے کہا شام کے کافر زیادہ مالدار ہیں ف ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ

علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن زید

بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ

اور عمرو بن اوس کے ساتھ زمزم کی سیڑھیوں پاس بیٹھا تھا سنہ ہجری میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرہ والوں کے ساتھ

الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

حج کیا ہے تو بجالہ (تابعی) نے ہم سے حدیث بیان کی کہنے لگے میں جزء بن معاویہ

عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ

احنف بن قیس کے چچا کا منشی تھا ہمارے پاس حضرت عمر رض کا ایک خط آیا اُن کے مرنے سے سال بھر پیشتر کہ پارسی

مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

اپنی محرم عورت کو جورو بنایا ہو تو دونوں کو جدا کر دو اور حضرت عمر رض نے پارسیوں سے جزیہ قبول نہیں کیا یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے پارسیوں سے جزیہ لیا تھا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَ

اُن سے عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور

كَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رض کو بحرین بھیجا

إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ

وہاں کا جزیہ لانے کے لیے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی

وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ

اور علاء بن حضرمی کو وہاں کا حاکم بنا دیا تھا خیر ابو عبیدہ بحرین سے روپیہ لیکر آئے انصار نے اُن کے آنے کی خبر

الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شریک ہو گئے

فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹنے لگے انصار سامنے آئے (حسن طلب کے طور پر) آپ اُن کو دیکھ کر مسکرا دیے فرمایا

حِيْنَ رَاٰهُمْ وَقَالَ ظَنَنْتُكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ

اس وقت میں سمجھتا ہوں تم ابو عبیدہ کی خبر کو وہ مال لیکر آئے

بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَ

ہیں سن کے آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور

اَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ

خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ اگر تم کو دنیا کی کشایش

اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا

ایسی ہی ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہو چکی ہے تو ایسا نہ ہو تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو

وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ

اور یہ جلنا تم کو بھی ان کی طرح تباہ کر دے ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے

الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا

کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبید اللہ نے کہا ہم سے

بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ

بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انہوں نے جبیر بن حیہ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو بڑے

فِيْ اَفْنَاءِ الْاَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْتَشِيْرُكَ

بڑے شہروں میں بھیجا کافروں سے لڑنے کو پھر ہرمزان (مدائن کا حاکم) اسلام لایا حضرت عمرؓ نے اس سے کہا میں تیری رائے لینا چاہتا

فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ

ہوں کہ پہلے ان (تینوں) مقاموں (فارس اور اصفہان اور آذربیجان) میں سے کہاں لڑائی شروع کی جائے اس نے کہا بہت خوب ان ملکوں اور جو

مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَاْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ

ان کی مثال ایک پرندہ کی ہے جس کا ایک سر ہے دو بازو دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ ڈالیں تو وہ پرندہ دونوں پاؤں

الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّاْسُ فَاِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْاٰخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّاْسُ وَ

اور ایک ہی بازو اور سر سے حرکت کرے گا دوسرا بازو توڑیں تو بھی ایسا ہی ہوگا

اِنْ شُدِخَ الرَّاْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّاْسُ فَالرَّاْسُ كِسْرٰى

البتہ اگر سر کچل دیا جائے تو پھر نہ پاؤں کچھ کام کے رہیں گے نہ سر نہ بازو تو دیکھیے ان دشمنوں کا سر کسریٰ

وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْاٰخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْا اِلٰى كِسْرٰى وَقَالَ

ہے (بادشاہ ایران) اور ایک بازو قیصر ہے (بادشاہ روم) دوسرا بازو فارس ہے آپ مسلمانوں کو حکم دیجیے کہ پہلے کسریٰ پر حملہ کریں

بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ

اور بکر اور زیاد دونوں نے جبیر بن حیہ سے یوں روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے ہم کو (جہاد کے لیے) بلایا اور ہم پر نعمان بن مقرن کو

مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ

سردار مقرر کیا جب ہم دشمن کے (کافروں کے) ملک میں ہو گئے اور کسرٰے کا ایک افسر (بندار) چالیس ہزار فوج لیکر آیا اُس کی طرف سے ایک ترجمہ

تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ

کھڑا ہوا جو عربی زبان جانتا تھا۔ اور (مسلمانوں سے) کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے کہا پوچھ کیا پوچھتا ہے اُس نے کہا تم ہو کون

نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ

ہم عرب لوگ ہیں (ایک زمانہ میں) ہم سخت بدنصیبی (کفر) اور سخت تکلیف (افلاس) میں گرفتار تھے بھوک کے مارے کھالیں اور کھجور کی گٹھلی تک اٹھا جاتے اور

الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ

اُون اور بال پہنا کرتے اور جھاڑ (درخت) پہاڑ کا پوجا پاٹ کرتے ہم لوگ اسی حال میں مبتلا تھے کہ زمین اور

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا

آسمان کے مالک پروردگار نے ایک پیغمبر ہماری ہی قوم کا ہمارے پاس بھیجا

نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى

جس کے ماں باپ کو ہم پہچانتے تھے اسی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ جب تک تم اکیلے خدا کو نہ پوجو یا

تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

جزیہ نہ دو اُس وقت تک تم سے لڑیں اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پروردگار کی

رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ

طرف سے ہم کو یوں خبر دی ہے کہ جو کوئی ہم میں سے (جہاد میں) مارا جائیگا وہ جنت میں ایسی نعمتوں میں ہو جائیگا جو اُس نے کبھی نہیں دیکھیں

بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اور جو کوئی ہم میں جیتا بچ رہیگا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنیگا (تم اُس کے غلام لونڈی بنو گے) مغیرہ نے یہ گفتگو تمام کر کے نعمان سے کہا لڑائی شروع کرو) نعمانؓ نے کہا تم کو تو اللہ ایسی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کئی لڑائیوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک کر چکا ہے اور اس نے تم کو لڑائی میں دیر کرنے پر نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل (یا نہ رنجیدہ) اور میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ

موجود تھا آپ کا قاعدہ تھا اگر صبح سویرے لڑائی شروع نہ کرتے (اور دن چڑھ جاتا) تو پھر اُس وقت تک ٹھیرے رہتے (کہ سورج ڈھل جائے) ہوائیں چلنے لگیں نمازوں کا وقت

الصَّلَوَاتُ بَابُ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

آن ہو پہنچے ف باب اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو تو بستی والوں سے بھی صلح سمجھی جائیگی

ف دوسری روایت میں ہے زیادہ ہو کر لڑائی ہیلی لگے اور اس کی مدد آسمان سے کھپتی ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور سخت جنگ کے بعد کافروں کو شکست ہوئی

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس ساعدی سے

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى

انہوں نے ابوحمید ساعدی سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ

مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

(یوحنا بن روبہ) نے آپ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا آپ نے اس کو ایک چادر (بطور خلعت کے) اوڑھائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا

بَابُ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کو امان دی (اپنے ذمہ میں لیا) ان کی امان قائم رکھنے کی وصیت کرنا اور ذمہ کہتے ہیں عہد اور اقرار کو اور اِلّ کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے

الْقَرَابَةُ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اس کا معنی رشتہ داری ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوجمرہ نے کہا میں نے جویریہ

جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

ابن قدامہ تمیمی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا (جب وہ زخمی ہوئے) ہم کو کچھ وصیت کیجیے

قَالَ أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ بَابُ مَا أَقْطَعَ

انہوں نے کہا میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا ذمہ قائم رکھو وہی پیغمبر کا ذمہ ہے (یعنی ذمیوں کو نہ ستاؤ) اور تمہارے بال بچوں کا خرچ ہے (جزیہ کے روپے سے) تمہارے بال بچے پلتے ہیں باب

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحرین میں سے معاشیں دینا اور بحرین کی آمدنی اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا اس کا بیان اور اس کا کہ جو مال کافروں سے بن لڑے ہاتھ آئے یا

يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

جزیہ وہ کن لوگوں کو تقسیم کیا جائے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ

انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ ان کو بحرین میں معاش کی سند لکھ دیں

بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ

انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس وقت تک (معاشیں) نہیں لینے کے جب تک آپ ہمارے بھائی قریش والوں کو بھی ویسی ہی معاشیں نہ لکھ دیں آپ نے فرمایا

لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلَى ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا

جب تک اللہ کو منظور ہے یہ معاش ان کو (یعنی قریش والوں کو) بھی ملتی رہے گی لیکن انصاری اصرار کرتے رہے کہ قریش والوں کو بھی (اسناد) لکھ دیجیے تب آپ نے

حَتَّى تَلْقَوْنِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي

(جنگ اور فساد نہ کرنا) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو

رَوْحُ بْنُ الْقٰسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روح بن قاسم نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَ

مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دونگا (تین لپ)

هٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

جب آپ کی وفات ہوگئی بعد بحرین کا روپیہ آیا تو ابوبکر رضہ نے فرمایا

مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِيْ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں اُن کے پاس گیا میں نے یہ کہا

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آیا

لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِيْ احْثُهْ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِيْ

تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دونگا ابوبکر رضہ نے کہا اچھا ایک لپ لے لے میں نے ایک لپ لے لیا پھر کہنے لگے اُن کو گن

عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِيْ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ إِبْرٰهِيْمُ

میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابوبکر رضہ نے مجھکو ایک ہزار پانسو (جملہ) دیے (یہ تین لپ ہوگئے) اور ابراہیم بن طہمان نے

بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضہ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بحرین سے (خراج کا) روپیہ آیا آپ نے فرمایا مسجد میں ڈالدو یہ اُن سب روپیوں سے زیادہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ إِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ

ابتک آچکے تھے اتنے میں حضرت عباس رضہ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو دلوائیے میں نے (زیر بارہوں) میں نے (جنگ بدر میں) اپنا فدیہ دیا

وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ مُرْ

عقیل کا فدیہ دیا آپ نے فرمایا اچھا لو انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈال لیے پھر اُس کو اُٹھانے لگے تو اُٹھا نہ سکا انہوں نے کہا یا رسول اللہ

بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ

کسی کو حکم دیجیے وہ یہ روپیہ میرے اُٹھا دے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا تو ذرا آپ خود ہی اُٹھا دیجیے آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اُس میں

يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ

سے کچھ کم کر ڈالا پھر اُٹھانے لگے تو بھی نہ اُٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ کسی سے کہیے ذرا یہ اُٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہنے لگے تو آپ خود ہی اُٹھا دیجیے آپ نے فرمایا

لا فتنعوا ثم احتمله على كاهله ثم انطلق فما زال يتبعه بصره حتى خفي علينا

یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے تھوڑے روپیہ اور نکال ڈالے پھر باقی روپیہ اٹھا کر اپنے کاندھے پر لاد لیے اور چلتے ہوئے آنحضرت ﷺ برابر ان کو دیکھتے رہے یہاں

عجبا من حرصه فما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وثم منها درهم باب

آپ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا پھر آپ اس جگہ سے جب تک نہیں اٹھے جب تک ایک روپیہ بھی باقی رہا (سب بانٹ کر اٹھے) باب

اثم من قتل معاهدا بغير جرم حدثنا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد

کسی ذمی کافر کو ناحق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے

حدثنا الحسن بن عمرو حدثنا مجاهد عن عبد الله بن عمرو رض عن النبي

کہا ہم سے حسن بن عمرو نے کہا ہم سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم قال من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ذمی کافر کو (ناحق) مار ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس

من مسيرة اربعين عاما باب اخراج اليهود من جزيرة العرب وقال عمر عن

برس کی راہ تک پہونچتی ہے باب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال باہر کرنا اور حضرت عمرؓ نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا میں

النبي صلى الله عليه وسلم اقركم ما اقركم الله به حدثنا عبد الله بن يوسف

تم کو یہاں جب تک رہنے دیتا ہوں جب تک اللہ تم کو یہاں رکھے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

حدثنا الليث قال حدثني سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رض قال

کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ (ابو سعید) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا

بينما نحن في المسجد خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال انطلقوا الى يهود

ایک بار ہم (مسجد نبوی) میں بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا یہودیوں کے پاس چلو

فخرجنا حتى جئنا بيت المدراس فقال اسلموا تسلموا واعلموا ان الارض

ہم لوگ نکلے ان کے مدرسہ پر پہونچے آپ نے ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ تمہاری جان اور مال بچ رہیگا اور یہ سمجھ لو کہ ساری زمین

لله ورسوله واني اريد ان اجليكم من هذه الارض فمن يجد منكم

اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ تم کو اس ملک سے نکال دوں پھر تم میں سے اگر کسی کی جائداد کی قیمت

بماله شيئا فليبعه والا فاعلموا ان الارض لله ورسوله حدثنا محمد

آئے تو اس کو بیچ ڈالے اگر نہ بیچے (تمہارا اختیار) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا

حدثنا ابن عيينة عن سليمان الاحول سمع سعيد بن جبير سمع ابن عباس رض

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے

يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ

تھے جمعرات کا دن ہاے جمعرات کا دن (کیا مصیبت کا دن ہے) پھر اتنا روئے اُن کے آنسو وں سے زمین کی کنکریاں بھیگ گئیں سعید نے کہا میں نے پوچھا بو

مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ

عباس رض جمعرات کے دن کیا مطلب ہے (جو تم اشارہ کر رہے) اُنہوں نے کہا اسی دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی آپ نے فرمایا ذرا کاغذ لا کر

أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا

میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں اُس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو (اگر اُس پر چلتے رہو) اس پر لوگوں نے (صحابہ نے جو وہاں موجود تھے) جھگڑا شروع کیا ف اور پیغمبر

مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ

دوسرے لوگ (جو کتاب لکھنے کا منشا سب سمجھتے تھے) کہنے لگے بھلا کیا آنحضرت صلعم بیہودہ بک رہے ہیں سمجھ کر پوچھو پھر آپ نے فرمایا مجھ کو معاف کرو میرا بھلا چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں

بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ

تین باتوں کا (زبانی) حکم دیدیا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے نکال دینا باہر والے پیغام لیکر جو آتے ہیں اُن کی ایسی ہی خاطر داری کرنا جیسے میں کرتا رہا

وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِنْ

تیسری بات کچھ بھلی سی تھی یا تو سعید نے اُس کو بیان نہ کیا یا میں بھول گیا سفیان نے کہا یہ جملہ (تیسری بات کچھ بھلی سی تھی) سلیمان

قَوْلِ سُلَيْمَانَ بَابُ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ حَدَّثَنَا

احول کا کلام ہے ف باب اگر کافر مسلمانوں سے دغا کریں تو یہ معاف ہوسکتی ہے یا نہیں ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوگیا

خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک (بھنی) بکری تحفہ بھیجی گئی (زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی) اُس میں زہر ملا ہوا تھا آپ نے حکم دیا یہاں

سَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ

جتنے یہودی ہیں اُن کو اکٹھا کرو وہ سب اکٹھا کیے گئے آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں

فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ

سچ بتاؤ گے اُنہوں نے کہا جی ہاں بتا دینگے آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے اُنہوں نے

قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ

ایک نام لیا آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے اُنہوں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میں اور

عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا

ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے اُنہوں نے کہا جی ہاں ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ بولینگے تو آپ پہچان لیجئے گا ہم جھوٹے ہیں جیسے

عرفت فی بیننا فقال لهم من اهل النار قالوا نکون فیها یسیرا ثم تخلفونا فیها

باپ کے سعد ہیں آپ نے ہمارا جھوٹ پہچان لیا خیر آپ نے پوچھا دوزخ میں (ہمیشہ) کون لوگ رہیں گے وہ کہنے لگے ہم چند روز کے لیے دوزخ میں جائیں گے

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیها واللہ لا نخلفکم فیها ابدا ثم قال هل

آپ نے فرمایا دور ہو مردود، خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا بھلا ایک بات

انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنه فقالوا نعم یا ابا القاسم قال هل جعلتم فی

اور پوچھتا ہوں تم سچ بتا دو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپ نے پوچھا دیکھو تم نے اس بکری کے گوشت

هذه الشاة سما قالوا نعم قال ما حملکم علی ذلک قالوا اردنا ان کنت کاذبا نستریح

میں زہر ملایا تھا یا نہیں انہوں نے کہا ہاں ملایا تو تھا آپ نے پوچھا سبب انہوں نے کہا ہم نے یہ سوچا اگر آپ جھوٹے پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں

وان کنت نبیا لم یضرک باب دعاء الامام علی من نکث عهدا حدثنا

اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں کریگا باب جو عہد شکنی کرے اس کے لیے بددعا کرنا ہم سے

ابو النعمان حدثنا ثابت بن یزید حدثنا عاصم قال سألت انسا عن القنوت

ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم احول نے کہا میں نے انس سے پوچھا قنوت کب پڑھنا چاہیے

قال قبل الرکوع فقلت ان فلانا یزعم انک قلت بعد الرکوع فقال کذب

انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلانا شخص (محمد بن سیرین) تو کہتا ہے کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انہوں نے کہا وہ غلط کہتا ہے

ثم حدثنا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قنت شهرا بعد الرکوع یدعو علی

پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھتے رہے آپ بنی سلیم کے قبیلوں پر

احیاء من بنی سلیم قال بعث اربعین او سبعین یشک فیه من القراء الی

بددعا کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر شک ہے قاریوں کو چند مشرکوں کے پاس بھیجا

اناس من المشرکین فعرض لهم هؤلاء فقتلوهم وکان بینهم وبین النبی

(دین کی باتیں سکھانے کو) یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا حالانکہ ان لوگوں میں اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم عهد فما رایته وجد علی احد ما وجد علیهم باب

صلی اللہ علیہ وسلم میں عہد تھا لیکن انہوں نے دغابازی کی میں نے آنحضرت کو اتنا رنجیدہ کبھی نہیں دیکھا جتنا آپ ان قاریوں پر ہوئے باب

امان النساء وجوارهن حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی

عورتیں اگر کسی کو امان اور پناہ دیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے

النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان ابا مرة مولی ام هانی بنت ابی طالب اخبره

ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے ان سے ابو مرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب

أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(حضرت علیؓ کی بہن) ام ہانیؓ سے سنا انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ

نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ زہراؓ (آپ کی صاحبزادی) آپ پر آڑ کیے ہوئے ہیں میں نے آپ کو سلام

هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ

کیا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا آؤ اچھی آئیں ام ہانی جب غسل سے فارغ ہوئے

قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ

تو ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر آپ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں (نفل) پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علیؓ یہ کہتے ہیں

أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ہبیرہ کا فلانا بیٹا (جعدہ) اس کو میں قتل کروں گا حالانکہ میں اس کو پناہ دے چکی ہوں آپ نے فرمایا ام ہانی جس کو

قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى بَابٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا ف باب مسلمان مسلمان سب برابر ہیں

وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

اگر ایک ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہیے مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اعمش سے

إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ

انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی) سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی

الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى

کتاب نہیں ف۲ جس کو ہم پڑھتے ہوں ایک یہ کتابچہ ہے اس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کی عمروں کا (جو دیت میں دیے جاتے ہیں) بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ عیر

كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

(پہاڑ) سے لیکر فلانے مقام تک حرم ہے جو کوئی اس جگہ دین میں کوئی نئی بات نکالے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ فرشتوں سب

صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ

لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور یہ بیان ہے جو کوئی (لونڈی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو مالک بنائے تو اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار اور مسلمان

ذَلِكَ بَابٌ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ

پھٹکار باب اگر کافر لڑائی کے وقت (گھبرا کر) اچھی طرح یوں نہ کہہ سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم صابی ہوئے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حال سنا تو فرمایا یا اللہ میں تو خالد کے کام سے بیزار ہوں اور حضرت عمرؓ نے کہا جب کوئی مسلمان

مَتَرْسْ فَقَدْ اٰمَنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَاْسَ بَابُ الْمُوَادَعَةِ

نے کافر سے کہا مترس (یعنے ڈر نہیں) تو اُس کو امن دے چکا۔ اللہ تو سب زبانیں جانتا ہے اور حضرت عمرؓ نے ہرمزان فارسی سے کہا بات کر کچھ ڈر نہیں

وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهٖ وَاِثْمِ مَنْ لَّمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهٖ وَاِنْ جَنَحُوْا

مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا لڑائی چھوڑ دینا اور جو کوئی عہد پورا نہ کرے اُس کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) یہ فرمانا اگر کافر صلح کی طرف

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الْاٰيَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

جھکیں تو بھی صلح کی طرف جھک جا اخیر آیت تک ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے

يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّ

یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور

مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى

محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اُن دنوں یہودیوں سے صلح تھی خیبر پہونچکر یہ دونوں شخص الگ الگ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ

ہوگئے پھر محیصہ جو عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ خون میں لوٹ رہا ہے کسی نے اُس کو قتل کر ڈالا اخیر محیصہ نے اُس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آئے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

تو عبدالرحمٰن بن سہل (عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی) اور محیصہ اور اُنکے بھائی حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے

سَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ

عبدالرحمٰن نے گفتگو شروع کی آنحضرت صلعم نے فرمایا بڑے کو بولنے دے بڑے کو بات کرنے دے عبدالرحمٰن تینوں میں کم سن تھے یہ سنکر وہ

فَتَكَلَّمَا فَقَالَ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ

خاموش ہو رہے تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو یا تو قسم کھاؤ کہ عبدالرحمٰن کو فلاں شخص نے مارا ہے اور قاتل لے لو یا خون بہا

وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ

ہم نے تو آنکھ سے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی براءت کر لینگے اُنہوں نے عرض کیا وہ تو کافر ہیں ہم اُن کی قسموں

كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

پر کیونکر اعتبار کریں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کی دیت اپنے پاس سے ادا کی ف ٣ باب عہد پورا کرنے کی فضیلت

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ

عبداللہ بن عتبہ سے اُن کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی اُن کو ابو سفیان بن حرب نے

حرب اخبره ان هرقل ارسل اليه في ركب من قريش كانوا تجارا بالشام في

کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے اور قریش کے کئی سواروں کے ساتھ اُن کو بلا بھیجا وہ شام کے ملک میں سوداگری کرنے گئے تھے یہ اُس زمانہ

المدة التي ماد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا سفيان في كفار قريش

کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے قریش کے کافروں کے مقدمہ میں صلح کی تھی

باب هل يعفى عن الذمي اذا سحر وقال ابن وهب اخبرني يونس عن ابن

باب اگر ذمی کافر جادو کرے تو اُس کو معاف کر سکتے ہیں یا نہیں عبداللہ بن وہب نے کہا ف مجھ کو یونس نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے

شهاب سئل اعلى من سحر من اهل العهد قتل قال بلغنا ان رسول الله صلى الله

اُن سے پوچھا گیا کیا ذمی اگر جادو کرے تو اُس کو قتل کریں گے اُنھوں نے کہا ہم کو تو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا

عليه وسلم قد صنع له ذلك فلم يقتل من صنعه وكان من اهل الكتب حدثني

(ایک ذمی کافر لبید بن اعصم یہودی نے کیا تھا) آپ نے جادوگر کو قتل نہیں کیا وہ اہل کتاب میں سے تھا ف مجھ سے

محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام قال حدثني ابي عن عائشة ان النبي

محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے اُنھوں نے حضرت عائشہ سے

صلى الله عليه وسلم سحر حتى كان يخيل اليه انه صنع شيئا ولم يصنعه باب

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا آپ کو یہ خیال آتا میں یہ کام کر چکا حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا ف باب

ما يحذر من الغدر وقوله تعالى وان يريدوا ان يخدعوك فان حسبك الله

دغابازی کیسا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انفال میں) فرمایا اگر کافر یہ چاہتے ہیں تجھ سے فریب کریں تو اللہ تجھ کو بس کرتا ہے اخیر آیت

الاية حدثنا الحميدي حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا عبد الله بن العلاء

تک ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبیر

ابن زبر قال سمعت بسر بن عبيد الله انه سمع ابا ادريس قال سمعت عوف بن

نے کہا میں نے بسر بن عبید اللہ سے سُنا اُنھوں نے ابوادریس سے کہا میں نے عوف بن مالک (اشجعی صحابی)

مالك قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم

سے اُنھوں نے کہا میں تبوک کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ چمڑے کے ڈیرے میں تھے

فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح بيت المقدس ثم موتان

آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ہونگی اُن کو گن رکھ ایک تو میری وفات دوسرے بیت المقدس کی فتح تیسرے تم میں مری پڑنا جیسے بکریاں

ياخذ فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار

میں مری پڑتی ہے (جیسے طاعون کی بیماری) چوتھے مال کی کثرت اتنی کہ کسی شخص کو سو اشرفیاں دینگے جب بھی ناراض رہیگا

فيظل ساخطا ثم فتنة لا يبقى بيت من العرب الا دخلته ثم هدنة تكون بينكم

یا پھر یوں آپس میں ایک بلا جو عرب کے ہر گھر میں گھس جائیگی پھر صلح ہوگی تم میں اور نصاریٰ میں پھر وہ دغا کرینگے

وبين بني الاصفر فيغدرون فياتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر

جھنڈے لیے تم سے لڑنے آئینگے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی

الفا باب كيف ينبذ الى اهل العهد وقوله وإما تخافن من قوم خيانة فانبذ

باب عہد کیونکر واپس کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انفال میں) فرمایا اگر تجھ کو کسی قوم سے دغا کا ڈر ہو تو ان کا عہد معقول طور سے

اليهم على سواء الآية حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرنا حميد

ان کو واپس کر دے اخیر آیت تک ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو حمید بن عبدالرحمن نے

ابن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال بعثني ابو بكر فيمن يؤذن يوم النحر بمنى

خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو دسویں تاریخ ذی الحجہ کی منا میں منادی

لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ويوم الحج الاكبر يوم النحر

کرتے تھے لوگو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہ آئے اور نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دسویں تاریخ ذی الحجہ کی یہی حج اکبر کا دن ہے

وانما قيل الاكبر من اجل قول الناس الحج الاصغر فنبذ ابو بكر الى الناس في

حج کو حج اکبر اس لیے کہتے ہیں کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں پھر ابوبکر صدیقؓ نے اس سال مشرکوں سے جو عہد تھا واپس کر دیا اور

ذلك العام فلم يحج عام حجة الوداع الذي حج فيه النبي صلى الله عليه وسلم مشرك

(دوسرے) سال حجۃ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کوئی مشرک شریک نہیں ہوا

باب اثم من عاهد ثم غدر وقول الذين عاهدت منهم ثم ينقضون

باب عہد کر کے دغا دینے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) فرمانا یہ وہ لوگ ہیں جن سے تو عہد کرتا ہے پھر ہر بار عہد کر کے توڑ ڈالتے

عهدهم في كل مرة وهم لا يتقون حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن

ہیں اور دغا بازی سے باز نہیں آتے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے

الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول

اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم اربع خلال من كن فيه كان منافقا خالصا من اذا حدث

نے فرمایا چار خصلتیں جس میں ہونگی وہ تو پکا نرا منافق ہوگا جب بات کہے تو جھوٹ

كذب واذا وعد اخلف واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر ومن كانت فيه خصلة

کہے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب عہد کرے دغا دے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر آجائے جس میں ان خصلتوں میں کوئی

فِيهِنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

خصلت ہو تو اس میں نفاق کی خصلت ہے جب تک اس کو چھوڑ نہ دے ف ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ

وسلم سے بس یہی قرآن لکھا اور جو اس ورق میں ہے ف۲ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر (پہاڑ) سے لیکر

حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ

فلاں پہاڑ تک حرم ہے جو کوئی (یہاں دین کی) نئی بات نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور

الْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ

سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمان مسلمان سب پناہ دینے میں برابر ہیں

يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا

ادنیٰ مسلمان (جیسے غلام یا عورت) بھی اگر کسی (کافر کو) پناہ دے سکتے ہیں تو جو کوئی کسی مسلمان کا کیا ہوا عہد توڑ ڈالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار

يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ

نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور جو غلام لونڈی اپنے مالکوں کے بے اذن دوسرے لوگوں کو مالک بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور

الْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا

سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور ابو موسے (محمد بن مثنیٰ) نے کہا ف۳ (جو امام بخاری کے

هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَيْفَ

شیخ ہیں) ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے باپ (سعید بن عمرو) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا تم لوگوں

أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

کا اس وقت کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک اشرفی یا ایک روپیہ بھی تم کو نہ ملیگا لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ تم کیا سمجھتے ہو ایسا کیونکر ہوگا

قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا

انہوں نے کہا اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے یعنے تو یہ اس کے فرمانے سے معلوم کیا ہے جو سچے تھے اور ان سے سچی ہی

عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللهُ عَزَّ وَ

بات کہی گئی تھی لوگوں نے کہا بیان تو کرو کس وجہ سے ایسا ہوگا انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑ دیا جائیگا (مسلمان دغابازی کرینگے) اللہ تعالے

جَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ بَابٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا

کافروں کے دل مضبوط کر دیگا وہ جزیہ نہ دینگے (اٹھنے کو مستعد ہونگے) ف۴ باب ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو

ابو حمزة قال سمعت الاعمش قال سألت ابا وائل شهدت صفين قال نعم فسمعت

ابو حمزہ نے خبر دی کہا میں نے اعمش سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو وائل سے پوچھا تم جنگ صفین میں (جو حضرت علی اور معاویہ میں ہوئی) حاضر تھے

سهل بن حنيف يقول اتهموا رأيكم رأيتني يوم ابي جندل ولو استطيع ان ارد

سہل بن حنیف صحابی سے سنا کہتے تھے تم اپنی رائے غلط سمجھو (جو آپس میں لڑتے مرتے ہو) میں نے اپنے تئیں دیکھا جس دن ابو جندل (ایسے حدیبیہ کے دن)

امر النبي صلى الله عليه وسلم لرددته وما وضعنا اسيافنا على عواتقنا لامر

آیا اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پھیر سکتا پھیر دیتا اور ہم نے جب کسی مصیبت میں ڈر کر تلواریں اپنے مونڈھوں پر رکھیں تو وہ مصیبت آسان

يفظعنا الا اسهلن بنا الى امر نعرفه غير امرنا هذا حدثنا عبد الله بن محمد

ہو گئی ہم کو اس کا انجام معلوم ہو گیا (الخیر فیما وقع) مگر یہ ایسی لڑائی ہے (جو سخت مشکل ہے) اس کا انجام بہتر معلوم نہیں ہوتا ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا

حدثنا يحيى بن آدم حدثنا يزيد بن عبد العزيز عن ابيه حدثنا حبيب بن ابي

ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یزید بن عبد العزیز نے انہوں نے اپنے باپ (عبد العزیز بن سیاہ) سے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے

ثابت قال حدثني ابو وائل قال كنا بصفين فقام سهل بن حنيف فقال ايها الناس

بیان کیا کہا مجھ سے ابو وائل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم صفین میں تھے اتنے میں سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو اپنی

اتهموا انفسكم فانا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية ولو نرى

اپنی رائے کو غلط سمجھو دیکھو ہم حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ہم لڑنا بہتر سمجھتے تو ضرور لڑتے (حالانکہ کافروں

قتالا لقاتلنا فجاء عمر بن الخطاب فقال يا رسول الله السنا على الحق وهم على

کا مقابلہ تھا) پھر حضرت عمر رضہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر اور یہ کافر جھوٹے دین پر

الباطل فقال بلى فقال اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلى

نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک پھر انہوں نے کہا ہمارے جو لوگ مارے جائیں کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور ان کے جو لوگ مارے جائیں وہ دوزخ

ما نعطي الدنية في ديننا انرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال ابن الخطاب

دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اُس وقت تک لڑیں کیوں نہیں جب تک اللہ ہمارا ان کا فیصلہ نہ کر دے آنحضرت نے یہ سنکر فرمایا خطاب کے بیٹے میں اللہ کا

اني رسول الله ولن يضيعني الله ابدا فانطلق عمر الى ابي بكر فقال له مثل ما قال

بھیجا ہوا ہوں اللہ مجھ کو کبھی تباہ نہیں کرنے کا (جو میں کر رہا ہوں اسی میں مصلحت ہے) پھر حضرت عمر رضہ ابو بکر صدیق رضہ پاس گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی جو

للنبي صلى الله عليه وسلم فقال انه رسول الله ولن يضيعه الله ابدا فنزلت سورة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی ابو بکر صدیق رضہ نے کہا وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ ان کو ہرگز کبھی تباہ نہیں کرے گا اس کے بعد سورہ

الفتح فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم على عمر الى آخرها فقال عمر يا رسول

فتح اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو اخیر تک پڑھ کر سنائی حضرت عمر رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ

اللّٰہِ اَوْ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

یہ صلح او حقیقت (فتح ہو آپنے فرمایا ہاں (ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے انہوں نے کہا میری ماں جو مشرک تھی (قتیلہ) انپوں باپ (حارث بن مدرک) کے ساتھ اس

عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ اَبِيهَا

زمانہ میں میرے پاس آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں سے صلح تھی تو میں نے

فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّي قَدِمَتْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میری ماں آئی ہے

عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ وَقْتٍ

اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کروں کیا میں اس سے سلوک کروں آپنے فرمایا ہاں سلوک کر (ف ۲) باب تین دن یا ایک معین مدت کے لیے صلح کرنا

مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن

ابْنُ يُوسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رض اَنَّ

یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا مجھ سے براء بن عازب رض نے بیان کیا کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَعْتَمِرَ اَرْسَلَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَاْذِنُهُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کا ارادہ کیا تو مکہ کے کافروں سے اجازت چاہی کہ

لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ اَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا اِلَّا ثَلٰثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا

میں آنے کی انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور ہتھیار غلافوں

بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ اَحَدًا قَالَ فَاَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ

میں رکھیں اور مکہ والوں میں سے کسی کو (اپنے پاس) نہ بلائیں یہ شرطیں حضرت علی رض نے لکھنا شروع کیں

ابْنُ اَبِي طَالِبٍ رض فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا

اور صلحنامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول نے فیصلہ کیا اس پر قریش کے کافر کہنے لگے اگر ہم آپ

اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰہِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ

کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو روکتے کیوں بلکہ آپ سے بیعت کر لیتے (آپ کے تابعدار بن جاتے) یوں لکھیے یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے

عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا وَاللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَنَا وَاللّٰہِ رَسُولُ اللّٰہِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ

نے فیصلہ کیا آپ نے یہ سنکر فرمایا خدا کی قسم میں محمد عبداللہ کا بیٹا ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں براء کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو

ف ۱ سہل کا مطلب تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible]

ف ۲ [illegible]

قال فقال لعلي امح رسول الله فقال علي والله لا امحاه ابدا قال فارنيه قال فاراه اياه

آپ نے حضرت علی سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ کاٹ دو حضرت علی نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اس کو کبھی نہیں میٹوں گا آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو بتاؤ کہاں ہے

فمحاه النبي صلى الله عليه وسلم بيده فلما دخل ومضى الايام اتوا عليا فقالوا مر

آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا خیر آپ جب مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر چکے تو مشرک لوگ حضرت علی کے پاس آئے کہنے لگے اب اپنی

صاحبك فليرتحل فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم ثم ارتحل

صاحب (یعنے آنحضرت) سے کہو (شرط کے موافق) کوچ کریں حضرت علی نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ نے کوچ کیا

باب الموادعة من غير وقت وقول النبي صلى الله عليه وسلم اقركم ما اقركم الله

باب بغیر میعاد مقرر کئے صلح کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا ہم تم کو یہاں جب تک رہنے دیں گے جب تک اللہ تم کو رکھے

به باب طرح جيف المشركين في البئر ولا يؤخذ لهم ثمن حدثنا عبدان

باب مشرکوں کی لاشیں کنویں میں پھینکوا دینا لاش کی قیمت نہ لینا ہم سے عبدان بن عثمان

بن عثمن قال اخبرني ابي عن شعبة عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله

نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے

قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجد وحوله ناس من قريش من المشركين

انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ کے پاس) سجدے میں تھے آپ کے گرد قریش کے کچھ مشرک بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں

اذ جاء عقبة بن ابي معيط بسلى جزور فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرفع

عقبہ بن ابی معیط (ملعون) اونٹنی کا بچہ دان لیکر آیا اور آپ کی (مبارک) پشت پر رکھ دیا آپ نے سجدے سے اپنا

راسه حتى جاءت فاطمة عليها السلام فاخذت من ظهره ودعت على من صنع ذلك

(اس وقت) سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں اور انہوں نے اس کو آپ کی پیٹھ سے اٹھا لیا اور جس نے یہ کام کیا اس کے لیے بددعا کرنے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم عليك الملا من قريش اللهم عليك ابا جهل بن

لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں دعا کی یا اللہ اس قریش کے گروہ سے سمجھ لے یا اللہ ابو جہل بن ہشام اور

هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة وعقبة بن ابي معيط وامية بن خلف او

عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف اور

ابي بن خلف فلقد رايتهم قتلوا يوم بدر فالقوا في بئر غير امية او ابي فانه كان

ابی بن خلف کو سمجھ لے (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے ان کافروں کو دیکھا یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ایک کنویں میں پھینک دیے گئے

رجلا ضخما فلما جروه تقطعت اوصاله قبل ان يلقى في البئر باب اثم الغادر

موٹا آدمی تھا اس کی لاش کھینچنے لگے تو اس کے جوڑ جوڑ کٹ گئے کنویں میں ڈالنے سے پہلے ہی الگ الگ ہو گئے باب جو شخص عہد شکنی کرے اس کا گناہ

لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

یا بدکسی کا ہو۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے

وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اور شعبہ نے اس حدیث کو ثابت سے بھی روایت کیا انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے قیامت کے دن

الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

ایک جھنڈا ہوگا ایک راوی کہتا ہے جو گاڑا جائیگا اور دوسرا یوں کہتا ہے اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لینگے کہ یہ دغا باز تھا ہم سے سلیمان بن

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ

يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے اس کی دغا بازی کے موافق ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ

مکہ فتح ہوا یوں فرمایا اب ہجرت (فرض) نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت (قیامت تک) باقی ہے اور اسی دن یہ بھی فرمایا اس شہر (مکہ) کو

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ

نے جس دن آسمان اور زمین بنائے حرمت والا کیا وہ

بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا

اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہی رہیگا اور وہاں لڑنا مجھ سے پہلے کسی کے لیے درست نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی

سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ

درست ہوا پھر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہوگیا نہ وہاں کا کانٹا (جس سے تکلیف ہو) کاٹا جائے نہ وہاں شکاری جانور کو ستایا جائے

وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نہ وہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کو مشہور کرتا پھرے اس کے مالک کو دریافت کرتا رہے نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے عباس نے کہا یا رسول اللہ

إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ لوہاروں سناروں کے کام آتی ہے اور گھر کی چھتوں پر ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّالِثَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

بارہواں پارہ تمام ہوا اب تیرہواں پارہ اس کے بعد ہے اللہ چاہے تو شروع ہوگا

فہرست مضامین پارہ دوازدہم تیسیر الباری اردو ترجمہ صحیح البخاری

تمت

… کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ … الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب بدء الخلق

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی

وما جاء فی قول اللہ تعالیٰ وھو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیدہ قال

اور اللہ تعالیٰ نے جو سورہ روم میں فرمایا اس کی تفسیر وہی خدا تو ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا

الربیع بن خثیم والحسن کل علیہ ھین ھین وھین مثل

اور ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے کہا ہر ایک آسان ہے (پہلی بار پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) ھین

لین ولین ومیت ومیت وضیق وضیق افعیینا افاعیا

جیسے لین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق اور سورہ ق میں جو افعیینا آیا ہے اس کا معنے یہ ہے کیا ہم کو پہلی

علینا حین انشاکم وانشا خلقکم لغوب النصب اطوارا

بار بنانے نے عاجز کر دیا جب اس خدا نے تمکو پیدا کیا اور تمہارا مادہ پیدا کیا اسی سورت میں جو لغوب کا لفظ ہے اس کے معنے تھکن اور ماندگی کے ہیں سورہ

طورا کذا وطورا کذا عدا طورہ ای قدرہ جل ثنا

یعنے مختلف صورتوں میں کبھی ایسے (نطفہ) کبھی ایسے (خون کی پھٹکی پھر گوشت پھر ہڈی پوست) عرب لوگ کہتے ہیں فلان عدا طورہ یعنے

محمد بن کثیر اخبرنا سفین عن جامع بن شداد عن صفوان

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے

ابن محرز عن عمران بن حصين رض قال جاء نفر من بني تميم الى النبي صلى الله عليه

انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

وسلم فقال يا بني تميم ابشروا قالوا بشرتنا فاعطنا فتغير وجهه فجاءه اهل اليمن

آپ نے فرمایا بنی تمیم خوش ہو جاؤ انہوں نے کہا عجب آپ یہ فرماتے ہیں تو ہم کو کچھ دلوائیے آپ کے مبارک چہرے کا رنگ بدل گیا ف پھر یمن کے لوگ آپ پاس

فقال يا اهل اليمن اقبلوا البشرى اذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قبلنا فاخذ النبي صلى

آئے آپ نے فرمایا یمن والو تم اس خوش خبری کو قبول کرو جس کو بنی تمیم نے قبول نہیں کیا وہ کہنے لگے ہم نے قبول کی پھر آپ (عالم کی)

الله عليه وسلم يحدث بدء الخلق والعرش فجاء رجل فقال يا عمران راحلتك

ابتدا آفرینش و عرش کا ذکر فرمانے لگے اُس وقت ایک شخص آیا نام نامعلوم کہنے لگا ابی عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی عمران کہتے

تفلتت ليتني لم اقم حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش

ہیں کاش میں (آنحضرت کی صحبت سے) نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے

حدثنا جامع بن شداد عن صفوان بن محرز انه حدثه عن عمران بن حصين

کہا ہم سے جامع بن شداد نے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصین سے

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعقلت ناقتي بالباب فاتاه ناس من

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور اپنی اونٹنی دروازے پر باندھ دی کچھ لوگ بنی تمیم کے آپ پاس

بني تميم فقال اقبلوا البشرى يا بني تميم قالوا قد بشرتنا فاعطنا مرتين ثم دخل عليه ناس

آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم خوشخبری قبول کرو انہوں نے دو بار کہا آپ نے خوشخبری دی تو کچھ دلوائیے پھر یمن والے کچھ لوگ

من اهل اليمن فقال اقبلوا البشرى يا اهل اليمن اذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله

آپ پاس آئے آپ نے ان سے بھی وہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے

قالوا جئناك نسألك عن هذا الامر قال كان الله ولم يكن شيء غيره وكان عرشه على الماء وكتب

(خوشی) قبول کی پھر کہنے لگے ہم آپ پاس عالم کی پیدائش کا حال پوچھنے آئے ہیں آپ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی ف اس کا عرش

في الذكر كل شيء وخلق السموات والارض فنادى مناد ذهبت ناقتك يا ابن الحصين فانطلقت

اور اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کیے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چلدی میں جو گیا دیکھا

فاذا هي يقطع دونها السراب فوالله لوددت اني كنت تركتها وروى عيسى عن رقبة عن قيس بن

تو وہ سراب کے آر میں ہے (یعنی اور اسکے بیچ میں سراب حائل ہے یعنی وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) خدا کی قسم میں نے آرزو کی کاش اونٹنی کو میں نے دستا

مسلم عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رض يقول قام فينا النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ہم لوگوں کو سنانے کے لیے ایک مقام (منبر) پر کھڑے ہو

مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم

اور ہم کو دنیا کی پیدائش سے لیکر اس وقت تک کا حال بیان کرتے رہے جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں جا پہنچے

حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه حدثني عبد الله بن ابي شيبة

جس نے یاد رکھا اس کو یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا

عن ابي احمد عن سفين عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال

انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم اراه يقول الله شتمني ابن آدم وما ينبغي له ان يشتمني

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا مجھ کو گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا

ويكذبني وما ينبغي له اما شتمه فقوله ان لي ولدا واما تكذيبه فقوله ليس

مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا گالیاں یہ ہیں کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اس کی بیٹیاں کہتے ہیں)

يعيدني كما بدأني حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن

مجھ کو نہیں پیدا کریگا جیسے پہلی بار پیدا کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن قرشی نے

القرشي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله

انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب في كتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتي

نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر ہے یہ کہا میری رحمت میرے

غلبت غضبي باب ما جاء في سبع ارضين وقول الله تعالى الذي خلق

غصے پر غالب ہے باب سات زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا اللہ وہ ہے جس نے سات

سبع سموت ومن الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن لتعلموا ان الله على كل شيء

آسمان بنائے اور زمینیں بھی اپنے ساتھ (سات زمینیں) اللہ کا حکم ان میں اترتا ہے یہ اس لیے کہ تم جان لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما والسقف المرفوع السماء سمكها بناءها

اور اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور (سورہ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورہ والنازعات میں) سمکہا کا معنی

الحبك استواؤها وحسنها واذنت سمعت واطاعت والقت اخرجت

حبک کا لفظ آیا ہے اس کا معنی برابر ہونا اچھی صورت ہونا اور (سورۃ الانشقت میں) اذنت جو آیا اس کا معنی سن لیا اور مان لیا والقت کا معنی باہر ڈال دے

ما فيها من الموتى وتخلت عنهم طحاها دحاها الساهرة وجه الارض كان فيها

اس میں جتنے مردے ہیں نکال کر ... طحاہا ... ساہرہ کا لفظ ... زمین

الحیتان نومهم وسهرهم حدثنا علی بن عبد الله اخبرنا ابن علیة عن علی بن
جاندار رہتے تھے سوتے جاگتے ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو اسمعیل بن علیہ نے اُنہوں نے علی بن مبارک سے

المبارک حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم بن الحرث عن ابی سلمة بن عبد
کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا اُنہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے اُنہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن

الرحمن وکانت بینه وبین اناس خصومة فی ارض فدخل علی عائشة فذکر
سے اُن کا کچھ لوگوں سے جھگڑا تھا ایک زمین میں وہ حضرت عائشہ کے پاس گئے اُن سے بیان کیا

لها ذلک فقالت یا ابا سلمة اجتنب الارض فان رسول الله صلی الله علیه و
اُنہوں نے کہا ابو سلمہ زمین (ناحق لے لینے) سے بچا رہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم قال من ظلم قید شبر طوقه من سبع ارضین حدثنا بشر بن محمد اخبرنا
جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) اُس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا۔ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن

عبد الله عن موسی بن عقبة عن سالم عن ابیه قال قال النبی صلی الله علیه
مبارک نے خبر دی اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

وسلم من اخذ شیئا من الارض بغیر حقه خسف به یوم القیمة الی سبع ارضین
شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لیگا وہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنستا چلا جائیگا

حدثنا محمد بن المثنی حدثنا عبد الوهاب حدثنا ایوب عن محمد بن
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب (ثقفی) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنہوں نے محمد بن

سیرین عن ابن ابی بکرة عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الزمان قد
سیرین سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُنہوں نے ابو بکرہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اُسی حالت پر

استدار کهیئته یوم خلق السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها
آگیا جیسے اُس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے تھے برس بارہ مہینے کا اُن میں چار حرام مہینے

اربعة حرم ثلثة متوالیات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر
ہیں تین تو پے در پے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک (رجب تھا) جس رجب کی مضر کافر بہت تعظیم کرتے

الذی بین جمادی و شعبان حدثنی عبید بن اسمعیل حدثنا ابو اسامة
تھے جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

عن هشام عن ابیه عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انه خاصمته اروی
اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اروی بنت ابی اوس نے اُن سے

فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا

ایک زمین میں جھگڑا کیا اور کہتی تھی زید نے میری زمین چھین لی ہے یہ مقدمہ مروان پاس گیا (وہ مدینہ کا حاکم تھا) سعید نے کہا بھلا میں اس کا حق دبا لونگا

أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا

فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی انہوں نے اپنے

أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ فِي

باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا (پھر یہی حدیث بیان کی) باب ستاروں

النُّجُومِ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا

کا بیان اور قتادہ (تابعی) نے (سورۂ ملک کی) اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا کہا اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں

زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ

آسمان کی آرائش دوسرے شیطانوں پر مار تیسرے رستہ پہچاننے کے نشان اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی مطلب سمجھے

ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا

اُس نے غلطی کی اپنا حصہ تباہ کیا (اپنا وقت ضائع کیا یا اپنا ایمان کھویا) اور جو بات (غیب کی) معلوم نہیں ہو سکتی اُس کو معلوم کرنا چاہا ف۱ ابن عباسؓ نے کہا سورہ

وَالْأَبُّ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَافًا مُلْتَفَّةً

اور سورہ عبس میں جو آبا کا لفظ ہے تو اَبّ جانوروں کے چارے کو کہتے ہیں اور انام کا لفظ جو سورۂ رحمٰن میں ہے اس کا معنی خلقت اسی سورت میں برزخ کا لفظ ہے یعنی پردہ

وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا

اسی طرح سورۂ عبس میں غلبا کا لفظ ہے اس کے بھی یہی معنی ہیں اور سورۂ بقرہ میں جو فراشا کا لفظ ہے اس کے معنے بچھونا ف۲ جیسے اسی سورت میں ہے ولکم فی الارض مستقر یعنی زمین میں تمہارا بچھونا ہے

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ

باب سورہ رحمٰن کی اس آیت کی تفسیر سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں مجاہد نے کہا یعنی چکی کی طرح گھومتے ہیں ف۳ اور دوسرے لوگوں نے یوں کہا یعنی

بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا

حساب سے مقرر منزلوں میں پھرتے ہیں زیادہ نہیں بڑھ سکتے ف۴ حسبان حساب کی جمع جیسے شہاب کی جمع شہبان اور سورۂ والشمس میں جو ضحٰہا آیا ہے ضحٰی کہتے ہیں

ضَوْءُهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ

روشنی کو ف۵ اور سورۂ یٰسین میں جو یہ آیا ہے سورج چاند کو نہیں پا سکتا یعنی ایک کی روشنی دوسرے کو ماند نہیں کر سکتی ف۶ نہ اُن کو یہ بات سزاوار ہے اور اسی سورت میں جو یہ ہے

سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ

ولا اللیل سابق النہار ف۷ اس کا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات ہر ایک دوسرے کے پیچھے لگا جاری ہے اور اسی سورہ میں نسلخ کا معنے یہ ہے کہ دن کو رات سے ہم نکال لیتے ہیں

مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا أَرْجَاؤُهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ

اور سورہ حاقہ میں جو واہیہ کا لفظ ہے وہی کا معنے پھٹ جانا اور اسی سورت میں جو والملک علی ارجائہا یعنے فرشتے آسمان کے کناروں پر ہونگے جسکا پھٹے گا نہیں جیسے کہتے ہیں

كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ أَغْطَشَ وَجَنَّ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ

وہ کنوئیں کے ارجاء پر ہے یعنے کناروں پر اور سورہ والنازعات میں جو اغطش اور سورہ انعام میں جن کا لفظ ہے اسکا معنے اندھیاری کی اندھیاری ہوئی اور امام حسن بصری نے

ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اتَّسَقَ اسْتَوَى بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

تاریک کر دیا جائیگا اور سورہ انشقت میں جو وسق کا لفظ ہے اسکا معنے جو اکٹھا کرے اسی سورت میں اتسق کا معنے سیدھا ہوا اور فرقان میں جو بروجا کا لفظ ہے وہ سورج اور چاند کی منزلوں کو

الْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ

اور سورہ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اسکے معنے دھوپ کی گرمی اور ابن عباس نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی اور سورہ فاطر میں جو

يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

یولج کا لفظ ہے اسکا معنے لپیٹتا ہے یا گھسیڑتا ہے اور سورہ توبہ میں جو ولیجہ کا لفظ ہے اسکا معنے اندر گھسا ہوا یعنے رازدار دوست ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه

سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

جب سورج ڈوب رہا تھا تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ

وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (پورب سے نکلنے کی) اجازت مانگتا ہے (اپنے پروردگار) سے اس کو اجازت دی جاتی ہے اور ایک زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا

تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ

لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور پورب سے نکلنے کی اجازت مانگیگا لیکن اس کو اجازت نہ دی جائیگی بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے (پچھم سے) آیا ادھر ہی لوٹ جا

فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

پس وہ پچھم سے نکلیگا اور سورہ یس میں یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھکانے پر جانے کیلیے چل رہا ہے یہ انتظام اس زبردست علم والے خدا کا ہے اس کا یہی مطلب ہے ف

الْعَلِيمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبد اللہ بن فیروز داناج نے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

آپ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائینگے ف ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا

حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو ان عبد الرحمن بن القسم حدثه عن ابيه

مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے

عن عبد الله بن عمر رض انه كان يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الشمس

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے

والقمر لا يخسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموهما

مرنے سے گہناتے نہیں نہ کسی کے جینے سے وہ دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم ان کا گہن دیکھو تو نماز پڑھو

فصلوا حدثنا اسمعيل بن ابي اويس قال حدثني مالك عن زيد بن اسلم عن

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے

عطاء بن يسار عن عبد الله بن عباس رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان

عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج

الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم

اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت سے ان میں گہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب تم گہن دیکھو

باب الصدقة في الكسوف

باب سورج گہن میں خیرات کرنا

ذلك فاذكروا الله حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب

تو اللہ کی یاد کرو ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

قال اخبرني عروة ان عائشة رض اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم

انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا اُن سے حضرت عائشہؓ نے جس دن سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

خسفت الشمس قام فكبر وقرأ قراءة طويلة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع راسه

(نماز پڑھنے کو) تکبیر کہہ کے لمبی قرارت کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا

فقال سمع الله لمن حمده وقام كما هو فقرأ قراءة طويلة وهي ادنى من القراءة الاولى

اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کے کھڑے رہے پھر لمبی قرارت کی لیکن پہلی قرارت سے کچھ کم پھر

ثم ركع ركوعا طويلا وهي ادنى من الركعة الاولى ثم سجد سجودا طويلا ثم فعل

لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری

في الركعة الآخرة مثل ذلك ثم سلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فقال في

رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ

كسوف الشمس والقمر انهما آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته

سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا یَحْیٰى عَنْ اِسْمٰعِیْلَ

جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کے لیے لپکو مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا

کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے اُنہوں نے ابو مسعود انصاری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا

یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا

زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے وہ تو دونوں اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم اُن کو دیکھو تو نماز پڑھو

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَوْلِهٖ وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے (سورۂ بنی اسرائیل میں)

قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَیْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ

قاصفا کا جو لفظ ہے اُس کا معنے سخت ہوا جو ہر چیز کو روندڈالے (سورۂ حجر میں) جو لواقح ہے اُس کا معنے ملاقح جو ملقحۃ کی جمع ہے یعنے حاملہ کرنے والی ف (سورۂ بقرہ میں) جو اعصار

اِلَى السَّمَآءِ كَعَمُوْدٍ فِیْهِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے اس میں آگ ہوتی ہے (سورۂ آل عمران میں) جو صر کا لفظ ہے اُس کے معنے پالا (سردی) نشر کا معنے جدا جدا متفرق ف ہم سے آدم نے

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ

اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عباس رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھے صبا (مشرقی ہوا) سے مدد ملی اور

بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ حَدَّثَنَا مَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ

عاد کی قوم دبور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے اُنہوں نے عطا سے

عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِیْلَةً فِی السَّمَآءِ اَقْبَلَ

اُنہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اندر باہر آتے

وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَیَّرَ وَجْهُهٗ فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِّیَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَآئِشَةُ

جاتے (جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہوتا ہے) آپ کا چہرہ بدل جاتا جب پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی حضرت عائشہ رض نے آپ سے اس کا سبب پوچھا

ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا

فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس لیے ڈرتا ہوں) شاید یہ وہ بادل نہ ہو جس کو دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا تھا جب وہ اُن کے میدانوں کی طرف

مُسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ اَلْاٰیَةَ بَابُ ذِكْرِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

آرہا تھا اخیر آیت تک ف باب فرشتوں کا بیان ف اور انس نے کہا عبداللہ بن سلام نے (جو یہود کے بڑے عالم تھے) آنحضرت

لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْیَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام اُن کے ڈبری دشمن ہیں

ف

وقال ابن عباس لنحن الصافون الملائكة حدثنا هدبة بن خالد حدثنا

اور ابن عباسؓ نے (سورۂ والصافات کی) اس آیت کی تفسیر میں وانا لنحن الصافون کہا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے

همام عن قتادة وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وهشام

ہمام نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام

قالا حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما قال قال النبي

دستوائی دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن صعصعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان وذكر بين الرجلين

علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تھا نہ بالکل سوتا نہ جاگتا اور آپ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ

فأتيت بطست من ذهب ملئ حكمة وإيمانا فشق من النحر إلى مراق البطن ثم

بیچ میں تھا آپ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر

غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ حكمة وإيمانا وأتيت بدابة أبيض دون البغل

زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے جو سونے کے طشت میں لائے تھے پیٹ بھر دیا گیا اس کے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا سفید براق جو خچر سے

وفوق الحمار البراق فانطلقت مع جبريل حتى أتينا السماء الدنيا قيل من

ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبریل کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا (وہاں کے چوکیدار فرشتوں نے) پوچھا کون

هذا قال جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا

جبریل نے کہا میں ہوں (جبریل) پھر پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ

به ولنعم المجيء جاء فأتيت على آدم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي

آئے خوب آئے میں آدم کے پاس پہنچا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ (پیاری) بیٹے اور (پیاری) پیغمبر وہاں

فأتينا السماء الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال محمد صلى

سے ہم دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا (جو کیدار نے پوچھا) کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا

الله عليه وسلم قيل أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں عیسیٰ

على عيسى ويحيى فقالا مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الثالثة قيل من

اور یحییٰ کے پاس پہنچا دونوں نے کہا آؤ بھائی صاحب اور پیغمبر صاحب پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون

هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل

ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں کہنے لگا

مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ

تو بھی کشادہ جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف پیغمبر پاس پہونچا اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم

فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

چوتھے آسمان پر پہونچے وہاں بھی یہی پوچھا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ

پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں کہنے لگا تو اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں ادریسؑ

عَلٰى اِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِّنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيْلَ

پیغمبر پاس پہونچا اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہونچے وہاں بھی

مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

یہی پوچھا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں

قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْنَا عَلٰى هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ

تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر پاس پہونچے میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب

مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ

پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا تیرے

مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ

ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (اُنہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا) اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے

الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

پھر میں موسیٰ کے پاس پہونچا میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا

بَكٰى فَقِيْلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ

تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں روتے کیوں ہو اُنہوں نے (اپنے پروردگار سے) یوں معروضہ کیا پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا میری

اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ

امت سے زیادہ بہشت میں جائیگی پھر ہم ساتویں آسمان پر پہونچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل

جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ

ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اُنہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (اُنہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگا) اچھی کشادہ جگہ خوب آئے پھر

فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ

میں ابراہیم پیغمبر پاس پہونچا میں نے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے (پیارے) پیغمبر پھر بیت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھکو دکھلایا

الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

کیا میں نے جبرئیل سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا بیان ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں

إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا

جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی اخیر تک (دوبارہ) وہاں لوٹ کر نہیں آتے اور سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا درخت) بھی مجھکو دکھایا گیا

كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ

میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں برابر اور پتے ایسے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو چھپی (ڈھکی) ہوئیں

وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ

دو کھلی میں نے جبرئیل سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جا رہی ہیں (سلسبیل اور کوثر) اور کھلی ندیاں

النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى فَقَالَ

نیل اور فرات ہیں اس کے بعد پروردگار کی بارگاہ معلی سے مجھ پر (ہر روز) پچاس نمازیں فرض ہوئیں میں وہاں سے لوٹا تو موسیٰ پاس آیا (چھٹے آسمان پر)

مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ

انہوں نے کہا کیوں کیا کیفیت گذری میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) مجھ پر فرض ہوئیں انہوں نے کہا (سنو) میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں

بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ

میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر نہ چھوڑی جب بھی وہ اچھی طرح عبادت نہ کر سکے) بھلا تمہاری امت میں اتنی طاقت کہاں (کہ وہ پچاس نمازیں ہر روز

فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ

بارگاہ الٰہی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا (موسیٰ پاس لوٹ کر آیا انہوں نے یہی کہا جاؤ اور تخفیف کراؤ) تو تیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو بیس رہ گئیں

فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ

پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا ہوا

قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي

میں نے کہا پروردگار نے (ہر روز) پانچ نمازیں کر دیں موسیٰ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں نہیں جاتا مجھے شرم آتی ہے میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا

وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

اس وقت بارگاہ الٰہی سے آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میں نے اپنا فریضہ پورا کر دیا (جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھونگا) اور اپنے بندوں کو ہلکا کر دیا اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا دونگا

أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ

ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے کہ عبداللہ بن مسعود رض نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا

اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال إن أحدکم یجمع خلقہ فی بطن أمہ أربعین

اور آپ سچے ہیں اور جو وعدہ آپ سے کیا گیا وہ بھی سچا تھا تم میں سے ہر ایک کا مادہ (نطفہ) اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے

یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا فیؤمر

پھر چالیس دن تک بستہ خون کی پھٹکی رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا پھر اللہ تعالیٰ (اُس کے پاس) ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو چار باتیں لکھنے

بأربع کلمات فیقال لہ اکتب عملہ ورزقہ وأجلہ وشقی أو سعید ثم ینفخ فیہ الروح

اُس کو حکم دیا جاتا ہے اُس کے اعمال روزی عمر نیک بخت ہے یا بدبخت پھر اس میں روح (انسانی جسکو نفس ناطقہ کہتے ہیں) پھونکی جاتی ہے

فإن الرجل منکم لیعمل حتی ما یکون بینہ وبین الجنۃ إلا ذراع فیسبق علیہ کتابہ

پھر تم میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو ساری عمر نیک کام کرتا رہتا ہے بہشت اُس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے

فیعمل بعمل أھل النار ویعمل حتی ما یکون بینہ وبین النار إلا ذراع فیسبق علیہ الکتاب

اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اور کوئی بندہ ساری عمر برے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اُس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر

فیعمل بعمل أھل الجنۃ حدثنا محمد بن سلام أخبرنا مخلد أخبرنا ابن جریج قال أخبرنی

اور وہ بہشتیوں کا کام کر کے بہشت میں جاتا ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید (حرانی) نے کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ

موسی بن عقبۃ عن نافع قال قال أبو ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتابعہ أبو عاصم

ابن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابوہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور مخلد کے ساتھ اس حدیث کو ابوعاصم نبیل نے بھی روایت کیا

عن ابن جریج قال أخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع عن أبی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قال إذا أحب اللہ العبد نادی جبریل إن اللہ یحب فلانا فأحببہ فیحبہ جبریل فینادی جبریل

آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو پکارتا ہے میں فلانے شخص سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اُس سے محبت رکھ تو جبرئیل بھی اُس سے محبت کرنے لگتے

فی أھل السماء إن اللہ یحب فلانا فأحبوہ فیحبہ أھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی

ہیں اور سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ فلانے شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو وہ سب اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے

الأرض حدثنا محمد حدثنا ابن أبی مریم أخبرنا اللیث حدثنا ابن أبی جعفر عن محمد

بھی چاہنے لگتے ہیں ہم سے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بیان کیا (یہ فربری کا کلام ہے) کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے

ابن عبد الرحمن عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنھا

انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول إن الملائکۃ تنزل فی العنان وھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے ہیں اور آسمان پر

السحاب فتذكر الامر قضي في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان

اور کہتے ہیں جو حکم (احکام) آسمان میں ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان کیا کرتے ہیں چھپکے سے بادل پر جاکر فرشتوں کی باتیں سن لیتے ہیں اور اپنے پوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں

فيكذبون معها مائة كذبة من عند انفسهم حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابراهيم بن سعد

وہ پوجاری (کاہن) ایک سچی بات میں سو باتیں جھوٹ اپنے دل سے ملا دیتے ہیں (اپنے مریدوں اور چیلوں سے) بیان کرتے ہیں ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

حدثنا ابن شهاب عن ابي سلمة والاغر عن ابي هريرة رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابو سلمہ اور سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد الملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا

جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر (جہاں سے مسجد میں جاتا ہے) فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا پھر کون آیا جب

جلس الامام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان

امام خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر بیٹھ گیا انہوں نے اپنے اپنے دفتر لپیٹے اور مسجد میں آکر خطبہ سننے لگے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب قال مر عمر في المسجد وحسان ينشد فقال كنت انشد

عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعر پڑھ رہے ہیں حضرت عمر رض خفا

فيه وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابي هريرة رض فقال انشدك بالله اسمعت رسول

ہوئے حسان نے جواب دیا میں تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنے آنحضرت ص) اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابو ہریرہ کی طرف دیکھا ان کو قسم

الله صلى الله عليه وسلم يقول اجب عني اللهم ايده بروح القدس قال نعم حدثنا

دی کیا تم نے آنحضرت کو فرماتے نہیں سنا جب میں شعر پڑھ رہا تھا حسان (میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا) جواب دے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابو ہریرہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ہم سے

حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء رض قال قال النبي صلى الله عليه

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا

وسلم لحسان اهجهم او هاجهم وجبريل معك حدثنا اسحق اخبرنا وهب بن جرير

مشرکوں کی ہجو کر یا ان کی ہجو کا جواب ہجو سے دے (تو کچھ فکر نہ کر) جبرئیل تیرے ساتھ ہیں ہم سے اسحق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وہب بن جریر نے

حدثنا ابي قال سمعت حميد بن هلال عن انس بن مالك رض قال كاني انظر الى غبار ساطع

خبر دی کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں نے حمید بن ہلال سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جیسے میں بنی غنم کی گلی میں وہ گرد دیکھ

في سكة بني غنم زاد موسى موكب جبريل حدثنا فروة حدثنا علي بن مسهر

رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی موسی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنے حضرت جبرئیل کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر

عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رض ان الحرث بن هشام سال النبي صلى الله

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

عليه وسلم كيف يأتيك الوحي قال كل ذاك يأتي الملك أحيانا في مثل صلصلة الجرس

آپ پر وحی کیسے آتی ہے آپ نے فرمایا کئی طرح سے کبھی فرشتہ ایسی آواز سے آتا ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار

فيفصم عني وقد وعيت ما قال وهو أشده علي ويتمثل لي الملك أحيانا رجلا فيكلمني

جب وہ وحی کو ختم کر دیتا ہوں تو وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اس قسم کی وحی میں مجھکو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ ایک مرد کی

فأعي ما يقول حدثنا آدم حدثنا شيبان حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن

شکل میں آتا ہے وہ جو کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے

أبي هريرة رض قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أنفق زوجين في سبيل الله دعته

ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا دے یعنی

خزنة الجنة أي فل هلم فقال أبو بكر ذاك الذي لا توى عليه قال النبي صلى الله عليه و

دو روپیہ دو کپڑے دو گھوڑے اس کو قیامت کے دن بہشت کے چوکیدار (فرشتے) پکاریں گے ارے میاں ادھر آ ادھر آ ابو بکر رض نے فرمایا ایسے شخص کو تو کچھ ڈر نہیں آپ نے فرمایا

سلم أرجو أن تكون منهم حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر

میں امید رکھتا ہوں تم بھی ان لوگوں میں ہو گے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی

عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة رض أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها يا عائشة هذا

انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہ دیکھو یہ جبریل علیہ السلام (کھڑے)

جبريل يقرأ عليك السلام فقالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا أرى

ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ ہی کو دکھائی دیتے ہیں مجھکو نہیں دکھائی دیتے

تريد النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر بن ذر قال ح وحدثني يحيى بن

حضرت عائشہ نے تو تری سے آنحضرت صلعم کو مراد رکھا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے

جعفر حدثنا وكيع عن عمر بن ذر عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال قال

یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے عمر بن ذر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل ألا تزورنا أكثر مما تزورنا قال فنزلت وما نتنزل

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے کہا تم اس سے زیادہ کیوں ہم سے نہیں ملا کرتے جیسے ملتے ہو اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری

إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما خلفنا الآية حدثنا إسمعيل قال حدثني سليمن

ہم تیرے مالک کے حکم بغیر نہیں اترتے اخیر آیت تک ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے

عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس

انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس رض سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریل نے (پہلے) ایک محاورہ پر قرآن پڑھایا میں ان سے برابر کہتا رہا اور زیادہ محاوروں پر بھی پڑھنے کی اجازت

إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

دو آخر سات محاوروں تک اجازت ہوئی ف۱ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ

مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے

النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي

اور رمضان میں خاص کر جب حضرت جبریل آپ سے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے حضرت جبریل رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملا

كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ

کرتے قرآن کا دور کرتے غرض جب آپ کی اور حضرت جبریل کی ملاقات رہتی تو آپ چلتی

أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوَى

ہوئی ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کو بھلائی پہونچانے میں تھے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے معمر نے بھی یہی سند سے (یعنی زہری سے اخیر تک) ایسی ہی روایت کی

أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ

اور ابوہریرہ رض اور حضرت فاطمہ رض نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا کہ حضرت جبریل آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے ف۲

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عصر کی نماز میں کچھ دیر کی

فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا

عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت جبریل اترے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی عمر نے یہ سنکر کہا عروہ سمجھ کر

تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

کہو کیا کہتے ہو عروہ نے کہا (لو سند سن لو) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبریل اترے انہوں نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری نماز

مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ حَدَّثَنَا

پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز ابو مسعود یا آنحضرت پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گنتے تھے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے زید بن وہب سے

ف۱ ...

ف۲ ... پڑھنے کی اجازت دی ... بارہ جس سال یعنی جس سال آپ کی وفات ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے دو بار دور کیا ... کی قرارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر دور کے موافق ہے ... فاطمہ اور ابوہریرہ کی روایت کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ اور فضائل القرآن میں وصل کیا ہے

وهب عن أبي ذر رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل من مات من أمتك لا

اُنھوں نے ابو ذر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے مجھ سے کہا تمہاری امت میں جو کوئی اس حال میں مرے کہ شرک نہ کرتا

يشرك بالله شيئا دخل الجنة أو لم يدخل النار قال وإن زنى وإن سرق قال وإن

ہو تو وہ (ایک نہ ایک روز) بہشت میں جائیگا یا یوں فرمایا دوزخ میں (اس طرح ہمیشہ جہاں مشرک رہینگے) نہ جائیگا ابو ذر نے کہا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا

أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض قال قال النبي صلى

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے

الله عليه وسلم الملائكة يتعاقبون ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة

(زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں کچھ رات کے فرشتے ہیں کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے

الفجر والعصر ثم يعرج إليه الذين باتوا فيكم فيسألهم وهو أعلم فيقول كيف

ہیں پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کے وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود اُن سے زیادہ جانتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز

تركتم فيقولون تركناهم يصلون وأتيناهم يصلون باب إذا قال أحدكم آمين و

چھوڑ آئے وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے اُن کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم اُنکے پاس گئے اسوقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ف باب یہ حدیث کہ جب کوئی تم میں آمین

الملائكة في السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ما تقدم من ذنبه حدثنا محمد

فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں مل جاتی ہیں تو اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ف ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا

أخبرنا مخلد أخبرنا ابن جريج عن إسمعيل بن أمية أن نافعا حدثه أن القسم بن

کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے اُنھوں نے اسمعیل بن امیہ سے اُن سے نافع نے بیان کیا اُن سے قاسم بن محمد نے

محمد حدثه عن عائشة رض قالت حشوت للنبي صلى الله عليه وسلم وسادة فيها تماثيل

اُنھوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں

كأنها نمرقة فجاء فقام بين البابين وجعل يتغير وجهه فقلت ما لنا يا رسول الله قال

جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے آپ تشریف لائے تو دروازے کے پٹوں پر کھڑے رہے اندر نہ آئے اور آپکے چہرے کا رنگ بدلنے لگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے

ما بال هذه الوسادة قالت وسادة جعلتها لك لتضطجع عليها قال أما علمت أن الملائكة

آپ غصہ ہوئے آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسے رکھا میں نے عرض کیا آپکے آرام فرمانے کے لیے یہ تکیہ میں نے بنایا ہے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں مورت ہوتی ہے وہاں

لا تدخل بيتا فيه صورة وأن من صنع الصورة يعذب يوم القيمة يقول أحيوا ما

فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی مورت بنائیگا قیامت کے دن عذاب میں پڑیگا اُس سے کہا جائیگا مورت تو تو نے بنائی اب

خلقتم حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن عبيد الله

اُس میں جان بھی ڈال ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ

ابن عبد الله انه سمع ابن عباس يقول سمعت ابا طلحة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه

انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل حدثنا احمد حدثنا ابن

فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

وهب اخبرنا عمرو ان بكير بن الاشج حدثه ان بسر بن سعيد حدثه ان زيد بن خالد

ابن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن کو بکیر بن اشج نے بیان کیا اُن سے بسر بن سعید نے اُن سے زید بن خالد جہنی نے

الجهني حدثه ومع بسر بن سعيد عبيد الله الخولاني الذي كان في حجر ميمونة رض زوج

اور بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المومنین میمونہ نے پرورش کیا

النبي صلى الله عليه وسلم حدثهما زيد بن خالد ان ابا طلحة حدثه ان النبي صلى الله

تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة قال بسر فمرض زيد بن خالد فعدناه

نے فرمایا فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہوتی ہے بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اُن کے پوچھنے کو گئے

فاذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت لعبيد الله الخولاني الم يحدثنا في التصاوير

دیکھا تو اُن کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہے جس پر مورتیں تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم سے مورتوں کے باب میں ایک حدیث بیان کی تھی (اب خود اُنہوں

فقال انه قال الا رقما في ثوب الا سمعته قلت لا قال بلى قد ذكره حدثنا يحيى بن

نے یہ مورتدار پردہ کیسے لٹکایا) اُنہوں نے کہا زید نے (حدیث میں) یہ بھی بیان کیا تھا مگر اُن مورتوں میں مضائقہ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں عبیداللہ نے پوچھا کیا تم نے یہ نہیں سنا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں زید نے یہ بیان کیا تھا ہم سے یحییٰ بن

سليمن قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمرو عن سالم عن ابيه قال وعد النبي صلى الله

سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو نے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے اُنہوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت

عليه وسلم جبريل فقال انا لا ندخل بيتا فيه صورة ولا كلب حدثنا اسمعيل قال

صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن نہیں آئے آپ نے وجہ پوچھی) تو کہا ہم (فرشتے) اُس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا ہم سے اسمعیل بن اویس

حدثني مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابو صالح سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول

جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائیگا اُس

الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح

کے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے

حدثنا أبي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضہ عن النبي صلى
کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے بلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم قال إن أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة تحبسه والملائكة تقول اللهم
سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے ٹھیرا رہے اُس کو نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے اور فرشتے اُس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے

اغفر له وارحمه ما لم يقم من صلاته أو يحدث حدثنا علي بن عبد الله حدثنا
یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ اپنی جگہ سے (جہاں نماز پڑھی) اٹھ کر نہ جائے یا اس کو حدث نہ ہو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

سفيان عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن أبيه رضہ قال سمعت النبي صلى الله عليه
بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ بن امیہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك قال سفيان في قراءة عبد الله ونادوا يا مال حدثنا
وسلم سے سنا آپ منبر پر (سورہ زخرف کی) اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یا مالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود کی قراءت میں یوں ہے ونادوا یا مال ف۱ ہم سے

عبد الله بن يوسف أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة
عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا

أن عائشة رضہ زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثته أنها قالت للنبي صلى الله عليه وسلم
اُن سے حضرت عائشہ رضہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن

هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد قال لقد لقيت من قومك ما لقيت وكان أشد
زیادہ سخت آپ پر گذرا ہے آپ نے فرمایا عائشہ رضہ میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے

ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني
سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گذرا ہے ف۲ جس دن میں نے اپنے تئیں (کنانہ) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا)

إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت
اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ ہو کر منہ کے سامنے چلتا ہوا ف۳ وہاں سے لوٹا ہوش ہی نہ تھا کدھر جا رہا ہوں (جب قرن ثعالب میں پہنچا ایک مقام

رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل فناداني فقال إن الله قد
کا نام ہے) پہنچا تو ذرا ہوش آیا میں نے اوپر سر اٹھایا دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے دیکھا اس میں جبرئیل موجود ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے

سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم
وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے تم سے کہا تم کو جواب دیا اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو اتنے میں

فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد فقال ذلك فيما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الأخشبين
اس فرشتے نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمد اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو کہو تو میں کر دکھاؤں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر یہ دونوں پہاڑ جو بیچ میں ہیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ

اُن کو ملا دوں (وہ سب پکے ہو جائیں) آپ نے فرمایا نہیں ایسا مت کر (مجھکو امید ہے) اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر اُن کی اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کریگا

لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ

اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عوانہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے

زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ

پوچھا اللہ تعالیٰ جو سورۂ نجم میں فرماتا ہے فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا

حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ہم کو عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت ؐ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تھا ان کے چھ سو بازو تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے (سورۂ نجم کی) اس آیت کی تفسیر میں لقد رای من آیات ربہ الکبری

قَالَ رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

کہا آنحضرت ؐ نے ایک سبز بچھونا دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا (اس پر حضرت جبرئیل بیٹھے تھے یا اُن کے پرتھے) ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو محمد

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا

ابن عبداللہ انصاری نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہم کو قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت ؐ نے اپنے پروردگار

رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ

کو دیکھا اُس نے بڑی (جھوٹی) بات کہی البتہ آپ نے جبرئیل کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ

مجھ سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے سعید بن عمرو بن

الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ

اشوع سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا (تم جو کہتے ہو آنحضرت ؐ نے پروردگار کو نہیں دیکھا) تو اس آیت سے کیا مراد ہے فکان

قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَى هٰذِهِ الْمَرَّةَ

قاب قوسین او ادنی انہوں نے کہا یہ تو جبرئیل کا (ان کی اصلی صورت میں) دیکھنا مراد ہے جبرئیل ایک مرد کی صورت میں آپ پاس آیا کرتے اس بار (جس کا ذکر اس آیت میں ہے)

فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

اپنی اصلی صورت میں آئے تو آسمان کا کنارہ انہوں نے ڈھانپ لیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي يُوقِدُ

نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا جیسے دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آگ سلگا

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ۱۲ منہ

[illegible]

النَّارِ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

رہا ہے وہ دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبریل ہوں یہ میکائیل ہیں ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد (صحبت کے لیے) اپنی

الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تَابَعَهُ

بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور خاوند رات بھر اس پر غصے رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو

أَبُو حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

شعبہ اور ابو حمزہ اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی

قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّهُ

کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے سنا انہوں نے آنحضرت

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے (پہلے غار حرا میں جبرئیل مجھ کو دکھائی دیے تھے) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا موقوف رہا ایک بار ایسا ہوا میں راستہ

صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى

میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی آنکھ اٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے بیچ میں

كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ

(معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا ایسا ڈرا کہ زمین پر گر گیا (جب ہوش آیا) تو اپنے گھر میں آ کر میں نے گھر والوں سے کہا

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلٰى فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ

مجھے کچھ اڑھا دو مجھے کچھ اڑھا دو اس وقت یہ آیتیں (سورہ مدثر کی) اتریں یا ایہا المدثر سے فاہجر تک ابو سلمہ نے کہا رجز سے اس سورت میں بت مراد ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ

نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے کہا ہم سے تمہارے پیغمبر صاحب کے چچازاد

عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا

بھائی یعنی عبداللہ بن عباس رض نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ ایک گندم گون لمبے گھونگر

جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَ

بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو بھی دیکھا وہ میانہ قامت میانہ بدن سرخ سفید

ف۱ یہ حدیث بہت لمبی ہے جو اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

ف۲ شعبہ کی روایت کو خود مؤلف نے نکاح میں وصل کیا اور ابو حمزہ کی روایت موصولا نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی مسند میں وصل کی اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ

البياض سبط الرأس فرأيت ملكًا خازن النار والدجال في آيات أراهن الله إياه فلا

سپید ہے بال والے آدمی ... اور میں نے اُس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں (یعنی قدرت کی) اللہ نے آپ کو دکھلائیں تو

تكن في مرية من لقائه قال أنس وأبو بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم تحرس الملائكة المدينة

(اے محمد) اُن سے ملنے میں شک نہ کر یعنی موسیٰ سے ملنے میں انس اور ابو بکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال نکلیگا

من الدجال باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة قال أبو العالية مطهرة من

فرشتے کرینگے ف۱ باب بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ جنت پیدا ہو چکی ہے ف۲ ابو العالیہ نے ف۳ کہا سورہ بقرہ میں جو ازواج مطہرۃ آیا ہے اس کا

الحيض والبول والبزاق كلما رزقوا أتوا بشيء ثم أتوا بآخر قالوا هذا الذي رزقنا من قبل

معنے یہ ہے کہ جنت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک (سب گندگیوں سے) پاک صاف ہونگی اور یہ جو آیا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا آخر تک اس کا یہ مطلب ہے کہ جب

أتينا من قبل وأتوا به متشابها يشبه بعضه بعضا ويختلف في الطعوم قطوفها

تو کہیں گے یہ تو وہی میوہ ہے جو ہمکو پہلے مل چکا تھا متشابہا کا معنے صورت اور رنگ میں ملے جلے لیکن مزے میں جدا جدا (سورہ حاقہ میں) جو قطوفہا دانیہ ہے اس کا مطلب

يقطفون كيف شاءوا دانية قريبة الأرائك السرر وقال الحسن النضرة في الوجوه

ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہونگے کہ بہشتی لوگ کھڑے بیٹھے جس طرح چاہینگے اُن کو توڑ لینگے دانیہ کا معنے نزدیک ارائک تخت ف۴ امام حسن بصری نے کہا ف۵

والسرور في القلب وقال مجاهد سلسبيلا حديدة الجرية غول وجع البطن ينزفون

اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا سلسبیلا کے معنے تیز بہنے والی غول کا معنے پیٹ کا درد ف۶ ینزفون کا معنے انکی عقل

لا تذهب عقولهم وقال ابن عباس دهاقا ممتلئا كواعب نواهد الرحيق الخمر التسنيم

فتور نہیں آئیگا (جیسے دنیا کی شراب پینے سے آتا ہے) اور ابن عباس نے کہا ف۸ (سورہ نبا میں) جو دھاقا کا لفظ ہے اس کا معنے لبالب (بھرا ہوا) کواعب کا معنے پستان

يعلو شراب أهل الجنة ختامه طينه مسك نضاختان فياضتان يقال موضونة

تسنیم وہ چیز جو بہشتیوں کی شراب کے اوپر ڈالا جائیگا ف۱۰ بہشتی اُس کو پئیں گے ختام کا معنے مہر کی مٹی ف۱۱ یعنی شیشوں پر مشک کی مہر لگی ہوگی نضاختان ف۱۲ کا معنے دو جوش مارتے

منسوجة منه وضين الناقة والكوب ما لا أذن له ولا عروة والأباريق ذوات الآذان

ف۱۳ کا معنے جڑاؤ بنا ہوا اسی سے وضین الناقہ نکلا ہے یعنے اونٹنی کی جھول وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے کوب ف۱۴ کا معنے جس کی جمع اکواب ہے جو سورہ واقعہ میں ہے آبخورہ

والعرى عربا مثقلة واحدها عروب مثل صبور وصبر يسميها أهل مكة العربة و

عربا ... مفرد اس کا عروب جیسے صبور کی جمع صبر ... مکہ والے عروب کو عربہ کہتے ہیں اور ف۱۵

أهل المدينة الغنجة وأهل العراق الشكلة وقال مجاهد روح جنة ورخاء و

مدینہ والے غنجہ اور عراق والے شکلہ (یعنے وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق ہو) اور مجاہد نے کہا ف۱۶ روح کا معنے جو سورہ واقعہ میں ہے بہشت اور فراخی رزق

الريحان الرزق والمنضود الموز والمخضود الموقر حملا ويقال أيضا لا شوك له والعرب

ریحان کا معنے جو اسی سورت میں ہے رزق ف۱۷ منضود کا معنے جو اسی سورت میں ہے کیلا مخضود کا معنے جو اسی سورت میں ہے میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا بعضے کہتے

المحببات إلى أزواجهن ويقال مسكوب جار وفرش مرفوعة بعضها فوق بعض لغوا

باطلا تأثيما كذبا أفنان أغصان وجنا الجنتين دان ما يجتنى قريب مدهامتان

سوداوان من الري حدثنا أحمد بن يونس حدثنا الليث بن سعد عن نافع عن

یعنی سبزی کی وجہ سے کالے ہو رہے ہیں ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مات أحدكم فإنه يعرض عليه

عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مرتا ہے تو صبح اور شام (ہر روز)

مقعده بالغداة والعشي فإن كان من أهل الجنة فمن أهل الجنة وإن كان من أهل

اس کو اس کا ٹھکانا (جہاں وہ آخرت میں رہیگا) دکھلایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اگر دوزخی ہے

النار فمن أهل النار حدثنا أبو الوليد حدثنا سلم بن زرير حدثنا أبو رجاء عن

تو دوزخ میں ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے

عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها

عمران بن حصین سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا تو (جو لوگ دنیا میں) محتاج (تھے) ان لوگوں کو وہاں زیادہ

النساء حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رض قال بينما نحن عند رسول الله صلى

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

الله عليه وسلم إذ قال بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب

آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی

قصر فقلت لمن هذا القصر فقالوا لعمر بن الخطاب فذكرت غيرته فوليت مدبرا

میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب رض کا مجھے اُن کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا

فبكى عمر وقال أعليك أغار يا رسول الله حدثنا حجاج بن منهال حدثنا همام

یہ سنکر حضرت عمر رض رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کرونگا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے

قال سمعت أبا عمران الجوني يحدث عن أبي بكر بن عبد الله بن قيس الأشعري

کہا میں نے ابوعمران جونی سے سنا وہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت کرتے تھے

عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الخیمة درة مجوفة طولها فی السماء ثلثون

وہ اپنے باپ سے (یعنی ابو موسیٰ اشعری سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت کا) خیمہ کیا ہے ایک موتی ہے خولدار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل کی ہے

میلا فی کل زاویة منها للمؤمن اهل لا یراهم الاخرون قال ابو عبد الصمد والحرث

اُس کے ہر کونے میں مسلمان کو ایسی بی بیاں ملینگی جن کو اُس کے سوا کوئی نہ دیکھ سکیگا ف اس حدیث کو ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید

بن عبید عن ابی عمران ستون میلا حدثنا الحمیدی حدثنا سفین حدثنا ابو

نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا ہے اُس میں تیس میل کی جگہ ساٹھ میل مذکور ہیں ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد

الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله اعددت

نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں

لعبادی الصلحین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرءوا

کے لیے (بہشت میں) وہ نعمتیں طیار کر رکھی ہیں ف جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنیں کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو

ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا

(سورہ سجدہ کی) یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک (نعمتوں) کی ان کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن

عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه

مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم اول زمرة تلج الجنة صورتهم علی صورة القمر لیلة البدر لا یبصقون فیها ولا

پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا اُن کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوگی اُن لوگوں کو نہ تھوک آئیگا نہ رینٹ نہ

یمتخطون ولا یتغوطون آنیتهم فیها الذهب امشاطهم من الذهب والفضة و

پاخانہ پھرینگے اُن کے برتن سونے (چاندی) کے ہونگے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ف اور

مجامرهم الالوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان یری مخ سوقهما

انگیٹھیوں میں عود کی خوشبو نکل رہی ہوگی ف پسینے میں سے مشک کی خوشبو ہوگی اور ہر بہشتی پاس دو بی بیاں ایسی نازک اور خوبصورت ہونگی جن کی

من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینهم ولا تباغض قلوبهم قلب واحد یسبحون

پنڈلی کا گودا (مغز) گوشت میں سے دکھلائی دیگا بہشتی لوگوں میں نہ اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض سب ایک دل ہونگے صبح شام اللہ کی تسبیح کہینگے

الله بكرة وعشیا حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج

(بطور لذت کے نہ عبادت کے) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے

عن ابی هریرة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اول زمرة تدخل الجنة علی

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا اُن کی

صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ

صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتی ہوگی اُن کے بعد جو لوگ جائینگے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہونگے اُن کے دل ایک ہی آدمی کے

رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ

دل کی طرح ہونگے کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض ہر ایک کو دو دو بی بیاں ملینگی ایسی جن کی

مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ

پنڈلی کا مغز گوشت کے پرے سے دکھائی دیگا ایسی حسین (اور لطیف) ہونگی صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہینگے نہ بیمار ہونگے

وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَقُودُ

نہ رینٹ نکالیں گے نہ تھوکینگے اُن کے برتن سونے چاندی کے ہونگے کنگھیاں بھی سونے کی اُن کی

مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ

انگیٹھیوں میں الوہ روشن رہیگا ابو الیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں اُن کا پسینہ مشک کی خوشبو دیگا مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشی

أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ تُرَاهُ تَغْرُبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

والابکار (سورۂ بقرہ میں) تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں سورج ڈھلے سے غروب تک کے وقت کو ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے

فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فضیل بن سلیمان نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ

میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہونگے کہ سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہونگے)

وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ

اُن کے مونہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

باریک ریشمی جبہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دیکھ کے رئیس نے گند اتنا تھا) اور آپ تو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اس جبہ کی عمدگی (ادعا؟) شاد

لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سعد بن معاذ کی تو الیں (جو بہشت میں اُنکو دی گئی ہیں) اس سے عمدہ ہیں ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض قَالَ أُتِيَ رَسُولُ

قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً
تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لیے) کافی تھی

قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ انہتر حصے اس سے زیادہ ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے سنا وہ صفوان بن یعلیٰ سے نقل کرتے تھے وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر (سورۂ زخرف) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ
اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا کسی نے اسامہ بن زید سے کہا تم فلاں صاحب (حضرت عثمان رض) پاس جاؤ تو اچھا ہے ان سے گفتگو کرو (یہ فساد دبانے

أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ
کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ

وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرا امیر ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقَى فِي
لوگوں نے پوچھا وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت سے سنی ہے انہوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص کو قیامت کے دن لائیں گے اس کو دوزخ میں

النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ
ڈال دیں گے اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی انتڑیاں لیے ہوئے چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا سارے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھا

فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ
ہوں گے کہیں گے ارے فلانے یہ کیا معاملہ ہے تو تو دنیا میں اچھا تھا ہم کو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات سے منع کرتا وہ کہے گا بیشک میں تم کو تو اچھی بات بتاتا

آمرکم بالمعروف ولا آتیہ وانہاکم عن المنکر وآتیہ رواہ غندر عن شعبۃ عن الاعمش

حکم کرتا ہوں پر خود نہ کرتا اور تم کو بری بات سے منع کرتا پر خود بری بات کیا کرتا اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے

باب صفۃ ابلیس وجنودہ وقال مجاہد یقذفون یرمون دحورا مطرودین

باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان ف اور مجاہد نے کہا (سورۂ والصافات میں) یقذفون کا معنی پھینکے جاتے ہیں اسی سورت میں دحورا کا معنی

واصب دائم وقال ابن عباس مدحورا مطرودا یقال مریدا متمردا بتکہ قطعہ و

واصب کا معنی ہمیشہ کا اور ابن عباس نے کہا (سورۂ اعراف میں) مدحورا کا معنی دھتکارا ہوا اور (سورۂ نساء میں) مریدا کا معنی متمرد شریر (اسی سورت میں) فلیبتکن

استفزز استخف بخیلک الفرسان والرجل الرجالۃ واحدہا راجل مثل صاحب وصحب

(سورۂ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنی اُن کو ہلکا کر دے ڈگمگا دے اسی سورت میں خیل کا معنی سوار اور رجل یعنی پیادے ف۵ جیسے رجالہ اس کا مفرد راجل جیسے صحب کا مفرد صاحب اور

وتاجر وتجر لاحتنکن لاستاصلن قرین شیطان حدثنا ابراہیم بن موسی

تجر کا مفرد تاجر (اسی سورت میں) لاحتنکن کا معنی جڑ سے اکھاڑ دونگا (سورۂ صافات میں) قرین کا معنی شیطان ف ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

اخبرنا عیسی عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و

کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا

قال اللیث کتب الی ہشام انہ سمعہ ووعاہ عن ابیہ عن عائشۃ قالت سحر النبی صلی

اور لیث بن سعد نے کہا ہشام نے مجھ کو لکھا کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور یاد رکھا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم حتی کان یخیل الیہ انہ یفعل الشیء وما یفعلہ حتی کان ذات یوم

پر جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہوا) آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ (در واقع میں) اس کو نہ کرتے ہوتے ف۵ آخر آپ نے ایک روز دعا کی پھر

دعا ودعا ثم قال اشعرت ان اللہ افتانی فیما فیہ شفائی اتانی رجلان فقعد

دعا کی (الٰہی اس جادو کا اثر دفع کر) پھر فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتلا دی جس سے میں اچھا ہو جاؤں ہوا یہ کہ میرے پاس (خواب میں) دو شخص

احدہما عند راسی والآخر عند رجلی فقال احدہما للآخر ما وجع الرجل قال مطبوب

(فرشتے جبریل اور میکائیل) آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا ایک پائنتی یوں گفتگو کرنے لگے اس شخص کو (یعنی پیغمبر صاحب کو) کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو ہوا ہے

قال ومن طبہ قال لبید بن الاعصم قال فیماذا قال فی مشط ومشاقۃ وجف

پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) نے پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور (ٹوٹے) بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے

طلعۃ ذکر قال فاین ہو قال فی بئر ذروان فخرج الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پوست میں کہا یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں ف۶ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے

ثم رجع فقال لعائشۃ حین رجع نخلہا کانہا رؤس الشیاطین فقلت استخرجتہ فقال

وہاں سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا اس کنوئیں پر جو کھجور کے درخت ہیں گویا شیطانوں کے سر ہیں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو

أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ

نکالا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب میں نے یہ مناسب سمجھا کہ لوگوں میں ایک فتنہ اٹھاؤں ف پھر وہ کنواں داب دیا گیا

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ

سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوتا ہے

عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ

تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسون پھونک دیتا ہے ابھی بڑی رات پڑی ہے سوتا رہ

فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ

پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سنی) اور اللہ کی یاد کی ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھلی جب اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر کی) تیسری

عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ حَدَّثَنَا

گرہ کھل کر اب سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج متوافق دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج سست (کاہل وجود) ف ۲ ہم سے

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ ذُكِرَ

عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان (یا دونوں کانوں) میں

فِي أُذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

شیطان نے پیشاب کر دیا ہے ف ۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے منصور سے انہوں نے

سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ

سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو اگر تم میں سے کوئی

إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا

اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے یا اللہ ہمکو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمکو دے اس کو بھی شیطان سے بچا پھر اگر (میاں بیوی) کو اولاد ہو تو

لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

شیطان اسکو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیگا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ

انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک

حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلَاتِكُمْ

سا ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے جب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر

طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوِ الشَّيْطَانِ لَا أَدْرِيْ أَيَّ

اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے یا شیطان کے دونوں کونوں کے بیچ میں نکلتا ہے ف عبدہ نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے

ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

شیطان کہا یا الشیطان ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حمید بن ہلال سے

هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ

انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی نماز پڑھ رہا

أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ

ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے جانا چاہے تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان بن ہیثم

ابْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ف نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ

صدقہ فطر میں جو غلہ یا میوہ آیا تھا اس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا وہ غلہ لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اس کو (چوری سمجھ کر) پکڑا

فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ

اور کہا میں تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا پھر اخیر تک حدیث بیان کی ف (تیسری بار جب میں نے اس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا) تو کہنے

إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى

لگا میں تجھ کو ایک بات بتلاتا ہوں (جب تو سونے کو) اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ برابر تیری نگہبانی کریگا اور صبح تک شیطان تیرے

تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا

پاس نہیں پھٹکنے کا (میں نے یہ جا کر آنحضرت سے بیان کیا) آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی وہ (آدمی نہیں تھا) شیطان تھا ف ہم سے

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ

یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ابو ہریرہ رض نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے (اس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے پیدا کیا

خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ حَدَّثَنَا

وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا کیا ف (اری مردود خدا تو سب کا پیدا کرنیوالا اور اپنی ذات سے موجود ہے) جب کسی شخص کو

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلُوا یَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِہٖ وَلِیْنِہٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی

علیہ وسلم پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ أَفْضَلُ مِنْ ھٰذَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا

سعد بن معاذ کی بہشت میں تو الیں اس سے عمدہ ہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْیَانُ عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا

بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے افضل ہے ہم سے روح بن عبدالمومن نے بیان کیا کہا ہم سے

یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَشَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُھَا حَدَّثَنَا

آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو (یہ درخت طوبیٰ ہے) ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ھِلَالُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ

أَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَشَجَرَۃً یَسِیْرُ

سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں

الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ سَنَۃٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِکُمْ فِی

سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے تم چاہو تو (سورۂ واقعہ کی) یہ آیت پڑھو وظل ممدود اور کمان برابر جگہ بہشت میں اُن

الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ حَدَّثَنَا أَبِیْ عَنْ ھِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ

محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن ہلال عامری سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالَّذِیْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پہلا آدمیوں کا گروہ جو بہشت میں جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا جو لوگ اُن کے پیچھے

عَلٰی آثَارِھِمْ کَأَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ إِضَاءَۃً قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ

ہی جائینگے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہونگے اُن کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہونگے

لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ

نہ بغض ہوگا نہ حسد ہر آدمی کو دو بڑی آنکھ والی حوریں ایسی ملینگی جن کی پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے پرے سے

مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي

دکھائی دیگا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ عدی بن ثابت نے مجھکو خبر دی کہا

قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ

میں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) گذر گئے بہشت

مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ

میں انکو ایک دائی ملی ہے (جو ان کو دودھ پلاتی ہے) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک بن انس نے بیان کیا انہوں نے صفوان بن

بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ

لوگ اپنے سے بلند درجے والوں کو اوپر اس طرح دیکھینگے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا

فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ

ہو آسمان کے کنارے پورب یا پچھم میں دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو پیغمبروں کے درجے

الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا

ہونگے اور کوئی ایسے (بلند) مقاموں میں کہاں پہنچ سکیگا آپ نے فرمایا پیغمبر بھی ہونگے اور قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہونگے جو اللہ

الْمُرْسَلِينَ بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ

ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا سمجھا باب بہشت کے دروازوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں

دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

خرچ کرے وہ بہشت کے دروازے سے بلایا جائیگا اس باب میں عبادہ بن صامت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ہم سے سعید بن ابی مریم

أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ

نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا

سے آپ نے فرمایا بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں وہی جائینگے جو

الصَّائِمُونَ بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ

روزہ رکھتے ہیں باب دوزخ کا بیان اور یہ بیان کہ دوزخ بن چکی ہے (موجود ہے) (سورہ نبا میں جو) غساقا ہے اسکا معنی پیپ لہو عرب لوگ کہتے ہیں غسقت

الجُرحُ وَكَانَ الغَسَّاقُ وَالغَسِيقُ وَاحِدٌ غِسْلِينٌ كُلُّ شَيءٍ غَسَلتَهُ فَخَرَجَ مِنهُ شَيءٌ

زخم پر بہا ہو غساق اور غسیق دونوں کے ایک ہی معنے ہیں غسلین وف کا لفظ (جو سورۂ حاقہ میں ہے) اُس کا معنے جو دھوون لیعنی کسی چیز کے دھونے میں جیسے زخم آدمی کا بہا پانی جو

فَهُوَ غِسْلِينٌ فِعْلِينٌ مِنَ الغَسلِ مِنَ الجُرحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبُ

نکلے فعلین کے وزن پر غسل سے مشتق ہے زخم یا ... کا جو سورۂ انبیا میں ہے یعنی جلانے ... عکرمہ نے کہا حصب جہنم حبشی لفظ ہے

بِالحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيرُهُ حَاصِبًا الرِّيحُ العَاصِفُ وَالحَاصِبُ مَا تَرمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنهُ

دوسروں نے کہا حاصبا کا معنے (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) تند ہوا ... حاصب اُس کو کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے اُسی سے نکلا ہے حصب جہنم

حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُم حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الأَرضِ ذَهَبَ وَالحَصَبُ مُشتَقٌّ

(سورۂ انبیا میں) یعنی جہنم میں جو پھینکے جائینگے وہ ... لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض یعنی زمین میں چلا گیا حصب حصباء سے نکلا ہے

مِن حَصبَاءِ الحِجَارَةِ صَدِيدٌ قَيحٌ وَدَمٌ خَبَتْ طَفِئَت تُورُونَ تَستَخرِجُونَ أَورَيتُ أَوقَدتُ

یعنی پتھر کی کنکریاں صدید کا لفظ (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) اُس کا معنے پیپ اور لہو خبت کا لفظ (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) اُس کا معنے بجھ جائیگی تورون

لِلمُقوِينَ لِلمُسَافِرِينَ وَالقِيُّ القَفرُ وَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ صِرَاطِ الجَحِيمِ سَوَاءِ الجَحِيمِ وَوَسَطِ الجَحِيمِ لَشَوبًا

مقوین کا لفظ (اسی سورت میں ہے) یعنی مسافروں کے لئے ... قی کہتے ہیں اجاڑ زمین کو اور ابن عباس نے سواء الجحیم کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ صافات میں ہے) بیچوں بیچ

مِن حَمِيمٍ يُخلَطُ طَعَامُهُم وَيُسَاطُ بِالحَمِيمِ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ صَوتٌ شَدِيدٌ وَصَوتٌ

من حمیم (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے یہ ہے کہ دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا پانی ملایا جائیگا زفیر و شہیق جو سورۂ ہود میں ہے) یعنے آواز سے زور کا اور آہستہ رونا

ضَعِيفٌ وِردًا عِطَاشًا غَيًّا خُسرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ

وردا (جو سورۂ مریم میں ہے) یعنی پیاسے غیا جو اسی سورت میں ہے یعنی ٹوٹا نقصان اور مجاہد نے کہا یسجرون (جو سورۂ مومن میں ہے) یعنی آگ کا ایندھن بنینگے

الصُّفرُ يُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِم يُقَالُ ذُوقُوا بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا وَلَيسَ هَذَا مِن ذَوقِ الفَمِ مَارِجٌ

اُس کا معنے تانبا جو (پگھلا کر) اُن کے سروں پر ڈالا جائیگا ذوقوا (جو کئی سورتوں میں ہے) اُس کا معنے یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو آزماؤ منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے مارج

خَالِصٌ مِنَ النَّارِ مَرَجَ الأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُم يَعدُو بَعضُهُم عَلَى بَعضٍ مَرِيجٌ مُلتَبِسٌ

(جو سورۂ رحمٰن میں ہے) یعنی خالص آگ عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنی بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں مریج (جو سورۂ ق میں ہے)

مَرِجَ أَمرُ النَّاسِ اختَلَطَ مَرَجَ البَحرَينِ مَرَجتَ دَابَّتَكَ تَرَكتَهَا حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ حَدَّثَنَا

مرج امر الناس اختلط یعنی لوگوں کا معاملہ سب گڈمڈ ہو گیا مرج البحرین جو سورۂ رحمٰن میں ہے امر جت دابتک سے نکلا یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

شُعبَةُ عَن مُهَاجِرٍ أَبِي الحَسَنِ قَالَ سَمِعتُ زَيدَ بنَ وَهبٍ يَقُولُ سَمِعتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابوالحسن سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبرِد ثُمَّ قَالَ أَبرِد حَتَّى فَاءَ الفَيءُ يَعنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ أَبرِدُوا

صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے (بلال سے) فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو

بالصلوٰة فان شدة الحر من فيح جهنم حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الاعمش

کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے

عن ذكوان عن ابي سعيد رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ابردوا بالصلوٰة فان شدة الحر

انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعید رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی

من فيح جهنم حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن

بھاپ سے ہوتی ہے ۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا

عبد الرحمن انه سمع ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا

الى ربها فقالت رب اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في

کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے (گرمی کی شدت سے) میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں اس وقت اس کو (سال بھر میں) دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک

الصيف فاشد ما تجدون في الحر واشد ما تجدون من الزمهرير حدثني عبد الله بن

گرمی میں تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا یہی سبب ہے ۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا

محمد حدثنا ابو عامر حدثنا همام عن ابي جمرة الضبعي قال كنت اجالس ابن عباس

کہا ہم کو ابو عامر (عبد الملک عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس رضہ پاس مکہ میں بیٹھا

بمكة فاخذتني الحمى فقال ابردها عنك بماء زمزم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرتا تھا مجھ کو بخار آ گیا تو انہوں نے کہا زمزم کے پانی سے اس کو ٹھنڈا کر (یعنی اس سے نہا کر) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء او قال بماء زمزم شك همام حدثني عمرو

بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے (یعنی تند اور تیز بخار) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو یا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوا ۔ مجھ سے عمرو بن

ابن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن ابيه عن عباية بن رفاعة قال

عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ

اخبرني رافع بن خديج قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحمى من فور جهنم

سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج نے خبر دی کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اس کو

فابردوها عنكم بالماء حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا زهير حدثنا هشام عن

پانی سے ٹھنڈا کرو ۔ ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے

عروة عن عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى

یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع بن ابی انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا

التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غلام تھا اُس سے اُس کے باپ نے اُس نے ابوہریرہ رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ؎ ف

رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی میں نے

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رض سے کہا نوف بکالی کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتا تو لاؤ انہوں نے کہا جب ہم صخرہ کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کا قصہ تم سے کہنا بھول

وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي

گیا شیطان ہی نے ف۲ مجھے بھلا دیا میں تم سے اسکا ذکر نہ کر سکا غرض موسیٰ کو اُسی وقت تھکن معلوم ہوئی جب وہ اُس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں

أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

اُن کو جانے کا حکم دیا گیا تھا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا إِنَّ

سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پورب کی طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے فساد اسی طرف سے نکلیگا فساد اسی

الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

طرف سے نکلیگا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے ہم سے یحیی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ

نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر رض سے روایت کی انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو گھر سے باہر نہ جانے دو کیونکہ

تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَ

اُس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں ف۳ جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) اور دروازہ بند

اَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ

چراغ بجھا دے وقت سونے کے ... (پانی کا) برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور برتن کو کچھ نہ سہی تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اس پر

اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ شَيْئًا حَدَّثَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

پر اڑا ہی رکھ دے — مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

خبر دی اُنھوں نے زہری سے انھوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے انھوں نے ام المومنین صفیہ بنت حیی سے انھوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ

علیہ وسلم اعتکاف میں تھے (مسجد میں) میں رات کو آپ سے ملنے آئی کچھ باتیں کرکے میں اُٹھ کھڑی ہوئی لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوگئے

لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ

اور مجھ کو پہنچانے کو چلے (اُن دنوں حضرت صفیہ اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھیں) رستے میں دو انصاری آدمی (اسید بن حضیر عباد بن بشر) ملے جب انھوں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلدی چلنے لگے (مارے شرم کے آپ کے ساتھ زنانہ تھا) آپ نے اُن کو پکارا ذرا ٹھیرو فرمایا یہ (عورت جو میرے ساتھ ہے) صفیہ ہے حیی کی بیٹی

حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

(میری بی بی کوئی غیر عورت نہیں) انھوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر ہم ایسی بدگمانی کرینگے) آپ نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے

وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا اَوْ قَالَ شَيْئًا حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ

میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے — ہم سے عبدان نے بیان کیا انھوں نے ابو حمزہ

حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ

سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے سلیمان بن صرد سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ

تھا اور دو آدمی (نام نامعلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا گردن کی رگیں پھول گئی تھیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اُس کو پڑھے تو اُس کا غصہ جاتا رہے یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ

تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اُس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ وہ

الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ

کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں — ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے انھوں نے سالم بن

ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ

ابی الجعد سے انھوں نے کریب سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی

أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ

سے صحبت کرتے وقت یوں کہے یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان

لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ

اس کا کچھ بگاڑ نہ سکیگا نہ اس پر قابو پائیگا شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش نے انھوں نے سالم سے انھوں نے کریب سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

عَبَّاسٍ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ایسی ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے محمد بن زیاد سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ

سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا مجھ پر بڑا زور کرنے لگا چاہتا تھا میری نماز توڑ

الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

دے اللہ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا یہ حدیث کو بیان کیا اخیر تک ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ

انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے

بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ

تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا بھاگتا ہے اذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے تکبیر ہو جاتی ہے تو

أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَدْرِيَ أَثَلَاثًا صَلَّى

پھر آتا ہے اور آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر (ایسے خیالوں میں پھنساتا ہے) کہ اس کو یاد نہیں رہتا

أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار جب یہ یاد نہ رہے تو سہو کے دو سجدے کرے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي

شعیب نے خبر دی انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں

آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ

شیطان پیدا ہوتے وقت ان کو اپنی انگلیوں سے کوکھ میں کچوکا دیتا ہے (اسی لیے روتے ہیں) مگر عیسیٰ ابن مریم کو اس نے کچوکا دینا چاہا (وہ کچھ نہ کر سکا) تو پردے کو کوکا دے کر آ گیا جس کے اندر بچہ تھا

فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اس کی رسائی نہ ہوئی) ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے

عن علقمة قال قدمت الشام قالوا ابو الدرداء قال أفيكم الذي أجاره الله من

انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا لوگوں نے کہا ابو الدرداء آئے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے

الشيطان على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمن بن حرب حدثنا شعبة

زبان پر (اپنے آپ کے فرمانے سے) شیطان سے بچا رکھا ہے ف ۱ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عن مغيرة وقال الذي أجاره الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم يعني عمارا قال وقال

انہوں نے مغیرہ سے یہی حدیث اس میں یہ ہے وہ شخص جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر محفوظ رکھا یعنے عمار امام بخاری نے

قال الليث حدثني خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال ان ابا الاسود اخبره عن عروة عن

کہا لیث بن سعد نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے ان کو ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی ان کو عروہ نے انہوں

عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تتحدث في العنان والعنان

نے عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں زمین میں جو باتیں

الغمام بالامر يكون في الارض فتسمع الشياطين الكلمة فتقرها في اذن الكاهن

ہونے والی ہوتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان انکی کوئی بات سن لیتے ہیں اور کاہن (پنڈت نجومی) کے کان میں اس طرح

كما تقر القارورة فيزيدون معها مائة كذبة حدثنا عاصم بن علي حدثنا

ڈالدیتے ہیں جیسے شیشہ کا منہ ملا کر اس میں کچھ چھوڑتے ہیں ف ۲ وہ کاہن کیا کرتے ہیں ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں ہم سے عاصم بن علی

ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه

نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم قال التثاؤب من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليرده ما استطاع فان

آپ نے فرمایا جماہی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور کسل کی نشانی ہے) جب تم میں کسی کو جماہی آنے لگے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (آواز نکلنی

احدكم اذا قال ها ضحك الشيطان حدثنا زكريا بن يحيى حدثنا ابو اسامة

دی) اس لیے کہ جب کوئی جماہی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے ف ۳ ہم سے زکریا بن یحیی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

قال هشام اخبرنا عن ابيه عن عائشة رض قالت لما كان يوم احد هزم المشركون

کہا ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست

فصاح ابليس اي عباد الله اخراكم فرجعت اولاهم فاجتلدت هي واخراهم فنظر

ہوئی اس وقت ابلیس یوں چلایا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو یہ سنکر آگے والے لوٹے (انہوں نے پیچھے والوں کو جو مسلمان تھے

حذيفة فاذا هو بابيه اليمان فقال اي عباد الله ابي ابي فوالله ما احتجزوا حتى

حذیفہ بن یمان (صحابی) نے جو نگاہ کی دیکھا تو ان کے باپ یمان کو مسلمان مارے ڈالتے ہیں انہوں نے پکارا اللہ کے بندو دیکھو غضب کر رہے ہو میرا باپ ہے میرا باپ ہے

قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى

آخر حذیفہ نے کہا خیر اللہ تم کو بخشے (تم نے ایک مسلمان کو مار ڈالا) ف عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ اس سے نادم رہا اور ہمیشہ اپنے باپ کے قاتلوں کے لیے دعا اور استغفار کرتے رہے یہاں تک کہ

لَحِقَ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مر گئے ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم) سے انہوں نے

مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي

مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا

الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ

یہ شیطان کی اچک ہے وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے ف ۲ ہم سے ابو مغیرہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ

نے فرمایا اچھا (نیک) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا پریشان (ڈراونا) خواب شیطان کی طرف سے ف ۳ جب تم میں کسی کو برا خواب دکھے جس سے وہ

فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

فرمایا جو شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ

کل شئے قدیر تو اس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور سو نیکیاں (اس کے نامہ اعمال میں)

وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ

لکھی جائینگی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائینگی اور وہ سارے دن شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ رہیگا

وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان ... ہم سے ... مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے ... کوئی اس سے بہتر عمل لیکر نہ آئیگا

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ

کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي

ابن عبدالرحمن بن زید نے خبر دی اُن کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے ان سے والد سعد بن ابی وقاص نے

وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ

کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (آپ کی

يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ

بی بیاں) اکٹھا ہیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں اُن کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی (ان کی آواز کان میں پہونچی)

فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی ... آپ ہنس رہے تھے ... حضرت عمرؓ نے عرض

عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ

کیا یا رسول اللہ خدا آپ کو (ہمیشہ) ہنستا رکھے (یعنی خوش و خرم) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا یہ جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے جھگڑ رہی تھیں)

ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ

بھاگیں پردہ میں جلدی سے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اُن کو آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہوتا پھر حضرت عمرؓ نے اُن عورتوں سے کہا، اپنی

أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ

جانوں کی دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا بیشک تم سخت اکل کھرے (اور تند

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

آدمی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (تمکو کیا نسبت آپ نرم دل ملنسار) اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری

مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ

جان ہے (اے عمرؓ) جب شیطان کسی رستہ میں چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (جھٹ) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا ہے ف مجھ سے ابراہیم بن ابی حمزہ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي

نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ

هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو کر جاگے

فتوضأ فليستنثر ثلاثا فإن الشيطان يبيت على خيشومه باب ذكر الجن وثوابهم

اور وضو کرے تو تین بار ناک سے صاف کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر رہتا ہے ف باب جنوں کا بیان اور اُن کو ثواب اور

وعقابهم لقوله يا معشر الجن ألم يأتكم رسل منكم يقصون عليكم آياتي إلى قوله عما

عذاب ہونا ف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام میں فرمایا جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو سناتے

يعملون بخسا نقصا قال مجاهد وجعلوا بينه وبين الجنة نسبا قال كفار قريش الملائكة

آخیر تک (سورہ جن میں) جو بخسا کا لفظ ہے اس کے معنے نقصان ف مجاہد نے کہا سورہ والصافات میں جو یہ ہے کہ کافروں نے پروردگار اور جنات میں

بنات الله وأمهاتهم بنات سروات الجن قال الله ولقد علمت الجنة إنهم لمحضرون

اللہ کی بیٹیاں ہیں اور اُن کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ نے اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب دینے کے لیے حاضر ہونا پڑیگا

ستحضر للحساب جند محضرون عند الحساب حدثنا قتيبة عن مالك عن عبد الرحمن

اسی سورت میں جو ہے ہم لہم جند محضرون یعنے حساب کے وقت حاضر کیے جائیں گے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمن

ابن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة الأنصاري عن أبيه أنه أخبره أن أبا سعيد

ابن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سے ان کو ابو سعید خدریؓ نے کہا

الخدري رض قال له إني أراك تحب الغنم والبادية فإذا كنت في غنمك وباديتك فأذنت

میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے تم جب جنگل اور اپنی بکریوں میں رہو اور نماز کی اذان

بالصلاة فارفع صوتك بالنداء فإنه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا

دو تو بلند آواز سے دو اس لیے کہ موذن کی آواز جہاں تک پہونچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت

شيء إلا شهد له يوم القيامة قال أبو سعيد سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

کے دن اُس کے گواہ بنینگے ابو سعیدؓ نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

وقول الله جل وعز وإذ صرفنا إليك نفرا من الجن إلى قوله أولئك في ضلال مبين

ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ احقاف میں) فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیجا اخیر آیت اولئک فی ضلال مبین تک (سورہ کہف میں)

مصرفا معدلا صرفنا أي وجهنا باب قول الله تعالى وبث فيها من كل دابة

جو مصرفا کا لفظ ہے اس کا معنے لوٹنے کا مقام (سورہ جن میں) صرفنا کا معنے متوجہ کیا (بھیجا) باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا زمین میں ہر قسم کے جانور

قال ابن عباس الثعبان الحية الذكر منها يقال الحيات أجناس الجان والأفاعي

پھیلائے ابن عباسؓ نے کہا ف ثعبان کہتے ہیں نر سانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں جان (جو سپید باریک ہو) افعی (زہردار سانپ)

والأساود آخذ بناصيتها في ملكه وسلطانه يقال صافات بسط أجنحتهن

اسود (کالا ناگ) ف (سورہ ہود میں) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تھامے ہے یعنے ہر جانور اُس کی ملک اور اسکی حکومت میں ہے (سورہ ملک میں جو) صافات کا

يَقِيضْنَ يَضَرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ

اس سے بیٹھ میں وہ لپیفیں کا سفید سمیٹتے ہیں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا

يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ

آپ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے فرما رہے تھے سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو سفید دھاری والے اور دم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی

الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو

بینائی کھو دیتے ہیں پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کو مار ڈالوں تو مجھ میں ابولبابہ

لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ

صحابی رض نے مجھکو پکارا کہنے لگے مت مارو (جانے دو) میں نے کہا (واہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے انہوں نے

إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي

کہا (ٹھیک ہے) مگر اس کے بعد آپ نے گھر کے سانپوں کو جو گھر میں رہتے ہیں (دفعتہً) مار ڈالنے سے منع فرمایا ف اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر

أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ

سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہ نے دیکھا یا زید بن خطاب نے اور معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحق کلبی اور زبیدی

وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ

اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے اس میں یوں ہے کہ مجھکو ابولبابہ اور زید

وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ

ابن خطاب دونوں نے دیکھا

بَابٌ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

ف ۲ باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے چرانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ

نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھے اُن کو پہاڑ کی چوٹیوں اور

مَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

بارش کے مقامات پر چراتا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

ف مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر کے سانپوں کو پہلے تین دن تک انتباہ کرو اگر پھر بھی نظر آئیں تو مار ڈالو ... ف عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور امام احمد اور طبرانی نے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا اسحاق کی روایت ان کے نسخہ میں موصول ہے

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ

اُنھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی جڑ پورب کی طرف ہے

الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ

اور فخر مارنا اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اونٹ والوں زمینداروں میں ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہیں

الْغَنَمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو

ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انھوں نے

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا

عقبہ بن عمرو ابو مسعود سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے اس طرف ف

أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ

سن رکھو سختی اور سخت دلی اُن لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دُم پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمود

قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ

ہونگی یعنے ربیعہ اور مضر کی قوموں میں ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے جعفر بن ربیعہ سے

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ

انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو

فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

تو اس سے فضل و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ چاہو

فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

وہ شیطان کو دیکھتا ہے ف۳ ہم سے اسحاق ابن راہویہ یا ابن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے کہا مجھ

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ

عطاء بن ابی رباح نے انھوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا یوں کہا جب

فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَ

شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہیں البتہ جب ایک گھڑی رات گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو

أَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو

(جدھر چاہیں پھریں) اور اللہ کا نام لیکر (سوتے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا - ابن جریج نے کہا

بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انھوں نے جابر رض سے سنا پھر وہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی اتنا فرق ہے اس میں یہ نہیں ہے اللہ کا نام لیکر

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ إِذَا وُضِعَ

سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے اُن کی صورتیں مسخ ہو گئیں میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہا بن گئے چوہے کی عادت ہے

لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ

اونٹ کا دودھ اُس کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے ابوہریرہ رض نے کہا میں نے یہ حدیث کعب

سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ حَدَّثَنَا

احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے کہا ہاں پھر انہوں نے یہی پوچھا پھر انہوں نے یہی پوچھا تب میں کہا اشارا آنحضرت سے نہیں سنی تو کیا

سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ

سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے وہ حضرت عائشہ رض سے نقل کرتے تھے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرگٹ (چھپکلی) کو فاسق کہا ہے میں نے نہیں سنا کہ آپ نے اُس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص کہتے

أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ

نے خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے اُن سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے

فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے ابو اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا

وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ الْقُشَیْرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ ثُمَّ نَهٰی قَالَ

انھون نے ابو یونس (حاتم بن ابی صغیرہ) قشیری سے انھون نے ابن ابی ملیکہ سے انھون نے کہا عبداللہ بن عمر رضہ سانپون کو (پہلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود بھی ان کے مارنے سے

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدَمَ حَائِطًا لَّہٗ فَوَجَدَ فِیْہِ سِلْخَ حَیَّۃٍ فَقَالَ انْظُرُوْا اَیْنَ ھُوَ

منع کرنے لگے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہان سانپ کی کینچلی پائی آپ نے لوگون سے فرمایا دیکھو تو سانپ کہان ہے

فَنَظَرُوْا فَقَالَ اقْتُلُوْہُ فَکُنْتُ اَقْتُلُھَا لِذٰلِکَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

لوگون نے اس کو دیکھ پایا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسی وجہ سے مین سانپون کو مارتا رہا پھر مین ابو لبابہ سے ملا انھون نے مجھ سے کہا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَ ذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یُسْقِطُ الْوَلَدَ وَیُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْہُ

پتلے یا سفید سانپون کو مت مارا کرو البتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریان ہوتی ہین اس کو مار ڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے

حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انھون نے نافع سے انھون نے ابن عمر رضہ سے وہ سانپون کو مارا کرتے تھے

فَحَدَّثَہٗ اَبُوْ لُبَابَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُیُوْتِ فَاَمْسَکَ

پھر ان سے ابو لبابہ نے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے پتلے یا سفید سانپون کے قتل سے منع فرمایا ہے تو انھون نے مارنا

عَنْھَا بَابٌ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

چھوڑ دیا باب پانچ بدذات جانور ہین جن کو حرم مین بھی مار ڈالنا درست ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انھون نے زہری سے انھون نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ رضہ سے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَاْرَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّا وَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ

آپ نے فرمایا پانچ بدذات جانور ہین جن کو حرم مین بھی مار سکتے ہین (تو حل مین بطریق اولیٰ انکا مارنا جائز ہوگا) چوہا بچھو چیل کوا کٹنا کتا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھون نے عبداللہ بن دینار سے انھون نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انھون نے کہا آنحضرت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہین اُن کو کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہین

عَلَیْہِ الْعَقْرَبُ وَالْفَاْرَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بچھو چوہا کٹنا کتا کوا چیل ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

ابْنُ زَیْدٍ عَنْ کَثِیْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضہ رَفَعَہٗ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ

ابن زید نے انھون نے کثیر سے انھون نے عطاء سے انھون نے جابر بن عبداللہ رضہ سے انھون نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہا رات کو پانی کے برتنون کو ڈھانک رکھو مشکون کا منہ باندھ دو

ف پہلے جو حدیث گذری اس سے اور ... جن دو باتون کا ذکر ہے ... سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے ... دونون باتین موجود ہون وہ اور بھی زیادہ زہریلا ہوگا نیز یہ حدیث اگلی حدیث کی مخالف نہین یہ مطلب ہے کہ جس سانپ مین ان دونون مین سے کوئی صفت یا دونون صفتین پائی جائین اُس کو مار ڈالو ۱۲ منہ

وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا

دروازوں کو بند کر دو اپنے بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل کر اچکتے پھرتے ہیں　چراغوں کو

الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ

سوتے وقت بجھا دو چوہیا کمبخت کیا کرتی ہے کبھی بتی (سوزن) دبا کر کھینچ لے جاتی ہے　سارا گھر جلا دیتی ہے　ابن جریج

ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

اور حبیب نے بھی ف اس حدیث کو عطا سے روایت کیا اس میں جنات کی جگہ شیطان مذکور ہیں ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی

آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (منا میں) ایک غار میں آنحضرت کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورۂ والمرسلات اتری ہم آپ کے منہ سے اس کو سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا ہم

فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَ

کے مارنے کو بڑھے وہ آگے بھاگ کر اپنے بل میں گھس گیا　تب آنحضرت نے فرمایا وہ تمہارے ہاتھ سے بچ گیا تم اس کی آفت سے بچ گئے　یحییٰ نے

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَ

اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے　انہوں نے ابراہیم سے　انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے کہ ہم اس

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

اسرائیل کے ساتھ ابو عوانہ نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے　انہوں نے

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ف ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے

اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا　ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے　دوزخ میں

هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

گئی اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ تو اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ (بیچاری) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی　عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبید اللہ نے

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا

سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے　انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی　ہم سے

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے کہ

ف ابن جریج کی روایت کو خود امام بخاری نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے وصل کیا ہے

ف ابو عوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت [illegible]

ف اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے اور سلیمان بن قرم کی روایت کو ... نے وصل کیا

ف یعنی سعید مقبری سے بھی اس کی روایت ... کی

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نزل نبي من الانبياء تحت شجرة فلدغته نملة فامر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا

بجهازه فاخرج من تحتها ثم امر ببيتها فاحرق بالنار فاوحى الله اليه فهلا نملة واحدة

ان کا سارا اسباب درخت کے تلے سے اٹھا لیا گیا پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی تم کو تو ایک ہی چیونٹی نے کاٹا تھا فقط اسی کو جلانا تھا

باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه فان في احدى جناحيه داء وفي الاخرى

باب اس حدیث کا بیان جب کسی پانی یا کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں

شفاء حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمن بن بلال قال حدثني عتبة بن مسلم

شفا ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے

قال اخبرني عبيد بن حنين قال سمعت ابا هريرة رض يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم

کہا مجھ کو عبید بن حنین نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه ثم لينزعه فان في احدى جناحيه داء والاخرى

تم میں کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں ابن ماجہ) مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اس لیے کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفا

شفاء حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا اسحق الازرق حدثنا عوف عن الحسن

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے حسن اور

وابن سيرين عن ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غفر لامراة مومسة

ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی

مرت بكلب على راس ركي يلهث قال كاد يقتله العطش فنزعت خفها فاوثقته بخمارها

گئی کہ اس نے ایک کنوئیں کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا پیاس کے مارے مرنے کو تھا اپنا موزہ اتارا اس کو دوپٹے میں باندھ کر

فنزعت له من الماء فغفر لها بذلك حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين قال

کنوئیں سے پانی نکالا (کتے کو پلایا) اس نیکی کے بدل بخشی گئی ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

حفظته من الزهري كما انك ههنا اخبرني عبيد الله عن ابن عباس عن ابي طلحة رض

کہا میں نے یہ حدیث زہری سے اس طرح یاد رکھا کہ مجھ کو کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو اس جگہ موجود ہے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة حدثنا

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا جاندار کی صورت ہو ہم سے

عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رض ان رسول الله صلى

عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک نیکی بھی جو ہم نے قبول کی تو ایک دن رستے سے ... تو نے ایک کانٹا رستے سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندۂ خدا کو صدمہ نہ پہنچے یہ کام تو نے خالص ہماری رضامندی کے لیے کیا تھا ہم اس کے

الله علیه وسلم امر بقتل الکلاب حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا همام عن یحیی قال

حکم دیا کتوں کو مار ڈالو ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا

حدثنی ابو سلمة ان ابا هریرة رض حدثه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من امسك

مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہ رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے

كلبا ینقص من عمله كل یوم قیراط الا كلب حرث او كلب ماشیة حدثنا عبد الله بن

اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا مگر کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کیلئے جو کتا ہو تو مضائقہ نہیں (ف۲) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ

مسلمة حدثنا سلیمان قال اخبرنی یزید بن خصیفة قال اخبرنی السائب بن یزید

قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا مجھ کو سائب بن یزید نے

سمع سفیان بن ابی زهیر الشنئی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اقتنی

انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوئی سے سنا (ف۳) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے

كلبا لا یغنی زرعا ولا ضرعا نقص من عمله كل یوم قیراط فقال السائب انت سمعت

جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے تو اس کے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا سائب نے سفیان سے کہا تم نے خود یہ حدیث

هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ای ورب هذه القبلة باب خلق آدم

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں قسم اس قبلے کے پروردگار کی (ف۴) باب آدم اور ان کی

صلوات الله علیه وذریته صلصال طین خلط برمل فصلصل كما یصلصل الفخار

اولاد کی پیدائش کے بیان میں (سورۂ رحمٰن وغیرہ میں جو) صلصال کا لفظ ہے اس کا معنے گارا جس میں ریتی ملی ہو وہ ٹھیکری کی طرح آواز دیتی ہو

ویقال منتن یریدون به صل كما یقال صر الباب وصرصر عند الاغلاق مثل كبكبته یعنی

(کھنکھناتی ہو) بعضوں نے کہا صلصال کا معنے بدبودار اصل میں صل سے نکلا ہے (فا کلمہ مکرر کر دیا) جیسے صرصر صر سے عرب لوگ کہتے ہیں صر الباب یا صرصر

كببته فمرت به استمر بها الحمل فاتمته ان لا تسجد ان تسجد باب قول الله تعالی و

(سورۂ اعراف میں) فمرت بہ کا معنے چلتی پھرتی رہی حمل کی مدت پوری کی (سورۂ اعراف میں) ان لا تسجد کا معنے ان تسجد یعنی تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا لا کا لفظ زائد ہے

اذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خلیفة قال ابن عباس لما علیها حافظ الا

(سورۂ بقرہ میں) فرمایا (اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک قوم (جانشین) بنانے والا ہوں (ایک کے بعد دوسرا ان کی قائم مقام)

علیها حافظ فی كبد فی شدة خلق وریاشا المال وقال غیره الریاش والریش واحد وهو

جو لما علیہا حافظ میں لما الا کے معنوں میں ہے (یعنے کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے سورۂ بلد میں جو) فی کبد ہے کبد کا معنے سختی (سورۂ

ما ظهر من اللباس ما تمنون النطفة فی ارحام النساء وقال مجاهد انه علی رجعه لقادر

یعنی ظاہری لباس (سورۂ واقعہ میں) جو تمنون ہے اس کا معنے نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو (سورۂ طارق میں) انہ علی رجعہ لقادر مجاہد نے اس کے معنے یہ

النطفة في الأرحام كل شيء خلقه فهو شفع السماء شفع والوتر الله عز وجل في أحسن

کردہ خدا سنی کو بیر ذکر ہیں تو ماسلتا ہیر (سورہ سجدہ میں) کل شیء خلقہ یعنے ہر چیز کو اسنے جوڑ جوڑ بنایا آسمان زمین کا جوڑ ہے احسن آدمی کا سورج چاند کا اور طاق اللہ

تقويم في أحسن خلق أسفل سافلين إلا من آمن خسر ضلال ثم استثنى إلا من آمن لازب

یعنے اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل سافلین الا من آمن یعنے پھر آدمی کو نیچے پست کر دیا خسر گمراہی پھر ایمان والوں کو علیحدہ کیا لازب

لازم ننشئكم في أي خلق نشاء نسبح بحمدك نعظمك وقال أبو العالية فتلقى آدم من ربه

کا معنے لازم یعنے چپکی ہوئی ننشئکم فیما لا تعلمون یعنے جس صورت میں ہم چاہیں تم کو بنا دیں نسبح بحمدک یعنے ہم تیری بڑائی کرتے ہیں

كلمات فهو قوله ربنا ظلمنا أنفسنا فأزلهما فاستزلهما ويتسنه يتغير آسن متغير و

کلمے وہ ربنا ظلمنا انفسنا ہیں جو اسی سورت میں ہیں فازلہما یعنے ان کو ڈگا دیا پھسلا دیا یتسنہ یعنی بگڑا نہیں آسن یعنی بگڑا ہوا

المسنون المتغير حمإ جمع حمأة وهو الطين المتغير يخصفان أخذ الخصاف من ورق الجنة يؤلفان الورق ويخصفان بعضه إلى بعض

مسنون یعنے بگڑی ہوئی بدبودار حمأ جمع حماۃ کی ہے یعنے بدبودار کیچڑ یخصفان یعنے دونوں بہشت کے پتوں کو جوڑنا شروع کیا ایک پر ایک

سوآتهما كناية عن فرجهما ومتاع إلى حين ههنا إلى يوم القيامة الحين عند العرب من

رکھکر ایا سوآتہما سے مراد شرمگاہ ہے متاع الی حین سے مراد قیامت تک ہے عرب لوگ حین ایک گھڑی سے لیکر بے انتہا مدت تک

ساعة إلى ما لا يحصى عدده قبيله جيله الذي هو منهم حدثني عبد الله بن محمد

کو حین کہتے ہیں قبیلہ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ

خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم على أولئك من الملائكة فاستمع ما

نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر فرمایا جا ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر سن وہ تجھ کو

يحيونك تحيتك وتحية ذريتك فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله فزادوه

کیا جواب دیتے ہیں وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہوگا آدم نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ کا

ورحمة الله فكل من يدخل الجنة على صورة آدم فلم يزل الخلق ينقص حتى الآن حدثنا

لفظ انہوں نے بڑھایا پھر جو لوگ (قیامت کے دن) بہشت میں داخل ہوں گے وہ سب آدم کی صورت (حسن اور قامت) پر ہونگے آدم کے بعد پھر اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے

قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن عمارة عن أبي زرعة عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم إن أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر ثم الذين

وسلم نے فرمایا پہلا گروہ آدمیوں کا جو بہشت میں جائیگا وہ لوگ چودھویں رات کے چاند کی طرح (حسن اور چمک میں) ہونگے پھر جو ان کے بعد

يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا

چمکینگے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح جو آسمان میں ہے یہ لوگ (بہشت میں) نہ پیشاب پاخانہ کرینگے نہ تھوکینگے نہ

يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ وَ

ناک سے رینٹ نکالینگے اُن کی کنگھیاں سونے کی ہونگی اُن کے پسینے سے مشک کی خوشبو ہوگی اُن کی انگیٹھیوں میں عود (جلتا) رہیگا یعنے

أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ حَدَّثَنَا

خوشبودار عود اُن کی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہونگی سب ایک ہی شخص یعنے اپنے باپ آدم کی قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہونگے ہم

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ

سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیےٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ ام سلیم

أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ

(انس کی والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ حق بات میں کوئی شرم نہیں کرتا تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے جب اس کو

قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے یہ سنکر ام سلمہ ہنس دیں اور (تعجب سے) کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (اسکی منی نکلتی ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

آپ نے فرمایا منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ اُس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مروان فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے

قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي

انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں وہ آپ پاس حاضر ہوئے کہنے لگے میں

سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ

آپ سے تین باتیں پوچھتا ہوں پیغمبر کے سوا اور کوئی اُن کو نہیں جان سکتا ۱ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے ۲ اور بہشتی لوگ بہشت میں جاکر پہلے

أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ

کیا کھائینگے ۳ اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اسی طرح اپنے ننھیال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ

نے فرمایا ابھی ابھی (جب تو نے پوچھا) جبرئیل نے یہ باتیں مجھکو بتلا دیں عبداللہ نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا

الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ

دشمن ہے (اُنکے زعم میں) آپ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے

مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ

پچھم لے جائیگی پہلا کھانا بہشتیوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا اُنکا رہتا ہے وہ ہوگا (نہایت لذیذ ہوتا ہے) بچہ کی مشابہت

فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ

ہونیکی یہ وجہ ہے جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا

الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا

پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے مشابہ ہوجاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر پیش کیا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا

بِإِسْلاَمِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ

پوچھنے سے پہلے اگر ان کو معلوم ہوجائیگا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں تو وہ مجھ کو جھوٹا لگائیں گے میری تعریف نہیں کرینگے یہودی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَىُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا

بامراد عبداللہ بن سلام اپ کوٹھری میں چلے گئے (چھپ کر) آنحضرت نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا بڑا عالم ہے عالم کے بیٹے سب سے افضل

وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ

سب سے افضل کے بیٹے آپ نے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہوجائیں (تو تم بھی مسلمان ہوجاؤ گے) انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ اس کو مسلمان ہونے سے بچائے یہ سنکر

مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

عبداللہ کوٹھری سے نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اس وقت یہودی (شرمندہ ہوکر)

فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوا فِيهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے سب سے برے شخص کا بیٹا ہے لگے اس کو سخت سست کہنے ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر

مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ

دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی ف حدیث بیان کی اس میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل

لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالاَ

نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا ف۲ اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی ہم سے ابوکریب اور موسیٰ بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرنے رہنا ان کو تنگ نہ کرنا کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے ف۳ اور پسلی کا اوپر کا

شَىْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا

حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے (عورت کی بھی زبان درازی اور تلخ ہوتی ہے) اگر تو اس کو زور سے سیدھا کرنا چاہے وہ ٹوٹ جائیگی اگر سیدھی ہوگی یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی

بِالنِّسَاءِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ

عورتوں سے اچھا سلوک کرو ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ اِنَّ أَحَدَكُمْ

کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچا آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک

يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ

آدمی (کا نطفہ) اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر

ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ

(تیسرے چلے کے) بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اُس کے پاس بھیجتا ہے وہ اُس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل عمر رزق نیک بختی یا بدبختی پھر اُس میں روح (انسانی)

يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ

پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے

فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کر کے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ (ساری عمر) بہشتیوں

حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ

کا کام کرتا رہتا ہے بہشت سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے

النَّارَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک رضہ

ابْنِ مَالِكٍ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کی رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (پروردگار سے) پوچھتا ہے

يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ ذَكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ

پروردگار اب خون کی پھٹکی ہوا پروردگار اب گوشت کا لوتھڑا ہوا جب پروردگار اُس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے پروردگار مرد ہو یا عورت بدبخت ہو

سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ

یا نیک بخت اس کی روزی کیا ہے عمر کیا ہے تو یہ سب باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد

ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ

ابن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو دوزخ میں سب سے

النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ

ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیگا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اُس کو دیکر تو اپنے تئیں چھڑا لینا چاہیگا وہ کہیگا بیشک اللہ تعالیٰ

مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ حَدَّثَنَا

فرمائیگا سن تو میں نے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا مگر تو نے نہ مانا شرک ہی پر اڑا رہا

عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني عبد الله بن مرة عن مسروق

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مرہ نے انہوں نے مسروق سے

عن عبد الله رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم

انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی (دنیا میں) ناحق ظلم سے مارا جاتا ہے اس کے خون کے وبال کا ایک

الاول كفل من دمها لانه اول من سن القتل باب الارواح جنود مجندة قال قال الليث

حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے کیونکہ اسی نے پہلے ناحق خون کی بنا ڈالی باب روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ امام بخاری نے کہا لیث بن

عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة رض قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الارواح

سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف وقال يحيى بن ايوب حدثني

تھے جسم پیدا ہونے سے پہلے ارواح (روحوں) کے جھنڈ کے جھنڈ الگ تھے پھر جن روحوں میں وہاں پہچان تھی یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی

يحيى بن سعيد بهذا باب قول الله عز وجل ولقد ارسلنا نوحا الى قومه قال ابن عباس

یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا اخیر تک باب نوح کے بیان میں (اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) یہ فرمانا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ابن

بادي الرأي ما ظهر لنا اقلعي امسكي وفار التنور نبع الماء وقال عكرمة وجه الارض

عباس نے کہا (اسی سورت میں) بادی الرای کا معنے ظاہر ہیں (اسی سورت میں) اقلعی کا معنے رک جا تھم جا فار التنور کا معنے تنور سے پانی پھوٹ نکلا

وقال مجاهد الجودي جبل بالجزيرة دأب مثل حال باب قول الله تعالى انا ارسلنا نوحا

مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے دأب (جو سورۂ مومن میں ہے) کا معنے حال باب (سورۂ نوح میں) یہ فرمانا

الى قومه ان انذر قومك من قبل ان ياتيهم عذاب اليم الى آخر السورة واتل عليهم نبا نوح

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ہی ڈرا اخیر سورۃ تک اور سورۂ یونس میں یہ فرمانا اے پیغمبر ان کو نوح

اذ قال لقومه يا قوم ان كان كبر عليكم مقامي وتذكيري بآيات الله الى قوله من المسلمين

کا قصہ پڑھ کر سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے اخیر من المسلمین تک

حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال سالم وقال ابن عمر رض

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر

قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى على الله بما هو اهله ثم ذكر الدجال

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا

فقال اني لانذركموه وما من نبي الا انذره قومه لقد انذر نوح قومه ولكني اقول

پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (حالانکہ ان کا

لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلایا وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے ف ہم سے ابونعیم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ

میں تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہدوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ (مردود) کانا ہوگا اور بہشت اور

بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ

دوزخ کی صورت دکھلائیگا ف جس کو وہ بہشت بتلائیگا (درحقیقت) وہ دوزخ ہوگی (اور جس کو دوزخ بتلائیگا وہ بہشت ہوگی) اور میں تم کو

قَوْمَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

اپنی قوم کو ڈرایا تھا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ

ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت کے لوگ آئینگے اللہ تعالیٰ نوح سے

اللّٰهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا

پوچھیگا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہونچا دیا وہ کہیںگے جی ہاں پروردگار پھر اللہ تعالیٰ اُن کی امت سے پوچھیگا کیوں نوح نے تم کو میرا پیغام پہونچا دیا وہ مکر جائینگے

مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ

کہینگے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اللہ تعالیٰ نوح سے فرمائیگا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے وہ عرض کرینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر ہم

قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

پہنچا دیا تھا ف قرآن شریف کی اس آیت سے (جو سورۂ بقرہ میں ہے) وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس یہی مراد

وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ

ہے وسط کا معنے معتدل (بہتر) مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے ابوحیان یحییٰ بن سعید نے انہوں نے

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ

ابوزرعہ (ہرم بن عمرو بجلی) سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکری کا

إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

دست آپ کو اٹھا کر دیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا (کیونکہ بے ریشہ اور لذیذ ہوتا ہے) آپ نے دانتوں سے اسے نوچا پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا

هَلْ تَدْرُونَ بِمَنْ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَ

سردار ہونگا تم جانتے ہو وجہ کیا ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اُس دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا دیکھنے والا اُن کو دیکھ لیگا

يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا

اور بلانے والا اپنی آواز اُن کو سُنا سکیگا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا) اور سورج نزدیک آ جائیگا (ساری گرمی سے بیتاب ہو جائینگے) اسوقت

بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ

کسی ایسے شخص کو تجویز کرو جو تمہارے پروردگار پاس کچھ تمہاری سفارش کرے وہ کہینگے آدم تمہارے باپ ہیں اُن کے پاس چلو خیر اُن پاس جاینگے اور کہینگے

يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ

آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تمہارے بدن میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تم کو سجدہ کریں اور

وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا

بہشت میں رہنے کے لیے دی اب تم ہماری سفارش پروردگار پاس نہیں کرتے تم دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور ہماری تکلیف کہاں تک

لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي

غصے کبھی پہلے ہوا نہ آیندہ ہوگا (میں ڈر رہا ہوں) اُس نے مجھکو (گیہوں کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا میں نے کھا لیا مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے تم ایسا

اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ

کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ سب لوگ نوح کے پاس آئینگے اور اُن سے کہینگے اے نوح ساری زمین والوں کی طرف تم پہلے پیغمبر ہو جو بھیجے

الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا

گئے ف اور اللہ نے تم کو شکر گزار بندہ فرمایا تم نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف میں ہیں اور ہماری مصیبت کس درجہ پہنچ گئی ہے تو اپنے مالک سے ہماری سفارش

إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ

کرو وہ کہینگے آج میرا مالک غصے میں ہے اتنا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا مجھے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہیں تم

نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ

ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ وہ سب لوگ (اگلے پچھلے جمع ہو کر) میرے پاس آئینگے ف (اور کہینگے سب پیغمبروں پاس ہو آئے سب نے

ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ حَدَّثَنَا

ف اُس وقت ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اُٹھا اور سفارش کر تیری سفارش ہم سنینگے اور مانگ جو مانگتا ہے ہم دینگے محمد بن عبید راوی نے کہا باقی حدیث مجھ کو یاد نہیں رہی ہم سے

نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابو احمد نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ بَابٌ وَإِنَّ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں) فهل من مدكر پڑھا دال مشدد سے جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں ف باب الیاس پیغمبر کا بیان ف (سورہ

إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ

والصافات میں) فرمایا بیشک الیاس پیغمبروں میں سے تھا جب اُس نے اپنی قوم والوں سے کہا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بعل (بت) کو پکارتے ہو اور اللہ کو جو سب

اور ادریس لکن المرسلین امام بخاری نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اسی واسطے ادریس کو علیحدہ آیندہ باب میں بیان کیا ۱۲ منہ

اللهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ وَ

اور تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا مالک ہے چھوڑتے ہو لیکن اُنھوں نے اُس کو جھٹلایا وہ قیامت کے دن عذاب کے لیے حاضر کیے جائینگے مگر خدا کے خالص بندے

تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي

اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا ابن عباس نے کہا ترکنا علیہ سے یہی مراد ہے ال الیاس پر سلام ہم اچھے لوگوں کو ایسا ہی بدلہ

الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ

دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ابن مسعود رضہ اور ابن عباس رضہ سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ہیں

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا

باب ادریس پیغمبر کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورہ مریم میں) فرمایا ہمنے ادریس کو بلند مقام (چھٹے یا چوتھے آسمان پر) اٹھا لیا عبدان (کہا) ہم کو

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے دوسری سند ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

یونس نے انھوں نے زہری سے انس نے کہا ابوذر غفاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا

فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ

میرے گھر کا چھت کھولا گیا اُس وقت میں مکہ میں تھا اور جبرئیل اترے انھوں نے میرا سینہ چیرا زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا

بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي

ایک طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر

فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ

آسمان کی طرف چڑھا لے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہونچے تو جبرئیل نے وہاں کے چوکیدار (سنتری) سے کہا دروازہ کھول اُس نے پوچھا کون

هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِي مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ

جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے انھوں نے کہا ہاں محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں جواب دیا ہاں تب اُس نے دروازہ کھولا جب ہم آسمان پر

إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ

چڑھے تو کیا دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے اُس کے داہنی طرف لوگوں کے جھنڈ بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ جب وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو خوشی سے ہنس دیتا

شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا

(اور بائیں طرف دیکھتا ہے تو) رو دیتا ہے خیر اُس نے مجھ سے یوں کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ ہیں کون صاحب اُنھوں نے کہا یہ آدم

آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ

پیغمبر ہیں اور یہ جو تم اُن کے داہنے بائیں جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ اُن کی اولاد کی ارواح ہیں داہنی طرف والے بہشتی ہیں

وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى

اور بائیں طرف والی دوزخی ہیں۔ وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو زاری کر کے رو دیتے ہیں

ثُمَّ عَرَجَ بِیْ جِبْرِیْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِیَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ

پھر جبریل مجھ کو لیے ہوئے اور اوپر چڑھے دوسرے آسمان پر پہونچے وہاں کے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول وہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے

الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اِدْرِیْسَ وَمُوْسٰى وَعِیْسٰى وَاِبْرٰهِیْمَ وَلَمْ یُثْبِتْ

جو پہلے چوکیدار سے ہوئے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا انس نے کہا ابوذر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریس موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم پیغمبروں کو ملاقات

لِیْ كَیْفَ مَنَازِلُهُمْ غَیْرَ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا وَاِبْرٰهِیْمَ فِی السَّادِسَةِ وَ

لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدم کو پہلے آسمان میں اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں پایا

قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِیْلُ بِاِدْرِیْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ

انس نے کہا جب جبرئیل ادریس پیغمبر پر سے گذرے (آنحضرت ص بھی ساتھ تھے) انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی آنحضرت ص نے فرمایا میں نے جبرئیل سے

هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِیْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ

پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس پیغمبر ہیں پھر میں موسیٰ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ

مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِیْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ

کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں عیسیٰ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے پوچھا یہ کون صاحب

مَنْ هٰذَا قَالَ عِیْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرٰهِیْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ

جبرئیل نے کہا یہ عیسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں ابراہیم پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے پوچھا یہ کون صاحب

مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرٰهِیْمُ قَالَ وَاَخْبَرَنِی ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِیَّ كَانَا

ہیں جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں ابن شہاب نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے ہیں

یَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِیْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور اوپر چڑھایا گیا ایک ہموار جگہ پر پہونچا وہاں میں نے قلم چلنے کی آواز سنی

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى خَمْسِیْنَ صَلٰوةً

ابن حزم اور انس بن مالک نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لیکر

فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِیْ فُرِضَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فُرِضَ

لوٹا موسیٰ پر سے گذرا انہوں نے پوچھا تمہاری امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں

عَلَیْهِمْ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّیْ

(ہر روز) فرض ہوئیں انہوں نے کہا تم پھر اپنے مالک پاس جاؤ (تخفیف چاہو) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں لوٹ گیا پروردگار

فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقال ارجع ربك فذكر مثله فوضع شطرها فرجعت

نے آدھی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف چاہو میں گیا اللہ نے اور کچھ کم کر دیں پھر موسیٰ پاس آیا

الى موسى فاخبرته فقال ارجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك فرجعت فراجعت

انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ تخفیف کراؤ تمہاری امت سے اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے مالک سے عرض کیا آخر ارشاد

ربي فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال ارجع ربك

ہوا یہ پانچ نمازیں ہیں لیکن (ثواب میں) پچاس ہیں میری بات نہیں بدلتی (گویا یہی پچاس نمازیں قائم ہیں) میں لوٹا موسیٰ پاس آیا انہوں نے

فقلت قد استحييت من ربي ثم انطلق حتى اتى السدرة المنتهى فغشيها الوان لا ادري

کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں نہیں جاتا مجھ کو شرم آتی ہے پھر جبرئیل اور آگے چلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے وہاں

ما هي ثم ادخلت فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك باب قول الله تعالى

وہ کیا ہے پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی باب ہود پیغمبر اور ان کی قوم عاد کا بیان اللہ

والى عاد اخاهم هودا قال يقوم اعبدوا الله وقوله اذ انذر قومه بالاحقاف الى قوله

تعالیٰ نے (سورۂ اعراف میں) فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف ان کے ذات بھائی ہود کو بھیجا اخیر آیت تک اور (سورۂ احقاف میں) فرمایا جب ہود نے

كذلك نجزي القوم المجرمين فيه عن عطاء وسليمن عن عائشة عن النبي صلى الله عليه

اخیر آیت کذلک نجزی القوم المجرمین تک اس باب میں عطا بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

وسلم باب قول الله عز وجل واما عاد فاهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية قال

علیہ وسلم سے ف۱ باب اور اللہ نے (سورۂ حاقہ میں) فرمایا عاد کی قوم تو تیز تند (یا سرد) ناہموار آندھی سے ف۲ تباہ کیے گئے ابن عیینہ نے کہا

ابن عيينة عتت على الخزان سخرها عليهم سبع ليال وثمانية ايام حسوما متتابعة

عاتیہ کا معنے اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی ف۳ یہ آندھی اللہ نے اُن پر سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوماً کا معنے پے در پے

فترى القوم فيها صرعى كانهم اعجاز نخل خاوية اصولها فهل ترى لهم من باقية

اگر تو اُس وقت موجود ہوتا تو عاد کے لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے (مدلے ٹھونٹھ) ابھلا ان میں کا بچا ہوا کوئی بھی پاتا

بقية حدثني محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس

ف۴ مجھ سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور قال وقال

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو (جنگ احزاب میں) پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھیا (ہوا) سے تباہ ہو گئی امام

ابن كثير عن سفين عن ابيه عن ابن ابي نعم عن ابي سعيد رض قال بعث علي رض الى

بخاری نے کہا ابن کثیر نے ف۵ سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق ثوری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذهيبة فقسمها بين الاربعة الاقرع بن حابس الحنظلي

آنحضرت کو تھوڑا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا چار آدمیوں کو بانٹ دیا اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی

ثم المجاشعي وعيينة بن بدر الفزاري وزيد الطائي ثم احد بني نبهان وعلقمة بن

اور عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ

علاثة العامري ثم احد بني كلاب فغضبت قريش والانصار قالوا يعطي صناديد اهل

عامری بنی کلاب والے تو قریش اور انصار کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجد کے رئیسوں کو دیتے

نجد ويدعنا قال انما اتالفهم فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتئ الجبين

ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں آپ نے فرمایا بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں مگر میں نے ان لوگوں کا دل ملانے کے لیے ان کو دیا

كث اللحية محلوق فقال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيت ايامنني الله

داڑھی گھنی ہوئی سر منڈا (مردود) کہنے لگا محمد اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں حالانکہ میں اس کا رسول ہوں تو پھر کون

على اهل الارض فلا تامنوني فساله رجل قتله احسبه خالد بن الوليد فمنعه

اور تم کو میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی نے آپ سے اجازت چاہی اس کو مار ڈالوں میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے ف آپ نے منع

فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوم يقرؤون القرآن لا يجاوز

کیا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا (دیکھو) اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جو (ظاہر میں) مسلمان پیدا ہونگے قرآن پڑھیں گے مگر قرآن

حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون

ان کے حلق کے نیچے نہیں اترنے کا ف یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائینگے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا

اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد حدثنا خالد بن يزيد حدثنا

چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کیے گئے (کوئی نہ بچا) اس طرح انکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ہم سے خالد بن

اسرائيل عن ابي اسحق عن الاسود قال سمعت عبد الله قال سمعت النبي صلى الله عليه

اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود سے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ (سورہ قمر میں)

وسلم يقرا فهل من مدكر باب قصة ياجوج وماجوج وقول الله تعالى قالوا يا ذا

فہل من مدکر پڑھتے تھے ف باب یاجوج اور ماجوج کا بیان ف اللہ تعالی نے (سورۂ کہف میں) فرمایا وہ لوگ کہنے لگے ذوالقرنین یاجوج

القرنين ان ياجوج وماجوج مفسدون في الارض قول الله تعالى ويسالونك عن

اور ماجوج لوگ ملک میں بہت فساد مچا رہے ہیں اور اللہ تعالی نے (اسی سورت میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں

ذي القرنين قل ساتلو عليكم منه ذكرا انا مكنا له في الارض وآتيناه من كل شيء

تو کہہ میں اس کا کچھ قصہ تم کو سناتا ہوں ہم نے اس کو زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اس کو عطا فرمایا تھا ف

سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ ائْتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ حَتَّى إِذَا سَاوَى

دو پہاڑوں کے بیچ یہاں تک کہ اس آیت تک لوہے کی اینٹیں یہ سے پاس لاؤ زبر زبرہ کی جمع ہے زبرہ کے معنے ٹکڑا جب اس نے دونوں پہاڑوں سے برابر ہوا

بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسُّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَرْجًا أَجْرًا قَالَ انْفُخُوا

صدفین سے مراد پہاڑ ہیں یہ ابن عباس سے منقول ہے سدین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خرج کے معنے محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا

حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا أَصْبُبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيدُ

دھونکو یہاں تک کہ جب وہ سب لوہا دہک کر آگ ہو گیا تو کہا لاؤ میں اس پر قطر (یعنی سیسہ) ڈالدوں بعضے کہتے ہیں قطر لوہا

وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ يَعْلُوهُ اسْطَاعَ

بعضے کہتے ہیں پیتل ابن عباس نے کہا تانبا پھر یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے استطاع باب استفعال سے

اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطَعْتُ لَهُ فَلِذَلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ

ہے اطعت سے اسی لئے اسطاع کو تخفیف سے پڑھا ہے (ت حذف کر کے) ہمزہ کو زبر ہے اور کہتے ہیں اسطاع یسطیع اور بعضوں نے استطاع یستطیع

وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا أَلْزَقَهُ

بھی کہا ہے اور یاجوج ماجوج اس میں نقب بھی نہ کر سکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آئیگا تو وہ اس کو زمین سے ملا دیگا

بِالْأَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّى صَلُبَ مِنَ الْأَرْضِ وَ

عرب اس اونٹنی کو دکاء کہتے ہیں جس کا کوہان نہیں ہوتا اور دکداک بھی وہ زمین جو ہموار رہ کر سخت ہو گئی ہو اور

تَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَ

میرے مالک کا وعدہ برحق ہے اور ہم یاجوج ماجوج کو چھوڑ دینگے اس دن وہ ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہونگے یہاں تک کہ

مَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

جب یاجوج ماجوج کے لوگ کھول دئے جائینگے (وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا) اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہونگے قتادہ نے کہا حدب کے معنے ٹیلہ (ٹبہ) ایک شخص (نام نامعلوم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَأَيْتَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ جیسے دھاری دار چادر کی طرح تھی (ایک دھاری سرخ ایک کالی) آپ نے فرمایا تو نے سچ مچ اس کو دیکھا ہم سے یحیی

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ

لیث بن سعد سے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا انھوں نے ام حبیبہ بنت

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ابی سفیان سے انھوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ

گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے آپ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہنچی آج یاجوج ماجوج کی

رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ

دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا ۔ ام المومنین زینب کہتی ہیں

بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ حَدَّثَنَا

بنت جحش نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نیک بخت لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی تباہ ہو جائینگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی [illegible] زیادہ پھیل جائے ۔ ہم کو

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ

آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے نوے کا عدد بتلایا

حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید

سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ

خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالی (قیامت کے دن) فرمائیگا آدم وہ عرض کرینگے حاضر ہوں مستعد ہوں

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ

سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھینگے کتنا لشکر نکالوں فرمائیگا

قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے اس وقت مارے ہیبت کے بچہ بوڑھا ہو جائیگا اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائیگا

حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بیہوش ہیں حالانکہ نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر سے بیہوش ہو جائینگے) صحابہ نے عرض کیا

اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا ثُمَّ

رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم میں سے کون ہوگا آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کرو خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابل میں یاجوج ماجوج ہزار

قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ

پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل جنتیوں کے ایک چوتھائی ہو گے ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید

تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ

ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک تہائی ہو گے ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہو گے

مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ

تم تمام دنیا کے لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال

جلد ثور اسود بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَقَوْلِہٖ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ

باب حضرت ابراہیم کا بیان اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنایا اور (سورہ نحل میں) بیشک ابراہیم خوبیوں کا مجموعہ

کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا وَقَوْلِہٖ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ وَقَالَ اَبُوْ مَیْسَرَۃَ الرَّحِیْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَۃِ

اللہ کا فرمانبردار ایک طرف والا تھا اور (سورۂ توبہ میں) بیشک ابراہیم مہربان تھا بردبار۔ ابو میسرہ (عمرو بن شرحبیل) نے کہا اوّاہ کا معنی ہے مہربان حبشی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباس سے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے

وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِبْرَاھِیْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِیْ

ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کرینگے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو (پورا) کرینگے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائینگے

یُؤْخَذُ بِھِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَیْحَابِیْ اُصَیْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّھُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی

اور ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف (دوزخ کی جانب) کھینچ لیجائینگے میں کہونگا (پروردگار) یہ تو میرے صحابہ ہیں وہ کہینگے تم کو معلوم نہیں

اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ

یہ لوگ جب تمہاری وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے اس وقت میں اس نیک بندے (حضرت عیسیٰ) کی طرح کہونگا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا

فِیْھِمْ اِلٰی قَوْلِہِ الْحَکِیْمِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَخِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ

حال دیکھتا رہا اخیر آیت الحکیم تک
ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی
عبدالحمید نے خبر دی

عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ یَلْقٰی اِبْرَاھِیْمُ اَبَاہُ اٰزَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی وَجْہِ اٰزَرَ قَتَرَۃٌ وَّغَبَرَۃٌ فَیَقُوْلُ لَہٗ

انہوں نے کہا ابراہیم اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھینگے منہ پر سیاہی گرد غبار ان سے کہینگے کیوں (دنیا میں)

اِبْرَاھِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ اَبُوْہُ فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْکَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمُ یَا رَبِّ

تم سے نہیں کہا تھا میری نافرمانی نہ کرو (کہا مانو) آزر کہینگے آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا (جو تم کہو بجا لاؤنگا) اس وقت ابراہیم عرض

اِنَّکَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ

(پروردگار سے) عرض کرینگے پروردگار تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورہ شعراء میں ہے) مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھ کو ذلیل نہیں کریگا

اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّۃَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاھِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ

اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے (ف) پھر ابراہیم کی تسلی دینے کے لیے کہا جائیگا ذرا اپنے پاؤں تلے تو دیکھو وہ دیکھینگے تو ان کے

فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

والد کا پتہ نہیں (ایک بجو ہے نجاست میں لتھڑا ہوا اُس کے پاؤں (فرشتے) پکڑ کے دوزخ میں ڈال دینگے ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے بکیر نے بیان کیا اُنہوں نے کریب سے جو ابن عباس رض کے غلام تھے اُنہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَ

ابن عباس رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی مریم

صُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ

کی مورتیں ہیں آپ نے فرمایا قریش کے کافروں کو کیا ہو گیا ہے وہ تو سن چکے ہیں کہ فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یہ ابراہیم کی تصویر ہے

مُصَوَّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ

اُن کو کیا ہوا بھلا وہ پانسوں سے فال کھولتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ایوب سے

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ

اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (فتح مکہ کے دن) دیکھا کہ کعبہ میں تصویریں رکھی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہیں گئے

يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ فَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ

حکم دیا وہ تصویریں ہٹائی گئیں یا مٹائی گئیں آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بنائی ہیں اُن کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے)

فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللهُ وَاللهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

کے) دیئے ہیں فرمایا اللہ اِن کافروں کو غارت کرے اِن بزرگوں نے پانسوں پر کبھی فال نہیں کھولی ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یحییٰ قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے

قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنی اعمال کے رو سے) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار

نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ

جو خود نبی تھے باپ نبی دادا نبی پردادا اللہ کے خلیل (چار پشت برابر پیغمبری رہنا یہ فضیلت کسی کو نہیں ملی) اُنہوں نے کہا ہم اِس کو بھی نہیں پوچھتے آپ نے

الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَ

فرمایا (معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان پوچھتے ہو اُن میں کون افضل ہے) تو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف اور عالی خاندان تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی

مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ

اس حدیث کو ابو اسامہ اور معتمر نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا اُنہوں نے سعید سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سے مؤمل

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
ابن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيْلٍ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طُوْلًا
فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اسنے لمبے کہ میں ان کا سر قریب تھا نہ دیکھ سکوں معلوم ہوا

وَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا
وہ حضرت ابراہیم ہیں پیغمبر ہیں۔ مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو عبداللہ

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ
بن عون نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا لوگوں نے ان سے یہ ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یہ حروف لکھے ہونگے

اَوْ ك ف ر قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى
ک ف ر یعنی ان حرفوں کو پڑھ لیگا یعنی کافر ہے) ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت سے نہیں سنا لیکن آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو

فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِنْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ حَدَّثَنَا
گھونگر والے بال گندمی رنگ سرخ اونٹ پر جس کی نکیل لگی ہے سوار یہ نکیل کھجور کی چھال کی تھی گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اتر کر لبیک کہتے ہوئے ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ
قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن قرشی نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ
ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے اسی برس کی عمر میں

ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ
بسولے سے ختنہ کیا ف۳ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان

بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ اَبِيْ
کیا یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدّوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قَدُوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنے ایک ہیں یعنی بسولہ) شعیب کے ساتھ

هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ اَخْبَرَنَا
اور محمد بن عمرو نے اس کو ابو سلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ف۴ ہم سے سعید بن تلید رعینی نے بیان کیا کہا ہم کو

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ
عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (انکا بیان آگے آتا ہے) ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ

ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا حضرت ابراہیم پیغمبر کبھی جھوٹ نہیں بولے

السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ

مگر تین بار دو جھوٹ تو خاص اللہ کے واسطے ... ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہوں دوسرا یہ کہنا بلکہ ایسا

بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ

کیا ہے ان کے بڑے نے (ان بتوں کو توڑا) ... ایک دن حضرت ابراہیم اور سارہ دونوں ... ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے

لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ

لوگوں نے جا کر کہا یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت ظالم بادشاہ نے ابراہیم کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا یہ عورت تمہاری کون ہے

قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ وَإِنَّ

انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم سارہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا

هٰذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ

کوئی مومن نہیں ... اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے کہہ دیا میری بہن ہے ... جب وہ اس کے پاس گئی

يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا

تو وہ ان پر ہاتھ ڈالنے لگا ... زمین پر گر کر تڑپنے لگا ... اب کہنے لگا اے عورت تو میرے لیے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستاؤں گا سارہ نے دعا کی

الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا

پھر اسی آفت میں یا اس سے بھی سخت آفت میں مبتلا ہوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لیے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستاؤں گا انہوں نے دعا کی تو اچھا ہو گیا ... بلا کر

بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ

کہنے لگا تم ایسی عورت میرے پاس لائے یہ عورت نہیں شیطان ہے ... ہاجرہ (ایک لونڈی) سارہ کو دے کر رخصت کر دیا

فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ

وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کیا کیفیت گزری سارہ نے کہا اللہ نے اس کافر یا بدکار کی تدبیر

هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَوِ ابْنُ

ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں ہیں ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے یا محمد بن سلام نے

سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ

عبید اللہ سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عبد الحمید بن جبیر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ام شریک سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ (کمبخت) حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا (اور سب جانور بجھا رہے تھے)

عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا　کہا ہم سے والد نے　کہا ہم سے اعمش نے　کہا

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ

مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان میں

بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

ظلم کی ملونی نہیں کی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد

بِشِرْكٍ أَوَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ہے تم نے (سورہ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا مشکم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے　ف

بَابٌ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو

باب سورہ والصافات میں جو یزفون ہے یعنی دوڑتے چلے　ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابو حیان سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت لایا گیا

يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ

آپ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں جمع کریگا　پکارنے والا اپنی آواز اُن کو

الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ

سنا سکیگا اور دیکھنے والا اُن کو دیکھ سکیگا (کیونکہ یہ میدان ہموار ہوگا زمین کی طرح گول نہ ہوگا) اور سورج اُنکے نزدیک آجائیگا پھر آپ نے شفاعت کا قصہ بیان کیا

فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ

اُن سے کہینگے تم زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہو　پروردگار سے ہماری سفارش کرو وہ اپنی جھوٹ باتوں کو یاد کرینگے (عمر بھر میں کل تین جھوٹ بولے) اور کہینگے

نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي

مجھے اپنی فکر ہے تم موسیٰ پاس جاؤ ابوہریرہ رضہ کے ساتھ اس حدیث کو انس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے　ف مجھ

أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ

سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ اسمعیل کی والدہ

اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

(حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد مینڈھ نہ بنا دیتیں) تو آج (وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم

ابن جریج اما کثیر بن کثیر فحدثنی قال انی وعثمن بن ابی سلیمن جلوس مع سعید

یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے

ابن جبیر فقال ما ھکذا حدثنی ابن عباس قال اقبل ابرھیم باسمعیل وامه علیھم

انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لیکر مکہ کی سرزمین میں

السلام وھی ترضعه معھا شنة لم یرفعه ثم جاء بھا ابرھیم وبابنھا اسمعیل

آئے حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دودھ پلاتی تھیں اُن کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی ف ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا

وحدثنی عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ایوب السختیانی

اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا کہ معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی

وکثیر بن کثیر بن المطلب بن ابی وداعة یزید احدھما علی الاخر عن سعید بن جبیر

اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے ان دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے انہوں نے سعید بن جبیر سے

قال ابن عباس اول ما اتخذ النساء المنطق من قبل ام اسمعیل اتخذت منطقا لتعفی

انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمر بند باندھا ان کی غرض یہ تھی کہ سارہ اُن کا

اثرھا علی سارة ثم جاء بھا ابرھیم وبابنھا اسمعیل وھی ترضعه حتی وضعھما عند

سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں) ف پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ اور اُن کے بچے حضرت اسمٰعیل کو (مکہ میں) لے آئے حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل کو دودھ

البیت عند دوحة فوق زمزم فی اعلی المسجد ولیس بمکة یومئذ احد ولیس

پلاتی تھیں حضرت ابراہیم نے دونوں کو ایک بڑے درخت کے تلے بٹھا دیا جو اس مقام پر تھا جہاں اب زمزم ہے مسجد کے بلند جانب میں اس وقت مکہ میں آدمی کا نام و نشان نہ تھا

بھا ماء فوضعھما ھنالك ووضع عندھما جرابا فیه تمر وسقاء فیه ماء ثم قفی

نہ وہاں پانی کا وجود تھا خیر حضرت ابراہیم دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ایک تھیلا کھجور کا ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام)

ابرھیم منطلقا فتبعته ام اسمعیل فقالت یا ابرھیم این تذھب وتترکنا بھذا

کو چلدیے (جہاں حضرت سارہ تھیں) جب حضرت ابراہیم چلنے لگے تو حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے ہو لیں اور کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں چلے ہمکو اس جنگل میں چھوڑ کر

الوادی الذی لیس فیه انس ولا شیء فقالت له ذلك مرارا وجعل لا یلتفت الیھا فقالت

جو جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں نہ کوئی چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیم نے اُدھر دیکھا تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر

له آلله الذی امرك بھذا قال نعم قالت اذن لا یضیعنا ثم رجعت فانطلق ابرھیم

حضرت ہاجرہ نے اُن سے کہا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے اُنہوں نے کہا ہاں تب حضرت ہاجرہ نے کہا پھر تو وہ (پروردگار) ہماری حفاظت کریگا ہم کو ہلاک نہیں کریگا

حتی اذا کان عند الثنیة حیث لا یرونه استقبل بوجھه البیت ثم دعا بھؤلاء

جب اُس پہاڑی پر پہونچے جہاں سے دکھلائی نہیں پڑتے تھے (جس پہاڑی سے آنحضرتؐ مکہ میں داخل ہوئے تھے) تو اُدھر رخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (وہیں ہاجرہ اور اسمٰعیل

الکلمات ورفع یدیہ فقال رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع حتی بلغ یشکرون

کو جو ڑ آئے تھے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) مالک ہمارے میں نے اپنی اولاد ایسے میدان میں چھوڑ دی ہے جہاں کچھ نہیں اُگتا کیونکر

وجعلت ام اسمعیل ترضع اسمعیل وتشرب من ذلک الماء حتی اذا نفد ما فی السقاء

اور ہر حضرت ہاجرہ کا یہ حال تھا وہ حضرت اسمعیل کو دودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی جاتیں جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی

عطشت وعطش ابنہا وجعلت تنظر الیہ یتلوی او قال یتلبط فانطلقت کراہیۃ

پیاسی ہوئیں بچہ کو بھی پیاس لگی بچہ کو دیکھا تو وہ پیاس کے مارے تھے اور پر سو رہا ہے یا تڑپ رہا ہے وہ اس غیرت سے سرک گئیں کہ بچہ کا یہ حال نہ

ان تنظر الیہ فوجدت الصفا اقرب جبل فی الارض یلیہا فقامت علیہ ثم استقبلت

دیکھیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے اُس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر پڑے (اس سے پانی مانگیں)

الوادی تنظر ہل تری احدا فلم تر احدا فہبطت من الصفا حتی اذا بلغت الوادی رفعت

لیکن کوئی نہیں دکھائی دیا وہاں سے اتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے

طرف درعہا ثم سعت سعی الانسان المجہود حتی جاوزت الوادی ثم اتت المروۃ فقامت

نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں

علیہا ونظرت ہل تری احدا فلم تر احدا ففعلت ذلک سبع مرات قال ابن عباس قال

بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر انہوں نے اسی طرح مارے ابن عباس رض نے کہا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلک سعی الناس بینہما فلما اشرفت علی المروۃ سمعت صوتا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبھی سے لوگوں نے صفا مروہ کا پھیرا (حج میں) شروع کیا خیر جب (ساتویں پھیرے میں) مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے

فقالت صہ ترید نفسہا ثم تسمعت فسمعت ایضا فقالت قد اسمعت ان کان عندک

ایک آواز سنی اپنے تئیں آپ کہنے لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی اس وقت پکاریں (خدا کے بندے) میں نے تیری آواز سنی تو کچھ ہماری مدد

غواث فاذا ہی بالملک عند موضع زمزم فبحث بعقبہ او قال بجناحہ حتی ظہر الماء

کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آبِ زمزم ہے وہاں ایک فرشتہ (حضرت جبرئیل ع) ہے انہوں نے اپنی ایڑی یا پنکھ مار کر زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا

فجعلت تحوضہ وتقول بیدہا ہکذا وجعلت تغرف من الماء فی سقائہا وہو یفور

حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور پانی چلو سے لے لیکر اپنی مشک میں بھرتی جاتی تھیں جوں جوں پانی لیتی

بعد ما تغرف قال ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ ام اسمعیل لو ترکت

ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر

زمزم او قال لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا معینا قال فشربت وارضعت

چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا خیر حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا

وَلَدِهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَ

فرشتے (حضرت جبرئیل) نے اُن سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ لڑکا اور اس کا باپ دونوں (ملکر)

أَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ

اس گھر کو بنا ئینگے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرنے کا اس وقت کعبہ کا یہ حال تھا ٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا [illegible] اور

فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ

طرف سے برسات کا پانی نکل جاتا تھا ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح سے گزاری ف۱ یہاں تک کہ جرہم کے کچھ لوگ یا گھر والے

مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ

جو کدا کے رستے (مکہ کی بلند جانب) سے ادھر سے گزرے وہ مکہ کے نشیب میں آ بسے انہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا وہ کہنے

هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ

لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا خیر انہوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے

فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ وَأُمُّ إِسْمٰعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا

کے لیے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں کے پاس لوٹ گئے اُن کو پانی کی خبر دی وہ بھی آ گئے آنحضرت صلعم نے فرمایا اسمٰعیل کی والدہ وہیں

أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ

تم ہم کو یہاں اترنے (اور سکونت کرنے) کی اجازت دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا رہو مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں اُن لوگوں نے قبول کیا ابن عباس رض

عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ فَنَزَلُوا

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جرہم لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمٰعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں

وَأَرْسَلُوا إِلٰى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ

خیر جرہم کے لوگ وہاں اتر پڑے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہیں آ رہے جب مکہ میں کئی گھر بن گئے اور اسمٰعیل نوجوان ہو گئے

وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ

انہوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے سیکھی ف۲ اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت بھلے معلوم ہوئے لوگ اُن سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت

وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَاءَ إِبْرٰهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمٰعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمٰعِيلَ

اُن کی والدہ (حضرت ہاجرہ) گذر گئیں جب اسمٰعیل کی شادی ہو چکی تو (مدت کے بعد) حضرت ابراہیم اپنی جورو بچے کو دیکھنے آئے ف۳ اسمٰعیل اُس وقت

فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ

اپنے گھر میں نہ تھے انہوں نے اُن کی بی بی (اپنی بہو) سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اُس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیم نے پوچھا تمہاری گذران کیسی

نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ

کہا بہت بری تنگی سے گذرتی ہے اُن سے خوب شکایت کی ابراہیم نے کہا جب تمہارا خاوند آئے تو میری طرف سے اُن کو سلام کہنا

السلام وقولي له يغير عتبة بابه فلما جاء إسمعيل كأنه آنس شيئا فقال هل جاءكم من

یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالے (ف) ابراہیم یہ کہکر وہاں سے روانہ ہوئے جب اسمعیل گھر میں آئے تو باپ کی خوشبو پائی بی بی سے پوچھا کوئی

أحد قالت نعم جاءنا شيخ كذا وكذا فسألنا عنك فأخبرته وسألني كيف عيشنا فأخبرته

آیا تھا اوس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی صورت کا آیا تھا اوس نے تمکو پوچھا میں نے کہہ دیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر مجھ سے پوچھا تمہاری گذران کس طرح

أنا في جهد وشدة قال فهل أوصاك بشيء قالت نعم أمرني أن أقرأ عليك السلام و

ہوتی ہے میں نے کہا بڑی تکلیف اور بہت تنگی سے اسمعیل نے کہا اور بھی کچھ اونہوں نے کہا ہے اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور

يقول غير عتبة بابك قال ذاك أبي وقد أمرني أن أفارقك الحقي بأهلك فطلقها و

یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو اسمعیل نے کہا ارے وہ میرے والد تھے انہوں نے یہ حکم دیا ہے میں تجھ کو چھوڑ دوں اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اسمعیل

تزوج منهم أخرى فلبث عنهم إبراهيم ما شاء الله ثم أتاهم بعد فلم يجده فدخل على

نے اس کو طلاق دیدی اور جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دنوں منظور تھا ابراہیم اپنے ملک میں ٹھیرے رہے اس کے بعد پھر آئے تو پھر اسمعیل گھر میں نہ ملے

امرأته فسألها عنه فقالت خرج يبتغي لنا قال كيف أنتم وسألها عن عيشهم و

ان کی (دوسری) جورو پاس گئے پوچھا اسمعیل کہاں ہیں اس نے کہا روزی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیم نے کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گذرتی ہے اچھی تو

هيئتهم فقالت نحن بخير وسعة وأثنت على الله فقال ما طعامكم قالت اللحم قال

رہتے ہو اس نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر خوبی سے ساتھ خوش گذران رہتے ہیں ابراہیم نے پوچھا تم کھاتے کیا ہو اس نے کہا گوشت پوچھا

فما شرابكم قالت الماء قال اللهم بارك لهم في اللحم والماء قال النبي صلى الله عليه

پیتے کیا ہو اس نے کہا پانی جب انہوں نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت پانی میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم ولم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم دعا لهم فيه قال فهما لا يخلو عليهما

ان دنوں مکہ میں اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیم اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں

أحد بغير مكة إلا لم يوافقاه قال فإذا جاء زوجك فاقرئي عليه السلام ومريه

رکھی ہے اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گذران کریں تو بیمار ہو جائیں خیر ابراہیم نے (اپنی بہو سے) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے انکو سلام

يثبت عتبة بابه فلما جاء إسمعيل قال هل أتاكم من أحد قالت نعم أتانا شيخ حسن

کہنا اور کہنا یہ دہلیز بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھو (ابراہیم یہ کہکر روانہ ہو گئے) (ف) جب اسمعیل گھر میں آئے تو (باپ کی بھنک پاکر) اپنی بی بی سے

الهيئة وأثنت عليه فسألني عنك فأخبرته فسألني كيف عيشنا فأخبرته أنا

پوچھا کوئی آیا تھا اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا اچھی صورت کا آیا تھا اور ابراہیم کی بہت تعریف کی تم کو پوچھتے تھے میں نے کہہ دیا وہ باہر گئے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہاری گذران کیونکر ہوتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح

بخير قال فأوصاك بشيء قالت نعم هو يقرأ عليك السلام ويأمرك أن تثبت عتبة

اسمعیل نے پوچھا اور بھی کچھ کہا اس نے کہا ہاں تمکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے تمہارے دروازے کی دہلیز عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا

يَا أَبَتِ قَالَ ذَاكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ

تب اسمٰعیل نے کہا وہ صاحب میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو اپنی زوجیت میں رہنے دوں پھر جتنی مدت اللہ کو منظور تھا ابراہیم ان سے باہر رہے

بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمٰعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ

اس کے بعد آئے تو دیکھا اسمٰعیل زمزم کے پاس ایک درخت کے تلے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے جب انہوں نے اپنے والد کو دیکھا

فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ

ان کی طرف اٹھے پھر دونوں نے وہ کیا جو باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے پھر ابراہیم نے کہا اسمٰعیل اللہ نے مجھ کو ایک کام کا حکم دیا ہے انہوں نے

قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ

کہا اچھا کر ڈالو جو تمہارا پروردگار حکم دیتا ہے ابراہیم نے کہا تم میری مدد کرو گے انہوں نے کہا میں ضرور مدد کروں گا ابراہیم نے کہا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک

هٰهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اس کے گرد اس وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی اسمٰعیل

فَجَعَلَ إِسْمٰعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ

پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیم تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہو گئیں زمین پر کھڑے ہو کر تعمیر نہ ہو سکی تو اسمٰعیل یہ

فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا

پتھر (یعنی مقام ابراہیم) اٹھا لائے اور اس کو وہاں رکھ دیا ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور اسمٰعیل پتھر دیتے جاتے اور دونوں (سورہ بقرہ کی)

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا

یہ دعا پڑھتے تھے مالک ہمارے تو ہماری طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے غرض وہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے گرد پھرتے جاتے

يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

اور یہی دعا پڑھتے جاتے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ

ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کثیر بن کثیر سے انہوں نے سعید

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمٰعِيلَ

ابن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب ابراہیم اور ان کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا (سارہ نے ہاجرہ کو نکالا) تو

وَأُمِّ إِسْمٰعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا

ابراہیم اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو لیکر نکل گئے پانی کا ایک مشکیزہ ان کے ساتھ تھا اسمٰعیل کی والدہ وہی پیتی تھیں ان کا دودھ بچے کے لیے

عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ

اترتا تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے ابراہیم نے ایک درخت کے تلے اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو بٹھا دیا آپ سارہ کے پاس لوٹ گئے جب لوٹنے لگے

اسمٰعیل حتّٰی لمّا بلغوا کدآءً نادتہ من ورآئہ یا ابراھیم الی من تترکنا قال الی اللہ قالت
تو اسمٰعیل کی والدہ اُن کے پیچھے گئیں ابراہیم جب کدٰی جبند ٹیکری پر پہونچے تو اسمٰعیل کی والدہ نے اُن کو پکارا کہنے لگیں ابراہیم تم ہمکو کس پر چھوڑ جاتے ہو

رضیتُ باللّٰہِ قال فرجعت فجعلت تشرب من الشنّۃ ویدرّ لبنھا علٰی صبیّھا حتّٰی
اچھا میں اللہ پر راضی ہوں بعد لوٹ آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے بچہ کو دودہ پلاتی رہیں جب

لمّا فنی الماء قالت لو ذھبت فنظرت لعلّی احسّ احدًا قال فذھبت فصعدت الصفا
پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے (اپنے دل میں) کہا چلوں تو اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ نظر آئے (جس سے میں مدد چاہوں) ابن عباس نے کہا پہلے

فنظرت ونظرت ھل تحسّ احدًا فلم تحسّ احدًا فلمّا بلغت الوادی سعت واتت المروۃ
صفا پر چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کوئی تو دکھلائی دے لیکن کوئی نظر نہیں پڑا جب وہاں سے اتر کر نالے میں آئیں تو گھبراہٹ کے مارے دوڑ کر چلیں

ففعلت ذٰلک اشواطًا ثمّ قالت لو ذھبت فنظرت ما فعل یعنی الصبیّ فذھبت
پہونچیں ایسا ہی کئی بار انہوں نے کیا پھر (اپنے دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو تو دیکھوں اُس کا کیا حال ہے

فنظرت فاذا ھو علٰی حالہٖ کانّہ ینشغ للموت فلم تقرّھا نفسھا فقالت لو ذھبت
دیکھا تو اُسی حال میں ہے (جیسے زندہ ہے) مگر تکلیف کو مارے گویا موت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھکر اُس سے صبر نہ ہو سکا انہوں نے پھر اپنے دل میں کہا

فنظرت لعلّی احسّ احدًا فذھبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت فلم تحسّ احدًا
چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں بار بار ادھر اودھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا

حتّٰی اتمّت سبعًا ثمّ قالت لو ذھبت فنظرت ما فعل فاذا ھی بصوتٍ فقالت اغث
اسی طرح انہوں نے صفا مروے کے سات پھیرے کیے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چلکر دیکھوں اُس کا کیا حال ہے اتنے میں ایک آواز اُن کے کان میں آئی

ان کان عندک خیرٌ فاذا جبریل قال فقال بعقبہٖ ھٰکذا وغمز عقبہٗ علی الارض
اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سن پھر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبریل موجود ہیں ف ابن عباس نے کہا پھر جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری

قال فانبثق الماء فدھشت امّ اسمٰعیل فجعلت تحفز قال فقال ابو القاسم صلّی اللّٰہ
ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح اسی وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمٰعیل کی والدہ ڈرین (کہیں یہ پانی غائب نہ ہو جائے) اور زمین کھودنے

علیہ وسلّم لو ترکتہٗ کان الماء ظاھرًا قال فجعلت تشرب من الماء ویدرّ لبنھا علٰی
لگیں علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا غرض انہوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچہ کو دودہ پلانے

صبیّھا قال فمرّ ناسٌ من جرھم ببطن الوادی فاذا ھم بطیرٍ کانّھم انکروا ذاک وقالوا
ابن عباس نے کہا پھر جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ اُس میدان کے نشیب میں گذرے انہوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا خلاف عادت معلوم ہوا وہ کہنے

ما یکون الطیر الّا علٰی ماءٍ فبعثوا رسولھم فنظر فاذا ھم بالماء فاتاھم فاخبرھم فاتوا
لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا اُس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے اُن کو آ کے لوگوں کو خبر دی پھر تو سب لوگ

إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمٰعِيلَ أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ وَنَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا

وہاں آئے اور کہنے لگے اسمعیل کی والدہ تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس مقام میں بسیں انہوں نے اجازت دی وہ لوگ

فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ

تو انہوں نے جرہم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا ابن عباسؓ نے کہا ایک مدت بعد ابراہیمؑ کو ہاجرہ اور اسمعیل کا خیال آیا انہوں نے حضرت سارہ سے کہا میں اپنے

فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ

تو اسمعیل کی بی بی سے پوچھا اسمعیل کہاں ہیں اس نے کہا شکار کو گئے ہیں ابراہیمؑ نے کہا جب اسمعیل آئیں تو ان سے یوں کہدینا اپنے دروازے

بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ

کی دہلیز بدل دو اسمعیل شکار سے لوٹ کر آئے تو اُن کی بی بی نے کہا انہوں نے کہا وہ تو ہی مراد ہے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا پھر ابراہیمؑ کو دوبارہ خیال

لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ

آیا اور اپنی بی بی سارہ سے کہنے لگے میں اسمعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آئے تب بھی اسمعیل سے ملے اُن کی دوسری بی بی سے پوچھا اسمعیل کہاں ہیں اس نے

فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَ

آپ سواری سے تو اتریے اور کچھ کھایئے پیجیئے ابراہیمؑ نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور

شَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

پینا پانی ابراہیمؑ نے یوں دعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ

مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیمؑ کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری بار) ابراہیمؑ کو خیال آیا اور بی بی سارہ سے کہا میں اسمعیل کو دیکھنے جاتا ہوں

تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمٰعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ

آئے اس وقت اسمعیل موجود تھے زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے ابراہیمؑ نے کہا اسمعیل تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے

أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ

کہ میں اس کا گھر تیار کروں اسمعیل نے کہا بہت خوب جو مالک کا حکم ہے وہ بجا لاؤ ابراہیمؑ نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو انہوں نے

أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ

کہا میں کرونگا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر ابراہیمؑ نے بنانا شروع کیا اور اسمعیلؑ پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں یوں دعا کرتے تھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى

مالک ہمارے ہماری یہ کوشش قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہوگئیں اور ابراہیمؑ کو پتھر اٹھانا دشوار ہوا جب

نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

وہ مقام ابراہیم (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسمعیلؑ ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ محنت قبول فرمائے

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا

بیشک تو سنتا جانتا ہے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے

الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ

اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى

اول مسجد زمین پر کون سی بنی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ اَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَاِنَّ

میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس کا ف پھر فرمایا جہاں تجھ کو نماز کا وقت آ جائے وہاں نماز پڑھ لے بڑی فضیلت

الْفَضْلَ فِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى

نماز پڑھنا ہے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے

الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ

انہوں نے انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھلائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے

هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف یا اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے بیچ میں جو زمین ہے اس کو حرام

رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

کرتا ہوں ف اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ اَبِي بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ

کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ (عبداللہ) بن ابی بکرؓ نے عبداللہ

ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمرؓ کو حضرت عائشہؓ سے سنکر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہؓ) سے فرمایا کیا

وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

تجھ کو معلوم نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے

اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ایسا ہی کرتا)

ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرَى اَنَّ

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپ نے

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ

دونوں کونوں کا بوسہ نہیں لیتے تھے جو حجر اسود کے قریب ہیں یعنے رکن شامی اور عراقی کا کیونکہ کعبہ حضرت

لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا

ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے (یہ دونوں رکن آگے ہٹ گئے ہیں) اسمٰعیل بن ابی اویس نے (اس حدیث میں) عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہا ہے ہم سے

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے

حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہا مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول

رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو یا اللہ محمد اور ان

مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَ

کی بی بیوں اور ان کی اولاد پر اپنی رحمت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت اتاری اور محمد اور ان کی بی بیوں اور

ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّ

اولاد پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت اتاری بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے ہم سے قیس بن حفص اور

مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّۃَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے

الْھَمْدَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِیْسٰی سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ

کہا مجھ سے عبداللہ بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے کہا

کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

میں نے کہا ضرور دو انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم

کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ

آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیونکر درود پڑھیں کیونکہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا دیا (یعنے تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

محمد اور محمد کی آل پر رحم کر جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر رحم کیا بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے

نے کہا آپ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ زہرا اور حسنین علیہم السلام بعضوں نے کہا آل میں آپ کی بی بیاں بھی داخل ہیں بعضوں نے کہا داخل نہیں ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں اہل بیت کے بعد ازواج علیحدہ مذکور ہیں ۱۲ منہ

اللّٰھم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد

یا اللہ محمد اور محمد کی آل پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر برکات اتاری ہے

حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن المنهال عن سعيد بن جبير عن

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

ابن عباس رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين ويقول إن أباكما

ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لیے ان کلموں سے پناہ ڈھونڈتے تھے فرماتے تھے

كان يعوذ بها إسمعيل وإسحق أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل

تمہارا مورث اعلیٰ ابراہیم اسمعیل اور اسحاق کے لیے انہی کلموں سے پناہ ڈھونڈا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن

عين لامة باب قوله عز وجل ونبئهم عن ضيف إبراهيم قوله ولكن ليطمئن قلبي

کل عین لامۃ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا اے پیغمبر ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ سنا اور (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا پر میں چاہتا ہوں

حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه

ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم قال نحن أحق من إبراهيم إذ قال رب أرني كيف تحيي الموتى قال أولم تؤمن قال بلى

ابراہیم نے جو یہ سوال کیا تو شک کی وجہ سے نہ تھا اگر ان کو شک ہوتی تو) ہم کو ابراہیم سے زیادہ شک ہونی تھی جب انہوں نے عرض کیا پروردگار مجھکو دکھا

ولكن ليطمئن قلبي ويرحم الله لوطا لقد كان يأوي إلى ركن شديد ولو لبثت في

پر میرا مطلب یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے (جو آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے) اور اللہ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ زبردست رکن (یعنے خداوند کریم) کی پناہ لیتے تھے

السجن طول ما لبث يوسف لأجبت الداعي باب قول الله تعالى واذكر في الكتاب

اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہا ہوتا جتنی مدت یوسف پیغمبر رہے (کئی برس تک اور کوئی بلانے والا آتا) تو میں فوراً چلا جاتا باب (حضرت اسمعیل کا بیان) اللہ کا

إسمعيل إنه كان صادق الوعد حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حاتم عن يزيد بن

اسمعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید

أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع رض قال مر النبي صلى الله عليه وسلم على نفر من أسلم

سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی شخصوں پر سے گذرے جو تیر اندازی

ينتضلون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارموا بني إسمعيل فإن أباكم كان راميا

کر رہے تھے (دو جماعتیں ہو گئی تھیں) آپ نے فرمایا اسمعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا اسمعیل تیر انداز تھے

وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور مین اس جماعت کے ساتھ ہوتا ہون (ابن ادرع کی اولاد کے ساتھ) یہ سنکر دوسری جماعت والون نے ہاتھ روک لیے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپ نے وجہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا

پوچھی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے اُن سے مقابلہ کرین آپ تو اُدھر ہو گئے آپ نے فرمایا انھین تیر چلاؤ مین تم دونو

مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ۔ بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

کے ساتھ ہون ۔ باب حضرت اسحاق کا بیان اس باب مین ابن عمر رض اور ابوہریرہ رض

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ بَابُ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ۔ باب (حضرت یعقوب کا بیان) اللہ تعالی کا (سورہ بقرہ مین) یون فرمانا کیا جب یعقوب مرنے لگے اُس

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ

وقت تم موجود تھے اخیر آیت ونحن لہ مسلمون تک ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انھون نے معتمر بن سلیمان سے سنا انھون نے عبید اللہ عمری سے انھون نے سعید

ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ

ابن ابی سعید مقبری سے انھون نے ابوہریرہ رض سے انھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ کے نزدیک سب

النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ

لوگون مین زیادہ عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو انھون نے کہا ہم یہ نہین پوچھتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو تمہارا مطلب خاندانی شرافت سے

نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ

ہو تو پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) کے پرپوتے ہین انھون نے کہا ہم یہ بھی نہین پوچھتے آپ نے فرمایا اچھا تو معلوم ہوا تم عرب کے خاندانون

مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ

کو پوچھتے ہو انھون نے عرض کیا جی ہان آپ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ مین شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانہ مین بھی شریف ہین

إِذَا فَقِهُوا ۔ بَابُ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ

بشرطیکہ دین کا علم حاصل کرین ۔ باب (حضرت لوط کا بیان) اللہ تعالی کا (سورہ نمل مین) فرمانا ہم نے لوط کو بھیجا انھون نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھکر بےحیائی

لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ

عورتون کو چھوڑ کر اپنی خواہش مردون سے بجھاتے ہو تم جاہل لوگ ہو پھر اُن کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا

إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ

یہی کہا کہ لوط والون کو اپنی بستی سے باہر کر دو یہ بڑے پاکیزہ بنتے ہین آخر ہمنے لوط اور اُن کے گھر والون کو بچا دیا

إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝

صرف اُن کی بی بی کو عذاب والون مین رہنے دیا اور اُن کی قوم پر (پتھرون کا) مینہ برسایا یہ برا مینہ تھا جو ان ڈرائے گئے لوگون پر برسایا گیا

حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغفر الله للوط إن كان ليأوي إلى ركن شديد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط کو بخشے وہ زبردست رکن (یعنی اللہ کی پناہ میں) جانا چاہتے تھے

باب فلما جاء آل لوط المرسلون قال إنكم قوم منكرون بركنه بمن معه لأنهم

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا جب لوط والوں پاس خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو وہ ان سے کہنے لگے تم تو انجان لوگ ہو (الی)

قوته تركنوا تميلوا فأنكرهم ونكرهم واستنكرهم واحد يهرعون يسرعون دابر آخر

صيحة هلكة للمتوسمين للناظرين لبسبيل لبطريق حدثنا محمود حدثنا أبو

أحمد حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن الأسود عن عبد الله رض قال قرأ النبي صلى

الله عليه وسلم فهل من مدكر باب قول الله تعالى وإلى ثمود أخاهم صالحا كذب

أصحب الحجر موضع ثمود وأما حرث حجر حرام وكل ممنوع فهو حجر محجور والحجر كل بناء

بنيته وما حجرت عليه من الأرض فهو حجر ومنه سمي حطيم البيت حجرا كأنه مشتق

من محطوم مثل قتيل من مقتول ويقال للأنثى من الخيل الحجر ويقال للعقل حجر وحجى

وأما حجر اليمامة فهو منزل حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا هشام بن

عروة عن أبيه عن عبد الله بن زمعة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وذكر

الذي عقر الناقة قال انتدب لها رجل ذو عزة ومنعة في قوة كأبي زمعة حدثنا

مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

محمد بن مسکین ابو الحسن نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان بن حیان ابو زکریا نے کہا ہم سے سلیمان نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ

انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے

تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ

تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ لیا مشکیں بھر لیں آپ نے فرمایا

أَنْ يَطْرَحُوا ذٰلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشُّمُوسِ

یہ آٹا پھینک دو مشکیں بہا دو اور سبرہ بن معبد اور ابو الشموس سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کھانے کے (جو اس پانی سے طیار ہوا تھا) پھینک دینے کا حکم کیا اور ابو ذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو وہ اُس کو پھینک دے) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے نافع سے اُن سے عبداللہ بن عمر رضہ نے بیان کیا لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر

سَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں جا کر اترے وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں آٹا گوندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی

وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا

(جو مشکوں میں تھا) بہا ڈالیں اور آٹا (جو اُس پانی سے گوندھا تھا) وہ اونٹوں کو کھلا دیں آپ نے فرمایا اُس کنوئیں سے پانی لو

مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا

جس میں کا پانی (حضرت صالح کی) اونٹنی پیا کرتی تھی عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کیا مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضہ) سے انہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر پر سے گذرے (جہاں ثمود کی قوم بستی تھی) تو یہ فرمایا گنہگاروں کی بستیوں میں نہ جاؤ مگر روتے

تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ حَدَّثَنِي

ہوئے (اللہ سے ڈرتے ہوئے) ایسا نہ ہو اُن کا سا عذاب تم پر بھی آن پڑے یہ فرما کر آپ نے کجاوہ پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا مجھ سے

ف ... پانی کے استعمال کرنے سے منع فرمایا کیونکہ ... دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ... اس کو ابن المقری نے وصل کیا ۱۲ منہ

عبد الله حدثنا وهب حدثنا ابی سمعت یونس عن الزهری عن سالم ان ابن عمر رض

عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے (والد جریر بن حازم) نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے کہ ابن عمر

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنہگاروں (بدکاروں) کی بستی میں نہ جاؤ اگر

ان تكونوا باكين ان يصيبكم مثل ما اصابهم باب ام كنتم شهداء اذ حضر

جاؤ تو روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب ان کو ہوا تھا وہ تم پر بھی آجائے ف باب (حضرت یعقوبؑ کا بیان) اور تعالیٰ کا ارشاد

يعقوب الموت حدثنا اسحق بن منصور اخبرنا عبد الصمد حدثنا عبد الرحمن

جب یعقوب پر ... ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمن بن

ابن عبد الله عن ابيه عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الكريم

عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے عزت دار

ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحق بن ابراهيم عليهم

عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پردوتے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام

السلام باب قول الله تعالى لقد كان في يوسف واخوته ايات للسائلين

باب (حضرت یوسفؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں فرمایا بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے (قدرت کی نشانیاں) ہیں

حدثني عبيد بن اسمعيل عن ابي اسامة عن عبيد الله قال اخبرني سعيد

مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھکو سعید بن ابی سعید نے

ابن ابي سعيد عن ابي هريرة رض سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكرم الناس

خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت

قال اتقاهم لله قالوا ليس عن هذا نسالك قال فاكرم الناس يوسف نبي الله ابن

والا ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (تو خاندان کے لحاظ سے) یوسف (عزت والے) ہیں جو

نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسالك قال فعن معادن

خود پیغمبر ان کے باپ پیغمبر دادا پیغمبر پردادا اللہ کے خلیل (یعنی حضرت ابراہیمؑ) لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم عرب کے

العرب تسالوني الناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا

خاندانوں کو پوچھتے ہو دیکھو لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی سے برا) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف

فقهوا حدثني محمد اخبرنا عبدة عن عبيد الله عن سعيد عن ابي هريرة رض

کی سمجھ حاصل کریں (عالم بنیں) مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے

عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا حدثنا بدل بن المحبر اخبرنا شعبة عن سعد بن

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم

ابراهيم قال سمعت عروة بن الزبير عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها

سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مرض موت میں فرمایا

مري ابا بكر يصلي بالناس قالت انه رجل اسيف متى يقم مقامك رق فعاد فعادت قال

ابوبکر صدیق سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں انہوں نے عرض کیا ابوبکر رض تو نحیف سے آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو ان پر رقت طاری

شعبة فقال في الثالثة او الرابعة انكن صواحب يوسف مروا ابا بكر حدثنا الربيع

شعبہ نے کہا اس حدیث کے راوی ہیں آپ نے تیسری یا چوتھی بار یہیں فرمایا تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو ظاہر کچھ باطن کچھ ابوبکر سے کہو نماز

ابن يحيى البصري حدثنا زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ابي بردة بن ابي موسى

ربیع بن یحییٰ بصری نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے

عن ابيه قال مرض النبي صلى الله عليه وسلم فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت

انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابوبکر رض سے کہو وہ نماز پڑھائیں (حضرت عائشہ رض نے)

ان ابا بكر رجل فقال مثله فقالت مثله فقال مروه فانكن صواحب يوسف فأم ابو بكر

کہا ابوبکر رض تو ایسے آدمی ہیں (یعنی بالکل نرم دل) آپ نے پھر وہی حکم دیا حضرت عائشہ رض نے پھر وہی عذر کیا آپ نے فرمایا ابوبکر رض سے کہو نماز

في حياة النبي صلى الله عليه وسلم فقال حسين عن زائدة رجل رقيق حدثنا ابو

ہو پھر آپ کی زندگی میں (وفات تک) ابوبکر رض ہی لوگوں کی امامت کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے

اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آپ نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انج عياش بن ابي ربيعة اللهم انج سلمة بن

دعا کی یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے

هشام اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج المستضعفين من المؤمنين اللهم

یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ سب مکہ کے کافروں پاس قید تھے) یا اللہ کمزور مسلمانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو)

اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسني يوسف حدثنا عبد الله

یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال یا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف پیغمبر کے زمانہ میں قحط کے سال گزرے تھے ہم سے عبد اللہ

ابن محمد بن اسماء ابن اخي جويرية حدثنا جويرية بن اسماء عن مالك عن الزهري

ابن محمد بن اسماء نے بیان کیا جو جویریہ کے بھتیجے تھے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے

أن سعيد بن المسيب وأبا عبيد أخبراه عن أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه

اُن کو سعید بن مسیب اور ابو عبید نے بیان کیا اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم يرحم الله لوطا لقد كان يأوي إلى ركن شديد ولو لبثت في السجن ما لبث يوسف

اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے پاس پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید میں رہتا پھر

ثم أتاني الداعي لأجبته حدثنا محمد بن سلام أخبرنا ابن فضيل حدثنا حصين

کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اُس کے ساتھ چلا جاتا (حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرتا) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی کہا ہم سے حصین نے

عن سفيان عن مسروق قال سألت أم رومان وهي أم عائشة عما قيل فيها ما قيل قالت

بیان کیا اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے کہا میں نے ام رومان سے جو حضرت عائشہ رض کی والدہ تھیں اُس بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہ رض پر کیا گیا تھا

بينما أنا مع عائشة جالستان إذ ولجت علينا امرأة من الأنصار وهي تقول فعل الله

اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ہم دونوں (ماں بیٹیاں) بیٹھی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ

بفلان وفعل قالت فقلت لم قالت إنه نما ذكر الحديث فقالت عائشة أي حديث

کرے اور تباہ کیا میں نے کہا کیوں اُس کا قصور اُس نے کہا اُسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی عائشہ نے پوچھا کون سی بات

فأخبرتها قالت فسمعه أبو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم فخرت مغشيا

جب اُس نے بیان کی تو عائشہ نے کہا کیا یہ بات ابو بکر رض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی اُس نے کہا پہنچ گئی یہ سنتے ہی عائشہ رض بیہوش ہو کر گر پڑی

عليها فما أفاقت إلا وعليها حمى بنافض فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لهذه

ہوش آیا تو کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو یعنی حضرت عائشہ رض کو کیا ہوا

قلت حمى أخذتها من أجل حديث تحدث به فقعدت فقالت والله لئن حلفت

میں نے کہا اس کو وہ بات سنکر جو اُس کے حق میں کہی گئی بخار آ گیا ہے پھر حضرت عائشہ رض اُٹھ کر بیٹھیں کہنے لگیں خدا کی قسم اگر میں حلف کروں

لا تصدقوني ولئن اعتذرت لا تعذروني فمثلي ومثلكم كمثل يعقوب وبنيه

جب بھی تم مجھکو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہیں ماننے کے میری تمہاری وہی کیفیت ہے جو یعقوب اور اُن کے بیٹوں کی گذری تھی

فالله المستعان على ما تصفون فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فأنزل الله ما أنزل

ف دیسے صبر کرنا بہتر ہے اور تمہاری ان باتوں پر اللہ میرا مددگار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سنکر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو آیتیں (حضرت عائشہ رض

فأخبرها فقالت بحمد الله لا بحمد أحد حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل

اُس وقت عائشہ رض کہنے لگیں میں اللہ کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے عقیل سے

عن ابن شهاب قال أخبرني عروة أنه سأل عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم

اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا

أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا أَوْ كُذِّبُوا قَالَتْ بَلْ

یہ آیت جو سورۂ یوسف میں ہے (وظنوا انہم قد کذبوا) تو یہ کذبوا ہے تشدید سے یا کذبوا تخفیف سے تو انہوں نے کہا کذبوا تشدید سے

كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ

یعنی اُن کی قوم والوں نے اُن کو جھٹلایا۔ میں نے کہا واللہ پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا نہ کہ گمان کیا یہ کیا معنی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا

يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ

چھوٹے عروہ بیشک اُن کو تو یقین تھا میں نے کہا تو شاید یہ آیت میں کذبوا ہوگا تخفیف سے یعنی پیغمبر یہ سمجھے کہ اللہ نے جو اُن کی مدد کا وعدہ کیا تھا وہ غلط تھا حضرت

تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ

اپنے پروردگار سے ایسا گمان کر سکتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کو سچا

وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ

کی تھی اُن پر جب خدا کی آزمائش مدت تک رہی اور مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والوں سے نا اُمید ہو گئے (سمجھے کہ یہ ایمان

وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْتَيْأَسُوا افْتَعَلُوا

اور سمجھنے لگے یہ گمان کیا کہ جو لوگ اُن کے تابعدار بنے ہیں وہ بھی اُن کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد آن پہونچی قال امام بخاری نے کہا استیأسوا

يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ حَدَّثَنَا

یئست سے نکلا ہے منہ یعنی حضرت یوسف سے لا تیأسوا من روح اللہ یعنی اللہ سے اُمید رکھو مایوس مت ہو مجھکو عبدہ بن عبداللہ نے خبر دی کہا ہم سے عبدالصمد

عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ

عزت دار عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پروتے یوسف ہیں یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے

بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وہ ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے باب (حضرت ایوبؑ کا بیان) اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انبیاء میں) فرمانا اور ایوب کا ذکر کر جب اُس نے اپنے مالک کو

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ارْكُضْ اضْرِبْ يَرْكُضُونَ يَعْدُونَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (سورۂ ص میں) ارکض یعنی مار (زمین پر پاؤں) یرکضون (سورۂ انبیاء میں) یعنی دوڑتے ہیں مجھ سے

مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب پیغمبر ننگے نہا رہے تھے اُن پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گرا وہ اسنے

يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا

لپیٹنے لگے اُس وقت پروردگار نے اُن کو آواز دی ف کیا میں نے تجھ کو ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کیا (تجھ کو مالدار نہیں بنایا) انھوں نے

غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بَابُ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا

تیری برکت (رحمت) سے کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں ف۲ باب (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں موسیٰ

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ

اور ہم نے اُس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اُس سے باتیں کیں قربناہ نجیا یعنی اُس سے کلام کیا اور ہم نے اپنی مہربانی سے اُس کے بھائی ہارون کو پیغمبر

نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوا نَجِيًّا اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ

بنایا نجی کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے لیے بولا جاتا ہے (سورۂ یوسف میں ہے) خلصوا نجیا یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اُس کی جمع انجیۃ ہے (سورۂ

أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ بَابُ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

مجادلہ میں) یتناجون بھی اسی سے نکلا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مومن میں) فرمانا فرعون والوں میں سے ایک ایماندار شخص (شمعان) کہنے لگا اخیر آیت مسرف کذاب تک

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَانْطَلَقَتْ بِهِ

سے سنا انھوں نے کہا حضرت عائشہ رض سے انھوں نے کہا (جب حضرت جبرائیل غار حرا میں آنحضرت صلعم سے ملے) آپ وہاں سے حضرت خدیجہ کے پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا

إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ

وہ آپ کو ورقہ بن نوفل پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے عربی زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے انھوں نے (آنحضرت صلعم سے) پوچھا کہو تم کو کیا دکھائی دیا

فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ

ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا اور جو کہیں میں تمہاری (پیغمبری کے) زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کروں گا

نَصْرًا مُؤَزَّرًا النَّامُوسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ

ناموس کہتے ہیں محرم راز کو جس سے آدمی وہ باتیں کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں)

وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى آنَسْتُ

فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے اخیر آیت بالوادی المقدس طوی تک آنست کا معنی

أَبْصَرْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى

میں نے آگ دیکھی (تم ٹھیرو) میں اُس میں سے ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں ابن عباس رض نے کہا ف۳ مقدس کا معنے مبارک طوی

اسْمُ الْوَادِي سِيرَتَهَا حَالَتَهَا وَالنُّهَى التُّقَى بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا هَوَى شَقِيَ فَارِغًا إِلَّا

اُس وادی کا نام تھا (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے باتیں کیں) سیرتھا یعنی پہلی حالت پر نھی یعنی پرہیزگاری بملکنا یعنی اپنے اختیار سے ہوی یعنی

مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى رِدْءًا كَيْ يُصَدِّقَنِي وَيُقَالُ مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ

او کوئی خیال دل میں نہ ... ردءًا یعنے مددگار ... یصدقنی ... یبطش بضم طا اور یبطش بکسر طا دونوں طرح قراءت ہے یأتمرون یعنے مشورہ کرتے ہیں

وَالْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ

جذوۃ لکڑی کا ایک سوٹا ٹکڑا جس میں سے آگ کا شعلہ نکلے یعنی صرف اس کے سرے پر آگ لگی ہو سنشد عضدک یعنے ہم تیری مدد کریں گے جب کسی چیز کو زور

شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ

دار کرو تو تم نے اس کو عضد یعنے بازو دیا ... ابن عباسؓ سے منقول ہوا اور دوسروں نے کہا عقدۃ کا معنے یہ کہ زبان پر کوئی حرف نہ آئے یا اٹک اٹک کر نکلے

عُقْدَةٌ أَزْرِي ظَهْرِي فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ يُقَالُ

ازری یعنے میری پیٹھ فیسحتکم یعنے تم کو ہلاک کرے المثلی امثل کی مونث ہے یعنے تمہارا دین جو ... چاہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں

خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْأَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي

خذ المثلی خذ الامثل یعنے اچھی روش اچھا طریقہ سنبھال ثم ائتوا صفا یعنے قطار باندھ کر آؤ عرب لوگ کہتے ہیں آج تو صف میں گیا یا نہیں یعنے نماز کے مقام میں

يُصَلّٰى فِيهِ فَأَوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ

فاوجس یعنے موسیٰ کا دل ڈرنے لگا خیفۃ کی اصل خوفۃ تھی واو بوجہ کسرہ ماقبل کے یے سے بدل دی گئی فی جذوع النخل یعنے

عَلٰى جُذُوعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ الضَّحَاءُ

علی جذوع النخل خطبک یعنے تیرا حال مساس مصدر ہے کہتے ہیں ماسّہ مساسًا لامساس یعنے تجھ کو کوئی نہ چھوئے نہ تو کسی کو چھوئے لننسفنہ یعنے

الْحَرُّ قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ

ہے یعنے گرمی قصیہ یعنے اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی قص کا معنے بات کا بیان کرنا اسی سے ہے (سورہ یوسف میں) نحن نقص علیک عن جنب

بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا يَبَسًا يَابِسًا

عن جنابۃ اور عن اجتناب سب کا معنے ایک ہے یعنے دور سے مجاہد نے کہا علی قدر یعنے وعدے پر لا تنیا یعنے سستی نہ کرو یبسا یابسا

مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا أَلْقَيْتُهَا أَلْقٰى صَنَعَ

من زینۃ القوم یعنے زیور میں سے جو بنی اسرائیل نے فرعون والوں سے مانگ کر لیے تھے فقذفتہا یعنے میں نے اس کو ڈال دیا القی یعنے بنایا

فَنَسِيَ مُوسٰى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ

فنسی اس کا مطلب یہ کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں موسیٰ نے غلطی کی جو اس بچھڑے کو خدا نہ سمجھ کر دوسری جگہ چلدیا الا یرجع الیہم قولا یعنے وہ بچھڑا ان کی بات

بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ

ابن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ بِهِ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا

علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہونچا وہاں

هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ

یہ ہارون ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ

اچھے پیغمبر ... ثابت نے اور عباد بن ابی علی نے بھی انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسٰى وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر ... موسیٰ کا قصہ ... اللہ نے موسیٰ سے باتیں کیں ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے

بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوسٰى

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دیکھا

وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ

وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ

أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا

کے آدمی ہیں (ایسے تر و تازہ صاف پاک) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیم کی سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں پھر میرے سامنے دو پیالے

لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ

دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا ... مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے)

الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی یعنی عبداللہ بن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى

عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متیٰ پیغمبر سے بہتر ہوں

وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسٰى آدَمُ طُوَالٌ

راوی نے یونس کے والد کا نام بیان کیا اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ تو گندمی رنگ لمبے تھے

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسٰى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ

(ایسے) تھے جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ گھونگر بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ

الدجال حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین حدثنا ایوب السختیانی عن ابن

ہے اور دجال کا ذکر کیا ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انھوں نے عبد اللہ بن سعید بن

سعید بن جبیر عن ابیہ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدھم

جبیر سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا

یصومون یوما یعنی عاشوراء فقالوا ھذا یوم عظیم وھو یوم نجی اللہ فیہ موسی و

وہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسیٰ کو نجات دی اور

اغرق آل فرعون فصام موسی شکرا للہ فقال انا اولی بموسی منھم فصامہ وامر بصیامہ

فرعون کو ڈبو دیا تو موسیٰ نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا آپ نے فرمایا میں اُن سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے

باب قول اللہ تعالی وواعدنا موسی ثلثین لیلۃ واتممناھا بعشر فتم میقات ربہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) فرمانا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھیرا کیا اور دس راتیں اور بڑھا کر چالیس راتیں اُس کے مالک کی میعاد کی

اربعین لیلۃ وقال موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل

پوری کر دیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے خلیفہ رہو اور درستی کرتے رہنا بدمعاشوں کے طریق پر مت

المفسدین ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی

چلنا اور جب موسیٰ ہمارے ٹھیرائے ہوئے وقت پر (ایک چلہ کے بعد) آیا اور اسکے مالک پروردگار نے اُس سے باتیں کیں تو کہنے لگا پروردگار مجھکو

الی قولہ وانا اول المؤمنین یقال دکہ زلزلہ فدکتا فدککن جعل الجبال کالواحدۃ

مجھکو ہرگز نہیں دیکھ سکیگا اخیر آیت وانا اول المؤمنین تک عرب لوگ کہتے ہیں دکہ یعنی اُس کو ہلا دیا ف اسی سے ہے (سورہ حاقہ میں) فدکتا دکۃ واحدۃ تثنیہ کا

کما قال اللہ عز وجل ان السموت والارض کانتا رتقا ولم یقل کن رتقا متصلتین

ان السموات والارض کانتا رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا صیغہ جمع (حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا) ف رتقا کا معنی جڑے ہوئے ملے ہوئے

اشربوا ثوب مشرب مصبوغ قال ابن عباس انبجست انفجرت واذ نتقنا الجبل رفعنا

اشربوا جو سورہ بقرہ میں ہے اُس سے مشرب نکلا ہے جو رنگنے کے معنوں میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ثوب مشرب یعنی رنگا ہوا (سورہ اعراف میں) نتقنا کا معنی

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن یحییٰ سے انھوں نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائینگے سب سے پہلے مجھکو ہوش آئیگا

فاذا انا بموسی اخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ

میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں اُن کو مجھ سے پہلے ہوش آجائیگا یا بیہوش ہی نہ ہونگے اسلئے کہ طور پر بیہوش ہو چکے

الطُّوْلِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ

لمبے ہوتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے ہمام سے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ

انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (سلویٰ کا گوشت بچا کر رکھتے) تو گوشت کبھی

وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا الدَّھْرَ بَابٌ طُوْفَانٍ مِّنَ السَّیْلِ یُقَالُ لِلْمَوْتِ

نہ سڑتا اور جو حوا نہ ہوتیں (حضرت آدم سے دغا نہ کرتیں) تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی۔ باب سورۂ اعراف میں جو آیا ہے انا ارسلنا علیہم الطوفان طوفان سے مراد

الْکَثِیْرِ طُوْفَانٌ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ یُشْبِہُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِیْقٌ حَقٌّ سُقِطَ کُلُّ مَنْ نَّدِمَ فَقَدْ سُقِطَ

پانی کی بہیا ہوا اور بہت مری کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل سے مراد چیچڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے حقیق کا معنے حق اور لما سقط فی ایدیہم

فِیْ یَدِہٖ حَدِیْثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰی عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

فی یدہ۔ خضر اور موسے علیہما السلام کا قصہ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے صالح بن کیسان سے

ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ھُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسٍ

انھوں نے ابن شہاب سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا انھوں نے کہا عبداللہ بن عباس اور حر بن قیس فزاری نے جھگڑا کیا اس باب میں

الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِھِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَدَعَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ

کہ موسیٰ کن کے پاس گئے تھے ان کا ساتھی (جو کشتی میں سوار ہوا ایک بچے کو مارا ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر تھے اتنے میں ابی

فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ ھٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسَی الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ

کہنے لگے مجھ میں اور میرے ان دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کے وہ ساتھی کون تھے جن سے موسیٰ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے

ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَہٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ جَآءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا

آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص کو

اَعْلَمَ مِنْکَ قَالَ لَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلَیْہِ

بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو انھوں نے کہا نہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی بھیجی میرا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے ان کے ملنے کی تجویز کی

فَجُعِلَ لَہُ الْحُوْتُ اٰیَۃً وَّقِیْلَ لَہٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّکَ سَتَلْقَاہُ فَکَانَ یَتَّبِعُ

دعا کی ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لیے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب تیری مچھلی گم ہو جائے (دریا میں چلی جائے) تو وہیں لوٹ آ خضر وہیں ملینگے خیر موسے دریا پر

الحوت في البحر فقال لموسى فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما

چلتے رہے اس مچھلی کے انتظار میں تھے کہ ان دو سمندر میں عجائب ہوتا تو ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا کیا دیکھو جب ہم صخرہ کے پاس ٹھیرے تھے تو وہاں مچھلی میں بھول گیا اور

أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره فقال موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا

شیطان ہی نے مجھکو اسکا ذکر کرنا بھلا دیا موسیٰ نے یہ سنکر کہا واہ اسی کی تو ہم تلاش میں تھے پھر دونوں موسیٰ اور یوشع باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر

فوجدا خضرا فكان من شأنهما الذي قص الله في كتابه حدثنا علي بن عبد الله

لوٹے تو خضر سے ملاقات ہوئی اور وہ معاملہ گذرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہمسے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا

حدثنا سفيان حدثنا عمرو بن دينار قال أخبرني سعيد بن جبير قال قلت لابن

کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا ہمسے عمرو بن دینار نے کہا مجھسے سعید بن جبیر نے کہا میں نے ابن عباس رض سے کہا

عباس إن نوفا البكالي يزعم أن موسى صاحب الخضر ليس هو موسى بني إسرائيل

نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ موسیٰ جو خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے

إنما هو موسى آخر فقال كذب عدو الله حدثنا أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم

انھوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہمسے ابی بن کعب نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

أن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا فعتب الله عليه

سے کہ موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے کسی نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے انھوں نے کہا میں اس پر پروردگار

إذ لم يرد العلم إليه فقال له بلى لي عبد بمجمع البحرين هو أعلم منك قال أي رب ومن

کیونکہ انھوں نے اس کا علم اللہ پر نہیں رکھا یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) وہاں ہے جہاں دو دریا فارس اور روم کے ملے ہیں وہ

لي به وربما قال سفيان أي رب وكيف لي به قال تأخذ حوتا فتجعله في مكتل حيثما

مجھسے زیادہ علم رکھتا ہے عرض کیا پروردگار میں اس تک کیونکر پہنچوں گا اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میں کیونکر اس تک پہنچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی (مردہ نمک لگی ہوئی) لیکر پٹاری میں رکھلے

فقدت الحوت فهو ثم وربما قال فهو ثمه وأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق

جس جگہ یہ مچھلی گم ہو جائے (زندہ ہوکر دریا میں چلدے) خضر وہیں ملیگا خیر موسیٰ نے ایسا ہی کیا ایک نمک لگی ہوئی مچھلی لیکر پٹاری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع

هو وفتاه يوشع بن نون حتى إذا أتيا الصخرة وضعا رؤوسهما فرقد موسى واضطرب

ابن نون کو ساتھ لیکر چلے جب صخرہ پر پہنچے تو دونوں نے اپنا سر ٹکا دیا موسیٰ سو گئے لیکن یوشع جاگتے رہے مچھلی تڑپی

الحوت فخرج فسقط في البحر فاتخذ سبيله في البحر سربا فأمسك الله عن الحوت جرية

اور تڑپ کر سمندر میں گری دریا میں چلتی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی کی روانی اس پر سے روک دی

الماء فصار مثل الطاق فقال هكذا مثل الطاق فانطلقا يمشيان بقية ليلتهما

پانی ایک طاق کی طرح اس پر بن گیا راوی نے طاق کی وضع بتلائی خیر موسیٰ اور یوشع پھر چلتے ایک دن رات میں سے باقی رہا تھا

وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا

چلتے رہے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے یوشع سے کہا اجی ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک کر چور ہو گئے آنحضرت نے فرمایا

وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ

موسیٰ کو تھکن اسی وقت معلوم ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا اللہ نے حکم دیا تھا یوشع نے کہا (جناب والا) ملاحظہ فرمایئے جب ہم

فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا

تو میں مچھلی کا کہنا بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا مچھلی نے عجیب طور سے دریا کی راہ لی آنحضرت نے فرمایا

فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا

مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا موسیٰ نے کہا اجی ہم تو اسی فکر میں تھے (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگتی ہے) اور دونوں باتیں کرتے

رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ

ہوئے اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے جب پتھر پر پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا کپڑا لپیٹے ہوئے (وہی حضرت خضر تھے) موسیٰ نے اس کو

عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ

سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے

لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ

تم کو جو عمدہ (ہدایت کی) باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو بھی سکھلاؤ ف۱ خضر نے کہا اللہ نے ایک طرح کا علم مجھ کو سکھلایا ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے

عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

ف۲ اللہ نے تم کو دوسری طرح کا علم سکھلایا ہے جس کو میں (تمہاری برابر) نہیں جانتا پھر موسیٰ نے کہا (اب مطلب کی بات سنو) میں تمہارے ساتھ رہ سکتا

صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا إِلَى قَوْلِهِ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ

ہو سکیگا بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش ہو گے (ضرور پوچھ بیٹھو گے) اخیر آیت امرًا تک آخر موسیٰ اور خضر دونوں چلے

الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا

سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے ایک کشتی ادھر سے گزری انہوں نے کہا ہم کو سوار کر لو کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰ

رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ

اور خضر دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں

قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا

خضر نے کہا موسیٰ میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے

الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَ

اپنی چونچ میں سمندر میں سے لیا اس کے بعد خضر نے کیا کیا ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا تھوڑی دیر ہوئی موسیٰ ٹھہرے تھے

قد قلع لوحا بالقدوم فقال له موسى ما صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت الى

کو خضر نے ایک سا در تختہ اس میں سے نکال ڈالا جب تو موسیٰ رستے رہا نہ گیا کہنے لگے وہ ان لوگوں نے تو ہم پر احسان کیا ان کرایہ ہمکو سوار کر لیا تمنے ان کی کشتی ہی

سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع

کو توڑا اس کا جس کا ہی کہیں کہا یہ آسی میں چھید) اُن کے آباد بیٹے کی فکر کی کشتی پھاڑ ڈالی جائیگے یہ تو بڑا جان جوکم کا کام کیا خضر نے کہا میں تو پہلے ہی تم سے کہہ

معى صبرا قال لا تؤاخذنى بما نسيت ولا ترهقنى من امرى عسرا فكانت الاولى من

موسیٰ نے معذرت کی کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تھا بھی یہ موسیٰ سے یہ سوال بھولے ہی سے کیا

موسى نسيانا فلما خرجا من البحر مروا بغلام يلعب مع الصبيان فاخذ الخضر

تھا اُن کو اپنی شرط کا خیال نہیں رہا تھا) جب دونوں سمندر سے خشکی میں اُترے تو راہ میں ایک لڑکا دیکھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے

براسه فقلعه بيده هكذا واومأ سفين باطراف اصابعه كانه يقطف شيئا فقال

اُس کا سر تھاما اور اس طرح اکھیڑ ڈالا سفیان نے انگلیوں کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اُچک لیتے ہیں موسیٰ نے کہا واہ تم

له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك

واہ تمنے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا یہ تو بری حرکت کی خضر نے کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا تم سے میرے

لن تستطيع معى صبرا قال ان سالتك عن شىء بعدها فلا تصاحبنى قد بلغت من لدنى

ساتھ صبر نہیں ہو سکنے کا موسیٰ نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر معقول ہے

عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا

پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہونچے اُن سے کھانا مانگا (بھوکے تھے) اُنھوں نے کھانا نہ دیا (اتفاق سے) اُس بستی میں ایک دیوار

فيها جدارا يريد ان ينقض مائلا اومأ بيده هكذا واشار سفين كانه يمسح شيئا

دیکھی جو جھک گئی اب گرنے ہی کو تھی خضر نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی سفیان نے یہ اشارہ اس طرح بتلایا جیسے کوئی

الى فوق فلم اسمع سفيان يذكر مائلا الا مرة قال قوم اتيناهم فلم يطعمونا ولم

اوپر کی طرف ہاتھ پھیرائے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان سے جھک کر کا لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا ہی موسیٰ نے کہا کیا خوب

يضيفونا عمدت الى حائطهم لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بينى وبينك

کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ اُن کی دیوار درست کردی ابھی مزدوری لیکر کام کرنا تھا خضر نے کہا بس بس ہماری تمہاری

سانبئك بتاويل ما لم تستطع عليه صبرا قال النبى صلى الله عليه وسلم وددنا ان

جدائی کی گھڑی آن پہونچی اب میں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا اُن کی حقیقت تم سے کہے دیتا ہوں پھر اُنھوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف

موسى كان صبر فقص الله علينا من خبرهما قال سفين قال النبى صلى الله عليه وسلم

ہمکو آرزو رہی کاش موسیٰ صبر کرتے تو اور بھی کیفیتیں اُن کی ہم سے بیان کی جاتیں سفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ

اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر صبر کرتے تو اسرار اُن کے اور اسرار بھی ہم بیان فرماتا ابن عباس رض نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وکان امامہم ملک یاخذ کل

سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيٰنُ

سفینۃ صالحۃ غصبا ف وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا کافر تہا اُس کے ماں باپ ایماندار تھے علی بن مدینی نے کہا سفیان نے مجھ سے کہا

سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيٰنَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو

میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کرلی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے جو تم نے یہ حدیث سنی اُس سے پیشتر

أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

ابھی تم نے کسی اور سے سُنکر یہ حدیث یاد کرلی تھی انہوں نے کہا میں اور کس سے سنکر یاد کرتا اور میرے سوا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت

مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ

انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اُن کا نام

الْخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ بَابٌ حَدَّثَنِي

خضر اسلیے ہوا وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے (جہاں سبزی کا نام نہ تہا) جب وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہوکر لہلہانے لگی ف۳ باب ف۴ مجھ سے

إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَآئِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَ

وہ کہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا (بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے گھسو

قُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ حَدَّثَنِي

اور کہتے جاؤ حطۃ (گناہ معاف ہوں) انہوں نے بدل دیا (سجدے کے بدل) چوتڑوں پر گھسٹتے اور (حطۃ کے بدل) حبۃ فی شعرۃ کہتے گھسے ف۵ مجھ سے

إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس بن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا

عمرو سے ان تینوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبر بڑے شرم والے

سِتِّيرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَقَالُوا

بدن ڈہانپنے والے تہے اُن کے بدن کا کوئی حصہ ف۶ شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ سکتا بنی اسرائیل کے بعضے لوگوں نے اُن کو ستایا کہنے لگے موسیٰ

مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ

جو اس قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) یا فتق یا اور کوئی بیماری اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا

أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا

کہ موسیٰ کی بے عیبی کھلائے ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰ اکیلے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر ننگے نہانا شروع کیا جب

فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ

نہا چکے اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بقدرت الٰہی) اُن کے کپڑے لیکر بھاگا موسیٰ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے چلے

فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ

کہنے لگے ارے پتھر میرے کپڑے دے وہ پتھر (بھاگتا ہی گیا) یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگ جہاں بیٹھے تھے وہاں پہونچکر ٹھہرا انہوں نے موسیٰ کو ننگا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق

مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا

میں بہت اچھے جو عیب وہ لگاتے تھے اُن سے پاک صاف موسیٰ نے اپنے کپڑے لیکر پہنے اور پتھر کو عصا سے مارنا شروع

بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَا

کیا خدا کی قسم پتھر میں اُن کی مار کے نشان موجود ہیں تین یا چار یا پانچ اس آیت کا جو اس سورۂ احزاب میں ہے) ایمان

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

والو اُن لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا (اُن پر طوفان جوڑے) پھر اللہ نے اُن کے طوفان سے موسیٰ کو پاک کر دیا اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرودار

وَجِيهًا۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ

تھے یہی مطلب ہے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رض قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ

کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی جنگ میں) لوٹ کا کچھ مال بانٹا (عرب کے سرداروں کو زیادہ)

مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ

اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کر دیا آپ غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر میں نے

الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

غصہ پایا پھر فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے اُن کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا

بَابُ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہ اپنے بتوں کا پوجا کر رہے تھے (اسی سورت میں) متبر کا معنے تباہی نقصان (سورۂ بنی اسرائیل میں)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے

عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله رض قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نجني

کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیلو کے پھل چن رہے تھے

الكباث وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بالاسود منه فانه اطيب فقالوا

آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو (وہ پختہ) اور مزیدار ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا

اكنت ترعى الغنم قال وهل من نبي الا وقد رعاها باب واذ قال موسى لقومه

کیا آپ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں (جب تو پیلو کے پھلوں کی ایسی شناخت آپ کو ہے جو سوا جنگل والوں کے اوروں کو نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا

ان الله يامركم ان تذبحوا بقرة الاية قال ابو العالية العوان النصف بين البكر

اللہ تم کو ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت تک ابو العالیہ نے کہا (اسی سورت میں) عوان کا معنے بچھیری اور بوڑھی کے بیچ میں یعنے ادھیڑ

والهرمة فاقع صاف لا ذلول لم يذلها العمل تثير الارض ليست بذلول تثير الارض

فاقع کا معنے صاف لا ذلول کا معنے کام کاج سے وہ ذلیل نہیں ہوئی تثیر الارض کا یہ مطلب

ولا تعمل في الحرث مسلمة من العيوب لا شية بياض صفراء ان شئت سوداء ويقال

وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو مسلمۃ کا معنے عیبوں سے پاک شیۃ کا معنے سفیدی صفراء کا معنے سیاہ کر تو

صفراء كقوله جمالات صفر فادارءتم اختلفتم باب وفاة موسى وذكره بعد

جیسے (سورۃ والمرسلات میں) جمالت صفر یعنے کالے اونٹ فادارءتم کا معنے تم نے اختلاف کیا باب موسیٰ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال

حدثنا يحيى بن موسى حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ابن طاوس عن

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں

ابيه عن ابي هريرة رض قال ارسل ملك الموت الى موسى عليهما السلام فلما جاءه

نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل) موسیٰ پیغمبر کے پاس بھیجے گئے جب وہ آئے تو

صكه فرجع الى ربه فقال ارسلتني الى عبد لا يريد الموت قال ارجع اليه فقل

موسیٰ نے ان کو (آدمی سمجھ کر) ایک طمانچہ جڑا (ان کی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتے

له يضع يده على متن ثور فله بما غطت يده بكل شعرة سنة قال اي رب ثم ماذا

ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھے جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہیگا (عزرائیل پھر آئے اور پروردگار کا یہ پیام پہنچایا) موسیٰ نے عرض کیا پروردگار

قال ثم الموت قال فالان قال فسال الله ان يدنيه من الارض المقدسة رمية

پھر اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا پھر مرنا ہے (غرض ہر جاندار کے لیے موت لازمی ہے) ف۳ موسیٰ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی (اگر لاکھ برس جیو تو کیا فائدہ آخر فنا)

بحجر قال ابو هريرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت ثم لاريتكم قبره

ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر بتا دیتا

إلى جانب الطريق تحت الكثيب الأحمر قال وأخبرنا معمر عن همام حدثنا أبو هريرة

راہ کے کنارے لال ٹیلے (ریت) کے تلے عبد الرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا

عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ایسی ہی حدیث نقل کی ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب أن أبا هريرة رض قال استب

کہا مجھکو ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ رض نے کہا ایک مسلمان (ابو بکر صدیق)

رجل من المسلمين ورجل من اليهود فقال المسلم والذي اصطفى محمدا صلى الله عليه

اور ایک یہودی (فنحاص) مین گالی گلوج ہوئی مسلمان نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو سارے جہان کے لوگون

وسلم على العالمين في قسم يقسم به فقال اليهودي والذي اصطفى موسى على العالمين

پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کہائی یہودی نے کہا قسم اُس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سارے جہان کے لوگون پر چن لیا جب یہودی

فرفع المسلم عند ذلك يده فلطم اليهودي فذهب اليهودي إلى النبي صلى الله عليه

نے یہ کہا تو مسلمان نے ہاتہ اٹہایا اُس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وسلم فأخبره الذي كان من أمره وأمر المسلم فقال لا تخيروني على موسى فإن

اور مسلمان کا جو اُس کا حال گذرا وہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا (دیکہو) مجھکو موسیٰ پر فضیلت مت دو (قیامت کے دن ایسا ہوگا) لوگ

الناس يصعقون فأكون أول من يفيق فإذا موسى باطش بجانب العرش فلا أدري

بیہوش ہو جاوینگے مجھے سب سے پہلے ہوش آئیگا مین دیکہونگا موسیٰ عرش کا کونا تہامے ہوئے ہین اب معلوم نہین

أكان فيمن صعق فأفاق قبلي أو كان ممن استثنى الله حدثنا عبد العزيز بن عبد

وہ بیہوش ہوکر مجھ سے بہی پہلے ہوش مین آجاوینگے یا اُن لوگون مین ہونگے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکہا ہے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا

الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے ابوہریرہ رض نے کہا

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتج آدم وموسى فقال له موسى أنت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ مین تکرار ہوئی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو نا

آدم الذي أخرجتك خطيئتك من الجنة فقال له آدم أنت موسى الذي اصطفاك

جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو نا جس کو اللہ نے پیغمبری دیکر اُس سے

الله برسالاته وبكلامه ثم تلومني على أمر قدر علي قبل أن أخلق فقال رسول الله

باتین کرکے لوگون پر فضیلت دی پہر (ذرا تامل رکہ کر) مجھکو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے آگے ہی میری قسمت میں لکہدیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یوں فرمایا آدم موسیٰ پر غالب آگئے ف۱ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے

نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا

انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ

علیہ وسلم ہمپر برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو بتلائی گئیں دیکھا ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جس نے آسمان کا

الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ

کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے ف۲ باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ تحریم میں) فرمانا اللہ نے ایمان والوں

آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

کے لیے فرعون کی جورو (آسیہ) کی مثال دی اخیر سورت وکانت من القانتین تک ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے

وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

مردوں میں تو بہت سے کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہونچیں ایک آسیہ فرعون کی بی بی

وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ رضی کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ترید کی دوسرے کھانوں پر

ف۳

بَابُ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى الْآيَةَ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي

باب (قارون کا بیان، اللہ تعالیٰ کا (سورہ قصص میں) فرمانا قارون موسیٰ کی قوم (یعنے بنی اسرائیل میں سے) تھا اخیر آیت تک لتنوء

الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ أَلَمْ

جو اولی القوۃ ہے اس کا معنے یہ ہے کہ مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھی ف۴ فرحین کا معنے اترانے والے مغرور ناشکر ویکان کے معنے کیا

تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ **بَابُ** وَإِلَى مَدْيَنَ

تو نہیں دیکھتا یبسط یعنے روزی کی کشایش کرتا ہے یقدر تنگ کرتا ہے باب (حضرت شعیبؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود میں) فرمانا ہم

أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَ

نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے (بحر قلزم پر) اس کی مثال جیسے (سورہ یوسف میں) فرمایا واسال القریۃ

يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ

یعنے بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظھریا یعنے ادھر پیٹھ کر نہیں دیکھتے عرب لوگ جب انکا کام نہ نکلے تو کہتے

ظَهَرَتْ حَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ

یعنی ظهرت حاجتی یا جعلتنی ظهریا تو نے میرا کام پیٹھ پیچھے ڈال دیا یا مجھ کو پس پشت کر دیا ظهری اس جانور یا ظرف کو بھی کہتے ہیں جس سے تو اپنی قوت بڑھائے

بِهٖ مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا يَأْيَسْ يَحْزَنْ آسٰى أَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ

مکانتہم مکانہم دونوں ایک ہیں لم یغنوا زندہ نہیں رہے تھے وہاں بسے ہی نہ تھے (سورہ مائدہ میں) فلا تاس رنجیدہ نہ ہو (سورہ اعراف میں) آسیٰ

إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ يَسْتَهْزِءُوْنَ بِهٖ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْأَيْكَةُ يَوْمُ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ

انک لانت الحلیم الرشید تو بڑا عقلمند نیک چلن ہے یہ ٹھٹھے کے طور پر کہا تھا مجاہد نے کہا (سورہ شعراء میں) لیکہ سے مراد ایکہ ہے یعنی جھاڑی یوم الظلۃ یعنی جس

الْغَمَامِ الْعَذَابَ عَلَيْهِمْ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ

دن عذاب ایک سایبان کی شکل میں ان پر نمودار ہوا (ابر میں سے آگ برسی) باب حضرت یونسؑ کا بیان (اللہ تعالیٰ کا (سورہ والصافات میں) فرمانا بیشک یونس پیغمبر تھا

فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلٰى حِيْنٍ وَهُوَ مُلِيْمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ فَلَوْلَا أَنَّهٗ كَانَ مِنَ

یعنی سورتا آخیر آیت ملیم تک مجاہد نے کہا ملیم کا معنے گنہگار المشحون بوجھل بھری ہوئی فلولا انہ کان من المسبحین

الْمُسَبِّحِيْنَ الْآيَةَ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

آخیر تک فنبذناہ بالعراء عراء کا معنے روئے زمین

مِنْ يَقْطِيْنٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهٖ وَأَرْسَلْنٰهُ إِلٰى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ

یقطین وہ درخت جو اپنی جڑ پر کھڑا نہیں رہتا جیسے کدو وغیرہ وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون فامنوا

فَآمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ إِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ كَظِيْمٌ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ

فمتعناہم الی حین (سورۂ ن میں فرمایا) مکظوم جو کظیم کے معنوں میں ہے یعنی مغموم (رنجیدہ)

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّيْ خَيْرٌ مِنْ

انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی یوں نہ کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں

يُوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متے ہے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ

قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں

لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ إِنِّيْ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهٗ إِلٰى أَبِيْهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نہ کہنا چاہیے میں یونس بن متے سے بہتر ہوں یونس کو آپ نے والد متے کی طرف نسبت دی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے

بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بیان کیا انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے

قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ
انہوں نے کہا ایک یہودی (فنحاص یا اور کوئی) اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی کم قیمت لگائی جو اس کو ناگوار ہوئی وہ کہنے لگا قسم اُس پروردگار

فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ
ایک انصاری نے اس کا یہ فقرہ سنکر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اُسکے رسید کیا اور کہا (کمبخت) کہتا ہے قسم اُس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر چن لیا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا
حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا ہوں (یعنی مسلمانوں

فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے مجھ سے معاہدہ کر کے امن دیکر مجھکو رکھا ہے) پھر کیا وجہ فلانے مسلمان نے مجھکو طمانچہ مارا آپ نے اُس (انصاری) سے پوچھا تو نے طمانچہ کیوں مارا اُس نے

حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ
اتنا کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا پھر فرمایا دیکھو اللہ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو (قیامت کے دن) صور پھونکا جائیگا سارے

مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ
آسمان اور زمین والے بیہوش ہو جائینگے مگر جن کو اللہ چاہیگا (وہ بیہوش نہ ہونگے) پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو سب سے پہلے میں اٹھونگا کیا

بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ
دیکھونگا موسیٰ پیغمبر عرش تھامے ہوئے ہیں اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدل ہوگئی یا وہ مجھ پر

قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
پہلے اٹھا کر کھڑے ہونگے (غرض حضرت موسیٰ کو یہ جزوی فضیلت سب پیغمبروں پر یہانتک کہ ہمارے پیغمبر صاحب پر بھی نکلی) اور میں تو یوں بھی نہیں کہتا کوئی یونس

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے حمید بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى بَابٌ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ
آپ نے فرمایا کسی بندے کو یہ لازم نہیں ایسا کہنا میں یونس بن متی سے افضل ہوں باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا

الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي
ان سے یہودیوں سے اُس بستی (ایلہ) کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی یہ لوگ ہفتے کے دن زیادتی

السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ
(یعنی حد سے بڑھنے لگے) شرعا یعنی شوارع پانی پر تیرتی ہوئی اخیر آیت تک کونوا قردۃ خاسئین

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا الزُّبُرُ الْکُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ

باب (حضرت داؤد کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمانا ہم نے داؤد کو زبور دی زبور کتاب زبر اس کی جمع ہے زبرت کے معنے ہیں میں نے

کَتَبْتُ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ

لکھا (سورۂ سبا میں) اللہ نے فرمایا ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑو تسبیح کرو مجاہد نے کہا اوّبی معہ کا معنے یہ ہے کہ اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوْعَ وَقَدِّرْ فِی السَّرْدِ الْمَسَامِیْرِ وَ

پرندوں (سے یہی کہا) اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا اس سے کہا کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں اندازہ سے جوڑ کیلے بہت

الْحَلَقِ وَلَا تُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَیَتَسَلْسَلَ وَلَا تُعَظِّمْ فَیَفْصِمَ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پتلے کہ زرہ ڈھیلی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ کڑیوں کو توڑ دیں اور اچھے کام کیے جاؤ میں تمہارے کاموں کو دیکھ

بَصِیْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ

رہا ہوں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے

هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کر دیا گیا تھا وہ اپنے

یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ

جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکتے اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روزینہ نہ کھاتے)

رَوَاهُ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ

سے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سعید بن مسیب

بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَهٗ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رض قَالَ اُخْبِرَ

اور ابوسلمہ نے خبر دی عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا

علیہ وسلم سے کسی نے یہ بیان کیا میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ رکھونگا اور رات کو نماز میں کھڑا رہونگا تو

عِشْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھونگا

وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهٗ قَالَ اِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ

رات کو نماز میں کھڑا رہونگا میں نے عرض کیا بیشک میں نے ایسا کہا تھا آپ نے فرمایا تجھ میں اتنی طاقت نہیں ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر رات کو نماز پڑھ

وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ

اور سو بھی ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہو گئے) گویا ہمیشہ روزے رکھے

فَقُلْتُ اِنِّي اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اِنِّي اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ عَدْلُ

مجھ کو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر داؤد پیغمبر کا روزہ یہی ہے یہ سب روزوں سے افضل

الصِّيَامِ قُلْتُ اِنِّي اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا

ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ف ہم سے

خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے انہوں نے ابو العباس سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ

ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو کسی نے یہ خبر کر دی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے

وَتَصُوْمُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ

اور دن کو روزہ رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا سچ ہے (یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا جب تو ایسا کریگا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس جائینگی اور جان

كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّي اَجِدُ بِيْ قَالَ مِسْعَرٌ

تین روزے رکھا کر بس ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھ کو (اور زیادہ) قوت معلوم ہوتی ہے

يَعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا

آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جنگ میں دشمن کے سامنے

لَاقٰى بَابُ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ

سے منہ نہ پھیرتے باب اس بیان میں اللہ کو سب نمازوں میں داؤد کی نماز اور سب روزوں میں داؤد کا روزہ زیادہ پسند ہے داؤد پیغمبر

وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ

عبادت کرتے پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہ نے جو کہا

عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ

سحر کا وقت میرے پاس گزرا تو آپ سو رہی ہوتے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس

الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ

ثقفی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو سب روزوں میں زیادہ

الى الله صيام داود كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلوة الى الله صلوة داود

پسند داؤد پیغمبر کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں بھی اللہ کو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے

كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه باب واذكر عبدنا داود

وہ آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے باب اللہ تعالی کا سورۂ ص میں (فرمانا) ہمارے

ذا الايد انه اواب الى قوله وفصل الخطاب قال مجاهد الفهم في القضاء ولا

زور دار بندے داؤد کا ذکر کرو خدا کی طرف رجوع ہونے والا انتہا اخیر آیت فصل الخطاب تک مجاہد نے کہا فصل الخطاب فیصلہ کرنے کی سمجھ اور فہمی

تشطط لا تسرف واهدنا الى سواء الصراط ان هذا اخي له تسع وتسعون نعجة

ولا تشطط ظلم نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتلا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ایک کو سو دنبیاں (عورتیں) ہیں

يقال للمرأة نعجة ويقال لها ايضا شاة ولي نعجة واحدة فقال اكفلنيها مثل و

عورت کو نعجہ کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اکفلنیہا

كفلها زكريا ضمها وعزني غلبني صار اعز مني اعززته جعلته عزيزا في الخطاب

کے بیان بھی جیسے وکفلها زکریا میں (جو سورۂ آل عمران میں ہے) یعنی زکریا نے مریمؑ کو اپنے ساتھ ملا لیا وعزنی کا معنی مجھ پر غالب ہوا مجھ سے زبردست

يقال المحاورة قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك الى نعاجه وان كثيرا من الخلطاء

ہو گیا بات چیت میں داؤد نے کہا تیری ایک ہی جو وہ مانگتا ہے ظالم ہے اور بہت سے ساجھی (شراکت دار) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں

الشركاء ليبغي الى قوله انما فتناه قال ابن عباس اختبرناه وقرأ عمر فتناه

انما فتناه تک ابن عباسؓ نے کہا ف یعنی ہم نے اس کو آزمایا اور عمر بن خطابؓ نے فتناہ

بتشديد التاء فاستغفر ربه وخر راكعا واناب حدثنا محمد حدثنا سهل بن

بتشدید تا دونوں پڑھا ہے معنی وہی ہیں پھر داؤد نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے ف ہم سے

يوسف قال سمعت العوام عن مجاهد قال قلت لابن عباس اسجد في ص فقرأ و

سہل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سنا انہوں نے مجاہد سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا میں سورہ ص میں سجدہ (تلاوت) کروں انہوں

من ذريته داود وسليمن حتى اتى فبهداهم اقتده فقال نبيكم صلى الله عليه و

نے (سورۂ انعام کی) یہ آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد و سلیمان یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے انہی کے رستہ پر تو بھی چل ابن عباسؓ نے کہا تمہارے

سلم ممن امر ان يقتدي بهم حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب حدثنا

پیغمبر کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے

ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال ليس ص من عزائم السجود ورأيت النبي

ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ص کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا باب قول اللہ تعالیٰ ووھبنا لداود سلیمٰن نعم العبد

کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے ف باب (حضرت سلیمان کا بیان) اور اللہ تعالیٰ کا سورہ ص میں فرمانا اور ہم نے داود کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا جو

انہ اواب الراجع المنیب وقولہ ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی وقولہ و

اچھا بندہ تھا خدا کی طرف اواب یعنی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا سلیمان کا یہ کہنا مالک میری مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی آدمی کو نہ

اتبعوا ما تتلو الشیٰطین علیٰ ملک سلیمٰن ولسلیمٰن الریح غدوھا شہر ورواحہا

ملے اور اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں (فرمانا) ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا کرتے تھے (اور سورہ سبا میں) ہم نے ہوا کو سلیمان

شہر واسلنا لہ عین القطر اذبنا لہ عین الحدید ومن الجن من یعمل بین یدیہ

اور قطر یعنی لوہے کا چشمہ ہم نے اس کے لیے پگھلا دیا اور کچھ جن اس کے سامنے اس کے حکم سے کام کاج کرتے تھے

الیٰ قولہ من محاریب قال مجاہد بنیان ما دون القصور وتماثیل وجفان کالجواب

اخیر آیت تک محاریب کا مجاہد نے کہا ف محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں تماثیل تصویریں اور لگن جواب یعنی حوضوں کے برابر

کالحیاض للابل وقال ابن عباس کالجوبۃ من الارض وقدور راسیات الیٰ قولہ

ابن عباس رضی نے کہا ف زمین کے گڑھے (یعنی کنڈے) برابر اور دیگیں چولہے پر جمی ہوئی اخیر آیت الشکور تک

الشکور فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علیٰ موتہ الا دابۃ الارض الارضۃ تاکل

جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی اس کی منسأۃ یعنی عصا کو دیمک نے کھا لیا

منسأتہ عصاہ فلما خر الیٰ قولہ المہین حب الخیر عن ذکر ربی فطفق مسحا

وہ گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا کہ مر گیا اخیر آیت المہین تک فطفق مسحا بالسوق

بالسوق والاعناق یمسح اعراف الخیل وعراقیبہا الاصفاد الوثاق قال مجاہد

والاعناق یعنی اس نے گھوڑوں کی ایال اور کونچوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا ف اصفاد بیڑیاں زنجیریں مجاہد نے کہا

الصافنات صفن الفرس رفع احدی رجلیہ حتیٰ تکون علیٰ طرف الحافر الجیاد السراع

صافنات وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک زمین سے لگا کر کھڑے ہوتے ہیں ف الجیاد تیز دوڑنے والے

جسدا شیطانا رخاء طیبۃ حیث اصاب حیث شاء فامنن اعط بغیر حساب بغیر

جسدا سے مراد شیطان ہے جو حضرت سلیمان کی انگوٹھی پہن کر آپ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا) رخاء نرمی سے خوشی سے حیث اصاب جہاں وہ جانا چاہتے فامنن

حرج حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد

بے حرج ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت البارحۃ لیقطع

انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک سرکش (دنگا دیو) رات کو مجھ سے بھڑ گیا اس کا مطلب یہ تھا

عَلَیَّ صَلَاتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَلَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبُطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی

میری نماز خراب کر دے اللہ نے اُس کو مجھ سے قابو میں کر دیا میں نے اُس کو پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں

الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ

صبح کو تم سب اُس کو دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو

مِّنْۢ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا عِفْرِیْتٌ مُّتَمَرِّدٌ مِّنْ اِنْسٍ اَوْ جَانٍّ مِّثْلُ زِبْنِیَۃٍ جَمَاعَتُھَا

راست نہ آئی میں نے اُس کو دھتکار کر بھگا دیا عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (شریر) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریۃ بھی کہتے ہیں جیسے زبنیۃ اُس کی

الزَّبَانِیَۃُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ

(فرشتے) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے اُنہوں نے ابوالزناد سے

عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ

اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سلیمان پیغمبر نے جو داؤد پیغمبر کے بیٹے تھے یہ

لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَۃً تَحْمِلُ کُلُّ امْرَاَۃٍ فَارِسًا یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ

کہا میں آج رات کو ستر عورتوں پاس جاؤنگا (سب سے صحبت کرونگا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہیگا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کریگا

لَہٗ صَاحِبُہٗ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَیْئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اَحَدُ شِقَّیْہِ فَقَالَ

اُن کے صاحب نے کہا ف انشاء اللہ کہو اُنہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی وہ بھی آدھا (آدھا بدن ندارد)

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَھَا لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ شُعَیْبٌ وَّابْنُ اَبِی الزِّنَادِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے ف۲ ایک

تِسْعِیْنَ وَھُوَ اَصَحُّ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا

روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوے کا عدد بیان کیا ہے اور یہ ستر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے مجھ کو عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے

اِبْرَاھِیْمُ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضؓ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ اَوَّلُ قَالَ

ابراہیم تیمی نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابوذر سے اُنہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سی مسجد (دنیا میں) پہلی بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا

الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَھُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ

مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصٰے میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس

ثُمَّ قَالَ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ

برس پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آ جائے وہاں نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے ف۳ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رضؓ اَنَّہٗ

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے اُنہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا اُنہوں نے

سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثلي ومثل الناس كمثل رجل استوقد نارا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب

فجعل الفراش وهذه الدواب تقع في النار وقال كانت امرأتان معهما ابناهما جاء

پتنگے اور جانور اُس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں) ابوہریرہ رض نے روایت کیا آنحضرت سے سنتے کہ دو

الذئب فذهب بابن احداهما فقالت صاحبتها انما ذهب بابنك وقالت الاخرى

بھیڑیا آیا ایک کا بچہ اُٹھا لے گیا اُس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی

انما ذهب بابنك فتحاكمتا الى داود فقضى به للكبرى فخرجتا على سليمان بن داود

تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد سے فریاد کی اُنہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا کیونکہ اُسی کے قبضے میں تھا اور دوسری گواہ نہ لا سکی) پھر دونوں حضرت

فاخبرتاه فقال ائتوني بالسكين اشقه بينهما فقالت الصغرى لا تفعل يرحمك الله

سلیمانؑ پاس گئیں اُن سے بیان کیا اُنہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچے کے آدھوں آدھ دو ٹکڑے کرکے دونوں کو دیے دیتا ہوں یہ سنکر چھوٹی عورت بولی

هو ابنها فقضى به للصغرى قال ابو هريرة والله ان سمعت بالسكين الا يومئذ

اللہ تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو وہ اسی کا (بڑی عورت کا) بچہ ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمانؑ نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلا دیا (وہ سمجھ گئے

ما كنا نقول الا المدية

کا لفظ اسی دن سنا جس دن آنحضرت سے یہ حدیث بیان کی (ورنہ ہم تو چھری کو مدیہ کہتے ہیں

باب قول الله تعالى ولقد آتينا لقمان الحكمة ان اشكر لله

باب لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ لقمان میں) فرمایا ہم نے

الى قوله ان الله لا يحب كل مختال فخور ولا تصعر الاعراض بالوجه حدثنا ابو الوليد

اخیر آیت ان اللہ لا یحب کل مختال فخور تک ولا تصعر یعنے اپنا منہ مت پھیر ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت الذين

کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ

آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قال اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اينا لم يلبس ايمانه

ایمان لائے اور اُنہوں نے اپنے ایمان میں گناہ (ظلم) کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے

بظلم فنزلت لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم حدثني اسحق اخبرنا

ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملونی نہ کی ہو اُس وقت (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے ہم سے مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے

عيسى بن يونس حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رض قال لما

بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے اُنہوں نے کہا جب یہ

نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم شق ذلك على المسلمين فقالوا يا

آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی تو مسلمان سخت گھبرائے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ

رسول اللہ اینا لا یظلم نفسہ قال لیس ذلک انما ھو الشرک الم تسمعوا ما قال لقمٰن لابنہ وھو

ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا

یعظہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم باب واضرب لھم مثلا اصحاب

یا بان یا نعم) سے کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے ف باب (انطاکیہ میں جو پیغمبر بھیجے گئے تھے

القریۃ الآیۃ فعززنا قال مجاھد شددنا وقال ابن عباس طائرکم مصائبکم باب قول

مجاہد نے کہا فعززنا بثالث یعنے ہم نے تیسرے پیغمبر (شلوم) سے اُن کو زور دیا ف ابن عباسؓ نے کہا طائرکم یعنے تمہاری مصیبتیں ف باب اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ذکر رحمۃ ربک عبدہ زکریا اذ نادٰی ربہ نداء خفیا قال رب انی وھن العظم

زکریا اور حضرت یحییٰ کا بیان اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا یہ اس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی جب انہوں نے آہستہ پکار سے اپنے معبود کو

منی واشتعل الرأس شیبا الٰی قولہ لم نجعل لہ من قبل سمیا قال ابن عباس مثلا یقال

اور سر سفیدی سے بھر گیا اخیر آیت لم نجعل لہ من قبل سمیا تک ف ابن عباسؓ نے کہا

رضیا مرضیا عتیا عصیا یعتو قال رب انی یکون لی غلام الٰی قولہ ثلث لیال سویا ویقال

رضیا کا معنے مرضیا یعنے پسندیدہ بہتر عتیا یا عصیا دونوں قراءتیں ہیں ف عتیا عتا یعتو سے نکلا ہے (یعنے بوڑھا ہو کر بہیر فرتوت) کہنے لگا مالک

صحیحا فخرج علٰی قومہ من المحراب فاوحٰی الیھم ان سبحوا بکرۃ وعشیا فاوحٰی فاشار

پھر زکریا محراب سے نکلکر اپنی قوم والوں پاس آئے اشارے سے کہا صبح شام اللہ کی تسبیح کرو فاوحی کے معنے اشارہ کیا

یا یحیٰی خذ الکتاب بقوۃ الٰی قولہ ویوم یبعث حیا حفیا لطیفا عاقرا الذکر والانثٰی

یحییٰ زور سے توراۃ کو تھام لے اخیر آیت ویوم یبعث حیا تک حفیا کا معنے مہربان عاقر بانجھ مرد اور بانجھ عورت دونوں کو کہتے ہیں

سواء حدثنا ھدبۃ بن خالد حدثنا ھمام بن یحیٰی حدثنا قتادۃ عن انس بن مالک

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے

عن مالک بن صعصعۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری ثم

انہوں نے مالک بن صعصعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبرئیلؑ چڑھے

صعد حتٰی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد

دوسرے آسمان پر پہونچے دروازہ کھلوایا دربان نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا جبرئیلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہیں انہوں نے کہا محمدؐ ہیں

قیل وقد ارسل الیہ قال نعم فلما خلصت فاذا یحیٰی وعیسٰی وھما ابنا خالۃ قال

پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب میں وہاں پہونچا دیکھا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں ف

ھذا یحیٰی وعیسٰی فسلم علیھما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی

جبرئیلؑ نے کہا ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے آئے نیک بھائی نیک پیغمبر

الصالح بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَھْلِھَا مَکَانًا
باب حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ

شَرْقِیًّا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ
مکان میں چلی گئی (سورۂ آل عمران میں) اے مریم اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ (یعنے حضرت عیسیٰ) کی خوشخبری دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم

اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یرزق من یشاء بغیر حساب تک ابن عباسؓ نے کہا

وَاٰلُ عِمْرٰنَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلِ عِمْرٰنَ وَاٰلِ یٰسِیْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
آل عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مومن

وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَیُقَالُ اٰلُ یَعْقُوْبَ اَھْلُ
ہوں ف ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک وہی لوگ ہیں جو اُن کی راہ پر چلتے ہیں (موحد ہیں) یعنے سورہ آل کا لفظ اصل میں اہل

یَعْقُوْبَ فَاِذَا صَغَّرُوْا اٰلَ رَدُّوْہُ اِلَی الْاَصْلِ قَالُوْا اُھَیْلٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ
تھا آل یعقوب یعنے اہل یعقوب (ھے کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اھیل کہتے ہیں ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابو ہریرہ رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطٰنُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ
آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہونے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے

صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّیْطٰنِ غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ
ہی سے وہ روتا ہے مگر مریمؑ اور اُن کے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہ رضؓ (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت

وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بَابٌ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ
اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں باب (سورۂ آل عمران میں) وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا

وَطَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ
اور پلیدی سے پاک کیا اور سارے جہان کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا ف ۲ مریم اپنے مالک کا پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے

الرّٰکِعِیْنَ ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ
ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتلاتے ہیں اور تو اس وقت اُن کے پاس موجود نہ تھا جب وہ (بنی اسرائیل) اپنی اپنی قلم پھینک

اَیُّھُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ یُقَالُ یَکْفُلُ یَضُمُّ کَفَلَھَا ضَمَّھَا مُخَفَّفَۃً
رہے تھے کون مریم کو پالے نہ تو اس وقت موجود تھا جب وہ اس امر میں جھگڑ رہے تھے یکفل یعنے ملالیوے کفلھا ملالیا بغیر تشدید کے

ف ۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ابن عباسؓ کا یہ مطلب ہے کہ جو ابراہیم یا عمران کی اولاد میں برگزیدہ کیا تو اولاد سے مراد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں اور جو لوگ اُن کی اولاد میں ہوں پر کافر ہوں اُن کے لیے یہ فضیلت نہیں ہو سکتی جیسے آل محمد میں وہی لوگ داخل ہیں جو مومن ہوں اگر کوئی سید کافر ہو جائے اسلام سے پھر جائے تو ہم اُس کو آل محمدؐ میں نہیں سمجھیں گے

لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ

یہ وہ کفالت نہین ہے جو قرضون وغیرہ مین کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرے معنے ہین مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا ہم سے نضر بن شمیل نے انہون نے

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

کہا مجھکو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہا مین نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہون نے کہا مین نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بَابُ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا کی بہتر عورت مریم تھین عمران کی بیٹی اور دنیا کی بہتر عورت اپنے زمانہ مین حضرت خدیجہ تھین ام المؤمنین باب

قَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يُبَشِّرُكِ

اللہ تعالیٰ کا سورہ آل عمران مین فرمانا جب فرشتون نے کہا اے مریم اخیر آیت فانما یقول لہ کن فیکون تک یبشرك

وَيَبْشُرُكِ وَاحِدٌ وَجِيهًا شَرِيفًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَهْلُ

اور یبشرك (بتشدید و بتخفیف دونون) کا ایک معنی ہین وجیہا کا معنے شریف ابراہیم نخعی نے کہا ف مسیح صدیق کو کہتے ہین مجاہد نے کہا کہلا کا

الْحَلِيمُ وَالْأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُولَدُ أَعْمَى حَدَّثَنَا

معنے بردبار ف اکمہ جو دن کو دیکھے پر رات کو نہ دیکھے یہ مجاہد کا قول ہے ف اور دون نے کہا اکمہ مادرزاد اندھا ہم سے

آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہون نے عمرو بن مرہ سے کہا مین نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابو موسی

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

اشعری رض سے روایت کرتے تھے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رض کی فضیلت دوسری عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید

الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

(گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانون پر مرد تو بہت کامل گذرے ہین پر عورتون مین سوا مریم بنت عمران

وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي

اور آسیہ فرعون کی جورو کے کوئی کامل نہین ہوئی ف عبداللہ بن وہب نے کہا ف مجھکو یونس نے خبر دی انہون نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ

سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہ رض نے کہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریش کی

قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ يَقُولُ

عورتین ان سب عورتون مین بہتر ہین جو اونٹ پر سوار ہوتی ہین (یعنے عربون مین) اولاد پہ بہت مہربان اور خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے

أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ

ابوہریرہ رض یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہین چڑھین ف یونس کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھتیجے ف

وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔ قَوْلُهٗ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

اور اسحاق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ۔ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں غلو (سختی اور تشدد) نہ کرو اور اللہ کی نسبت

إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقٰهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ

وہی بات کہو جو سچ ہے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اس کی بات ہے جو اس نے مریم تک پہونچا دی اور ایک روح ہے اس کی طرف

فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ أَنْ يَّكُوْنَ

سے تو اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین کا لفظ نہ کہو (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں) اس سے باز رہو

لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ

بیٹا ہو پاک ہے آسمان اور زمین کی سب چیزیں اُسی کی ملک ہیں اور اللہ بس ہے سارے کام خود کر سکتا ہے (اُس کو بیٹا بیٹی کی ضرورت نہیں) ابو عبیدہ نے کہا

فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَرُوْحٌ مِّنْهُ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

اور دوسرے نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے اُن کو زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو ۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان

بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انھوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہا مجھ سے جنادہ

جُنَادَةُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ

ابن ابی امیہ نے انھوں نے عبادہ بن صامت رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ

دوسرا کوئی خدا نہیں اُس کا کوئی ساجھی نہیں اور محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُس کے

وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقٰهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ

رسول ہیں اور اُسی کی بات ہیں جو اُس نے مریم میں ڈال دی اور اُس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ (اُس کو) ایک

الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ

دن اُس کو بہشت میں لیجاویگا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر سے بیان کیا انھوں نے جنادہ سے یہی حدیث اور

أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ ۔ بَابٌ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا

میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہیگا ۔ باب (سورۂ مریم میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب

نَبَذْنَاهُ أَلْقَيْنَاهُ اعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا مِّمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَأَجَاءَهَا أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ

(انتبذت نبذ سے نکلا ہے جیسے یونس کے قصہ میں نبذناہ یعنی ہم نے اُن کو ڈال دیا شرقیا یورب کے رخ کا یعنی مسجد سے یا اُن کے گھر سے پورب طرف) فاجاءھا

أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا تَسَّاقَطْ تَسْقُطْ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا

اجاءھا کا معنے اُس کو لاچار اور بیقرار کر دیا تساقط گریگا قصیا دور فریا بڑا بھاری نسیا ناچیز ابن عباس رض نے ایسا ہی کہا

لم أكن شيئا وقال غيره النسي الحقير وقال أبو وائل علمت مريم أن التقي ذو نهية حين

دوسروں نے کہا نسی کہتے ہیں حقیر حقیر کو (یہ سدی سے منقول ہے) ابو وائل نے کہا کہ مریم یہ سمجھیں کہ پرہیزگار وہی ہے جو عقلمند ہو جب انہوں نے جبرئیل

قالت إن كنت تقيا قال وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء سريا نهر صغير

کہا اگر تو متقی ہے (یعنی پرہیزگار ہے اب سے ڈر جا) وکیع نے اسرائیل سے روایت کی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے سریا سریانی زبان میں

بالسريانية حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين

چھوٹی نہر کو کہتے ہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة عيسى و

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰ دوسرے

كان في بني إسرائيل رجل يقال له جريج كان يصلي جاءته أمه فدعته فقال

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اس کو بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا

أجيبها أو أصلي فقالت اللهم لا تمته حتى تريه وجوه المومسات وكان جريج في

میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بد دعا کی اور کہا یا اللہ یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں

صومعته فتعرضت له امرأة وكلمته فأبى فأتت راعيا فأمكنته من نفسها فولدت

جریج اپنی عبادت خانہ میں تھا ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے پاس گئی اس سے منہ کالا کیا اور ایک

غلاما فقالت من جريج فأتوه فكسروا صومعته وأنزلوه وسبوه فتوضأ وصلى

لڑکا جنی لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا ہے لوگ یہ سنکر (بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے) آکر اس کے عبادت خانہ

ثم أتى الغلام فقال من أبوك يا غلام قال الراعي قالوا نبني صومعتك من ذهب

پھر اس بچے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا) اس سے پوچھا او بچے تیرا باپ کون ہے اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلانا چرواہا ہے یہ حال دیکھکر لوگ

قال لا إلا من طين وكانت امرأة ترضع ابنا لها من بني إسرائيل فمر بها رجل

اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیسرے بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی ادھر سے ایک سوار بہت خوش وضع را

راكب ذو شارة فقالت اللهم اجعل ابني مثله فترك ثديها وأقبل على الراكب

خوبصورت گذرا عورت اس کو دیکھکر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دے بچے نے سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف دیکھ

فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم أقبل على ثديها يمصه قال أبو هريرة كأني أنظر إلى

کر کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کیجیو آپ بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی چچوڑنے لگا ابوہریرہ رضہ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم يمص إصبعه ثم مر بأمة فقالت اللهم لا تجعل ابني مثل هذه

علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر بتایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گذری (جس کو لوگ مارتے جاتے تھے) عورت

فَنَزَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ

بچے نے پستان چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھ کو اسی لونڈی کی طرح کیجیو اُس وقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ بات کیا ہے تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا

وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى

اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اُس پر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے چوری کی زنا کرائی حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا مجھ سے ابراہیم بن

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کہا ہم کو ہشام نے خبر دی اُنھوں نے معمر سے دوسری سند مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی اُنھوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ

جس رات مجھ کو معراج ہوا میں موسیٰ سے ملا عبدالرزاق نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ کی صورت معمر نے یوں بیان کی دبلے پتلے (یا لمبے)

الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسٰى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدھے بال والے جیسے شنوءہ (قبیلے) کے لوگ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے بھی ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی صورت ایسی بیان فرمائی

فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ

میانہ قامت سرخ رنگ ایسے تازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیغمبر کو بھی دیکھا اُن کی ساری اولاد میں میں اُن سے زیادہ مشابہ

قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ

ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جو نسا برتن چاہو لے لو

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ

میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اُس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (پیدائشی غذا) کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے

الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

تو تمہاری اُمت خراب ہو جاتی ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ

اُنھوں نے مجاہد سے اُنھوں نے ابن عمر رض سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو

فَأَمَّا عِيسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ

دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگر بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گوں لحیم سیدھے بال والے تھے جیسے زط کے لوگ ہوتے

الزُّطِّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ

ہیں ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے اُنھوں نے نافع سے کہ عبداللہ

عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ

ابن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھکر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

اللہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے ایک روایت میں بائیں آنکھ کا کانا ہے اس کی آنکھ پھولی انگور کی طرح ہو گی

وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ

اور رات کو خواب میں اپنے تئیں دیکھا میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص ہے اچھا گندمی رنگ والا جس کے

تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ

بال کاندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں

رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ

پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کہا گیا یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں پھر ان کے پیچھے میں نے اور ایک

رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا

شخص کو دیکھا سخت گھونگر بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان سب میں عبد العزیٰ بن قطن سے بہت مشابہ

يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ

(جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کہا مسیح دجال

عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ

عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ف ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا کہا

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر) سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ

حضرت عیسیٰ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ تھے لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص گندم گوں سیدھے بالوں والا

يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا

دو آدمیوں پر ٹیکا دیے جا رہا ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا

ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ

مریم کے بیٹے (عیسیٰ) ہیں میں نے پھر جو نگاہ پھیرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ جیسے

عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا

پھولا انگور نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا دجال ہے اور لوگوں میں (عبد العزیٰ) ابن قطن اس سے بہت

ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

دقا بیٹا تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَ

آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں ف پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک یعنی عقائد ماں جدا جدا یعنی

بَيْنَهُ نَبِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ

کوئی پیغمبر نہیں ہے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ

میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں ان کی

أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

نے صفوان بن سلیم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ف۲ اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا

انھوں نے ہمام سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری

يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللهِ

کرتے دیکھا پھر اس سے پوچھا کیوں تو نے چوری کی اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں حضرت عیسیٰ نے کہا میں اللہ پر ایمان

وَكَذَّبْتُ عَيْنِي حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ

لایا اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں اس نے غلطی کی ف۳ ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رض يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ منبر پر کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھ کو تم حد سے مت بڑھاؤ اور میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ

عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو صالح بن حی نے

أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا (نام نامعلوم) شعبی سے کہا تو شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے

الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تمیز سکھا دے اور دین کا علم اچھا

تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ

اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملیگا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص

بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عیسیٰ پیغمبر پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لا یا مسلمان ہو گیا اس کو بھی دوہرا ثواب ملیگا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور اپنے مالکوں کی اطاعت کرتا رہے اس کو بھی دوہرا ثواب

يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا

ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۂ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ پیدا کرینگے یہ ہمارا

كُنَّا فَاعِلِينَ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ

وعدہ ہے جو ہم ضرور پورا کرینگے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر ایسا ہوگا میری امت میں سے کچھ لوگ داہنی طرف (بہشت

وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف میں کہونگا ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیے جاتے ہو یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے کہینگے تم نہیں جانتے جب سے

فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا

تب میں بھی کہونگا جو نیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورۂ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں جب تک ان میں رہا ان کے حال دیکھتا رہا جب

تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

تو نے مجھکو اٹھا لیا اس وقت تو ہی ان کا نگہبان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُمُ

محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ سے

عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رض **بَابُ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ**

زمانہ میں جو ابو بکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ابو بکر نے اُن پر جہاد کیا **باب** حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي

انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس پروردگار کی

نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اتریں گے صلیب (ترسول) کو توڑ کر پھینک دیں گے

الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ

(تثلیث کو باطل کریں گے) سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو) اُس وقت روپیہ بہت بہل پڑیگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ

خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا ابو ہریرہ رض یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے کوئی

إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ

کتاب والا ایسا نہ ہوگا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ اُس پر گواہی دیں گے ف ا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے نافع (ابو محمد بن عباس) سے جو ابو قتادہ انصاری کے غلام تھے کہ ابو ہریرہ رض

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور

إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ**

تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا ف ٢ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے ف ٣ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان — ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا

کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری رض نے حذیفہ رض سے کہا تم ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے

تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ

جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں حذیفہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي

دجال لعین جب نکلیگا اُس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہونگے مگر جس کو لوگ آگ سمجھینگے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہے اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی

يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ

سمجھینگے وہ جلانے والی آگ ہوگی ف دیکھو تم میں جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اُس میں گھُسے وہ درحقیقت

فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ

میٹھا ٹھنڈا پانی ہے حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سُنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے اگلے زمانے میں (بنی اسرائیل کے) لوگوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم)

الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ

موت کا فرشتہ اُس کی روح قبض کرنے کو آیا (قبض کرکے) اُس سے پوچھا گیا تو نے کوئی نیکی کی ہے وہ بولا میں تو نہیں جانتا اُس سے کہا گیا

شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ

سوچ کہ میں (دنیا میں) خرید و فروخت معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا اگر کوئی مالدار ہوتا اُس کو مہلت دیتا اگر وہ مہلت مانگتا اور جو

فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ

پھر اللہ تعالیٰ نے (اسی نیکی کے بدل) اُس کو بہشت میں بھیج دیا۔ حذیفہ نے کہا میں نے آنحضرت صلعم سے سُنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں) ایک شخص (نام نامعلوم)

أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ

مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہوگیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب سلگانا جب آگ میرا

لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ

گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے ہڈی بھی جلکر کوئلہ ہو جائے اُس وقت یہ ہڈیاں لیکر اُن کو خوب پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلو دیکھنا اُس دن وہ راکھ

فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ

دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے کچھ سمندر میں) اُس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ نے اُس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا اُس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں

ابْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عقبہ بن عمرو نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ

خبر دی کہا مجھ کو معمر نے اور یونس نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے اُنہوں نے حضرت عائشہ اور ابن عباس سے

قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ

اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آن پہونچا تو آپ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا جب گرمی ہوتی تو آپ منہ کھول

كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا

دیتے اور اُسی حال میں فرماتے یہود نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار اُنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو

قبور انبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر

عبادتگاہ بنا لیں اپنے پیغمبروں کی قبروں کو (اپنے) سے کا سون ڈراتے تھے مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

حدثنا شعبة عن فرات القزاز قال سمعت أبا حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے فرات قزاز سے کہا میں نے ابو حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھا

سنين فسمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل تسوسهم

رہا ہوں میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا

الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا

کرتے جب ایک پیغمبر گزر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا پھر ہم کو

فما تأمرنا قال فوا ببيعة الأول فالأول أعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم

آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے جس نے بیعت کر لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے

حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني زيد بن أسلم عن عطاء

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے عطاء بن یسار

ابن يسار عن أبي سعيد رض أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لتتبعن سنن من قبلكم

سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے

شبرا بشبر وذراعا بذراع حتى لو سلكوا جحر ضب لسلكتموه قلنا يا رسول الله

بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے

اليهود والنصارى قال فمن حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث

مراد ہیں یہود اور نصاریٰ آپ نے فرمایا پھر کون ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے

حدثنا خالد عن أبي قلابة عن أنس رض قال ذكروا النار والناقوس فذكروا اليهود و

کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رض سے (نماز کے لیے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا پھر یہود اور نصاریٰ

النصارى فأمر بلال أن يشفع الأذان وأن يوتر الإقامة حدثنا محمد بن يوسف

ایسا ہی کیا کرتے ہیں آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور اقامت کا ایک ایک بار ہم سے محمد بن یوسف بیکندی

حدثنا سفين عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة رض كانت تكره أن يجعل

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

يده في خاصرته وتقول إن اليهود تفعله تابعه شعبة عن الأعمش حدثنا قتيبة

رکھا جاتا تھیں اور کہتی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہم سے قتیبہ بن

بن سعید حدثنا لیث عن نافع عن ابن عمر رضہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہارا زمانہ

انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلاۃ العصر الی مغرب الشمس وانما

دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے زمانہ کے سامنے ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک یہ تمہارا زمانہ ہوا اور اگلی امتوں کا سورج نکلنے سے عصر کی نماز

مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف

تک اور تمہاری اور یہود اور نصاری کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دوپہر دن تک ایک ایک

النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال

قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر یہود لوگوں نے دوپہر دن تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہر سے عصر کی

من یعمل لی من نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من

نماز تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر نصاری نے دوپہر سے عصر کی نماز تک

نصف النہار الی صلاۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلاۃ العصر

ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک

الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین یعملون من صلاۃ

دو دو قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سنکر مسلمانوں یعنی تم لوگوں نے عصر کی

العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود

نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا سن رکھو تم کو دوہری مزدوری ملی (اور محنت کم) یہ حال دیکھکر یہود اور

والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ ہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا

نصاری غصے ہوئے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالی نے جواب دیا کیا میں نے تمہارا حق (جو تم سے ٹھیرا تھا) کچھ مار رکھا

قال فانہ فضلی اعطیہ من شئت حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین عن

انہوں نے کہا نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

عمرو عن طاوس عن ابن عباس قال سمعت عمر رضہ یقول قاتل اللہ فلانا الم یعلم ان

نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاوس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضہ سے سنا اللہ فلانے شخص (سمرہ بن جندب رضہ)

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوہا فباعوہا

کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا اس کو گلا کر بیچا اس کی

تابعہ جابر وابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابو عاصم الضحاک بن

ابن عباس کے ساتھ اس حدیث کو جابر رضہ اور ابو ہریرہ رضہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا

مخلد أخبرنا الأوزاعي حدثنا حسان بن عطية عن أبي كبشة عن عبد الله بن عمرو

کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان کیا انہوں نے ابوکبشہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال بلغوا عني ولو آية وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو میری طرف سے (دین کی باتیں) پہنچاؤ گو ایک ہی آیت سہی اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں

ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال

اور جو شخص قصداً (جان بوجھ کر) میرے اوپر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا

حدثني إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال قال أبو سلمة بن عبد الرحمن إن

مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا ابوہریرہ

أبا هريرة رض قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن اليهود والنصارى لا

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ (بالوں میں) خضاب

يصبغون فخالفوهم حدثني محمد قال حدثني حجاج حدثنا جرير عن الحسن حدثنا

نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو (خضاب کرو) مجھ سے محمد (بن معمر) نے بیان کیا کہا مجھ سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے

جندب بن عبد الله في هذا المسجد وما نسينا منذ حدثنا وما نخشى أن يكون جندب

جندب بن عبداللہ نے اسی مسجد (بصرہ کی مسجد) میں اور جب سے انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہم کو یہ ڈر ہے کہ جندب نے

كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فيمن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے

كان قبلكم رجل به جرح فجزع فأخذ سكينا فحز بها يده فما رقأ الدم حتى مات قال

لوگوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس کو ایک زخم لگا اس نے چھری لیکر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون بہتا رہا رکا ہی نہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا

الله تعالى بادرني عبدي بنفسه حرمت عليه الجنة

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کر کے اپنی جان دی (حرام موت مرا) میں نے بھی بہشت اس پر حرام کر دی

حديث أبرص وأعمى وأقرع

کوڑھی اور اندھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

حدثني أحمد بن إسحق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام حدثنا إسحق بن

مجھ سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ

عبد الله قال حدثني عبد الرحمن بن أبي عمرة أن أبا هريرة حدثه أنه سمع النبي صلى

نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم وحدثني محمد حدثنا عبد الله بن رجاء اخبرنا همام عن اسحق بن

سے سنا (دوسری سند) اور مجھ سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم کو ہمام نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن

عبد الله قال اخبرني عبد الرحمن بن ابي عمرة ان اباهريرة رضه حدثه انه سمع رسول

عبداللہ سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے خبر دی ان سے ابوہریرہ رضہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص واقرع واعمى بدا لله ان

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا ایک اندھا اللہ نے ان تینوں کو

يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اى شئ احب اليك قال لون حسن و

آزمانا چاہا ایک فرشتہ ان کی طرف بھیجا وہ (پہلے) کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اچھا رنگ اچھی

جلد حسن قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه فاعطي لونا حسنا وجلدا

کھال کیونکہ (اس حال میں) لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کا عیب جاتا رہا بدن کا رنگ اچھا ہوگیا کھال بھی درست

حسنا فقال اى المال احب اليك قال الابل او قال البقر هو شك في ذلك ان الابرص

ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا اب یہ کہہ دنیا کے مالوں میں سے کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے وہ کہنے لگا اونٹ یا گائے بیل اسحاق راوی نے شک کی

والاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر فاعطي ناقة عشراء فقال يبارك لك

کہ کوڑھی نے اونٹ کہا یا گنجے نے ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل (یہ یقینی ہے) خیر اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا تجھ کو

فيها واتى الاقرع فقال اى شئ احب اليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا قد قذرني

اس میں برکت ہو پھر وہ گنجے کے پاس آیا اس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اچھے بال ہوں اور یہ گنج جاتا رہے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں

الناس قال فمسحه فذهب واعطي شعرا حسنا قال فاى المال احب اليك قال البقر

فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ گنج جاتا رہا اور بہت اچھے بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کونسا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا گائے

قال فاعطاه بقرة حاملا وقال يبارك لك فيها واتى الاعمى فقال اى شئ احب

بیل فرشتے نے ایک گابھن گائے اس کو دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہوگی پھر وہ فرشتہ اندھے پاس گیا پوچھا تو کیا چاہتا ہے کہنے لگا

اليك قال يرد الله الى بصري فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره

اللہ میری بینائی مجھ کو پھر دیدے میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اس (کی آنکھوں) پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کی آنکھیں روشن کر دیں اب یہ پوچھا

قال فاى المال احب اليك قال الغنم فاعطاه شاة والدا فانتج هذان وولد هذا

تجھ کو دنیا کا کونسا مال زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اسکو ایک جننے والی (یا بچہ والی) بکری دی پھر ان دونوں کے جانور بیاہے اور اس کی بھی بیائی

فكان لهذا واد من ابل ولهذا واد من بقر ولهذا واد من الغنم ثم انه اتى الابرص

کوڑھی کے پاس اونٹوں کا اور گنجے کے پاس گایوں کا اور اندھے کے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا ایک مدت کے بعد وہ فرشتہ پھر

فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ

صورت اور شکل میں جس شکل میں پہلے آیا تھا کوڑھی پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہون مسافر میرا سامان سب جاتا رہا اب میں بغیر خدا کی

الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ

مدد و تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہیں پہونچ سکتا میں تجھ سے اُس خدا کے نام پر سوال کرتا ہون جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا تیری کھال درست کر دی

عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

مجھے ایک اونٹ دے جس پر سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہونچ جاؤں وہ کہنے لگا (بھائی) میں بہت قرضدار ہون بہت آدمیوں کا دینا ہے

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ

سب تجھ کو گھن کرتے تھے اور محتاج اللہ نے (اپنی عنایت سے) تجھے یہ سب کچھ دیا کوڑھی نے کہا واہ میں تو بزرگون کے وقت سے مالدار چلا آتا ہون فرشتہ

كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ

نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو ویسا ہی (کوڑھی و محتاج) پھر کر دے پھر وہی فرشتہ اُسی شکل اور صورت میں گنجے کے پاس گیا اُس سے بھی جس

لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا

کہا جو کوڑھی سے کہا تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو پھر ویسا ہی

كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ

(گنجا اور محتاج) کر دے (جیسے پہلے تھا) اب اندھے پاس گیا اُس سے کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی مسافر ہون میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہیں رہا

الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ

اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے میں اپنے وطن نہیں پہونچ سکتا مجھ کو اُس خدا کے نام پر جس نے تیری آنکھیں

شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ

(دوبارہ) روشن کین ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے ٹھکانے پہونچ جاؤں اندھا یہ سنکر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھ کو بینائی

أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ

مالدار کر دیا (اُس کے نام پر تو مانگتا ہے) جو تیرا جی چاہتا ہے وہ لے لے میں آج تجھ کو تنگ نہیں کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو لے لے فرشتہ کہنے لگا

فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

اسنے تم تینون کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونوں ساتھیون (کوڑھی اور گنجے) سے ناراض ہوا باب اصحاب کہف کا بیان (سورہ

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ

کہف میں) اللہ کا فرمانا اے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیون میں عجیب تھے کہف پہاڑ میں جو درہ ہو رقیم کے معنے لکھی ہوئی

مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا شَطَطًا إِفْرَاطًا الْوَصِيدُ

کتاب مرقوم کے معنی لکھی ہوئی ربطنا علی قلوبہم ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا شططا ظلم و زیادتی وصید

الفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الوَصِيدُ البَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ اَصَدَ

(آنگن صحن اسکی جمع وصائد اور وصد آتی ہے وصید دروازہ کو بھی کہتے ہین (دہلیز کو) موصدۃ کا جو سورۂ ہمزہ مین ہے یعنے بند دروازہ کی موندی ہوئی

البَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ اَحْيَيْنَاهُمْ اَزْكٰى اَكْثَرُ رِيعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ فَنَامُوا رَجْمًا

کہتے ہین اصد الباب اور اوصد الباب یعنے دروازہ بند کیا بعثناہم یعنے ہمنے انکو زندہ کیا ازکی یعنے زیادہ ہدیئے والا یا پاکیزہ خوش مزہ ماسنا فضرب اللہ علی

بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ

(بالغیب یعنے بے دلیل (محض گمان اٹکل پچو) مجاہد نے کہا تقرضہم یعنے چھوڑ دیتا ہے اکثر جاتا ہے)

ف

فہرست پارہ سیزدہم تیسیر الباری شرح و ترجمہ اردو صحیح البخاری

من يطع الرسول فقد اطاع الله
الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب مسائل حقہ شریعت کیلئے چشمہ جاری رہنما ہے سلسلہ مع وقار حسین کا
تیسیر الباری
مطالب خیز ترجمہ
صحیح البخاری
از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ اللہ
در مطبع احمدی واقع لاہور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

حدیث الغار

غار والوں کا قصہ

حدثنا اسمٰعیل بن خلیل اخبرنا علی بن مسہر عن عبید اللہ

ہمسے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ

ابن عمر عن نافع عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال بینما ثلثۃ نفر ممن کان قبلکم یمشون اذ اصابہم مطر

فرمایا ایسا ہوا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی رستے میں چلے جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا تو

فاووا الی غار فانطبق علیہم فقال بعضہم لبعض انہ واللہ یا

وہ پہاڑ کے ایک کھو (غار) میں گھس گئے اتفاق سے ایک پتھر گرا غار کا منہ بند ہو گیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے خدا

ہؤلاء لا ینجیکم الا الصدق فلیدع کل رجل منکم بما یعلم

بھائیو اب تو (اس بلا سے) تمکو سچائی ہی چھوڑانے کی بہتر یہ ہو ہم میں ہر شخص جو نیک بات اس نے سچائی سے کی ہو

أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ

کہ اُس نے سچ کہا ہے دعا کرے تب ان میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تین صاع) چاول پر

لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ

ایک مزدور رکھا تھا اس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں) وہ اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا ف۱ میں نے اُسکے حصے کے چاول بو دیئے (پیدا ہوئے)

مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ

اس میں اتنا فائدہ ہوا کہ پھر اس میں سے کئی بیل خرید لئے (ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا جا وہ سب کا سب بیل (جانور)

فَسُقْهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ

ہنکا لے جا اس نے کہا میرے تو تیرے پاس صرف ایک فرق (تین صاع) چاول ہیں میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا یہ تیری ہی مزدوری

ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا

خریدے گئے ہیں آخر وہ ف۲ ان سب کو ہنکا لے گیا یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمانداری) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے

فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ

اسی وقت وہ پتھر سرک گیا ف۳ اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے دو بوڑھے ضعیف ماں باپ تھے

فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي

میں ہر رات کو اُنکو پلانے کو اپنی بکری کا دودھ لایا کرتا ایک رات مجھکو دیر ہو گئی میں جب (دودھ لیکر) آیا تو وہ سو گئے تھے اور میری بیوی

وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ

بچے سب بھوک کے مارے چلا رہے تھے میری عادت تھی پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا اُسکے بعد اُن لوگوں کو خیر مجھکو نیند سے اُنکا

أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ

جگانا برا معلوم ہوا اور یہ بھی میں نے پسند نہ کیا اُنکو چھوڑ کر چلا جاؤں وہ رات بھر دودھ کا انتظار کرتے اپنی جھونپڑے میں پڑے رہیں آخر میں

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے (اپنے ماں باپ کی) یہ (خدمت محض) تیرے ڈر سے کی ہو تو ہماری مشکل دور کر دے اُس وقت وہ پتھر اور ہٹ گیا

حَتّٰى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ

اُنکو آسمان دکھلائی دینے لگا پھر تیسرا یوں دعا کرنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میری ایک چچازاد بہن تھی جسکو

أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ

میں سب سے زیادہ چاہتا تھا ف۵ میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنا چاہی اُس نے نہ مانا کہا میں جب مانوں گی کہ مجھے سو اشرفیاں دے

فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ

میں گیا اور (کوشش کر کے) سو اشرفیاں لایا وہ اُسکے حوالے کر دیں اُس نے اپنے تئیں مجھے دیدیا ف جب میں اُسکی ٹانگیں اٹھا میں

بین رجلیها فقالت اتق الله ولا تفض الخاتم الا بحقه فقمت وترکت المائة دینار

خواہش پوری کرنا چاہا، تو کہنے لگی (بھلے آدمی) اللہ سے ڈر اور مہر ناحق نہ توڑ ف۱ یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا ف۲ وہ اشرفیاں بھی چھوڑ دیں

فان کنت تعلم انی فعلت ذلک من خشیتک ففرج عنا ففرج الله عنهم فخرجوا

یا میرے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کی) تو ہماری مشکل آسان کر اللہ نے ان کی مشکل دور کر دی ف۳ وہ باہر نکل آئے

باب حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن عبد الرحمن

باب ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن سے

حدثه انه سمع ابا هریرة رض انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار (بنی اسرائیل کی)

بینا امراة ترضع ابنها اذ مر بها راکب وهی ترضعه فقالت اللهم لا تمت ابنی

ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار (نام نامعلوم) ادھر سے گزرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو مت مار یہاں

حتی یکون مثل هذا فقال اللهم لا تجعلنی مثله ثم رجع فی الثدی ومر

تک کہ وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے ف۴ یہ سن کر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بول اٹھا یا اللہ مجھ کو اس سوار کی طرح نہ کیجیو پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا

بامراة تجرر ویلعب بها فقالت اللهم لا تجعل ابنی مثلها فقال اللهم اجعلنی

ایک عورت (نام نامعلوم) جس کو لوگ کھینچتے گھسیٹتے اس سے کھیل کرتے تھے وہ کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اس عورت کی طرح نہ کیجیو بچہ بولا یا اللہ مجھ کو اس عورت

مثلها فقال اما الراکب فانه کافر واما المراة فانهم یقولون لها تزنی وتقول

کی طرح کیجیو ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے بچہ کہنے لگا وہ سوار جو پہلے گزرا تھا کافر تھا اور عورت کو لوگ کہتے ہیں تو زنا کرتی ہے وہ کہتی ہے

حسبی الله ویقولون تسرق وتقول حسبی الله حدثنا سعید بن تلید حدثنا

اللہ بس ہے وہ میرا حال جانتا ہے اور لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہم سے

ابن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب عن محمد بن سیرین عن ابی

عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو جریر بن حازم نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو

هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم بینما کلب یطیف برکیة کاد یقتله

ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں پر گھوم رہا تھا پیاس کے مارے مرنے

العطش اذ راته بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقها فسقته فغفر لها

کو تھا بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اس کو دیکھا (جلدی سے) اپنا موزہ اتارا ف۵ کنوئیں سے پانی پلایا اللہ نے اس کو بخش دیا

باب حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن

باب ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے

أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ

انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک جوڑا لیا

كَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے آنحضرت صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ

اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب

اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ

انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا ف۵ ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ

انہوں نے اپنے باپ ف۶ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ

تم سے پہلی امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنکو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا (گو وہ پیغمبر نہیں تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو

مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

تو عمر رض ہونگے ف۷ ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے

شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی (بکر بن قیس) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اسنے ایک کم سو آدمیوں کو (ظلم سے ناحق) ف۸ مار ڈالا پھر

خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ

(نادم ہوکر) مسئلہ پوچھنے نکلا ایک راہب پادری (نام نامعلوم) کے پاس آیا اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہوگی اسنے کہا نہیں سنتے ہی اسکو بھی مار ڈالا (سو پورے) پھر پوچھنے لگا

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا

(نام نامعلوم) دوسرے نے کہا تو فلانی بستی میں جا ف۹ رستے میں اسکو موت آن پہونچی پر (مرتے مرتے) اسنے اپنا سینہ اس بستی کی

فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ

اب رحمت اور عذاب دونوں کے فرشتے جھگڑنے لگے ف۱۰ اللہ تعالی نے نصرہ بستی کو حکم دیا اس شخص سے نزدیک

تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى

ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا اس سے دور ہو جا پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ناپو (ناپا گیا)

هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَبُو

نیک بستی سے ایک بالشت نزدیک ہی پر وہ بخشدیا گیا ف ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہیں سفیان بن عیینہ نے کہا ہمسے ابو

الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ رَكِبَهَا

علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کیطرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی (نام نامعلوم) گائے ہانک رہا تھا اسپر سوار ہو گیا

فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ

اسکو مارا وہ گائے (بقدرت الٰہی) بول اٹھی ہم جانور سواری کیلیے نہیں بنائے گئے کھیتی کیلیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھکر کہا سبحان اللہ گائے بات

فَقَالَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اسپر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی حالانکہ ابوبکر و عمر وہاں موجود نہ تھے ف۲ پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی

فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَاَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا

ایک بکری لے بھاگا یہ شخص اسکے پیچھے لگا بھیڑیے کے منہ سے بکری چھڑالی اسوقت بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بول اٹھا اب تو تونے میرے منہ سے چھوڑالی

مِنِّيْ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ

لیکن درندوں کے دن (قیامت کے قریب) جب میرے سوا بکری کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اسوقت کون چھڑائیگا لوگ یہ دیکھکر (تعجب سے) کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے

فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ

آنحضرت نے فرمایا مجھکو تو اسکا یقین ہے اور ابوبکر اور عمر کو بھی حالانکہ وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے کہا اور ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا ہمسے سفیان بن

سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ حَدَّثَنَا

سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث روایت کی ہمسے

اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

اسحٰق بن نصر نے بیان کیا ہمکو عبدالرزاق نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ف۳ دوسرے شخص (نام نامعلوم) سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے

فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا

اس گھر میں سونا بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ تھیلیا لیجا میں نے

اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ

تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا

أَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي

اسمیں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا تھا آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داؤد پیغمبر) کے پاس گئے انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے ایک نے کہا میرا

غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ

ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے انہوں نے کہا ایسا کرو ان دونوں کا آپس میں نکاح کرو یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو

وَتَصَدَّقَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

اور خیرات بھی کرو ف۳ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر

وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

اور ابو النضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے

سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ

اسامہ بن زید رضہ سے پوچھا (علم سے سنا) تم نے طاعون کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے

فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ

اسامہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک

بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَ

گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور

إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا

جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں مت نکلو ابو النضر نے کہا یعنی بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو تو مت

مِنْهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نکلو ف۲ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن

بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ

بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ

آنحضرت صلعم سے طاعون کو پوچھا آپ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جس پر چاہتا ہے

عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ

یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کرکے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ

میں ٹھیرا رہے (بھاگے نہیں) اسکا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھدی ہے وہی پیش آئے گی تو اسکو

أجر شهيد حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن عروة عن

شہید کا ثواب ملیگا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے

عائشة رض أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقال ومن يكلم

حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا بنی مخزوم کی عورت (فاطمہ بنت اسود) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی ف۱ انہوں نے کہا

فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد

اس مقدمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے کون جرأت کر سکتا ہے اسامہ بن زید کے سوا جو

حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال رسول الله صلى الله عليه و

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب رچہیتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا خیر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا

سلم أتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب ثم قال إنما أهلك الذين قبلكم

تو اللہ کی ٹھیرائی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو تم سے پہلے جو لوگ گزرے (بنی اسرائیل)

أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه

وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اسکو چھوڑ دیتے ف۲ اور جب کوئی غریب (ادنےٰ) چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے و

الحد وايم الله لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها حدثنا آدم

خدا کی قسم اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو اسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ف۳ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا

حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة قال سمعت النزال بن سبرة الهلالي

کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا

عن ابن مسعود رض قال سمعت رجلا قرأ وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص (عمرو بن عاص) کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اسکے خلاف جیسے میں نے

خلافها فجئت به النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فعرفت في وجهه الكراهية

آنحضرت سے سنا تھا میں آپ پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی

وقال كلاكما محسن ولا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا حدثنا

آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو ف۴ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ف۵ تم سے پہلے لوگ (بنی اسرائیل) اسی قسم کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے ف۶ ہم سے

عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال عبد الله كأني

عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا جیسے

أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحكي نبيا من الأنبياء ضربه قومه فأدموه

وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے انکی قوم کے لوگوں نے انکو مار کر لہولہان کر دیا

وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا

(اپنے منھ سے خون کو پونچھتے جاتے اور (جب ہوش آتا تو) یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے اُنکو معلوم نہیں ف ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہمسے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبد الغافر سے انہوں نے ابو سعید خدری سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ

انہوں نے آنحضرت صلعم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص (نام نامعلوم بنی اسرائیل میں تھا) اللہ نے اسکو بہت سا مال دیا تھا وہ

لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ

مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیوں میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے ف۲ اس نے کہا (تم جانتے ہو) میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی جب میں

فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

تو ایسا کرنا مجھکو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا جسدن آندھی چلے (ہوا میں) اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا ف۳ اللہ نے اسکا سارا بدن اکٹھا

فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اسپر رحم کیا (سبحان اللہ کیسا ارحم الراحمین ہے) یہ حدیث معاذ عنبری نے بھی روایت کی کہا ہمسے شعبہ نے

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ

وسلم سے ف۴ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے ابوعوانہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی

ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بن حراش سے عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رض نے حذیفہ رض سے کہا تم ہمسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کرتے جو

وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ

تمنے آپ سے سنی ہو حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے ایک شخص ف۵ مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہوگیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی

إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى

جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھا کرنا اور آگ سلگا کر مجھکو جلا ڈالنا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہونچے تو ہڈیاں

عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ

(خوب باریک) پیس ڈالنا اور جسدن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جسدن خوب ہوا چل رہی ہو مجھکو اڑا دینا ف اللہ نے اسکو جمع

لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا مُوسَى

تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اسکو بخش دیا عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلعم سے سنی ہے ہم سے موسی نے

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے اس روایت میں یوم راح سے (یوم راح کہا) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن

عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ

عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا

النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا

اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جسکو تو مفلس پائے اسکو معاف کر دینا شاید اللہ بھی ہمارا قصور معاف کرے

قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا

آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اسکو بخشدیا مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہمکو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا جب میں

مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي

مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھکو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کریگا

عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ

ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا خیر جب وہ مرگیا تو اسکے بیٹوں نے یہی کیا اللہ نے زمین کو حکم دیا جو کچھ (اسکے بدن کے اجزا) تجھ میں ہیں وہ سب

مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ

اکٹھا کر زمین نے اکٹھا کر دیا وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے پوچھا ارے تو نے یہ کیا کیا وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے اللہ نے اسکو بخشدیا

لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا

ابوہریرہ کے سوا دوسرے صحابی نے اس حدیث میں خشیتک کے بدل مخافتک کہا دونوں کے ایک ہی معنی مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے

وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا

فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسکو اس نے مرتے دم تک قید رکھا تھا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں ہی گئی نہ کھانا دیا

ولا سقتها اذ حبستها ولا هي تركتها تاكل من خشاش الارض حدثنا احمد

نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی ہم سے احمد بن یونس نے

ابن يونس عن زهير حدثنا منصور عن ربعي بن حراش حدثنا ابو مسعود عقبة

بیان کیا انہوں نے زہیر سے کہا ہمسے منصور نے بیان کیا انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہمسے ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة اذا لم

بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پایا ہے ان میں یہ بھی ہے جب

تستحي فاصنع ما شئت حدثنا آدم حدثنا شعبة عن منصور قال سمعت ربعي

تجھکو شرم نہ ہو تو جو جی چاہے وہ کر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے کہا میں نے ربعی

ابن حراش يحدث عن ابي مسعود قال النبي صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس

ابن حراش سے سنا وہ ابو مسعود انصاری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو

من كلام النبوة اذا لم تستحي فاصنع ما شئت حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد الله

لوگوں نے پایا یہ بھی ہے جب تجھکو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر ہمسے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ

اخبرنا يونس عن الزهري اخبرني سالم ان ابن عمر حدثه ان النبي صلى

ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھکو سالم نے خبر دی انکے والد عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی

الله عليه وسلم قال بينما رجل يجر ازاره من الخيلاء خسف به فهو يتجلجل في الارض

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص غرور کے راہ سے اپنی تہبند (لٹکائے) گھسیٹ رہا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا قیامت تک زمین میں (دھنستا چلا جائےگا)

الى يوم القيمة تابعه عبد الرحمن بن خالد عن الزهري حدثنا موسى بن

اترتا جائیگا یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمن بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے

اسمعيل حدثنا وهيب قال حدثني ابن طاوس عن ابيه عن ابي هريرة رض

بیان کیا کہا ہمسے وہیب نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضسے

عن النبي صلى الله عليه قال نحن الاخرون السابقون يوم القيمة بيد كل امة اوتوا

انہوں نے آنحضرت صلعم سے آپ نے فرمایا ہم (دنیا میں) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب (امتوں) سے آگے ہونگے ان یہ بات ہے کہ ہر امت کو

الكتاب من قبلنا واوتينا من بعدهم فهذا اليوم الذي اختلفوا فغدا لليهود

ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو ان کے بعد (اخیر میں) جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا یہود کے نزدیک (دوسرا) دن

بعد غد للنصارى على كل مسلم في كل سبعة ايام يوم يغسل راسه وجسده

کل ہے یعنی ہفتہ اور نصاریٰ کے نزدیک پرسوں (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے جسمیں وہ اپنا سر اور بدن دھوئے

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے

قَدِمَ مُعٰوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيٰنَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ

معاویہ بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے تو انہوں نے ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر

شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ + تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

اس عمل کو یعنی بالوں کو جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں فریب فرمایا آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ حجرات میں فرمانا لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا اب فضیلت نسب پر نہیں بلکہ تقویٰ پر

شُعُوبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقٰكُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي

ہے پرہیزگاری پر) اور تمہاری شاخیں اور قبیلے (جدا جدا) اسلیے کیے کہ پہچانے جاؤ (نہ اسلیے کہ فخر کرو) اور سورہ نساء میں فرمایا اللہ سے ڈرو جسکا نام لیکر

تَسَآءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

سوال کیا کرتے ہو اور ناتا توڑنے سے بیشک اللہ تم کو تک رہا ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا بیان

الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَآئِلُ دُونَ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ

شعوب جمع ہے شعب کی شعب اوپر کا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا (یعنی اسکی شاخ) ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَعَلْنٰكُمْ

کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے

شُعُوبًا وَّقَبَآئِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَآئِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَآئِلُ الْبُطُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

تمہاری خاندان قبیلے کیے خاندان یعنی شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے ان کی شاخیں ہم سے محمد

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ

ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب میں زیادہ عزت دار کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو

قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (نسب کے رو سے پوچھتے ہو) تو یوسف بن اللہ کے پیغمبر ہمسے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہمسے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بی بی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو)

سَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ

زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا میں نے اُن سے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ حَدَّثَنَا

مضر قبیلہ سے تھے انہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آخر آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے ف ہمسے

مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِيْ رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا ہمسے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہمسے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ

ربیبہ نے موسیٰ کہا میں سمجھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ مراد ہیں ف کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے

وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا اَخْبِرِيْنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ

اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور مقیر ف (وہ بھی روغنی برتن) سے منع فرمایا کلیب کہتے ہیں میں نے اُنسے کہا بتلاؤ تو آنحضرت کس قبیلے سے تھے

مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ حَدَّثَنِيْ

کیا مضر سے انہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے (نضر مضر کی اولاد میں سے تھا) مجھ سے

اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ

اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمکو جریر نے خبر دی انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو ف جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف گنے جاتے تھے

خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ

وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں ف اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق اسکو پاؤگے جو حکومت اور سرداری کو بہت

كَرَاهِيَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ

ناپسند کرتا ہو ف اور آدمیوں میں سب سے بُرا اسکو پاؤگے جو دو رخا (منافق دوغلا) ہو ان لوگوں میں ایک منہ لیکر آئے دوسرے لوگوں میں دوسرا منہ

ف کیا عمدہ کیا ارشاد فرمایا جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے بھاگے اسکی درخواست نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لیے موزوں ہے کیونکہ اُسکو خدا کا

يوجهه حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المغيرة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے، انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في هذا الشأن مسلمهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) لوگ امامت اور خلافت میں قریش کے تابعدار ہیں

تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم والناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم

جیسے (عرب کے) کافر کفر کے زمانہ میں قریش کے تابعدار تھے اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہی

في الاسلام اذا فقهوا تجدون من خير الناس اشد الناس كراهية لهذا الشأن حتى

اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں تم بہتر اچھا آدمی اس کو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں تک کہ

يقع فيه باب حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة حدثني عبد الملك عن

اس میں گرفتار ہو جائے۔ باب۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبدالملک نے

طاوس عن ابن عباس الا المودة في القربى قال فقال سعيد بن جبير قربى محمد

طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے (اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ حم عسق میں ہے) قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ سعید بن جبیر نے کہا

صلى الله عليه وسلم فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا

آنحضرت صلعم کے رشتہ دار مراد ہیں۔ ابن عباس نے کہا قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت صلعم کو رشتہ داری نہ ہو

وله فيه قرابة فنزلت عليه الا ان تصلوا قرابة بيني وبينكم حدثنا علي

تو یہ آیت اتری یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اس کا خیال رکھو۔ ہم سے علی

ابن عبد الله حدثنا سفين عن اسمعيل عن قيس عن ابي مسعود يبلغ به النبي صلى

ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے وہ آنحضرت

الله عليه وسلم قال من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب

صلعم کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا ادھر سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا اور دل کی سختی

في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة ومضر حدثنا

ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں۔ ہم سے

ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابو

هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الفخر والخيلاء في

ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فخر اور تکبر

[illegible]

والدین کی تعریف ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

الفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم والايمان يمان والحكمة يمانية سميت

چلاکر بولنے والے اونٹ والوں میں ہیں اور نرم دلی طمانیت بکری والوں میں ہے اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمن والی ہے

اليمن لانها عن يمين الكعبة والشام عن يسار الكعبة والمشئمة الميسرة واليد

یمن کو یمن اسلئے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے سیدھی جانب ہے اور شام کو شام اسلئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے شام مشئمہ سے نکلا ہے

اليسرى الشؤمى والجانب الايسر الاشأم باب مناقب قريش حدثنا

بائیں ہاتھ کو شؤمی اور بائیں جانب کو اشأم — باب قریش کی فضیلت کا بیان — ہم سے

ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدث انه بلغ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا محمد بن جبیر ابن مطعم بیان کرتے تھے کہ

معوية وهو عنده في وفد من قريش ان عبد الله بن عمرو بن العاص يحدث انه

معویہ بن ابی سفیان کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے یہ خبر ہوئی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ

سيكون ملك من قحطان فغضب معوية فقام فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال

عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہوگا یہ سنکر معاویہ غصے ہوئے اور (خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے) پہلے اللہ کی جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر

اما بعد فانه بلغني ان رجالا منكم يحدثون احاديث ليست في كتاب الله ولا

اما بعد مجھکو خبر ہوئی ہے تم میں بعضے لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ

تؤثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاولئك جهالكم فاياكم والاماني التي

آنحضرت صلی اللہ علیہ سے منقول ہیں دیکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور انکے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے

تضل اهلها فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في

انکو گمراہ کردیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری

قريش لا يعاديهم احد الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين حدثنا ابو

قریش میں رہیگی جو کوئی انکی دشمنی کریگا اللہ اسکو سرنگون (اوندھا) کردیگا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھینگے ہم سے ابو

الوليد حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت ابي عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله

الولید نے بیان کیا کہا ہمسے عاصم بن محمد نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم قال لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي منهم اثنان حدثنا يحيى بن

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش ہی میں رہیگی جب تک (دنیا میں) انکے دو آدمی بھی باقی رہیں ہم سے یحییٰ بن

بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن جبير بن مطعم

بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے جبیر بن مطعم سے

قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمٰنُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا

انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں ملکر آنحضرت صم پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوی القربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا

وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ

اور ہم بنی امیہ اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا (تو صحیح ہے) مگر بنی ہاشم

وَّبَنُوالْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ أَبُوالْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے ف۱ اور لیث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے

قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ إِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ

انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لیکر حضرت عائشہ رض پاس گئے حضرت عائشہ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں

لِقَرَابَتِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ

کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت تھی ف۲ ہمسے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان ثوری نے انہوں نے

سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

سعد بن ابراہیم سے دوسری سند ف۳ یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبدالرحمن

بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى

قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیرخواہ ہیں

دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

اور اللہ اور رسول کے سوا انکا کوئی حمایتی نہیں ہمسے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

أَبُوالْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلٰى عَائِشَةَ

ابوالاسود نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض صدیق

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ

کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی عبداللہ انسے بہت سلوک کیا کرتے (وہ انکی خالہ تھیں) حضرت عائشہ رض

شَيْئًا مِّمَّا جَاءَهَا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِيْ أَنْ يُّؤْخَذَ عَلٰى

کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا زیادہ خیرات کر دیتیں یہ حال دیکھ کر عبداللہ نے کہا انکا ہاتھ روکنا چاہیے (اتنی خیرات نہ کریں)

يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلٰى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ

انہوں نے کہا ہاں میرا ہاتھ روکنا ہے خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں انسے بات کروں ف۴ عبداللہ نے حضرت عائشہ کو منانے کو (سفارشی)

مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہیال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (یہ قصور معاف کرو) انہوں نے نہ مانا آخر

لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ

بنی زہرہ کے ان لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہیال والے تھے جیسے عبدالرحمن بن اسود بن عبد

يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ

یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت مانگیں (وہاں اجازت ملیں) تم ایک دم پردے میں گھس جانا

فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ

انہوں نے سب کو آزاد کر دیا اور برابر بردے آزاد کرتی رہیں چالیس بردے آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں نے (جس وقت قسم کھائی اس وقت مانی تھی) تو میں

حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغُ مِنْهُ بَابُ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا

کوئی خاص کام بیان کر دیتی جس کو کر کے میں فارغ ہو جاتی ف باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ

عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے کہ حضرت عثمان نے

دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ

زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث

بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا

بن ہشام کو بلوایا انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان نے کہا ان تینوں قریشی لوگوں (عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمن) سے کہا جب

اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا

تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کسی محاورے کا اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھو اس لیے کہ

نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمٰعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى

قرآن قریش کے محاورے پر اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا ف۲ باب یمن والوں کا حضرت اسمعیل کی اولاد میں ہونا ف۳ انہی یمن والوں میں سے اسلم کی

ابْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ

قوم ہے جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اسلم افصی کا بیٹا وہ حارثہ کا وہ عمرو کا وہ عامر کا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رض قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ

بن ابی عبید سے کہا ہم سے سلمہ بن اکوع نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں پاس

مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا

تشریف لے گئے جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے آپ نے فرمایا اسمعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارا باپ (اسمعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے

وانا مع بنی فلان لاحد الفریقین فامسکوا بایدیہم فقال ما لہم قالوا وکیف نرمی

اور میں فلاں جماعت کے ساتھ ہوں یہ سنکر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں انہوں نے کہا آپ تو ادھر ہیں ہم

وانت مع بنی فلان قال ارموا وانا معکم کلکم باب حدثنا ابو معمر حدثنا

کیسے تیر ماریں اس وقت آپ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں باب ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الوارث عن الحسین عن عبد اللہ بن بریدۃ قال حدثنی یحیی بن یعمر ان ابا

عبدالوارث نے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابوالاسود

الاسود الدیلی حدثہ عن ابی ذر رض انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول

دیلی نے ابوذر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وہو یعلمہ الا کفر ومن ادعی قوما لیس لہ فیہم

جو شخص جان بوجھ کر اپنا باپ نا باپ کو کہے وہ کافر ہوگیا اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کا بتلائے

فلیتبوا مقعدہ من النار حدثنا علی بن عیاش حدثنا حریز قال حدثنی عبد الواحد

وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے حریز نے کہا مجھ سے عبدالواحد

بن عبد اللہ النصری قال سمعت واثلۃ بن الاسقع یقول قال رسول اللہ صلی اللہ

بن عبداللہ نصری نے کہا میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیہ او یری عینہ ما لم تر او

نے فرمایا بڑا بہتان اور سخت جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا وہ کہے میں نے دیکھا

یقول علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل حدثنا مسدد حدثنا حماد

یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے

عن ابی جمرۃ قال سمعت ابن عباس رض یقول قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ

انہوں نے ابوجمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انا من ہذا الحی من ربیعۃ قد حالت بیننا

پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور

وبینک کفار مضر فلسنا نخلص الیک الا فی کل شہر حرام فلو امرتنا بامر ناخذہ

آپ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہنچ سکتے ہیں اگر آپ ہم کو دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپ سے سیکھ لیں

عنک ونبلغہ من وراءنا قال آمرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان باللہ شہادۃ

اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو بھی بتلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر

[illegible]

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ

گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو جو کچھ لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا

أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

اللہ میں تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کرید کر بنائے ہوئے برتن اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ

سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو فساد اس طرف سے پیدا ہوگا پورب کی طرف اشارہ کیا جہاں سے

يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ حَدَّثَنَا

شیطان کا سر نکلتا ہے ف باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان ہم سے

أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے

مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا

خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ف مجھ سے محمد بن عزیز زہری نے بیان کیا کہا ہم سے

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا ف

اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

اور عصیہ عہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ف مجھ سے محمد ابن سلام یا ابن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ

انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اسلم کو اللہ نے

سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

بچا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا عہ ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے دوسری سند اور مجھ سے محمد نے

[illegible]

[illegible]

بشار حدثنا ابن مهدی عن سفیان عن عبد الملك بن عمیر عن عبد الرحمن بن

بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے

ابی بکرة عن ابیه قال النبی صلی الله علیه وسلم ارایتم ان كان جهینة ومزینة

انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ اور مزینہ

واسلم وغفار خیرا من بنی تمیم وبنی اسد ومن بنی عبد الله بن غطفان ومن بنی

اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر

عامر بن صعصعة فقال رجل خابوا وخسروا فقال هم خیر من بنی تمیم ومن بنی اسد

بن صعصعہ سے ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے ف۱ آپ نے فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم

ومن بنی عبد الله بن غطفان ومن بنی عامر بن صعصعة حدثنی محمد بن بشار حدثنا

اور بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں ف۲ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

غندر حدثنا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب قال سمعت عبد الرحمن بن ابی بكرة

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے سنا

عن ابیه ان الاقرع بن حابس قال للنبی صلی الله علیه وسلم انما بایعك سراق الحجیج

انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے اُن لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے

من اسلم وغفار ومزینة واحسبه وجهینة ابن ابی یعقوب شك قال النبی صلی

تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ نے لوگوں نے محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبد الرحمن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب

الله علیه وسلم ارایت ان كان اسلم وغفار ومزینة واحسبه وجهینة خیرا من

علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی

بنی تمیم وبنی عامر واسد وغطفان خابوا وخسروا قال نعم قال والذی نفسی

تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس

بیده انهم لخیر منهم حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن

کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان سے بہتر ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال قال اسلم وغفار وشیء من مزینة وجهینة او قال

ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے

شیء من جهینة او مزینة خیر عند الله او قال یوم القیمة من اسد وتمیم وهوازن وغطفان

یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے

بَابُ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

باب کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل ہے ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ

شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں

فِيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے آپ نے فرمایا

ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ

کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے باب زمزم کے قصے کا اور ابوذر کے اسلام لانے کا بیان ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا ہم سے

سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِيْ مُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَصِيْرُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا

سلم بن قتیبہ نے کہا مجھ سے مثنی بن سعید قصیر (ٹھگنے) نے کہا مجھ سے ابو جمرہ نے کہا عبداللہ بن

ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ

عباس نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجیے کہا ابوذر نے کہا میں غفار

غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِاَخِيْ انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا

(قبیلے) کا ایک شخص تھا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو یہ کہتے ہیں میں پیغمبر ہوں میں نے اپنے بھائی سے کہا تم جاکر

الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَاْتِنِيْ بِخَبَرِهٖ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ

اس سے ملو بات کرو اور اس کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا لوٹ کر آیا تو میں نے اس سے پوچھا کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم

لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَّاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِيْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ

میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا حکم کرتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں

جِرَابًا وَّعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهٗ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ وَاَشْرَبُ

ایک دسترخوان (جس میں توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی مکہ پہنچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور مجھے آپ کا حال پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا

مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَاَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِيْ عَلِيٌّ فَقَالَ كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ

میں زمزم کا پانی پیتا رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو

قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ لَا يَسْاَلُنِيْ عَنْ شَيْءٍ

میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو میرے گھر چلو میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا

وَلَا اُخْبِرُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُّخْبِرُنِيْ عَنْهُ

نہ میں نے بیان کیا صبح کو پھر میں مسجد آگیا میرا مطلب یہ تھا کسی سے آنحضرت صلعم کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کو بتلا دے

شَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ

حضرت علیؓ میرے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی مجھ کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا　میں نے کہا نہیں انھوں نے کہا تو میرے ساتھ

مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ

اب انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تیرا مطلب کیا ہے کس کام کے لیے اس شہر میں آیا ہے میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے نہ کہو تو میں　تم سے بیان　کروں

قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ

انھوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا تب میں نے　کہا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ یہاں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں　جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں　میں نے پہلے

أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ

اپنے بھائی کو اُن سے بات کرنے کے لیے بھیجا تھا مگر وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ لایا آخر میں خود آیا میں اُن سے ملنا چاہتا ہوں انھوں نے کہا تو نے اچھا رستہ

رَشَدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ

پایا جس سے ملنا ہے میں بھی اُنہی شخص کے پاس جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر رستے میں میں ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو

عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى

میں تجھ کو اشارہ کروں گا ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا جوتا صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چلا جائیو غرض حضرت علیؓ چلے میں بھی اُن کے ساتھ چلا یہاں تک

دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

کہ وہ ایک مکان میں گھسے میں بھی گھسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میں نے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھلائیے　آپ نے

فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا

بتلایا میں اُسی جگہ اُسی وقت مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں　لوٹ جا　جب

بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

تجھ کو ہمارے غلبہ کی خبر ہو پہنچے اُس وقت چلا آ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اُس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کافروں کے کلمہ ان کافروں کے بیچ

فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش کے کافر وہاں بیٹھے تھے انھوں نے کہا قریش کے لوگو میں تو اس کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی　سچا معبود نہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضُرِبْتُ

اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی انھوں نے کہا اٹھو اس بیدین کی خبر لو انھوں نے مار ڈالنے کی نیت

لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا

سے مجھکو خوب مارا عباسؓ آنحضرت صلعم کے چچا نے مجھے دیکھ لیا وہ آ کر مجھ پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ہو خرابی تمہاری کیا غضب کرتے ہو

مِنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارٍ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ

مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے جانے کا رستہ اسی قوم پر ہے　یہ سنکر انھوں نے مجھ کو چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں مسجد میں

ف　غفاری قوم کا ہو کر تم سب ہماری مار ڈالو گے تمہاری سوداگری اور آمد و رفت میں خلل ہو جاویگا ۱۲ منہ

فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلَى هٰذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِيْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ

آیا (ابوذر) جیسا کل پکارا تھا اسی طرح پکارا قریش کے کافر بولے کہ اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر مار پڑی تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی

وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ

حضرت عباس ؓ پھر آن پہنچے اور مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو انہوں نے کل کہا تھا ابن عباس ؓ نے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ کا

إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اسلام اس طرح شروع ہوا باب قحطان کا بیان ہم سے عبد العزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سالم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئیگی جب تک قحطان کا ایک شخص

يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بَابُ مَا يُنْهٰى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکیگا ف باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے ہم سے محمد ابن سلام نے بیان

أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا

کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر ؓ سے سنا

يَقُوْلُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتّٰى

وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے

كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا

ان مہاجرین میں ایک آدمی ف بڑا دل لگی باز آدمی تھا اس نے کیا کیا ایک انصاری ف کے سرین پر ضرب لگائی انصاری

شَدِيْدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ

اس نے اپنی ذات والوں کو (مدد کے لیے) پکارا انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو میری فریاد سنو مہاجر نے کہا ارے مہاجرو دوڑو یہ (غل) سنکر

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمہ سے) نکل آئے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی ف پھر پوچھا قصہ کیا ہے

شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں نے بیان کیا کہ ایک مہاجر نے انصاری کی سرین پر مار لگائی آپ نے فرمایا

دَعُوْهَا فَإِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ

ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو ف اور عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) کہنے لگا مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو

رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اچھا مدینہ پہونچکر ہم ضرور نکالینگے عزت دار ذلیل کو نکال باہر کریگا ف حضرت عمر نے عرض کیا حکم ہو تو اس ناپاک پلید کا سر

هَذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ

اتار دوں (یعنی عبداللہ بن ابی کا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کر لوگ کہینگے محمد اپنے اصحاب کو

يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قتل کرتے ہیں ف مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ

ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے

زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

زبید سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مصیبت

مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

میں گالوں پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی باتیں ف نکالے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) نہیں ہے باب خزاعہ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحیی بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے ابو حصین

حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو

سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو

ابْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابن لحی بن قمعہ بن خندف خزاعہ والوں کا باپ تھا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ

زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے (قرآن شریف سورہ مائدہ اور انعام میں جو آیا ہے) بحیرہ وہ جانور جس کا دودھ بتوں کے نام پر

وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ

کوئی انسان اس کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا (یعنی سانڈ) اس پر کوئی بوجھ نہ

عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ

لادا جاتا اور کہا سعید نے کہا ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ

لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بَابُ جَهْلِ

اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی ف باب عرب کی

گرین وہ جدہ گیا وہاں ان بتوں کو پایا جو حضرت نوح کے زمانہ میں پوجے جاتے تھے یعنی ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر انکو اٹھا لایا مکہ میں ان کو پوجا

العرب حدثنا ابو النعمان حدثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر

جہالت کا بیان ف۱ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عن ابن عباس رض قال اذا سرك ان تعلم جهل العرب فاقرأ ما فوق الثلثين ومائة فی

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورۂ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے

سورة الانعام قد خسر الذين قتلوا اولادهم سفها بغير علم الى قوله قد ضلوا و

وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں

ما كانوا مهتدين باب من انتسب الى ابائه فی الاسلام والجاهلية وقال ابن

اس آیت تک ف۲ باب اپنی مسلمان یا کافر باپ داووں کی طرف نسبت دینا ف۳ اور ابن عمر

عمر وابو هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم ان الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن

اور ابو ہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عزت دار عزت دار کا بیٹا عزت دار کا پوتا عزت

الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحق بن ابراهيم خليل الله وقال البراء عن النبی

دار کا پروتا یوسف پیغمبر ہے جو یعقوب کے بیٹے اسحاق کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کے پروتے تھے ف۴ اور براء نے کہا انہوں نے آنحضرت

صلی الله عليه وسلم انا ابن عبد المطلب حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی

صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے

حدثنا الاعمش حدثنا عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال لما

کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب

نزلت وانذر عشيرتك الاقربين جعل النبی صلی الله عليه وسلم ينادی يا بنی

(سورہ شعراء کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا تو آپ پکارنے لگے بنی فہر

فهر يا بنی عدی لبطون قريش وقال لنا قبيصة اخبرنا سفيان عن حبيب بن

کے لوگو بنی عدی کے لوگو یہ سب قریش کے خاندان تھے امام بخاری نے کہا ہم سے ف۵ قبیصہ نے کہا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے

ابی ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك

حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعراء کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے

الاقربين جعل النبی صلی الله عليه وسلم يدعوهم قبائل قبائل حدثنا ابو

رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی ہم سے ابو الیمان

اليمان اخبرنا شعيب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رض ان النبی

نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی

صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف اشتروا انفسکم من اللہ یا بنی عبد المطلب

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کر کے) اللہ سے بچا لو عبد المطلب کے بیٹو تم اپنی

اشتروا انفسکم من اللہ یا ام الزبیر بن العوام عمۃ رسول اللہ یا فاطمۃ بنت محمد

جانوں کو اللہ سے بچا لو زبیر کی ماں میری پھوپھی فاطمہ رض میری بیٹی

اشتریا انفسکما من اللہ لا املک لکما من اللہ شیئا سلانی من مالی ما شئتما باب

تم دونوں بھی جانوں کو اللہ سے بچا لو میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو باب

قصۃ الحبش وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ارفدۃ حدثنا یحیی بن بکیر

حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حبشیوں کو یہ فرمانا اے بنی ارفدہ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان ابا بکر رض دخل علیہا

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رض ان کے پاس

وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ و

آئے اس وقت (انصار کی) دو چھوکریاں منا کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا

سلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ

کپڑا اوڑھے ہوئے تھے ابوبکر رض نے ان کو جھڑکا (ان کی آواز سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا فرمایا

فقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منی وقالت عائشۃ رض

ابوبکر ان دونوں کو گانے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منا کے دن تھے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں) اور حضرت عائشہ

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد

نے (اسی سند سے) کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی

فزجرھم عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدۃ یعنی من الامن

تھی حضرت عمر رض نے ان کو ڈانٹا (مسجد میں یہ کھیل کیسا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بے فکر ہو کر کھیلو

باب من احب ان لا یسب نسبہ حدثنی عثمن بن ابی شیبۃ حدثنا

باب اپنے باپ دادا کو برا کہوانا نہ چاہنا مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

عبدۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رض قالت استاذن حسان النبی صلی اللہ

عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم فی ھجاء المشرکین قال کیف بنسبی فقال حسان لاسلنک منھم کما

علیہ وسلم سے اجازت چاہی (کہ) مشرکوں کی ہجو کروں آپ نے فرمایا میں بھی تو ان ہی کے خاندان میں سے ہوں حسان نے کہا میں (اپنی شاعری

ہے اس کی سند ہماری شریعت میں کچھ نہیں ہے کسی صحابی یا تابعی سے ثابت ہے کہ اس نے مجلس سماع عبادت کے طور پر قائم کی ہو [illegible]

تسل الشعرة من العجين. وعن أبيه قال ذهبت أسب حسان عند عائشة

اس طرح نکال لونگا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کی ہے حضرت عائشہ رضہ کے سامنے حسان کو برا کہنے لگا

فقالت لا تسبه فإنه كان ينافح عن النبي صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في

انہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہو سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

أسماء رسول الله صلى الله عليه وسلم وقول الله تعالى محمد رسول الله والذين معه

ناموں کا بیان (سورۂ فتح میں ہے) محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ)

أشداء على الكفار وقوله من بعدي اسمه أحمد حدثني إبراهيم بن المنذر

کافروں پر سخت ہیں اور سورۂ صف میں ہے مجھ سے اس کا نام احمد ہوگا ابراہیم بن منذر نے بیان کیا

قال حدثني معن عن مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه

کہا مجھ کو معن نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی

الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب

یعنے مٹنے والا اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائیگا اور حاشر یعنے لوگ میرے بعد حشر کیے جائینگے اور عاقب یعنے خاتم النبیین میرے بعد دنیا میں کوئی

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ

هريرة رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تعجبون كيف يصرف الله

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالی قریش کی گالیاں

عني شتم قريش ولعنهم يشتمون مذمما ويلعنون مذمما وأنا محمد باب

لعنت مجھ پر کیونکر ٹال دیتا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں میں تو محمد ہوں باب

خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن سنان حدثنا سليم حدثنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم نے کہا ہم سے

سعيد بن ميناء عن جابر بن عبد الله رضه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مثلي

سعید بن میناء نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور

ومثل الأنبياء كرجل بنى دارا فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس

دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں

يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة حدثنا قتيبة بن سعيد

جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی (تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا) ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان

کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا

بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به

اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں پھرتے اس

ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم

تعجب کرتے ہیں (ایسا آراستہ گھر) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو وہ اینٹ میں ہوں میں خاتم النبیین ہوں

النبيين حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

عن عروة بن الزبير عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم توفي وهو

انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر

ابن ثلث وستين وقال ابن شهاب واخبرني سعيد بن المسيب مثله باب

تریسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا ف باب

كنية النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

حميد عن انس رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل يا

حمید سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا

ابا القاسم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي

ابو القاسم آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو ف

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا شعبة عن منصور عن سالم عن جابر رض عن النبي

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر رض سے آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي حدثنا علي بن عبد الله

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو پر میری کنیت مت رکھو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حدثنا سفين عن ايوب عن ابن سيرين قال سمعت ابا هريرة يقول قال ابو القسم
کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا کہا ابو القاسم

صلى الله عليه وسلم سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي باب حدثني اسحق
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر تو نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو باب مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا

اخبرنا الفضل بن موسى عن الجعيد بن عبد الرحمن رايت السائب بن يزيد ابن
کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے جعید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید کو دیکھا

اربع وتسعين جلدا معتدلا فقال قد علمت ما متعت به سمعي وبصري الا
چورانوے برس کی عمر لیکن اچھے خاصے ٹھانٹے مضبوط وہ کہنے لگے میں جانتا ہوں میرے جو اس کان آنکھ سب اب تک کام دیتے رہے

بدعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خالتي ذهبت بي اليه فقالت يا
یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ

رسول الله ان ابن اختي شاك فادع الله قال فدعا لي باب خاتم النبوة
اس بچے کے لیے دعا فرمایئے یہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تھی)

حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا حاتم عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت
ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے جعید بن عبد الرحمن سے کہا میں نے سائب بن یزید کو

السائب بن يزيد قال ذهبت بي خالتي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
سنا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی کہنے لگی

يا رسول الله ان ابن اختي وقع فمسح راسي ودعا لي بالبركة وتوضا فشربت
یارسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا دی آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے

من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت الى الخاتم بين كتفيه قال ابن عبيد
وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی محمد بن عبید اللہ نے کہا

الله الحجلة من حجل الفرس الذي بين عينيه قال ابراهيم بن حمزة مثل زر
حدیث میں جو حجلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے حجل سے نکلا ہے حجل کہتے ہیں اس سفیدی کو جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے ابراہیم

الحجلة باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو عاصم عن عمر بن
باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید بن

سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحرث قال صلى ابو بكر
ابی حسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا ابوبکر رضہ نے عصر کی نماز

العصر ثم خرج یمشی فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ علی عاتقہ وقال

نماز کی پھر پیادہ باہر تشریف لے گئے راستہ میں امام حسن علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور

بابی شبیہ بالنبی لا شبیہ بعلی وعلی یضحک حدثنا احمد بن یونس حدثنا

کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو بالکل آنحضرت صلعم کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں حضرت علی یہ سنکر ہنس رہے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم

زھیر حدثنا اسمعیل عن ابی جحیفۃ رض قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان

سے زہیر نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے انہوں نے ابوجحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا امام حسن ع آپ کے

الحسن یشبھہ حدثنا عمرو بن علی حدثنا ابن فضیل حدثنا اسمعیل بن

مشابہ تھے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے

ابی خالد قال سمعت ابا جحیفۃ رض قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الحسن

کہا میں نے ابوجحیفہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسن رض

ابن علی علیھما السلام یشبھہ قلت لابی جحیفۃ صفہ لی قال کان ابیض قد

آپ سے مشابہ تھے اسمعیل نے کہا میں نے ابوجحیفہ سے کہا بھلا آنحضرت صلعم کی صورت بیان کرو انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کھچڑی

شمط وامر لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلث عشرۃ قلوصا قال فقبض النبی صلی اللہ علیہ

ہو گئے تھے (کچھ سیاہ کچھ سفید) اور آپ نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کے لیے حکم فرمایا لیکن یہ اونٹ ابھی ہم نے نہیں لیے تھے کہ آپ

قبل ان نقبضھا حدثنا عبد اللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن

کی وفات ہو گئی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے

وھب ابی جحیفۃ السوائی قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورایت بیاضا من تحت

وہب بن عبداللہ ابوجحیفہ سوائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے ہونٹ کے تلے

شفتہ السفلی العنفقۃ حدثنا عصام بن خالد حدثنا حریز بن عثمن انہ سال

یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے حریز بن عثمان نے انہوں نے عبداللہ

عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن بسر سے پوچھا جو صحابی تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا

کان شیخا قال کان فی عنفقتہ شعرات بیض حدثنی ابن بکیر قال حدثنی

آپ بوڑھے تھے انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث

اللیث عن خالد عن سعید بن ابی ھلال عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن قال سمعت

نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

انس بن مالکؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے

وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ

نہ ٹھگنے ف سفید رنگ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر بال والے (جیسے حبشی ہوتے ہیں) نہ بالکل سیدھے بال والے

رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ

آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ

عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا

میں رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال

مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے وجہ پوچھی (یا اس کا سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سرخ ہو گیا ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ سَمِعَهُ

کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے

يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد نہ

بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى

ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بالکل گندمی (زرد رنگ) نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے اللہ نے آپ کو چالیسویں

رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ

برس کے اخیر میں پیغمبری دی پھر دس برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں بعد اس کے اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اس

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو

وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ

انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو (خوبصورت) اور اخلاق میں بھی سب سے

خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

اچھے تھے نہ تو بہت لمبے تڑنگے (لمبے) نہ ٹھگنے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے

ف۱ بعضوں نے روایت کیا ہے ... (حاشیہ)

ابیاض

۳۱

قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ

قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انھوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں

فِي صُدْغَيْهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

پر دوسی ہی سفیدی آگئی تھی ف ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے براء بن عازب سے

عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ شَعَرُهُ

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (سینہ چوڑا) آپ کے بال

يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ

کانوں کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا (دھاری دار) پہنے دیکھا آپ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا یوسف بن اسحاق

أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ

نے اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انھوں نے ابو اسحاق سے

سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

انھوں نے کہا براء بن عازب سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ف بارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا انھوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمکدار)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيصَةِ

ف ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ میں (جو ایک شہر ہے جیحون پر) نہر

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حکم سے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو سخت گرمی میں

وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ

بطحا (میدان) کی طرف نکلے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے

يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ

سامنے برچھی گڑی تھی (جو آپ کے ساتھ رہتی سترہ کرنے کو) اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے انھوں نے ابو جحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس برچھی کے پار سے

وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ

لوگوں نے کیا کیا کھڑے ہو گئے اور آپ کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما

فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ حَدَّثَنَا

اپنے مونہہ پر رکھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا ف ہم سے

عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے

سالی سمنہ اپنا دیدیا وہ عورت جب اس کو لگاتی تو سارے مدینہ والے مشک کی سی خوشبو پاتے اس کے گھر کا نام بیت المطیبین پڑ گیا یہ ابو یعلیٰ اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ

بیان کیا انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت

فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

ہی سخی رہتے جب جبرئیل ع آپ سے ملا کرتے وہ رمضان کی ہر رات کو آپ سے ملتے

مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ

اور قرآن کا آپ سے دور کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے دنوں میں) لوگوں کو بھلائی پہونچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ

الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سخی ہوتے ہم سے یحیی بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو

ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا

ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس

مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى

گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں آپ نے فرمایا عائشہ رض تو نے مدلجی کی بات سنی ف۱ اس نے زید اور اسامہ (ان کے بیٹے) کو دیکھ

أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں ف۲ ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا

قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ

میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کو سلام کیا آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا اور جب آپ کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمکتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے ف۳ اور ہم آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ

مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدم ع سے لیکر) برابر آدمیوں کے

قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا ف ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان

ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ

انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکا دیتے انہیں لٹکا چھوڑتے (اور یہود و نصاریٰ کی رسم میں) اور مشرک

يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لوگ مانگ نکالا کرتے اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ

تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

لگے ف۲ ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل

وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد زبان نہ تھے

فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا حَدَّثَنَا عَبْدُ

نہ بد زبان بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی سے پیش آئیں نرمی سے بات کریں) ہم سے عبد اللہ بن

اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ

یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ

كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا

نہ ہوا اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کبھی اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا ف۳ ہاں

أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ

جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے

عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا میں نے کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا

وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحٍ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور نہ مین نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی

سَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی عتبہ سے اُنہوں نے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي

ابو سعید خدری رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کنواری ابھی پردے میں رہتی ہے

خِدْرِهَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ

ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر

وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

کہ آپ جب کسی بات کو بُرا سمجھتے تو آپ کے چہرے پر معلوم ہو جاتا ف مجھ سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ

اُنہوں نے ابو حازم سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا ف اگر آپ کا دل

اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ

چاہتا تو اُس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (پر بُرائی نہ کرتے) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے اُنہوں نے جعفر بن ربیعہ سے

ابْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ اسدی سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ

علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے ابن بکیر نے

حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

بکر سے یہ روایت کی اُس میں یوں ہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی ف ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رض حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے سعید نے اُنہوں نے قتادہ سے کہ انس رض نے اُن سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا

كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى

میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقا میں اُس میں اتنے ہاتھ اُٹھاتے کہ آپ کی بغلوں

يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا

کی سفیدی دکھلائی دیتی ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے

مالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ

مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى

پہونچ گیا اس وقت آپ ابطح میں (محصب میں) ایک ڈیرے میں ٹھیرے ہوئے تھے اتنے میں بلال ڈیرے کے باہر نکلے سخت گرمی کے وقت دوپہر کو

بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ

اور نماز کے لیے اذان دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لیکر باہر گئے لوگ اس پر

النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گرے ہر ایک لینے لگا پھر اندر آئے اور برچھی نکالی اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی

وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ

چمک دیکھ رہا ہوں برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی

رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا

دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے اور برچھی کے اس پار گدھے عورتیں جا رہی تھیں مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹھیر ٹھیر کر باتیں

يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کرتے کوئی گننے والا چاہتا تو اخیر تک ان کو گن لیتا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے

أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ

انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلاں (ابوہریرہ رض) پر تعجب

فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ

نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے پر آن بیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سنانے میں

وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ

نفل نماز پڑھ رہی تھی ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلدیا اگر وہ ٹھیرتا میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ

صلے اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ

کی آنکھیں (ظاہر میں) سوتی تھیں دل غافل نہیں ہوتا تھا اس کو سعید بن میناء نے جابر رض سے

کا حافظہ بہت اچھا نہ تھا ان کو حدیثیں ایسی یاد نہیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کردیں ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ف ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ

انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں (تہجد یا تراویح کی) نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینے میں رمضان

وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ

کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (انہی کو تہجد کہو یا تراویح) پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا حال کچھ مت

وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا فَقُلْتُ

پوچھو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے میں نے عرض

يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ

کیا یا رسول اللہ آپ کبھی وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ف۲ ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے

قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے

مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهُ

سنا وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ سعادت وحی

ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ

سے پہلے گذری آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (آپ اس وقت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب کے بیچ میں سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا

فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى

دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے تیسرے نے کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو اس رات کو تو اتنا ہی ہو کر رہ گیا

جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ

پھر آپ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں

وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ

دل نہیں سوتا تھا بیدار رہتا تھا اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا غرض جبرئیل نے آپ کو اپنے ساتھ لیا

ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ حَدَّثَنَا

پھر آسمان پر چڑھا لے گئے ف۳ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کے بیان میں ہم سے

أبو الوليد حدثنا سلم بن زرير سمعت أبا رجاء قال حدثنا عمران بن حصين أنهم

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا ہم سے عمران بن حصین رضی نے بیان کیا وہ

كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم في مسير فأدلجوا ليلتهم حتى إذا كان وجه

ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے جب صبح کے قریب ہوئے اتر پڑے تو ان کی آنکھ لگ گئی

الصبح عرسوا فغلبتهم أعينهم حتى ارتفعت الشمس فكان أول من استيقظ من

تھی سورج بلند ہوئے تک سوتے رہے پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ

منامه أبو بكر وكان لا يوقظ رسول الله صلى الله عليه من منامه حتى يستيقظ فاستيقظ عمر

ابوبکر صدیق تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ قاعدہ تھا آپ کو کوئی نیند سے نہ جگاتا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں ابوبکر کے بعد

فقعد أبو بكر عند رأسه فجعل يكبر ويرفع صوته حتى استيقظ النبي صلى الله عليه

عمر جاگے اور ابوبکر رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھ کر زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اٹھے اور وہاں سے کوچ کا حکم دیا

وسلم فنزل وصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف

پھر اتر کے صبح کی نماز پڑھائی ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے

قال يا فلان ما يمنعك أن تصلي معنا قال أصابتني جنابة فأمره أن يتيمم بالصعيد

تو اس کو پوچھا ارے تجھے کیا ہوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے اس کو حکم دیا تیمم کرے (اس نے تیمم کیا)

ثم صلى وجعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركوب بين يديه وقد

پھر نماز پڑھ لی عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا ہم کو

عطشنا عطشا شديدا فبينما نحن نسير إذا نحن بامرأة سادلة رجليها بين

بہت شدت سے پیاس لگی تھی ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو پکھالیں (اونٹ پر) لادے اُن پر پاؤں لٹکائے جا رہی ہے

مزادتين فقلنا لها أين الماء فقالت إنه لا ماء فقلنا كم بين أهلك وبين الماء

ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنی دور ہے اس نے

قالت يوم وليلة فقلنا انطلقي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وما رسول

کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہم نے اس سے کہا اللہ کے رسول پاس چل اس نے کہا اللہ کے رسول کیا معنے عمران

الله فلم نملكها من أمرها حتى استقبلنا بها النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته

کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اس کو آگے آگے لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اس نے آپ سے بھی

بمثل الذي حدثتنا غير أنها حدثته أنها مؤتمة فأمر بمزادتيها فمسح في العزلاوين

وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی آپ سے اتنا اور کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنے وہ صاحب الرحم ہوں) خیر آپ نے حکم دیا اس کی دونوں پکھالیں لیکر آئے آپ نے ان کے

فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ

پھر ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے خوب چھک کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا　فقط اونٹوں کو نہیں

لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ

پلایا ف۱ اس پر بھی وہ دونوں پکھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی (ان کے منہ سے) ٹپک رہا تھا ف۲ اس کے بعد آپ نے (لوگوں سے) فرمایا تمہارے پاس

الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى

روٹی کے ٹکڑے کھجور اٹھا کر سب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی یا تو وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا (حقیقت میں) پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر

اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے قوم والوں کو اس کے سبب سے ہدایت دی وہ بھی مسلمان ہو گئی اس کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا　کہا ہم سے

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ

ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آپ زوراء میں تھے (جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف

وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ

رکھتے تھے وہاں پانی کا ایک برتن آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ سے پھوٹنے لگا سب لوگوں نے وضو کر لیا

قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

قتادہ نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے انس نے کہا تین سو ہوں گے یا تین سو کے قریب　ہم سے　عبداللہ بن مسلمہ نے بیان

ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ

کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے　انہوں نے انس بن مالک رض سے　انہوں نے　کہا

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَوٰةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا　عصر کی نماز کا وقت آن پہونچا تھا　لوگ وضو کا پانی ڈھونڈ رہے تھے

فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا　آپ نے　اپنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ

ہاتھ پانی کے برتن میں رکھ دیا　اور لوگوں کو حکم دیا　اس میں سے وضو شروع کرو　سب لوگوں نے　آخری آدمی تک نے

تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بھی وضو کر لیا　میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے تلے سے پھوٹ رہا تھا　ہم سے　عبدالرحمٰن　بن

ابْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ

مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حزم بن مہران نے بیان کیا کہا میں نے امام حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے انس [illegible] بیان کیا

ف۱ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا ۱۲ ف۲ حدیث میں تنص ہے بعض نسخوں میں تنض ہے بعضوں میں تنصب ہے [illegible]

باب علامات النبوۃ

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مخارجہ ومعہ ناس من اصحابہ فانطلقوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں نکلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے چلتے چلتے

یسیرون فحضرت الصلوۃ فلم یجدوا ماء یتوضؤن فانطلق رجل من القوم فجاء

نماز کا وقت آن پہونچا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کریں آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا ف۱ وہ تھوڑا سا پانی

بقدح من ماء یسیر فاخذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثم مد اصابعہ الاربع

ایک پیالے میں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لیا اور وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں اُس پیالے

علی القدح ثم قال قوموا فتوضؤا فتوضأ القوم حتی بلغوا فیما یریدون من

پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اُٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا جو اُن کا مطلب تھا یعنے وضو کرنا وہ پورا ہو گیا

الوضوء وکانوا سبعین او نحوہ حدثنا عبد اللہ بن منیر سمع یزید اخبرنا حمید

یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا اُنہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا ہمکو حمید نے خبر دی

عن انس رض قال حضرت الصلوۃ فقام من کان قریب الدار من المسجد یتوضأ وبقی قوم

اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے کہا نماز کا وقت آن پہونچا جن لوگوں کا گھر مسجد (نبوی) سے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جا کر وضو کر آئے کچھ لوگ رہ گئے

فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فیہ ماء فوضع کفہ فصغر المخضب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پتھر کا ایک کونڈا لائے جس میں پانی تھا آپ نے اپنی ہتیلی اُس کے اندر رکھی کونڈا چھوٹا تھا آپ ہتیلی

ان یبسط فیہ کفہ فضم اصابعہ فوضعہا فی المخضب فتوضأ القوم کلہم جمیعا

اُس میں پھیلا نہ سکے آخر آپ نے انگلیاں ملا کر ہتیلی کونڈے میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا

قلت کم کانوا قال ثمانون رجلا حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا عبد العزیز بن

حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ کتنے آدمی تھے ف۲ اُنہوں نے کہا اسی آدمی تھے ف۳ ہم کو موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم

مسلم حدثنا حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ رض قال عطش

نے کہا ہم سے حصین نے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنہوں نے کہا حدیبیہ کے دن

الناس یوم الحدیبیۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ فجہش

لوگ پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا لوگ اُسی کی طرف لپکے

الناس نحوہ فقال ما لکم قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بین یدیک

اپیاس کے مارے کیا کرتے آپ نے پوچھا ہے کیا اُنہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو بس یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے

فوضع یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یثور بین اصابعہ کامثال العیون فشربنا

رکھا ہے آپ نے اپنا ہاتھ اُس لوٹے میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشموں کی طرح اُبلنے لگا ہم نے پیا بھی

ف۱ [illegible]

ف۲ [illegible]

ف۳ علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب ان میں جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لئے تکلف کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً حَدَّثَنَا

اور وضو بھی کیا سالم نے کہا میں نے جابر رضہ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہم تو پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ ہوتے تو بھی یہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا

مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

مالک بن اسمعیل سے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ

أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ

چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام تھا ہم نے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ

علیہ وسلم کنوئیں کے منڈیر پہ بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کلی کی وہ کلی اسی کنوئیں میں ڈال دی تھوڑی دیر میں گذری تھی

ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

کہ کنوئیں میں پانی پانی ہو گیا ہم نے خوب چھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے یا (پانی پیکر) الٹے ف۲ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ قَالَ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ نے

أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ

ام سلیم (میری والدہ) سے کہا میں نے آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز میں ناتوانی پائی میں سمجھتا ہوں آپ

فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ

بھوکے ہیں تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا ہے اور جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی

خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

نکالی اس میں وہ روٹیاں لپیٹ کر دبا کر میرے ہاتھ میں دیدیں ف۳ تھوڑی اوڑھنی میرے بدن پہ باندھ دی ف۴ پھر مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا

قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ

میں جو گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچکر

عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ

(خاموش) کھڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا کچھ کھانا دیکر

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ

عرض کیا جی یہ سنتے ہی آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو آپ تشریف لے چلے میں آپ سے

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ

آگے ہی (لپک کر) ابو طلحہ کے پاس پہونچا ان سے کہدیا کہ آنحضرت آ رہے ہیں بہت آدمیوں کو لیے ہوئے آ رہے ہیں) ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُہُمْ فَقَالَتِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

لوگوں کو لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو ان کو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور رسول اس کام کی مصلحت خوب

اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

جانتے ہیں ہم کیوں فکر کریں خیر ابو طلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ

ساتھ ہی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم

سُلَیْمٍ مَا عِنْدَکِ فَاَتَتْ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ

تیرے پاس جو کچھ (کھانا) ہے وہ لے آ ام سلیم وہی روٹیاں لیکر آئیں آپ نے فرمایا ان کو چورا کر ڈالو

وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا

ام سلیم نے کپی نچوڑ کر اس میں سے کچھ گھی نکالا وہی سالن ہوا پھر آپ نے جو کچھ دعا کرنی تھی وہ دعا کی

شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَہُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا

ف۱ اور ابو طلحہ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہوا باہر چلے گئے پھر

ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَہُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ

آپ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے اُن کو بھی بلایا وہ بھی آئے کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا آپ اور دس آدمیوں کو بلا لے

فَاَذِنَ لَہُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّہُمْ وَ

ابو طلحہ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دیے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا انہوں نے بلایا غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھا لیا

شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ

اور پیٹ بھر کر سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے ف۲ مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد

اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

زبیری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے

قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَہَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

انہوں نے کہا ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم اُن سے ڈرتے ہو ف۳ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِیْہِ مَآءٌ

کے ساتھ تھے پانی کی کمی ہوئی آنحضرت نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اس کو لیکر آؤ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا

قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّہُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَلَقَدْ

آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو برکت خدا کی طرف سے ہے عبد اللہ نے کہا

ف۳ ... بخاری کی بعضی نشانیاں تخویف کی ہوتی ہیں جیسے کسوف وغیرہ اور بعضی نشانیاں جیسے کھانا پینا میں برکت یہ عنایت اور فضل ہیں

رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ

میں نے خود دیکھا آپ کی انگلیوں میں سے پانی (فوارے کی طرح) پھوٹ رہا تھا اور بھلا (آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں) کھانے وقت کھانے

تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ

کی تسبیح سنتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے کہا

حَدَّثَنِي جَابِرٌ رض أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

مجھ سے جابر رض نے انہوں نے کہا میرے والد (عبداللہ بن عمرو بن حرام) شہید ہوگئے وہ قرضدار تھے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے کہا

إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ

میرے باپ نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائداد (ادا کرنے کو) نہیں ہے وہی کھجور ہے جو ان کے درختوں پر ہو اور کئی سال کی کھجور بھی ان کے قرضہ

مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ

کو کافی نہ ہوگی آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیے آپ کو دیکھ کر قرضخواہ لوگ مجھ کو برا بھلا نہ کہیں گے (فرمایا اچھا) آپ تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے ایک ڈھیر کے گرد پھر

فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھرا (پھر) اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا لو کھجور نکالو سب کا قرض ادا ہو گیا اور جتنی کھجور قرضخواہوں کو دی گئی اتنی ہی اور بچ بھی رہی

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ (سلیمان) سے کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے ان سے

عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ صفہ والے (مسجد نبوی کے سایہ بان والے) محتاج (بیچارے) لوگ تھے ایک بار آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ

یوں فرمایا دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لیجائے (اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار

عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ

آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی لیجائے یا (دو آدمی) پانچواں اور چھٹا یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کو شک ہے) خیر ابوبکر رض تین آدمی اپنے ساتھ (لائے)

بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهُوَ أَنَا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے ابوبکر تین آدمی لائے اور گھر میں میں تھا میرے

وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ

ماں باپ ابوعثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبدالرحمن نے یہ کہا اور میری جورو اور خادم جو میرے اور ابوبکر کے دونوں گھروں میں کام کرتا تھا

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ

اور ایسا ہوا ابوبکر نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشا کی نماز تک وہیں ٹھہرے رہے عشا پڑھ کر (ان تین آدمیوں کو ساتھ لیے ہوئے)

فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَآءَ

گھر چلے آئے اور مہمانوں کو گھر پر چھوڑ کر) اتنی دیر گھر پر ٹھیرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے پھر رات گئی جتنی

اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ اَوْ ضَیْفِکَ قَالَ اَوَعَشَّیْتِہِمْ قَالَتْ

اللہ کو منظور تھی اُن کی بی بی ام رومان نے کہا تم کہاں چل گئے تھے تمہارے مہمان بیٹھے ہیں ابو بکر نے کہا تم نے اُن کو کھانا دیا وہ ان کو کہا

اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عَرَضُوْا عَلَیْہِمْ فَغَلَبُوْہُمْ فَذَہَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ

کھانا اُن کے سامنے رکھا گیا پر انہوں نے نہیں کھایا کہنے لگے ابو بکر آئیں گے تو ہم کھائیں گے آخر مجبور ہو گئے عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں ڈر کے چھپ گیا ابو بکر نے کہا او بے وقوف

فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ کُلُوْا وَقَالَ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا قَالَ وَاَیْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَۃِ

بہت برا بھلا کہا کاٹ کو سا اور مہمانوں سے کہنے لگے چلو اب تو کھاؤ اور خود قسم کھالی میں کبھی نہیں کھانے کا عبدالرحمٰن نے کہا ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے نیچے

اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ مِنْہَا حَتّٰی شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ اَبُوْبَکْرٍ

سے کھانا اور بڑھ جاتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا ابو بکر نے دیکھا

فَاِذَا شَیْءٌ اَوْ اَکْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ لَہِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ

تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا بنی فراس کی بہن (یہ ہے کیا معاملہ) انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم میری پیاری آنکھوں کی کھانا تو

مِمَّا قَبْلُ بِثَلٰثِ مَرَّاتٍ فَاَکَلَ مِنْہَا اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ الشَّیْطَانُ یَعْنِیْ یَمِیْنَہٗ ثُمَّ

جتنا پہلے تھا اب اس سے تگنا ہو گیا ہے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے کھایا اور کہنے لگے میں نے جو قسم کھالی تھی (کہ کھانا کبھی نہیں کھاؤں گا) شیطان کا اغوا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ

اَکَلَ مِنْہَا لُقْمَۃً ثُمَّ حَمَلَہَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ وَکَانَ بَیْنَنَا

نے ایک لقمہ اس میں سے کھایا پھر وہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے صبح تک وہاں رکھا رہا ہم مسلمانوں اور دوسرے کافروں کی ایک

وَبَیْنَ قَوْمٍ عَہْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِنْہُمْ اُنَاسٌ

قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گذر گئی (ان سے لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی) پھر ہم بارہ ٹکڑیاں ہو گئے ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے

اللّٰہُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ غَیْرَ اَنَّہٗ بَعَثَ مَعَہُمْ قَالَ اَکَلُوْا مِنْہَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ

خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیبوں کو لشکر والوں کے ساتھ بھیجا حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں سے کھایا یا عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ یُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے بھی روایت کیا انہوں نے ثابت سے

اَنَسٍ قَالَ اَصَابَ اَہْلَ الْمَدِیْنَۃِ قَحْطٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا

فَبَیْنَا ہُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ جُمُعَۃٍ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکَتِ الْکُرَاعُ

آپ جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) [illegible] مر گئے

هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ

بکریاں بھی ... سو آپ اللہ سے دعا فرمایئے وہ ہم پر پانی بھیجے آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کیے دعا فرمائی انس رضہ نے کہا اُس وقت آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا

فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ

ابر کا نام ... ہوا چلنے لگی اُس نے ابر کو اُٹھایا اکٹھا کیا پھر وہ ابر کھل گیا اور آسمان گویا اپنے دہانے کھول دیے ہم مسجد سے نکلے تو پانی میں رہ کر

حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ

گھروں تک پہنچے یہ حال ہوا پھر اُس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا اور کوئی کھڑا ہوا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا فرمایئے پانی موقوف کرے آپ مسکرائے پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا

فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

انس نے کہا میں نے دیکھا اسی وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے اردگرد سہرے کی طرح ہو گیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو

کہا ہم سے ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے کہا ہم سے ابو حفص عمر بن علاء نے جو ابی عمرو بن علاء کا بھائی

ابْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

تھا کہا میں نے نافع سے سنا انہوں نے ابن عمر رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیکا دیکر

إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ

خطبہ سنایا کرتے جب منبر بنا تو آپ اُس پر چلے گئے لکڑی زار زار آواز سے رونا شروع کیا ف۲ آخر آنحضرت ص اُس لکڑی کے پاس آئے اس پر ہاتھ

عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ

عبد الحمید نے ف اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہمکو معاذ بن علاء نے انہوں نے نافع سے اور ابو عاصم نے

أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو میمون ف ابن ابی رواد سے روایت کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی ڈالی سے ٹیکا دیکر کھڑے ہوا کرتے (خطبہ سناتے) انصار کی ایک

مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ

عورت یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو منبر نہ بنوا دیں آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی پھر انہوں نے منبر طیار

مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ

کردیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح پھوٹ کر رونا شروع کیا جیسے بچہ چلا کر روتا ہے آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي

صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر آئے اور اس درخت کو سینے سے لگا لیا تب وہ اس بچہ کی طرح بار بار دونے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے

عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ

فرمایا یہ حیثیت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اس کا ذکر سنا کرتا تھا ۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی (عبد الحمید) نے انھوں نے

ابْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

سلیمان بن بلال سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک سے

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ

انھوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں مسجد کی چھت پر کھجور کی ڈالیاں پڑی تھیں آپ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ

جب خطبہ سناتے تو ان ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پر ٹیکا دیتے جب آپ کے لیے منبر طیار کیا گیا اور آپ اس پر بیٹھے

عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تو ہم نے اس ڈالی میں سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی (درد زہ کی شدت سے) چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

لائے اپنا ہاتھ اس پر رکھا وہ چپ ہو گئی ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے

عَنْ شُعْبَةَ ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ

انھوں نے شعبہ سے دوسری سند اور مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے اعمش سے کہا میں نے

أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ

ابو وائل سے سنا وہ حذیفہ سے روایت کرتے تھے حضرت عمرؓ نے (صحابہ سے) کہا تم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ اور فساد کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ

باب میں کس کو یاد ہے حذیفہؓ نے کہا مجھ کو جیسے آنحضرت صلعم نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا بیان

لَجَرِيءٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ

کرو تم حدیث بیان کرنے میں اچھے بہادر معلوم ہوتے ہو حذیفہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو جو فتنہ (۲) اس کے گھر والوں مال

تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهِ

نماز روزہ اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا ان سب باتوں سے (اس فتنہ کا) کفارہ ہو جاتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فساد کو

وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا

بلکہ وہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئیگا (سب لوگ اس میں مبتلا ہو جائینگے) حذیفہ نے کہا امیر المومنین تم کو اس کا کیا ڈر ہے تمہارے اور اس کے درمیان

مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا

ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حذیفہ نے کہا توڑا جائیگا حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو اس کا بند ہونا مشکل ہے

عَلِمَ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ

دروازہ سمجھتے تھے انہوں نے کہا ہاں جیسے اس کا یقین تھا آج کے بعد کل کا دن آئیگا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اٹکل پچو بات نہ تھی

فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ حَدَّثَنَا

ابو وائل کہتے ہیں ہم حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے (دروازہ کیا ہے) ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتَّى

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو جو بال کے جوتے پہنتے ہونگے (یا انکے بال لمبے ہونگے) اور جب تک

تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ

ترکوں سے نہ لڑو جنکی آنکھیں چھوٹی منہ سرخ ناکیں چپٹی ہونگی ان کے چہرے جیسے تہ بہ تہ ڈھالیں (گول تھوبڑے)

الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَ

اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (ناپسند کرے) یہاں تک کہ اس میں پھنس جائے

النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ

اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں بھی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئیگا تم میں کوئی

زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ حَدَّثَنِي

اپنے سارے گھر بار مال دولت سے بڑھکر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کریگا ف مجھ سے

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

یحیی ابن موسیٰ یا ابن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ

نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک تم خوز اور کرمان والوں یعنی عجمیوں (ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ

فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ

ناکیں پھیلی آنکھیں چھوٹی ہونگی ان کے منہ گویا ہیں تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں یحییٰ کے سوا اس حدیث کو

عُمَرُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ
اور ورایحیی بن عبدالرزاق سے روایت کیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اسمعیل نے کہا

أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مجھکو قیس نے خبر دی کہا ہم ابوہریرہ رض کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت

ثَلٰثَ سِنِيْنَ لَمْ أَكُنْ فِيْ سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلٰى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيْثَ مِنِّيْ فِيْهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھکو آپ کی حدیث یاد کرنے کی حرص رہی ویسی کبھی نہیں۔ میں نے آپ سے سنا آپ نے

وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ
ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑوگے جن کے جوتوں پر بال ہونگے ع ۵ وہ بازر لوگ ہیں

وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ
اور سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کرکے یوں کہا یہ بازر لوگ ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے

حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُوْنَ
آپ فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑوگے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور ایسے لوگوں سے

قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
جن کے منہ تہ بر تہ ڈھالوں کی طرح ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
زہری سے کہا مجھکو سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ
آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑینگے تم ان پر غالب ہوگے (پھر قیامت کے قریب) یہ حال ہوگا کہ پتھر بات کریگا کہیگا

يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ
مسلمان ادھر آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر ڈال ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے

عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ
انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے

زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ
مسلمان جہاد کرینگے ان سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہینگے ہاں ہے

۴۸

فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ

پھر آنکی برکت سے انکی فتح ہوگی آخر ایک بعد ایسا زمانہ آئیگا (وہ جہاد کرینگے) ان سے پوچھینگے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر صاحب کے صحابی کی صحبت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا

رہا ہو (تابعی ہو) وہ لوگ کہینگے ہاں ہے پھر اسکی برکت سے انکی فتح ہوگی مجھ سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو

إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

اسرائیل نے کہا ہم کو سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ سے انھوں نے عدی بن حاتم سے انھوں نے کہا

بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ

ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا (نام نامعلوم)

فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا

اس نے راہ کی بے امنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن میں نے اس کا نام سنا ہے

قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ

آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لیگا ایک اکیلی عورت ہودج میں (اونٹ پر) بیٹھکر حیرہ سے چلیگی اور مکہ میں پہنچکر کعبہ کا طواف کریگی

لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ

اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ کے وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا اس وقت بنی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائینگے جنھوں نے شہروں

سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ

کو تباہ کر دیا (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے) آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لیگا تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانے فتح کروگے میں نے عرض کیا کسریٰ کون ہرمز کا بیٹا

قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ

آپ نے فرمایا ہاں ہرمز کا بیٹا (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لیگا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی (زکوٰۃ) نکالیگا

أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ

چاہیگا کوئی لے لے تو کوئی نہ لیگا (سب لوگ مالدار ہونگے) اور تم میں سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالی سے ملیگا

يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا

اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلا واسطہ باتیں کریگا) فرمائیگا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا

فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ

میری حکم سنا دیں گو وہ عرض کریگا بیشک تو نے بھیجا فرمائیگا کیا میں نے تجھ کو مال دولت نہیں دیا اور بہت نہیں دیا وہ عرض کریگا بیشک دیا پھر داہنی

عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ

طرف دیکھیگا تو دوزخ بائیں طرف دیکھیگا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئیگی اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف حافظ نے کہا حیرہ ان دنوں عرب کے بادشاہوں کا پایہ تخت تھا جو ایران کے ماتحت تھے (حاشیہ کا باقی متن ناخواندہ)

النبي صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشقة تمرة فمن لم يجد شقة تمرة

سے سنا آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی (اللہ کی راہ میں دیکر) اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے

فبكلمة طيبة قال عدي فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة

تو اچھی (میٹھی) بات کرکے ف عدی نے کہا آنحضرت صلعم نے جیسا فرمایا تھا تو میں نے دیکھ لیا اکیلی ایک عورت ہودج میں اونٹ پر بیٹھکر حیرے سے آتی ہے کعبہ کا

لا تخاف إلا الله وكنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم حياة لترون

اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں میں بھی شریک تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے اب اگر تم لوگ اور زندہ رہوگے تو یہ بات بھی دیکھ لوگے

ما قال النبي أبو القاسم صلى الله عليه وسلم يخرج ملء كفه حدثني عبد الله حدثنا

کہ آدمی مٹھی بھر سونا چاندی نکالیگا کوئی نہ لیگا ف ۲ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

أبو عاصم أخبرنا سعدان بن بشر حدثنا أبو مجاهد حدثنا محل بن خليفة سمعت

ابوعاصم نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے ابومجاہد نے بیان کیا کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے کہا میں نے

عديا كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم حدثني سعيد بن شرحبيل حدثنا الليث

عدی سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی (جو اوپر مذکور ہوئی) مجھ سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عن يزيد عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما فصلى

انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (مدینہ کے باہر) نکلے اور احد

على أهل أحد صلاته على الميت ثم انصرف إلى المنبر فقال إني فرطكم وأنا

کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا میں تم لوگوں کا (قیامت کے دن) پیش خیمہ ہونگا

شهيد عليكم إني والله لأنظر إلى حوضي الآن وإني قد أعطيت خزائن مفاتيح

اور میں تم پر گواہی دونگا قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنے حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ف

الأرض وإني والله ما أخاف بعدي أن تشركوا ولكن أخاف أن تنافسوا فيها

دلوائیں اور قسم خدا کی مجھکو تمہارے ڈر نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگو گے مگر مجھے یہ ڈر ہے کہیں دنیا میں پڑکر ایک دوسرے سے رشک اور حسد نہ کرنے لگو ف

حدثنا أبو نعيم حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة رض قال

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی سے انہوں نے کہا

أشرف النبي صلى الله عليه وسلم على أطم من الآطام فقال هل ترون ما أرى

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے فرمایا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں

إني أرى الفتن تقع خلال بيوتكم مواقع القطر حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

فساد اور فتنے تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں بارش کے قطروں کی طرح ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام
انہوں نے زہری کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے ام المومنین ام حبیبہ نے

حبيبة بنت ابي سفيان حدثتها عن زينب بنت جحش ان النبي صلى الله عليه و
انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلم دخل عليها فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من
گھبرائے ہوئے ان کے پاس پہونچے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے آن پہونچی جو نزدیک ہے

ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعه وبالتي تليها فقالت زينب فقلت
آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی آپ نے انگوٹھے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کرکے بتلایا ام المومنین زینب نے عرض کیا

يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث وعن الزهري حدثتني
یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے بھی ہم تباہ ہوجائینگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے اور اسی سند سے زہری سے روایت

هند بنت الحرث ان ام سلمة قالت استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال سبحان
ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا ام المومنین ام سلمہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا سبحان اللہ

الله ماذا انزل من الخزائن وماذا انزل من الفتن حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد
کیا کیا خزانے اترے (جو مسلمانوں کو ملینگے) اور کیا کیا فساد فتنے اترے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

العزيز بن ابي سلمة بن الماجشون عن عبد الرحمن بن ابي صعصعة عن ابيه عن
بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

ابي سعيد الخدري قال قال لي اني اراك تحب الغنم وتتخذها فاصلحها واصلح
ابو سعید خدری سے انہوں نے مجھ سے (یعنی ابو صعصعہ سے) کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چرانا (جنگل میں رہنا) بہت پسند ہے تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ

رعامها فاني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ياتي على الناس زمان تكون
ان کی ناکیں صاف اور پاک رکھ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا اس وقت سب مالوں

الغنم فيه خير مال المسلم يتبع بها شعف الجبال او سعف الجبال في مواقع
میں مسلمان کے لیے بہتر بکریاں ہونگی انکو لیکر پہاڑوں کی چوٹیوں میں بستی سے الگ اور بارش

القطر يفر بدينه من الفتن حدثنا عبد العزيز الاويسي حدثنا ابراهيم عن
بچاتا فتنوں سے بھاگتا پھریگا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم نے انہوں نے

صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة بن عبد الرحمن ان
صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

أبا هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها

ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے ہونگے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے

خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف

بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص ان کو دیکھنا چاہیگا

لها تستشرفه ومن وجد ملجأ أو معاذا فليعذ به وعن ابن شهاب حدثني أبو بكر

وہ ان میں جا پڑیگا وہ فتنے اس کو تباہ کر دینگے اور جو شخص ان فتنوں میں کہیں پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جا کر رہے ف اور اسی سند سے زہری سے

ابن عبد الرحمن بن الحارث عن عبد الرحمن بن مطيع بن الأسود عن نوفل بن

مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن مطیع بن اسود سے انہوں نے نوفل بن معاویہ

معوية مثل حديث أبي هريرة هذا إلا أن أبا بكر يزيد من الصلاة صلاة من

سے یہی حدیث نقل کی ابوبکر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (یعنے عصر کی نماز) جس کی

فاتته فكأنما وتر أهله وماله حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفين عن الأعمش

وہ نماز جاتی رہے گویا اس کے بال بچے مال اسباب سب لٹ گئے تباہ ہو گئے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی

عن زيد بن وهب عن ابن مسعود رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستكون أثرة

انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب

وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تأمرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم

تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہونگی جنکو تم برا سمجھوگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت میں آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تمہارے

وتسألون الله الذي لكم حدثني محمد بن عبد الرحيم حدثنا أبو معمر إسمعيل

اور اپنا حق اللہ سے مانگو ف مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعمر اسمعیل بن

ابن ابرهيم حدثنا أبو أسامة حدثنا شعبة عن أبي التياح عن أبي زرعة عن أبي

ابراہیم نے کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے

هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهلك الناس هذا الحي من قريش

ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنے بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کریگا

قالوا فما تأمرنا قال لو أن الناس اعتزلوهم قال محمود حدثنا أبو داود أخبرنا

صحابہ نے عرض کیا پھر آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں ف محمود بن غیلان نے کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان

شعبة عن أبي التياح سمعت أبا زرعة حدثنا أحمد بن محمد المكي حدثنا عمرو

کیا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا ف ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے

ابن يحيى بن سعيد الأموي عن جده قال كنت مع مروان وأبي هريرة فسمعت أبا

بن سعید اموی نے انہوں نے اپنے دادا (سعید) سے انہوں نے کہا میں مروان اور ابوہریرہ رضی کے ساتھ تھا میں نے ابوہریرہ رضی سے سنا

هريرة يقول سمعت الصادق المصدوق يقول هلاك أمتي على يدي غلمة من قريش

وہ کہتے تھے میں نے جناب صلعم سے سنا جو سچے تھے سچے کیے گئے تھے فرماتے تھے میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھ پر ہوگی

فقال مروان غلمة قال أبو هريرة إن شئت أن أسميهم بني فلان وبني فلان حدثنا

مروان نے کہا چھوکروں کے ہاتھ پر ابوہریرہ رضی نے کہا اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بھی بیان کردوں فلانے کے بیٹے فلانے کے بیٹے ف ۲ ہم سے

يحيى بن موسى حدثنا الوليد قال حدثني ابن جابر قال حدثني بسر بن عبيد الله الحضرمي

یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے

قال حدثني أبو إدريس الخولاني أنه سمع حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون

کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی نے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے سنا وہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني

اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں آپ سے بری باتوں کو (جو آپ کے بعد ہونے والی ہیں) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو میں ان میں پھنس جاؤں

فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہالت اور برائی میں تھے اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو بھیجکر یہ خیر و برکت ہمکو دی اب اس کے بعد کیا

الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت

برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا پھر اس کے بعد بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا (یعنے کچھ برائی ملی ہوئی خالص نیکی نہ ہوگی) میں نے

وما دخنه قال قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك

پوچھا دھواں کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہونگے جو میری طریق (حدیث) پر نہیں چلینگے انکی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری ف ۳ میں نے پوچھا پھر اس کے

الخير من شر قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها قلت يا

بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے بلاتے ہونگے جس نے انکی بات سنی انہوں نے اس کو دوزخ میں جھونک دیا میں نے

رسول الله صفهم لنا فقال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت فما تأمرني

عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال تو بیان فرمایئے آپ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں (یعنے مسلمان) ہونگے ہماری زبان بولینگے ف ۴ میں نے عرض کیا آپ مجھکو کیا

إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة

حکم دیتے ہیں اگر میں یہ زمانہ پاؤں آپ نے فرمایا تو مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہیو میں نے کہا اگر اس وقت جماعت یا امام نہ ہو

ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على

آپ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ ہو جا اگرچہ تو (جنگل) درخت کی جڑ چباتا رہے (اور کچھ تیرے پاس کھانے کو نہ ہو) اور مر جائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے (ان کی صحبت

ذِلِكَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ
مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسمعیل سے کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا

عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ تَعَلَّمَ اَصْحَابِیْ الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا
انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے (اور صحابیوں نے) تو آنحضرت سے بھلائی کی باتیں سیکھیں اور میں نے برائی کی باتیں (دریافت کیں) ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ
قیامت اس وقت تک نہیں قائم ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو ف مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ
نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے

النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنُ بَيْنَهُمَا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں

مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ
بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قریب تیس کے جھوٹے دجال ظاہر

قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
نہ ہولیں ہر ایک یہ کہیگا میں اللہ کا رسول ہوں ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ رض قَالَ
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہا ابوسعید خدری رض نے کہ ایک بار

بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ (حنین کی) لوٹ تقسیم کر رہے تھے استے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا

وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا
جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو (انصاف) آپ نے فرمایا ارے کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر (دنیا میں)

لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ
کون انصاف کریگا اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہوگئی ف حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے تو

لِّیْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ
اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے کچھ لوگ پیدا ہونگے ف تم میں کوئی اپنی نماز کو اُن کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا

وصیامه مع صیامهم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق

اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھیگا قرآن پڑھینگے مگر وہ حلق کے نیچے نہیں اترنے کا یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے زور دار تیر

السهم من الرمیة ینظر الی نصله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الی رصافه فما یوجد فیه

جانور سے پار ہو جاتا ہے اس کے پھال میں دیکھیے تو کچھ نہیں پٹھے میں دیکھیے تو کچھ نہیں

شیء ثم ینظر الی نضیه وهو قدحه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الی قذذه فلا یوجد فیه

بانس میں دیکھیے تو کچھ نہیں (نہ گوشت نہ خون) (امام بخاری نے کہا حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اس کے معنے تیر کی لکڑی یعنے بانس) پھر پروں میں دیکھیے تو

شیء قد سبق الفرث والدم آیتهم رجل اسود احدی عضدیه مثل ثدی المرأة او

کچھ نہیں وہ تو لید اور خون میں سے بھی آگے ساتھ نکل گیا ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص ان میں ہوگا سیاہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا

مثل البضعة تدردر ویخرجون علی حین فرقة من الناس قال ابو سعید فاشهد انی

گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا (ہلتا ہوگا) یہ لوگ اس وقت ظاہر ہونگے جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائیگی ابو سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں

سمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم واشهد ان علی بن ابی طالب

میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے ان لوگوں کو قتل

قاتلهم وانا معه فامر بذلك الرجل فالتمس فاتی به حتی نظرت الیه علی نعت النبی

کیا میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو ڈھونڈھو جس کا پتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا لوگوں نے ڈھونڈھا تو اسی صفت

صلی الله علیه وسلم الذی نعته حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن الاعمش عن

کا ایک شخص ان میں ملا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے

خیثمة عن سوید بن غفلة قال قال علی رض اذا حدثتکم عن رسول الله صلی الله

خیثمہ سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں

علیه وسلم فلان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیه واذا حدثتکم

تو یہ سمجھو کہ آسمان سے نیچے گر پڑنا مجھ کو اس سے آسان ہے کہ آنحضرت پر جھوٹ باندھوں اور جب میں اپنی طرف سے کوئی

فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

بات کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے دیکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

یأتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول

اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو چھوٹے دانت والے کم عقل (بے وقوف) ہونگے بات تو وہ کہینگے جو سارے جہان کی باتوں سے افضل

البریة یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة لا یجاوز ایمانهم حناجرهم

ہوگی (یعنی حدیث) لیکن اسلام سے اس طرح صاف نکل جائینگے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ان کا ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اترنے کا

فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

تو ان لوگوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو اُن کے مار ڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملیگا مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان

بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى

کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید نے اُنھون نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے اُنھون نے خباب بن ارت سے اُنھون نے کہا آنحضرت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ

صلے اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر تکیہ دیے کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے ہم نے آپ کرکافرون کی ایذادہی کا شکوہ کیا اور عرض کیا آپ ہمارے لیے اسکی

لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ

مدد کیون نہین مانگتے دعا کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے اُن کے لیے زمین مین گڑھا کھودا جاتا پھر گڑھے مین اُس کو گاڑ کر

بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ

آرہ لاتے وہ سر پر چلایا جاتا دو ٹکڑے کیے جاتے (پناہ بخدا) پھر بھی وہ اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور لوہے کی

بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ

کنگھیاں اُن کی ہڈیوں اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے خدا کی قسم

لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الذِّئْبَ

پروردگار اس دین کو ضرور پورا کریگا ایک شخص سوار ہو کر صنعا سے (جو یمن کا پایۂ تخت ہے) حضر موت تک چلا جائیگا اُس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہوگا یا ڈر ہوگا

عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا

تو بھیڑیے کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو ف۳ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم سے

ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عون نے کہا مجھکو موسیٰ بن انس نے خبر دی اُنھون نے انس بن مالک رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا

ثابت بن قیس کو ڈھونڈھا (وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص ف۴ نے کہا یا رسول اللہ مین اُنکی خبر لاتا ہون وہ گیا دیکھا تو ثابت اپنے گھر میں سر جھکائے

فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

(مغموم) بیٹھے ہین اُس نے پوچھا کیا حال ہے ثابت کہنے لگے برا حال ہے اُن کی عادت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ

باتین کیا کرتے ف۵ اُنھون نے کہا میرے اعمال مٹ گئے اور میں دوزخی ہو گیا یہ سنکر وہ شخص آنحضرت صلعم پاس آیا آپ سے عرض کیا

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ

موسیٰ بن انس کہتے ہین لوٹ کر گیا تو بڑی خوشخبری لیکر آپ نے اُس شخص سے فرمایا ثابت کے پاس جا

الله فقال له انك لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة حدثني محمد بن بشار

اور کہہ دو تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں سے ہے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ابي اسحق سمعت البراء بن عازب رض قرأ رجل الكهف

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا ایک شخص (اسید بن حضیر) سورہ کہف پڑھ رہا تھا

وفي الدار الدابة فجعلت تنفر فسلم فاذا ضبابة او سحابة غشيته فذكره للنبي صلى الله عليه

اور گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ بھڑکنے لگا ثابت نے (یا وہ خیال کیا) اُسکو سلامت رکھا دیکھتے ہیں کہ ابر ہے جو سارے گھر پر چھا گیا اُنہوں نے آنحضرت

وسلم فقال اقرأ فلان فانها السكينة نزلت للقرآن او تنزلت للقرآن حدثنا

صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اتری ف ہم سے

محمد بن يوسف حدثنا احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحراني حدثنا زهير بن

محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے

معوية حدثنا ابو اسحق سمعت البراء بن عازب يقول جاء ابو بكر رض الى ابي في

کہا ہم سے ابو اسحاق نے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکر رضا میرے مکان میں والد پاس آئے

منزله فاشترى منه رحلا فقال لعازب ابعث ابنك يحمله معي قال فحملته معه

اُن سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو پالان میرے ساتھ اُٹھا کر چلیں میں اُٹھا کر اُن کے ساتھ چلا

وخرج ابي ينتقد ثمنه فقال له ابي يا ابا بكر حدثني كيف صنعتما حين سريت مع رسول

اور والد اس کی قیمت کے روپیہ پرکھوانے نکلے والد نے اُن سے پوچھا ابو بکر تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار

الله صلى الله عليه وسلم قال نعم اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة وخلا

ثور سے) نکلکر چلے تھے (یعنی ہجرت کا قصہ) اُنہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن ٹھیک دوپہر جب ہوئی اور وقت رستہ

الطريق لا يمر فيه احد فرفعت لنا صخرة طويلة لها ظل لم تأت عليه الشمس فنزلنا

میں کوئی نہ تھا ایک چٹان لمبی ہم کو دکھلائی دی اس کے ایک طرف سایہ تھا ہم وہاں اتر پڑے

عنده وسويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا بيدي ينام عليه وبسطت فيه

اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی تاکہ آپ آرام فرمائیں اور پوستین بچھا دی

فروة وقلت نم يا رسول الله وانا انفض لك ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ذرا) آرام فرمایئے میں آپ کے گرد و پیش سب طرف نظر رکھونگا ف آپ سو رہے اور میں ادھر ادھر نگاہ ڈالنے کی نیت کر

فاذا انا براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد منها مثل الذي اردنا فقلت لمن انت

نکلا دیکھا ایک چرواہا اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی چٹان کی طرف آرہا ہے وہ بھی ہماری طرح اُس سایہ میں ٹھیرنا چاہتا تھا میں نے اُس سے پوچھا تو کس کا ہے

ف ثابت بن قیس بن شماس مشہور صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب ... بعضوں کی عادت ہوتی ہے بات کرنے میں بلند آواز سے ...

لِرَجُلٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ

تھی اس کا مالک مدینہ یا مکہ کے ایک شخص کا نام بتلایا میں نے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا تو دوہ کر

قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ

اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک بکری سنبھالی میں نے کہا تو اس کے تھن سے مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک کرنے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء کو دیکھا

يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي

وہ ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر بکری کے تھن جھاڑنا بتلاتے تھے دیکھنا اس طرح تھنوں کو صاف کیا خیر اس نے ایک کاٹھی کے پیالے میں تھوڑا دودھ دوہا میرے ساتھ

إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ

پانی کی چھاگل بھی تھی جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھا لایا تھا آپ اس سے سیراب ہوں یعنی پانی پیئیے اور وضو کرتے میں دودھ لیکر آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو جگانا برا جانا میں اس وقت تک ٹھیرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ پر تھوڑا پانی ڈالدیا وہ

عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ

نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا)

ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ

پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آگیا خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر

بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ

سوار ہم کو پکڑنے کے لیے آ رہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (اب ہم پکڑے گئے) دشمن آ پہنچا آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ

سراقہ پر بدعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا زہیر نے کہا مجھ کو شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی

زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ

تب سراقہ کہنے لگا میں جانتا ہوں تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کر کے مجھ کو چھڑاؤ میں یہ ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں نکلا

فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هُنَا

آپ نے دعا کی وہ اس بلا سے نجات پائی پھر سراقہ نے یہ شروع کیا جب کوئی کافر ملتا اس سے کہہ دیتا ادھر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں ادھر

فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اس کو پھیر دیتا سراقہ نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا کیا ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ابن مختار نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سلم دخل على أعرابي يعوده قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل على مريض

ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کی عیادت کو جاتے

يعوده قال لا بأس طهور إن شاء الله فقال له لا بأس طهور إن شاء الله قال قلت

تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دیگی آپ نے اس گنوار سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ وہ کہنے لگا آپ فرماتے ہیں

طهور كلا بل هي حمى تفور أو تثور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبي صلى الله

ہرگز ایسا نہیں ہے یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے پر جوش مار رہا ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لیجائے بغیر نہیں چھوڑیگا آپ نے فرمایا

عليه وسلم فنعم إذا حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز

اچھا تو ایسا ہی ہوگا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز نے

عن أنس قال كان رجل نصرانيا فأسلم وقرأ البقرة وآل عمران فكان يكتب للنبي

انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایک شخص نصرانی تھا وہ مسلمان ہو گیا اور سورۂ بقرہ اور آل عمران اس نے پڑھ لی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم فعاد نصرانيا فكان يقول ما يدري محمد إلا ما كتبت له فأماته

وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا تھا پھر وہ نصرانی ہو گیا اور کمبخت یہ کہنے لگا محمد کیا جانیں میں جو انکو لکھ دیتا وہی جانتے آخر مر گیا

الله فدفنوه فأصبح وقد لفظته الأرض فقالوا هذا فعل محمد وأصحابه لما هرب

لوگوں نے اس کو زمین میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اس کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمد اور انکے

منهم نبشوا عن صاحبنا فألقوه فحفروا له فأعمقوا فأصبح وقد لفظته الأرض فقالوا

اصحاب کا کام ہے جب اُن کو چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آنکر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر ڈالدی آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور

هذا فعل محمد وأصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم فألقوه فحفروا له و

ہونہ ہو یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے یہ اُن میں سے بھاگ کر چلا آیا اس لیے اس کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہانتک

أعمقوا له في الأرض ما استطاعوا فأصبح قد لفظته الأرض فعلموا أنه ليس من الناس

گہری کر سکے اس کو گاڑا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش باہر پڑی ہے جب اُن کو یقین ہو گیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب)

فألقوه حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال وأخبرني

اس کو یوں ہی چھوڑ دیا ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سعید بن مسیب

ابن المسيب عن أبي هريرة أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا هلك

نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہے

كسرى فلا كسرى بعده وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده والذي نفس محمد

وہ مر گیا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا اور اب جو قیصر (روم کا بادشاہ) ہے وہ مر گیا تو دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں

بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ

کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبدالملک

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ

بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا جہاں کسریٰ مرا پھر دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جہاں قیصر مرا پھر دوسرا کوئی قیصر

ذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

نہ ہوگا یہ بھی فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ

عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا مسیلمہ کذاب

الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ میں) آیا کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنا خلیفہ مجھ کو کر دیں

الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

تو میں ان کا تابعدار ہو جاتا ہوں اور اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لیکر آیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے (اس کو سمجھانے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ

کھجور کی ایک چھڑی تھی آپ مسیلمہ اور اس کے لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے

الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ

تو میں تجھ کو نہ دوں (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور پروردگار کی جو مرضی ہے اس کو تو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑ لیگا اللہ تجھ کو تباہ کریگا اور

لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَاَيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں سمجھتا ہوں خواب میں جو مجھ کو تیرے باب میں دکھلایا گیا تھا تو وہی ہے ابن عباسؓ نے کہا ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا

علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں مجھے فکر ہو گئی ف۲ پھر

فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ

خواب ہی میں مجھ کو بتلایا گیا ان پر پھونک مار۔ میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے (پیغمبر) میرے بعد نکلیں گے ف۳

فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ حَدَّثَنِيْ

ایک ان میں کا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا ف۴ مجھ سے

ف۲ ... اسود اور مسیلمہ دونوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسیلمہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں ...

محمد بن العلاء حدثنا حماد بن اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده

محمد بن علاء نے بیان کیا ہم سے حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا

ابي بردة عن ابي موسى اراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في المنام اني

ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے میں سمجھتا ہوں محمد بن علاء نے یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب میں

اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي

کیا دیکھتا ہوں کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسے ملک میں گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا پھر معلوم ہوا وہ یثرب (مدینہ

المدينة يثرب ورأيت في رؤياي هذه اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا

منورہ) ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار ہلائی وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی تو یہ

هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا

کی تعبیر وہ ہے جو احد کے جنگ میں مسلمان شہید ہوئے پھر دوسری بار جو ہلائی تو خاصی اچھی ہوگئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے

هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين ورأيت فيها بقرا والله خير

مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھا ہوگئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے

فاذا هم المؤمنون يوم احد واذا الخير ما جاء الله من الخير وثواب الصدق الذي

گایوں سے مراد مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی اور سچائی کا

اتانا الله بعد يوم بدر حدثنا ابو نعيم حدثنا زكرياء عن فراس عن عامر

بدلہ جو اللہ نے جنگ بدر کے بعد ہمکو عنایت فرمایا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے فراس سے انہوں نے عامر سے انہوں نے

عن مسروق عن عائشة رض قالت اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشي النبي

مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ چلتی ہوئی آئیں ان کی چال بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن

کی چال تھی آپ نے فرمایا بیٹی آؤ اچھی آئیں پھر ان کو اپنی داہنی

يمينه او عن شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت فقلت لها لم تبكين ثم اسر اليها

یا بائیں طرف بٹھلایا اور چپکے سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگیں میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو پھر آپ نے چپکے سے ایک

حديثا فضحكت فقلت ما رأيت كاليوم فرحا اقرب من حزن فسألتها عما قال

بات ان سے کہی تو وہ ہنس دیں میں نے (اپنے دل میں) کہا ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اتنا جلد آدمی رو کر اس کے بعد ہی ہنس دے میں نے ان سے پوچھا

فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قبض النبي صلى الله

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہوگئی اس وقت

عليه وسلم فسألتها فقالت أسر إلي أن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وإنه

بیان کیا انہوں نے کہا آپ نے مجھ سے چپکے سے یہ فرمایا تھا ہر سال جبرئیل ایک بار قرآن کا دور مجھ سے کیا کرتے تھے اس سال

عارضني العام مرتين ولا أراه إلا حضر أجلي وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي فبكيت

دو بار کیا میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی اور تم میرے سب گھر والوں میں مجھ سے پہلے ملو گی یہ سنکر میں رو دی

فقال أما ترضين أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة أو نساء المؤمنين فضحكت

پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ ساری بہشت کی عورتوں کی تم سردار ہوگی یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی یہ سنکر میں ہنس دی

لذلك حدثني يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عروة عن عائشة

اس لئے مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ

قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيه فسارها

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حضرت فاطمہؓ اپنی صاحبزادی کو بلایا اور چپکے سے ان

بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني

سے کچھ فرمایا وہ رو دیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپ نے

النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرني أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت

مجھ سے فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں یہ سنکر میں رونے لگی

ثم سارني فأخبرني أني أول أهل بيته أتبعه فضحكت حدثنا محمد بن عرعرة

پھر آپ نے فرمایا آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی یہ سنکر خوشی سے میں ہنس دی ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف إن لنا أبناء مثله فقال إنه من

ابن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھاتے تھے عبد الرحمن بن عوف نے دیکھکر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کی طرح ہیں ف۵ حضرت عمرؓ نے کہا اس

حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية إذا جاء نصر الله والفتح فقال

کی وجہ تم جانتے ہو (یا تم ابھی جان لوگے) پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے یہ آیت پوچھی اذا جاء نصر اللہ والفتح انہوں نے کہا

أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه إياه قال ما أعلم منها إلا ما تعلم

یہ اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی موت کی خبر دی ہے ف۶ حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو

حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن حنظلة بن الغسيل حدثنا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے کہا ہم سے

عكرمة عن ابن عباس رض قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات

عکرمہ سے بیان کیا انھوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک

فيه بملحفة قد عصب بعصابة دسماء حتى جلس على المنبر فحمد الله وأثنى عليه

چادر اوڑھے سر پر ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھ کر پہلے جیسے چاہیے اللہ کی تعریف کی

ثم قال أما بعد فإن الناس يكثرون ويقل الأنصار حتى يكونوا في الناس بمنزلة الملح

پھر فرمایا اما بعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائیں گے ف یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے

في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم

پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہونچا سکے کسی کو نقصان (یعنے حاکم بن جائے) تو وہ انصار کے نیک شخص کی

ويتجاوز عن مسيئهم فكان آخر مجلس جلس به النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد

قدر کرے اور بُرے کی برائی سے درگذر کرے (معاف کردے) بس یہ آپ کی (آخری وعظ تھی) آخری مجلس تھی ف ہم سے عبداللہ بن

الله بن محمد حدثنا يحيى بن آدم حدثنا حسين الجعفي عن أبي موسى عن الحسن عن

محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے حسین جعفی نے انھوں نے ابوموسیٰ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے

أبي بكرة رض أخرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم الحسن فصعد به على المنبر

ابوبکرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لیکر ان کو چڑھ گئے

فقال ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين حدثنا

فرمایا لوگو میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کردے ف ہم سے

سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن حميد بن هلال عن أنس بن مالك رض

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سے انھوں نے حمید بن ہلال سے انھوں نے انس بن مالک سے

أن النبي صلى الله عليه وسلم نعى جعفرا وزيدا قبل أن يجيء خبرهم وعيناه تذرفان

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دیدی ف آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

حدثني عمرو بن عباس حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے محمد بن منکدر سے

عن جابر رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هل لكم من أنماط قلت وأنى يكون

انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں ہم نے عرض کیا (ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے

لنا الأنماط قال أما إنه سيكون لكم الأنماط فأنا أقول لها يعني امرأته أخري عني

پاس قالین کہاں سے آئے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہونگے جابر کہتے ہیں میں جو دوسری کہتا ہوں

أنماط قلت فنقول لم يقل النبي صلى الله عليه وسلم إنها ستكون لكم الأنماط فأدعها

میں کہتی ہوں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین ہونگے تو میں چپ ہو جاتا ہوں

حدثني أحمد بن إسحق حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے

عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود رض قال انطلق سعد بن معاذ معتمرا قال

انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے (مکہ) گئے تو امیہ

فنزل على أمية بن خلف أبي صفوان وكان أمية إذا انطلق إلى الشام فمر

بن خلف (مشہور کافر) پاس اترے کیونکہ امیہ جب شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد رضہ کے

بالمدينة نزل على سعد فقال أمية لسعد انتظر حتى إذا انتصف النهار وغفل

پاس اترا کرتا امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھیرا رہ جب ٹھیک دوپہر ہو اور لوگ غافل ہو جائیں (اپنے گھروں کو

الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف إذا أبو جهل فقال من هذا الذي

چلدیں) تو جا کر طواف کر لیجیو (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) خیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے میں ابو جہل آن پہونچا کہنے لگا یہ کون

يطوف بالكعبة فقال سعد أنا سعد فقال أبو جهل تطوف بالكعبة آمنا وقد

طواف کر رہا ہے سعد نے کہا میں ہوں سعد ابو جہل نے کہا واہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں

آويتم محمدا وأصحابه فقال نعم فتلاحيا بينهما فقال أمية لسعد لا ترفع صوتك

نے تو محمد اور ان کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے سعد نے کہا بیشک دونوں میں گفتگو ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابو الحکم (یعنے ابو جہل

على أبي الحكم فإنه سيد أهل الوادي ثم قال سعد والله لئن منعتني أن أطوف

ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس مقام کا سردار ہے سعد نے (ابو جہل) سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبے کے طواف سے روکے گا

بالبيت لأقطعن متجرك بالشام قال فجعل أمية يقول لسعد لا ترفع صوتك وجعل

تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دونگا امیہ یہی کہتا رہا ارے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا

يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنك فإني سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يزعم أنه

رہا آخر سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پرے ہٹ میں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تجھ کو ابو جہل ہی قتل کرائے

قاتلك قال إياي قال نعم قال والله ما يكذب محمد إذا حدث فرجع إلى امرأته

گا امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہاں تجھ کو اور کس کو تب تو امیہ کہنے لگا خدا کی قسم محمد صلعم کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی جورو پاس آیا

فقال أما تعلمين ما قال لي أخي اليثربي قالت وما قال قال زعم أنه سمع محمدا

کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی (یعنے سعد بن معاذ) کیا کہتا ہے اس نے پوچھا کیا کہتا ہے امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمد صلعم سے اس نے یہ سنا ہے

يَزْعُمُ اَنَّهُ قَاتِلِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيْخُ

کہ ابوجہل مجھ کو قتل کرائیگا اُس کی جورو نے کہا خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لوگ لڑنے کو نکلے

قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ اَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَاَرَادَ اَنْ لَّا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ

بلانے والا آیا تو اُس کی جورو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی نے کیا کہا تھا امیہ نے چاہا میں نہ جاؤں مگر ابوجہل نے کہا حاہ

اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ مِنْ اَشْرَافِ الْوَادِيْ فَسِرْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ

تم یہاں کے رئیس ہو کر نہ چلو یہ کیسے ہو سکتا ہے خیر تم ایسا کرو ایک دو دن کی راہ ہمارے ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ نے اُس کو قتل کرا دیا

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

مجھ سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مغیرہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ

فرمایا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابوبکر رضہ کھڑے ہوئے اور کنوے سے ایک یا دو ڈول نکالے

وَفِيْ بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا

مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ اُن کو بخشے پھر عمر نے وہ ڈول سنبھالا اُن کے ہاتھ میں جاتے ہی وہ ایک بڑا (چرسہ کا) ڈول ہو گیا

فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ

میں نے ایسا شہ زور پہلوان اُن کی طرح کام کرنے والا نہیں دیکھا اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر ٹھکانوں میں لے گئے ف۱ اور ہمام

اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبَيْنِ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ

نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے ابوبکر رضہ نے دو ڈول نکالے (بغیر شک کے) مجھ سے عباس بن ولید نرسی

ابْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ اُنْبِئْتُ

نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت

اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ

جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہ رضہ بیٹھی ہوئی تھیں

ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ

پھر وہ کھڑے ہو گئے (چلے گئے) اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضہ سے پوچھا یہ کون تھے (تم جانتی ہو) انہوں نے کہا

هٰذَا دِحْيَةُ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ

دحیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا خدا کی قسم میں تو اُن کو دحیہ ہی سمجھی رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو

صلی اللہ علیہ وسلم یخبر جبریل او کما قال قال فقلت لابی عثمان ممن سمعت ھذا

خطبہ میں جبریلؑ سے سنا یعنی جبریلؑ نے آپ سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں

قال من اسامۃ بن زید **باب** قول اللہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم وان

نے کہا اسامہ بن زید سے **باب** اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر پہچانتے ہیں اور ان میں ایک

فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک

فرقہ جان بوجھ کر حق بات چھپاتا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

ابن انس عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رض ان الیھود جاءوا الی رسول اللہ صلی اللہ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے

علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منھم وامراۃ زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیان کیا ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی (آپ کیا حکم دیتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا

وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم فقالوا نفضحھم ویجلدون فقال عبد اللہ

تم توراۃ میں سنگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے ہو انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو فضیحت دیتے ہیں اور انکو کوڑے لگاتے ہیں عبداللہ

ابن سلام کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ

ابن سلام نے یہ سنکر کہا تم جھوٹے ہو توراۃ میں سنگسار کرنے کا حکم ہے توراۃ لاؤ (وہ لائے) جب اس کو کھولا تو ایک یہودی نے رجم کی آیت

علی آیۃ الرجم فقرا ما قبلھا وما بعدھا فقال لہ عبد اللہ بن سلام ارفع یدک

پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا

فرفع یدہ فاذا فیھا آیۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیھا آیۃ الرجم فامر بھما

جب اس نے اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اس وقت کہنے لگے محمد تم نے سچ کہا بیشک توراۃ میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبد اللہ فرایت الرجل یحنا علی

وہ دونوں یہودی (اور یہودن جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کیے گئے عبداللہ بن عمر رض نے کہا میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت) عورت

المراۃ یقیھا الحجارۃ **باب** سؤال المشرکین ان یریھم النبی صلی اللہ علیہ

پر جھکا پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا **باب** مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہنا

وسلم آیۃ فاراھم انشقاق القمر حدثنا صدقۃ بن الفضل اخبرنا ابن عیینۃ

اور آپ کا شق القمر (چاند پھٹ جانا) ان کو دکھلانا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی

عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابی معمر عن عبد اللہ بن مسعود رض قال انشق القمر

انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا

دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا ف

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس ابن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس

ابْنِ مَالِكٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

ابن مالک سے و دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو سعید نے انھوں نے

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک سے انھوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی

أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا

کوئی نشانی بتلایئے ف۲ آپ نے چاند کا پھٹ جانا اُن کو دکھلایا ف۳ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے بیان کیا کہا ہم سے

بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

بکر بن مضر نے انھوں نے جعفر بن ربیعہ سے انھوں نے عراک بن مالک سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود سے

مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ

انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھٹا تھا ف۴ باب ف۵

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان

أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا

وسلم کے پاس سے نکلے دو چراغ کی طرح اُن کے سامنے روشنی جا رہی تھی جب وہ الگ الگ

افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر ہو پہنچ گئے ف ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے

أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ

بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انھوں نے اسمعیل سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا انھوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے ف یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے (یعنی قیامت)

وَهُمْ ظَاهِرُونَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

موجود رہیں گے (غالب رہیں گے) ہم سے حمیدی نے بیان کیا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے

عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ

عمیر بن ہانی نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت

مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ

میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہیگا جو کوئی اُن کو بگاڑنا چاہے یا اُن کا مخالف ہووے کچھ اُن کا نقصان نہ کر سکیگا یہانتک کہ اللہ کا حکم

أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ

آن پہنچے گا وہ اسی حالت پر رہینگے عمیر نے کہا مالک بن یخامر نے کہا معاذ بن جبل سے سنا یہ لوگ (ہمارے زمانہ میں) شام میں ہیں

مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

معاویہ نے کہا یہ دیکھو یہ مالک بن یخامر ہے جو کہتا ہے میں نے معاذ سے سنا یہ لوگ شام کے ملک میں ہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی

عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ

نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو شبیب بن غرقدہ نے کہا میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ

تھے (عروہ ابو الجعد کے بیٹے صحابی تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لاوے وہ گئے بازار میں دو بکریاں ایک دینار

شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي

کو خریدیں پھر اُن میں سے ایک ایک دینار کو بیچ ڈالی اور ایک بکری اور ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے اُن کی تجارت میں برکت

بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ قَالَ سُفْيٰنُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا

کی دعا کی پھر عروہ کا یہ حال رہا (آپ کی دعا کی برکت سے) اگر مٹی خریدتے تو اس میں بھی فائدہ ہوتا سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث

بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ

ہم کو شبیب سے روایت کی اور کہا شبیب نے اس کو عروہ سے سنا میں شبیب پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے

مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ عروہ سے میں نے یہ سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي

نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے شبیب نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں

دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيٰنُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

ستر گھوڑے بندھے دیکھے سفیان نے کہا آنحضرت نے جو عروہ کو بکری خریدنے کے لیے فرمایا تھا شاید وہ قربانی کی بکری ہوگی ہم سے مسدد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھکو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ
گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ
کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم کو شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے انس رض سے سنا انہوں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت بندھی ہے ف ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان

مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ
کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک کے لیے ثواب ہیں ایک کے لیے معاف یعنی مباح ایک کے لیے گناہ

وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ
ثواب اس کے لیے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے اُن کو باندھے اور اُن کی رسی رمنے یا چمن میں لمبی کر دے وہ جہاں تک اس کی

وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ فَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ
لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اُس کے لیے نیکیاں لکھی جائینگی اگر انہوں نے رسی تڑالی

طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ
اور ایک دو ٹیلوں یا دو زمین بھرے تو ان کی لید اُس کے لیے نیکیاں ہونگی اور اگر وہ ندی پر جا کر خود

بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا
پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو تب بھی اُس کے لیے نیکیاں لکھی جائینگی معاف اس کے لیے ہیں جو اپنی رفع احتیاج کی

وَتَسَتُّرًا وَتَعَفُّفًا لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ
غرض سے پوری کرتے کسی سے سواری کا احسان نہ لے اس نیت سے رکھے اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ میں فراموش نہ کرے ف۲ عذاب اُس کے لیے ہیں جو

رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کی نیت سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ نے) پوچھا

عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی جامع آیت (سورۂ زلزلت کی) جو کوئی رتی برابر نیکی

ف ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی شاید یہ سبب ہو کہ ان روایتوں میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو بھی غنیمت کی بابت سے لگا کر بیان کر دیا اسی طرح ابو ہریرہ رض کی حدیث کو۔

باب

ف۲ ...

ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین

کرے وہ اُس کو (ف) دیکھ لیگا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اُس کو دیکھ لیگا (ف) آخری ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

حدثنا ایوب عن محمد سمعت انس بن مالک رض یقول صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عیینہ کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے

خیبر بکرۃ وقد خرجوا بالمساحی فلما راوہ قالوا محمد والخمیس واحالوا الی الحصن

خیبر میں پہونچ گئے یہودی لوگ کدالیں ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) لیکر نکلے تھے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد لشکر سمیت آن پہونچے

یسعون فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وقال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا

قلعہ کی طرف چلے (ف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھا کر فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں اُن لوگوں کی جگہ میں

بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین حدثنی ابراھیم بن المنذر حدثنا ابن ابی

اُترے جو ڈرائے جاتے ہیں تو اُن کی صبح منحوس ہوئی (ف) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمعیل بن ابی

الفدیک عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی ھریرۃ رض قال قلت یا رسول اللہ انی

فدیک نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے

سمعت منک حدیثا کثیرا فانساہ قال ابسط رداءک فبسطت فغرف بیدہ فیہ

بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر اُس کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا میں نے پھیلائی آپ نے ہاتھ سے ایک لپ اُس میں ڈالا (ف)

ثم قال ضمہ فضممتہ فما نسیت حدیثا بعد

فرمایا اس کو (اپنے بدن سے) لگالے سینے سے لگالی اُس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا (ف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن صحب النبی صلی اللہ علیہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہو

وسلم اوراٰہ من المسلمین فھو من اصحابہ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین

یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو (ف) وہ صحابی ہے (ف) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ رض یقول حدثنا ابو سعید الخدری قال

انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید خدری نے بیان کیا آنحضرت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی اُن

فيقولون فيكم من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يأتي

تو پوچھا جائیگا تم میں کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہینگے ہاں ہے پھر اُس کی برکت سے فتح ہوگی پھر ایک زمانہ لوگوں پر

على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب أصحاب رسول الله

ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی اُن سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو)

صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من

وہ کہینگے ہاں ہے تب اُن کی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کرینگی

الناس فيقال هل فيكم من صاحب من صاحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُن سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تبع تابعی ہو)

فيقولون نعم فيفتح لهم حدثني إسحق حدثنا النضر أخبرنا شعبة عن أبي جمرة

وہ کہینگے ہاں ہے پھر اُنکی فتح ہوگی ف۱ ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابوجمرہ سے

سمعت زهدم بن مضرب سمعت عمران بن حصين يقول قال رسول الله صلى الله

کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا کہا میں نے عمران بن حصین سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فلا أدري

میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اُن لوگوں کا جو اُن کے بعد میں رہینگے (تابعین کا) پھر اُن لوگوں کا جو اُنکے بعد ہیں ف۲ عمران کہتے ہیں مجھ کو

أذكر بعد قرنه قرنين أو ثلاثا ثم إن بعدكم قوما يشهدون ولا يستشهدون و

یاد نہیں آنحضرت نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا ف۳ آپ نے فرمایا پھر اُن کے بعد تو ایسے لوگ پیدا ہونگے جنکی گواہی کوئی نہ مانگیگا

يخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن حدثنا

اور وہ چوری کرینگے اُنکا کوئی بھروسا نہیں کریگا اور منت مانینگے لیکن منت پوری نہیں کرینگے اور (حرام کا مال کھا کھا کر) خوب موٹے بنینگے ہم سے

محمد بن كثير أخبرنا سفين عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله رضي الله عنه أن

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ بن قیس سلمانی سے انہوں نے عبداللہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم

ابن مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانہ کے لوگوں سے اچھے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو اُن کے بعد پھر جو اُن کے بعد پھر تو ایسے لوگ پیدا

يجيء قوم تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته قال إبراهيم وكانوا يضربوننا

ہونگے جن کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی اور گواہی قسم سے پہلے ف۴ منصور نے کہا ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے بزرگ) جب ہم بچے تھے ہم کو

على الشهادة والعهد ونحن صغار باب مناقب المهاجرين وفضلهم منهم

مارتے تھے اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے ف۵ باب مہاجرین کی فضیلت ف۶ ان میں سے

أبو بكر عبد الله بن أبي قحافة التيمي رض وقول الله تعالى للفقراء المهاجرين الذين أخرجوا

ابو بکر صدیق رض یہ ہیں جن کا نام عبد اللہ تھا ابو قحافہ کے بیٹے اللہ تعالی نے (سورۂ حشر میں) ان مہاجرین کا ذکر کیا ان مفلس گھر بار سے نکالے گئے لوگوں کا جو

من ديارهم وأموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله أولئك

اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور رسول کی مدد کرتے ہیں یہی

هم الصادقون وقال الا تنصروه فقد نصره الله الى قوله ان الله معنا قالت عائشة

وہی لوگ سچے ہیں اور سورۂ توبہ میں فرمایا اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اس کی مدد کر چکا ہے خبر تک حضرت عائشہ رض نے کہا

وأبو سعيد وابن عباس رض وكان أبو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم في الغار حدثنا

اور ابو سعید خدری رض اور ابن عباس رض نے کہا غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق تھے ہم سے

عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء قال اشترى أبو بكر رض من

عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے ابو بکر رض نے عازب سے (براء کے والد) ایک پالان

عازب رحلا بثلاثة عشر درهما فقال أبو بكر لعازب مر البراء فليحمل إلي رحلي فقال

تیرہ درہم کو خریدا پھر ان سے کہا ذرا اپنے بیٹے سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر لے چلے عازب نے کہا نہیں

عازب لا حتى تحدثنا كيف صنعت أنت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرجتما

نہیں لے جانے کا جب تک تم ہم سے وہ قصہ بیان نہ کرو تم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گزرا

من مكة والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا من مكة فأحيينا أو سرينا ليلتنا ويومنا

جب مکہ سے نکلے اور مشرک تمہاری تلاش میں تھے انہوں نے کہا (وہ قصہ یہ ہے) ہم مکہ سے رات بھر اور دوسرے دن برابر چلتے رہے

حتى أظهرنا وقام قائم الظهيرة فرميت ببصري هل أرى من ظل فآوي إليه

دوپہر کے وقت تک جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ پاؤں تو وہاں ٹھہر جائیں

فإذا صخرة أتيتها فنظرت بقية ظل لها فسويته ثم فرشت للنبي صلى الله عليه وسلم

پھر ایک چٹان دکھلائی دی اس کے پاس گیا دیکھا تو وہاں سایہ بچ رہا تھا میں نے اس جگہ کو برابر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا

فيه ثم قلت له اضطجع يا نبي الله فاضطجع النبي صلى الله عليه وسلم ثم انطلقت

عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ جایئے آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا

أنظر ما حولي هل أرى من الطلب أحدا فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه إلى الصخرة

کہیں لوگ ہماری تلاش میں تو نہیں آتے ہیں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو اسی چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لیے جا رہا تھا وہ

يريد منها الذي أردنا فسألته فقلت له لمن أنت يا غلام فقال لرجل من قريش سماه

بھی سایہ کی جگہ چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا

فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن قال نعم قلت فهل انت حالب لبنا قال نعم

جس کو میں پہچانتا تھا پھر میں نے اُس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اُس نے کہا ہے میں نے کہا تھوڑا سا دودھ دوہ دیگا اُس نے کہا اچھا

فامرته فاعتقل شاة من غنمه ثم امرته ان ينفض ضرعها من الغبار ثم امرته ان

میں نے کہا تو دودھ اُس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کا پاؤں تھاما میں نے کہا ذرا اسکا تھن گرد غبار وغیرہ سے صاف کر لے پھر میں نے اُس سے کہا

ينفض كفيه فقال هكذا ضرب احدى كفيه بالاخرى فحلب لي كثبة من لبن وقد

اپنی ہتھیلیوں کو جھٹک دے اُس نے ایسے کیا یعنی ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر تھلایا پھر ایک پیالہ بھر دودھ دوہا اور میں نے

جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اداوة على فمها خرقة فصببت على اللبن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک چھاگل ساتھ لے لی تھی اُس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اُس میں ٹھنڈا پانی تھا) میں نے وہ پانی اُس دودھ پر ڈالا

حتى برد اسفله فانطلقت به الى النبي صلى الله عليه وسلم فوافقته قد

اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں اُس کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں

استيقظ فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قلت قد آن الرحيل

میں نے کہا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

يا رسول الله قال بلى فارتحلنا والقوم يطلبوننا فلم يدركنا احد منهم غير سراقة بن

کوچ کا وقت آن پہونچا آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش میں تھے ہمکو کسی نے نہیں پایا ایک سراقہ بن

مالك بن جعشم على فرس له فقلت هذا الطلب قد لحقنا يا رسول الله فقال لا

مالک بن جعشم گھوڑے پر سوار آن پہونچا میں نے اُسکو دیکھکر عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ڈھونڈھنے والے آن پہونچے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر

تحزن ان الله معنا حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن ثابت عن انس عن

اللہ ہمارے ساتھ ہے ف ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے

ابي بكر رض قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم وانا في الغار لو ان احدهم نظر

ابوبکر صدیق سے انہوں نے کہا جب ہم غار (ثور) میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہمکو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں

تحت قدميه لابصرنا فقال ما ظنك يا ابا بكر باثنين الله ثالثهما باب قول

سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا خیال کدھر ہے اُن دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے

النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الا باب ابي بكر قاله ابن عباس رض عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دینا (مسجد کی طرف) سب دروازے بند کر دو ابوبکر رض کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباس رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد الله بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فليح قال

سے روایت کی ہے ف ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا

حدثني سالم أبو النضر عن بسر بن سعيد عن أبي سعيد الخدري رض قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس وقال إن الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله قال فبكى أبو بكر فعجبنا لبكائه أن يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان أبو بكر أعلمنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أمن الناس علي في صحبته وماله أبا بكر ولو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت أبا بكر ولكن أخوة الإسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب إلا سد إلا باب أبي بكر

باب فضل أبي بكر بعد النبي صلى الله عليه وسلم

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر رض قال كنا نخير بين الناس في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فنخير أبا بكر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان رض

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا قاله أبو سعيد

حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا من أمتي خليلا لاتخذت أبا بكر ولكن أخي وصاحبي

حدثني معلى وموسى قالا حدثنا وهيب عن ايوب وقال لو كنت متخذا خليلا

ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے یہی روایت اس میں یوں ہے اگر میں کسی کو جانی

لاتخذته خليلا ولكن اخوة الاسلام افضل حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوهاب عن ايوب

دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارا کیا کم ہے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے انہوں نے ایوب سے

مثله حدثنا سليمن بن حرب اخبرنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن

ایسی ہی حدیث ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن

ابي مليكة قال كتب اهل الكوفة الى ابن الزبير في الجد فقال اما الذي قال رسول

ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا کوفہ والوں نے عبداللہ بن زبیر کو دادا کے ترکے کے باب میں لکھا انہوں نے جواب دیا جن کو حضرت

الله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا من هذه الامة خليلا لاتخذته انزله ابا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اسکو بناتا یعنی ابوبکر نے یہ کہا ہے دادا باپ کی طرح وارث ہے

يعني ابا بكر باب حدثنا الحميدي ومحمد بن عبد الله قالا حدثنا ابراهيم

کا باپ ہوا باب ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

بن سعد عن ابيه عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال اتت امراة النبي صلى الله

نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت نام نامعلوم آنحضرت

عليه وسلم فامرها ان ترجع اليه قالت ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تقول

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا پھر آنا وہ کہنے لگی بتلایئے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کی وفات ہو جائے)

الموت قال عليه السلام ان لم تجديني فاتي ابا بكر حدثني احمد بن ابي الطيب

آپ نے فرمایا اگر میں نہ ملوں تو ابوبکر کے پاس آنا ہم سے احمد بن ابی الطیب نے بیان کیا

حدثنا اسمعيل بن مجالد حدثنا بيان بن بشر عن وبرة بن عبد الرحمن عن همام

کہا ہم سے اسمعیل بن ابی مجالد نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ہمام

قال سمعت عمارا يقول رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه الا خمسة

سے انہوں نے کہا میں نے عمار بن یاسر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ کے ساتھ (دینے والے) صرف

اعبد وامراتان وابو بكر حدثني هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد

غلام دو عورتیں اور ابوبکر صدیق تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے

حدثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن عائذ الله ابي ادريس عن ابي الدرداء

کہا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے ابو ادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابوالدرداء سے

قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أقبل أبو بكر آخذا بطرف ثوبه

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوبکر صدیق رض آئے اپنے کپڑے کا کونا اٹھائے

حتى أبدى عن ركبته فقال النبي صلى الله عليه وسلم أما صاحبكم فقد غامر فسلم

یہاں تک کہ گھٹنا کھل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے یہ صاحب جھگڑ کر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا

وقال إني كان بيني وبين ابن الخطاب شيء فأسرعت إليه ثم ندمت فسألته أن

اور کہا مجھ میں اور عمر بن خطاب میں کچھ تکرار ہوئی میں نے جلدی سے ان کو سخت کہا پھر میں شرمندہ ہوا اور ان سے

يغفر لي فأبى علي فأقبلت إليك فقال يغفر الله لك يا أبا بكر ثلاثا ثم إن عمر ندم

معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا اب میں آپ کے پاس آیا ہوں آپ نے تین بار فرمایا ابوبکر اللہ تم کو بخشے پھر عمر بھی پچھتائے

فأتى منزل أبي بكر فسأل أثم أبو بكر فقالوا لا فأتى إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم

اور ابوبکر کے گھر پر آئے پوچھا ابوبکر یہاں ہیں لوگوں نے کہا نہیں آخر وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کو سلام کیا

فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يتمعر حتى أشفق أبو بكر فجثا على ركبتيه فقال

آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابوبکر ڈر گئے ایسا نہ ہو حضرت عمر پر خفا ہوں وہ دو زانو ہو کر بیٹھے اور عرض کیا

يا رسول الله والله أنا كنت أظلم مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله بعثني

یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری ہی ہے عمر کو سخت سست کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھ کو

إليكم فقلتم كذبت وقال أبو بكر صدق وواساني بنفسه وماله فهل أنتم تاركوا لي

تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھ کو جھوٹا کہا اور ابوبکر نے مجھ کو سچا کہا اور اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی تو کیا تم میرے دوست کا ستانا

صاحبي مرتين فما أوذي بعدها حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز بن

چھوڑتے ہو یا نہیں آپ نے دو بار فرمایا اس کے بعد پھر ابوبکر کو کسی نے نہیں ستایا ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا

المختار قال خالد الحذاء حدثنا عن أبي عثمان قال حدثني عمرو بن العاص رض أن

ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو عثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل فأتيته فقلت أي الناس

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی لڑائی پر سردار بنا کر بھیجا وہ آنحضرت کے پاس آئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ سب لوگوں

أحب إليك قال عائشة فقلت من الرجال فقال أبوها قلت ثم من قال ثم عمر

میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں فرمایا ان کے والد ابوبکر صدیق رض سے پوچھا پھر کس سے فرمایا عمر بن خطاب

بن الخطاب فعد رجالا حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني

سے پھر کئی شخصوں کے نام آپ نے لیے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن

أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

وسلم يقول بينما راع في غنمه عدا عليه الذئب فأخذ منها شاة فطلبه الراعي

آپ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا اُس کی ایک بکری لیکر بھاگا چرواہا اُس کے پیچھے لگا

فالتفت إليه الذئب فقال من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري وبينا

بھیڑیے نے اسکی طرف دیکھا کہنے لگا اب درندوں کے دن جو قیامت کے قریب آئیگا بکری کا چرانے والا میرے سوا کون ہوگا آپ نے یہ بھی فرمایا ایک

رجل يسوق بقرة قد حمل عليها فالتفتت إليه فكلمته فقالت إني لم أخلق لهذا

شخص گائے ہانکے جاتا تھا اُس پر بوجھ لادا تھا گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے پیدا نہیں ہوئی

ولكني خلقت للحرث قال الناس سبحان الله قال النبي صلى الله عليه وسلم فإني

میں تو کھیتی کا کام کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں لوگ یہ حال دیکھکر کہنے لگے سبحان اللہ گائے بات کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أومن بذلك وأبو بكر وعمر بن الخطاب رض حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله

میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر رض اور عمر رض بھی ایمان لائے ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

عن يونس عن الزهري قال أخبرني ابن المسيب سمع أبا هريرة رض قال سمعت

اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے زہری سے کہا مجھکو سعید بن مسیب نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيتني على قليب عليها دلو فنزعت منها

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا میں نے ایک کنواں دیکھا اُس پر ایک ڈول رکھا تھا میں نے

ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع بها ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف

جتنے ڈول نکالنے اللہ کو منظور تھے اس کے بعد ابوبکر رض نے اُس کو لیا اُنہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ

والله يغفر له ضعفه ثم استحالت غربا فأخذها ابن الخطاب فلم أر عبقريا من

اُنکی ناتوانی معاف کرے پھر وہ ڈول ایک چرسہ ہوگیا عمر نے اُس کو لیا میں نے ایسا شہ زور پہلوان نہیں دیکھا جو اُن

الناس ينزع نزع عمر حتى ضرب الناس بعطن حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله

کی طرح کھینچتا ہوا اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے

أخبرنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله

کہا ہمکو موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة فقال أبو بكر

نے فرمایا جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے قیامت کے دن اللہ اُس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھنے کا بھی نہیں یہ سنکر ابوبکر رض نے عرض کیا

إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

میرے کپڑے (یعنی تہبند) کا ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلنے سے) مگر جب میں خود خیال رکھوں (مضبوط باندھوں) تو نہیں لٹکتا آنحضرت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ

نے فرمایا تو غرور کی راہ سے تو ایسا نہیں کرتا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبد اللہ

عَبْدُ اللَّهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا

بن عمر رض نے یوں (اس حدیث میں) کہا ہے جو کوئی اپنی ازار لٹکائے انہوں نے کہا میں نے تو ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا ... ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رض نے کہا

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپیہ دو گھوڑے) دو کپڑے

الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ

اللہ کی راہ میں دے وہ قیامت کے دن بہشت کے دروازوں سے بلایا جائیگا (فرشتے کہینگے) اللہ کے بندے ادھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی

مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ

نمازی ہوگا (نفل بہت پڑھتا ہوگا) وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے

الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہوگا

الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ (و) بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى

وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہے بلایا جائیگا یہ سنکر ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا جو کوئی ایک ان دروازوں

مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یا رسول اللہ ایسا بھی کوئی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا

نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہوگا ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن

ابْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا ابوبکر رض اس وقت سنح میں تھے (جو مدینہ کے پاس ہے) اسمعیل راوی نے کہا یعنی عالیہ میں

فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللهِ مَا

[illegible]

كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ

[illegible]

أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ

[illegible]

حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا

[illegible]

الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا

[illegible]

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ

[illegible]

اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ

[illegible]

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

پیغمبر ہیں ان سے پہلے کتنے پیغمبر گذر چکے ہیں کیا وہ مرجائیں یا مارے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤگے اور جو کوئی ایڑیوں کے بل پھر جائیگا

يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ

وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیگا (اپنا بگاڑ کریگا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو شکر کا بدلہ دیگا ف۵ لوگ چیخ مار کر رونے لگے ف۶ اور انصار سب سعد

الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ

ابن عبادہ کے گھر میں اکٹھا ہوئے بنی ساعدہ کے چھتے میں اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب ایسا کرو ایک امیر ہماری قوم کا ہے ایک امیر تمہاری قوم کا

إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ

دونوں ملکر حکومت کریں انصار کی خبر سنکر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ وہاں پہونچے حضرت عمرؓ نے بات کرنا چاہی لیکن ابوبکرؓ نے

أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ

فرمایا ذرا خاموش رہو عمرؓ کہا کرتے تھے میں نے خدا کی قسم اس وقت (ابوبکرؓ سے پہلے) بات کرنا چاہی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک عمدہ تقریر سوچ رکھی تھی میں ڈرا

أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ

تھا کہیں ابوبکرؓ اس کو بیان نہ کر سکیں [illegible] ابوبکرؓ نے [illegible] نہایت ہی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ [illegible] کہا امیر تو ہم ہی رہیں

وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ

تم لوگ وزیر ہو جاؤ۔ یہ سن کر حباب بن منذر کہنے لگے ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا ایک امیر ہم میں کا رہیگا ایک امیر تم میں کا۔ مگر حضرت

اَبُوْبَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّاَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا

ابوبکر نے کہا نہیں ہم امیر رہیں گے تم وزیر رہو۔ کیونکہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندان اور ان کا ملک بیچوں بیچ ہے۔ تم (عمر) یا

عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ

ابو عبیدہ سے بیعت کر لو۔ عمر نے کہا نہیں ہم تو تم ہی سے بیعت کریں گے تم ہمارے سردار ہو ہم سب میں بہتر اور آنحضرت صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ

اللہ علیہ وسلم کو تم سب سے زیادہ محبت تھی۔ عمر نے ان کا ہاتھ تھاما اور بیعت کی دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔ ایک شخص کہنے لگا

بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ عمر نے کہا اللہ نے اس کو مار ڈالا۔ اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا اور عبدالرحمن بن قاسم نے

الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

کہا مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد نے بیان کیا حضرت عائشہ نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے

قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا وَّقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ

لگے رفیق اعلیٰ میں تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ کہتی ہیں ابوبکر اور عمر نے جو خطبے سنائے ان میں

اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ

ہر ایک سے فائدہ ہوا عمر نے لوگوں کو ڈرایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے پھر اللہ نے ان کا خیال حق کی طرف پھیر دیا اور ابوبکر نے جو

بَصَّرَ اَبُوْبَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ وَمَا

حق بات تھی ہدایت کی بات لوگوں کو سمجھا دی اور ان کو بتلا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ یہی آیت کو وما محمد

مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشّٰكِرِيْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ

الا رسول آخیر شاکرین تک پڑھتے نکلے۔ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلیٰ نے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے

قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ

انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضیٰ) سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا ابوبکر میں نے

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمٰنُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ

پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمر۔ اب میں ڈرا اگر پوچھوں تو وہ کہہ دیں عثمان تو میں نے خود کہہ دیا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو عام مسلمانوں میں کا

الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
کہ تحقیق ہوں ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ
اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے

أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ
جب بیدار یا ذات الجیش میں پہونچے (دونوں مقام ہیں مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى
اس کے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھیر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھیر گئے وہاں پانی نہ تھا لوگوں کے ساتھ پانی تھا یہ حال دیکھکر

النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
لوگ ابوبکر صدیق رض کے پاس گئے اور کہا تم دیکھتے ہو عائشہ رض نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ٹھیرا دیا آپ کے

وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى
ساتھ لوگوں کو بھی ٹھیرا دیا اور ایسے مقام میں جہاں پانی نہیں ہے نہ ان کے ساتھ پانی ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں ابوبکر یہ سنکر آئے اس وقت آنحضرت

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
صلے اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ
جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ پانی ہے غرض ابوبکر نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا برا بھلا

اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ
وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا دینے لگے میں ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
سر میرے ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی آپ سو یا کیے صبح ہوئی

أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ
تو پانی ندارد پھر اللہ تعالے نے تیمم کی آیت اتاری لوگوں نے تیمم کیا اسید بن حضیر (صحابی انصاری) کہنے لگے ابوبکر رض کا خاندان

بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا
یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے

الْعِقْدَ تَحْتَهُ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ
نیچے ملا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان

ذكوان يحدث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا

میرے اصحاب کو برا مت کہو اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے ایک مد کے برابر نہیں

نصيفه تابعه جرير وعبد الله بن داود وأبو معاوية ومحاضر عن الأعمش حدثنا

نہ آدھے مد کے اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ہم سے

محمد بن مسكين أبو الحسن حدثنا يحيى بن حسان حدثنا سليمان عن شريك بن

محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے شریک بن

أبي نمر عن سعيد بن المسيب قال أخبرني أبو موسى الأشعري أنه توضأ في بيته

ابی نمر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھ کو ابو موسیٰ اشعری نے خبر دی انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا

ثم خرج فقلت لألزمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولأكونن معه يومي هذا

پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن بھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑونگا آپ کے پاس ہی رہونگا

قال فجاء المسجد فسأل عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج ووجه ههنا فخرجت

وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ

على إثره أسأل عنه حتى دخل بئر أريس فجلست عند الباب وبابها من جريد

کے قدموں کے نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا معلوم ہوا کہ آپ اریس کے باغ میں گئے ہیں میں باغ کے دروازے

حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فتوضأ فقمت إليه فإذا هو

جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کی طرف چلا دیکھا تو آپ اریس کنوئیں کی

جالس على بئر أريس وتوسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت

منڈیر بیچوں بیچ بیٹھے ہیں اور دونوں پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا

عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لأكونن بواب رسول الله

پھر میں لوٹ آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (دل میں) کہا آج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء أبو بكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال أبو

دربان رہونگا اتنے میں ابو بکر آئے اور دروازے کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر

بكر فقلت على رسلك ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا أبو بكر يستأذن فقال

میں نے کہا ذرا ٹھیرو اور میں گیا جا کر آنحضرت سے عرض کیا ابو بکر آئے ہیں (اندر آنیکی) اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ

ان کو آنے دو اور ان کو بہشت کی خوشخبری دو میں آیا اور ابوبکرؓ سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ

تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے خیر ابوبکرؓ اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى

داہنی طرف اسی منڈیر پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي

تھے بیٹھ گئے ابو موسیٰ کہتے ہیں میں اپنے بھائی (عامر) کو گھر میں وضو کرتا چھوڑ آیا تھا میں اپنے دل میں

فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ

کہا اگر اللہ کو اس کی بھلائی منظور ہے تو اس کو بھی یہاں لے آئیگا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کوئی دروازہ ہلا رہا ہے میں نے پوچھا

مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کون ہے کہا عمرؓ میں نے کہا ذرا ٹھہرو پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ

پاس گیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا عمرؓ حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو

لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بہشت کی خوشخبری دو میں نے آ کر ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی خوشخبری

بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَ

دی ہے وہ بھی آن کر اسی منڈیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور

دَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا

دونوں پاؤں کنوئے میں لٹکا دیے میں لوٹ آیا (دروازے پر) بیٹھا میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ کو عامر کی بھلائی منظور ہے

يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى

تو اس کو بھی لے آئیگا اتنے میں اور ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے کہا عثمان میں نے کہا ذرا ٹھہرو اور

رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَ

آنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمان حاضر ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو

بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ

بہشت کی خوشخبری دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہونگے (محاصرہ کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں نے آکر ان سے کہا آؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت

صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس

ان کو بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جو ان پر آئیگی وہ بھی آئے دیکھا تو سیڑھ کا ایک کنارہ بھرگیا ہے وہ آخر

وجاھہ من الشق الآخر قال شریک قال سعید بن المسیب فاولتھا قبورھم حدثنی

دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی قبریں ہوئیں

محمد بن بشار حدثنا یحیی عن سعید عن قتادۃ ان انس بن مالک حدثھم ان النبی

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمن فرجف بھم فقال اثبت احد

علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان رض بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ جنبش کرنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھیرا رہ

فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان حدثنی احمد بن سعید ابوعبداللہ حدثنا

تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق دو شہید ہم سے احمد بن سعید ابوعبداللہ رباطی نے بیان کیا کہا ہم سے

وھب بن جریر حدثنا صخر عن نافع ان عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی

وہب بن جریر نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم بینما انا علی بئر انزع منھا جاءنی ابوبکر وعمر فاخذ ابوبکر الدلو فنزع

فرمایا میں نے ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کنوئیں پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابوبکر رض اور عمر رض آئے پہلے ابوبکر رض نے ڈول لیا اور

ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم اخذھا ابن الخطاب من ید

ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے ابوبکر رض کے ہاتھ سے

ابی بکر فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریہ فنزع حتی ضرب

یہ ڈول لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہوگیا (موٹہ کا ڈول) میں نے تو ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں

الناس بعطن قال وھب العطن مبرک الابل یقول حتی رویت الابل فاناخت

نے اپنے اونٹوں کو حوض سے پلا کر سیراب کر لیا وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے معنی اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے

حدثنی الولید بن صالح حدثنا عیسی بن یونس حدثنا عمر بن سعید بن

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسی بن یونس نے کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین

ابی الحسین المکی عن ابن ابی ملیکۃ عن ابن عباس قال انی لواقف فی قوم

مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے میں ان لوگوں میں کھڑا تھا

فدعوا اللہ لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ

جو حضرت عمر رض کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے آکر اپنی کہنی میرے

عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي

كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ

مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا

ساتھ رکھے گا میں نے جو نگاہ پھیری تو دیکھا حضرت علی ہیں ف ہم سے محمد بن یزید کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے

الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

ولید نے انھوں نے اوزاعی سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے

قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ بَابُ

مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رض حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ

حضرت عمر بن خطاب کی فضیلت کا بیان جن کی کنیت ابوحفص ہے قریشی عدوی تھے ف ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا

مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

کہا ہم سے عبدالعزیز ماجشون نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے

اللهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا میں بہشت میں گیا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہاں رمیصا (یعنے ام سلیم)

امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا

کی والدہ) موجود ہیں ف اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے معلوم ہوا بلال ہیں (جبریلؑ نے بتلایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل

بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ

بغل میں ایک طرف ایک لونڈی وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اس محل کو اندر جا کر دیکھوں مگر عمر

غَیْرَتَکَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعَلَیْکَ اَغَارُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا

تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی [illegible] عمر رو دیے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر صدقے یا رسول اللہ [illegible] آپ پر غیرت کروں گا ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا

اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ

کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو سعید بن مسیب نے خبر دی [illegible] ابوہریرہ رضی نے کہا

قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے دیکھا میں جنت میں ہوں

فَاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَہٗ

وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر کا میں نے ان کی غیرت یاد کی

فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ

اور پیٹھ موڑ کر چلا آیا یہ سن کر عمر رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا ہم سے محمد بن صلت ابوجعفر

اَبُوْ جَعْفَرٍ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَمْزَۃُ عَنْ

کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھکو حمزہ نے خبر دی انہوں نے

اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ یَعْنِی اللَّبَنَ حَتّٰی

اپنے والد عبداللہ بن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سوتے میں میں نے دودھ پیا [illegible]

اَنْظُرُ اِلَی الرِّیِّ یَجْرِیْ فِیْ ظُفُرِیْ اَوْ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ قَالَ

کہ سیری دیکھنے لگا پینے کے ناخون یا ناخنوں میں بہ رہی ہے پھر بچا ہوا دودھ عمر کو دیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ

الْعِلْمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ

علم ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے عبیداللہ نے کہا

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مجھ سے ابوبکر بن سالم نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اُرِیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَکْرَۃٍ عَلٰی قَلِیْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَکْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ

فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہے اتنے میں ابوبکر آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ

نَزْعًا ضَعِیْفًا وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ

ایک یا دو ڈول نکالے اللہ ان کو بخشے پھر عمر آن پہنچے تو وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہو گیا میں نے تو عمر کی طرح کوئی شہ زور سردار نہیں دیکھا

وَبِهِ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ

خوب پانی کام کر کے بیسے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیراب ہوئے اور اپنے اونٹوں کو اُن کے ٹھکانے (بٹھا دیا) ف ابن جبیر نے کہا عبقری عمدہ فرش (زرابی) کو کہتے ہیں

يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

یحییٰ بن زیاد فراء نے کہا زرابی ان بچھونوں کو کہتے ہیں جنکے حاشیے باریک ہوں پھیلے ہوئے بہت کثرت سے ہوتے ہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ

بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمن نے خبر دی

أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

اُن کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے کہ اُن کے والد سعد بن ابی وقاص نے دوسری سند ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید سے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ

انہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ

سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیاں) آپ سے باتیں کر رہی تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں

عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ

اُن کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہو گئی تھی جون ہی حضرت عمرؓ نے اندر آنیکی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پردے میں چل دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ

وسلم نے انکو اجازت دی وہ اندر آئے اُس وقت آپ ہنس رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا

أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ

اللہ آپ کو ہنستا رکھے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو ابھی میرے پاس بیٹھی

اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ

تھیں تعجب آیا جون ہی اُنہوں نے تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے میں چل دیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آپ سے زیادہ ڈرتیں پھر حضرت عمرؓ نے اُن عورتوں سے کہا اری اپنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب ہے) مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

سے نہیں ڈرتیں انہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بیشک تم سخت اکھل کھرے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھوڑے ہیں آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ

نے اور علیہ وسلم نے وہ بس کرو خطاب کے بیٹے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو

الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

کسی رستے میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے (آ انتہا) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا

يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ حَدَّثَنَا

کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم برابر عزت

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

سے رہے ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا

يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ

وہ کہتے تھے عمرؓ جنازے پر رکھے گئے تمام لوگ اُن کے گرد ہو گئے اُن کے لئے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اُٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی

فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا

ان میں تھا اتنے میں ایک شخص نے میرا مونڈھا تھاما کیا دیکھتا ہوں حضرت علیؓ ہیں انہوں نے عمرؓ پر رحم کیا اور کہا تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص

أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ

نہیں چھوڑا کہ میں اس کے سے اعمال لے کر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھکو تو یہی گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا میں

صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا

سمجھتا ہوں کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بار سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں اندر آیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

میں باہر نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سواء اور کہمس بن منہال نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ

ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا احد ٹھہرا رہ تجھ پر ہے کون ایک پیغمبر ایک

أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

صدیق اور دو شہید ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے

عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي

عمر نے کہ محمد کے بیٹے ہیں … زید بن اسلم سے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر نے مجھ سے کچھ اپنے والد حضرت عمر کے حالات پوچھے

عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ

میں نے بتلائے … ابن عمر نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد … کسی کو … کوشش کرنے والا

كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

… حضرت عمر سے … کسی کو نہیں دیکھا ١ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ

حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ایک شخص (ذوالخویصرہ یا ابوموسیٰ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی

فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى

آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ

رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے انس نے کہا یہ حدیث سنکر ہم اتنے خوش ہوئے ویسا کسی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بات کر ہم نہیں ہوئے انس نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا

ابوبکر اور عمر سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں انکے ساتھ ہونگا گو میں انکے سے عمل نہ کر سکا ٢ ہم سے

يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو کشف و الہام ہوا کرتا تھا ٣ میری

فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمر ہونگے ٤ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

انہوں نے ابوہریرہ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي

ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (ان کو الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو

مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

ہو وہ عمر ہیں ابن عباس نے سورہ حج میں یوں پڑھا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض

ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابوہریرہؓ سے سنا

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیے نے حملہ کرکے ایک بکری لے بھاگا

مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ

چرواہا اس کے پیچھے گیا بکری چھڑا لی تب بھیڑیا کہنے لگا آج تو نے چھڑا لی درندوں کے دن کون بکری

السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُؤْمِنُ

کا رکھوالا ہوگا میرے سوا لوگوں نے یہ دیکھکر کہا سبحان اللہ (تعجب اور قدرت سے) بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نے فرمایا میں تو اسپر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے

الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ

عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ

میرے سامنے لائے جاتے ہیں ان پر کرتے ہیں بعضوں کے کرتے تو چھاتیوں تک ہیں بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں ہوتے اور عمرؓ

عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ حَدَّثَنَا

میرے سامنے لائے گئے ان کا کرتا اتنا لمبا تھا کہ وہ گھسیٹتے جاتے تھے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین ہم سے

الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ

صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا ہمکو ایوب نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا

مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے (یعنی نماز میں) تو بیقراری کرنے لگے ابن عباسؓ انکو تسلی دینے لگے کہنے لگے امیر

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ

المومنین کچھ اندیشہ نہیں ... اگر مرو تو بھی تم کو فکر نہ کرنا چاہیے تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی طرح آپ کے ساتھ

صحبته ثم فارقته وهو عنك راض ثم صحبت أبا بكر فأحسنت صحبته ثم فارقته

کی جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی رہے پھر تم نے ابوبکرؓ سے صحبت کی اُن سے بھی اچھی طرح گذاری وہ بھی تم سے راضی رہے

وهو عنك راض ثم صحبت صحبتهم فأحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم

پھر یہ لوگوں سے تمہاری صحبت رہی (یعنی رعایا سے) اگر تم (خدا نخواستہ) ان سے جدا ہوگے تو سب کو

وهم عنك راضون قال أما ما ذكرت من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضاه

چھوڑ کر جاؤ گے حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا (ابن عباسؓ) تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کی مرضی مندی

فإنما ذاك من من الله تعالى من به علي وأما ما ذكرت من صحبة أبي بكر ورضاه فإنما

رضامندی یہ تو اللہ کا ایک بڑا احسان تھا جو اُس نے مجھ پر کیا اسی طرح ابوبکرؓ کی صحبت کا جو تم نے ذکر کیا اور مجھ سے راضی رہ کر انکا مرنا

ذاك من من الله جل ذكره من به علي وأما ما ترى من جزعي فهو من أجلك وأجل

یہ بھی اللہ کا احسان تھا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو (وہ کچھ زخم یا تکلیف کے درد سے نہیں) بلکہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی

أصحابك والله لو أن لي طلاع الأرض ذهبا لافتديت به من عذاب الله عز وجل

فکر سے قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اُس کو دیکر اپنے تئیں چھڑا لوں

قبل أن أراه قال حماد بن زيد حدثنا أيوب عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس

حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

دخلت على عمر بهذا حدثنا يوسف بن موسى حدثنا أبو أسامة قال حدثني

کہ میں حضرت عمرؓ پاس گیا پھر یہی حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے

عثمان بن غياث حدثنا أبو عثمان النهدي عن أبي موسى قال كنت مع النبي صلى

عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابو عثمان نہدی نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (بیر اریس)

الله عليه وسلم في حائط من حيطان المدينة فجاء رجل فاستفتح فقال النبي صلى

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک شخص آیا اُس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا

الله عليه وسلم افتح له وبشره بالجنة ففتحت له فإذا أبو بكر فبشرته بما قال النبي

کھول دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو ابوبکرؓ ہیں میں نے انکو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فحمد الله ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبي صلى الله عليه و

علیہ وسلم نے فرمائی تھی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور دوسرا شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا آپ نے فرمایا

سلم افتح له وبشره بالجنة ففتحت له فإذا هو عمر فأخبرته بما قال النبي صلى الله

کھول دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمرؓ ہیں میں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی وہ انکو سنادی

عليه وسلم فحمد الله ثم استفتح رجل فقال لي افتح له وبشره بالجنة على بلوى

سو حق اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے مگر ذرا دنیا میں اس کو

تصيبه فاذا عثمن فاخبرته بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله ثم قال

مصیبت ہوگی میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان ہیں میں نے ان سے کہہ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر کہا

الله المستعان حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني حيوة

اللہ مددگار ہے مصیبت پر وہی صبر دیگا ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے خبر دی

قال حدثني ابو عقيل زهرة بن معبد انه سمع جده عبد الله بن هشام قال كنا مع

کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے (جو طلحہ بن عبید اللہ کے چچازاد بھائی تھے) انہوں نے کہا ہم آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب باب مناقب عثمن بن

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمر رض کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ف باب حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت جن

عفان ابي عمرو القرشي رض وقال النبي صلى الله عليه وسلم من يحفر بئر رومة فله

کی کنیت ابو عمرو تھی وہ قریشی اموی ہیں ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں کھود دے اس کے لیے

الجنة فحفرها عثمن وقال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزه عثمان

بہشت ہے حضرت عثمان رض نے اس کو کھدوا دیا ف آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے یعنی غزوہ تبوک کا اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمان رض نے اس کا سامان

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ايوب عن ابي عثمان عن ابي موسى

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ رض سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطا وامرني بحفظ باب الحائط فجاء رجل

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیر اریس) میں داخل ہوئے مجھ کو حکم دیا باغ کے دروازے پر پہرہ دوں ف اتنے میں ایک شخص آیا

يستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فاذا ابوبكر ثم جاء آخر يستاذن فقال

اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو ابو بکر رض ہیں پھر دوسرا شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ نے

ائذن له وبشره بالجنة فاذا عمر ثم جاء آخر يستاذن فسكت هنيهة ثم

فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمر رض ہیں پھر ایک اور شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ تھوڑی دیر خاموش رہے بعد

قال ائذن له وبشره بالجنة على بلوى ستصيبه فاذا عثمان بن عفان قال حماد

اس کے فرمایا اجازت دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے مگر ایک مصیبت کے بعد میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان رض ہیں حماد بن سلمہ نے کہا

وحدثنا عاصم الاحول وعلي بن الحكم سمعا ابا عثمان يحدث عن ابي موسى بنحوه

ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابو عثمان سے سنکر یہ حدیث نقل کی وہ ابو موسیٰ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے

وزاد فیه عاصم أن النبي صلى الله علیه وسلم كان قاعدا في مكان فیه ماء قد انكشف عن

ركبتیه أو ركبته فلما دخل عثمان غطاها حدثني أحمد بن شبیب بن سعید قال حدثني

أبي عن یونس قال ابن شهاب أخبرني عروة أن عبید الله بن عدي بن الخیار

أخبره أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد یغوث قالا ما یمنعك أن

تكلم عثمان لأخیه الولید فقد أكثر الناس فیه فقصدت لعثمان حتى خرج إلى الصلاة

قلت إن لي إلیك حاجة وهي نصیحة لك قال یا أیها المرء قال معمر أراه قال أعوذ بالله

منك فانصرفت فرجعت إلیهم إذ جاء رسول عثمان فأتیته فقال ما نصیحتك فقلت

إن الله سبحانه بعث محمدا صلى الله علیه وسلم بالحق وأنزل علیه الكتاب وكنت ممن

استجاب لله ولرسوله صلى الله علیه وسلم وهاجرت الهجرتین وصحبت رسول

الله صلى الله علیه وسلم ورأیت هدیه وقد أكثر الناس في شأن الولید قال

أدركت رسول الله صلى الله علیه وسلم قلت لا ولكن خلص إلي من علمه ما

یخلص إلى العذراء في سترها قال أما بعد فإن الله بعث محمدا صلى الله علیه

وسلم بالحق فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمنت بما بعث به وهاجرت

الهجرتين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته فوالله ما عصيته

اور دو ہجرتیں کیں جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی

ولا غششته حتى توفاه الله ثم أبو بكر مثله ثم عمر مثله ثم استخلفت أفليس

نہ آپ سے دغابازی کی یہانتک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا پھر ابو بکر رضہ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی عمر رضہ سے بھی ایسی ہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا

لي من الحق مثل الذي لهم قلت بلى قال فما هذه الأحاديث التي تبلغني عنكم

جو حق مسلمانوں پر ان کا تھا وہی میرا نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق ہے۔ انہوں نے کہا تو پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے

أما ما ذكرت من شأن الوليد فسنأخذ فيه بالحق إن شاء الله ثم دعا عليا

اب ولید کی نالائق حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اس کی سزا جو ہوا چاہیئے وہ ہم اس کو دیں گے پھر حضرت عثمان رضہ نے حضرت علی رضہ کو بلایا اور ان

فأمره أن يجلده فجلده ثمانين حدثني محمد بن حاتم بن بزيع حدثنا

کو ولید کو حد لگانے کا حکم دیا انہوں نے اس کو اسی کوڑے لگائے ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے

شاذان حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة الماجشون عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر

کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے

قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بأبي بكر أحدا ثم عمر ثم عثمان

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو بکر رضہ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمر رضہ کے پھر عثمان رضہ کے

ثم نترك أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم تابعه عبد الله عن

بعد پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر) ف۳ شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے بھی عبد العزیز

عبد العزيز حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة حدثنا عثمان هو

سے روایت کیا ف۴ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں

ابن موهب قال جاء رجل من أهل مصر حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء

نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) مصر کا رہنے والا (مکہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ

القوم قال هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن

ہیں انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں اس نے پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضہ ہیں تب وہ شخص کہنے لگا اے ابن عمر

عمر إني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم أن عثمان فر يوم أحد قال نعم فقال

میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھ کو بتلاؤ کیا تم جانتے ہو کہ عثمان رضہ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں بیشک ف۵ پھر اس نے

تعلم أنه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم قال تعلم أنه تغيب عن بيعة الرضوان

کہا تم جانتے ہو کہ عثمان رضہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے انہوں نے کہا ہاں بیشک پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان رضہ بیعت رضوان

باقی الصفحہ ۹۴

فَأَشْهَدُ - هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ

انہوں نے کہا ہاں جیسا تجھ کو گمان ہے تو وہ کہنے لگا اللہ اکبر ابن عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت بیان کروں اُحد کے دن بھاگنا

فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ

میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اس کا قصور بخشدیا اور معاف کر دیا اور بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں حضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رقیہؓ تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مدینہ میں رہ جاؤ ان کی دوا دارو کرو اور تم کو

لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ

بدر میں شریک ہونے والے کا ثواب ملیگا اور لوٹ کے مال میں حصہ بھی ملے گا اور بیعت الرضوان میں غائب ہونا وہ تو اس لئے ہوا کہ اگر مکہ والوں میں آنحضرت

أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ

کے نزدیک حضرت عثمانؓ سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو اُسی کو اپنی طرف سے بھیجتے آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے کافروں پاس بھیجا تھا حضرت عثمانؓ

وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وہاں گئے ہوئے تھے کہ بیعت الرضوان ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ

داہنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے عبداللہ بن عمرؓ

لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

نے اُس شخص سے کہا یہ تینوں جواب اپنے ساتھ لیکر جا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید سے انہوں نے

قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رضه حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ

قتادہ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ

ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھیر جا انسؓ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں آپ نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا تجھ پر

إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

سے کون پیغمبر ہیں اور صدیق اور دو شہید

بَاب قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالِاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا اور اس باب میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی شہادت کا بیان

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے

قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ

انھوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو اُن کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حذیفہ بن یمان اور

ابْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ

عثمان بن حنیف کے پاس ٹھیرے کہنے لگے تم نے (عراق کے ملک میں) کیا کیا یہ اندیشہ تو نہیں کہ تم نے زمین پر ایسی جمع لگائی ہو جس کی گنجائش نہ

مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا

ہو وہ انھوں نے کہا نہیں ہم نے اتنی ہی جمع مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے حضرت عمرؓ نے کہا دیکھو پھر سمجھ لو

حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ

تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی جس کی زمین میں گنجائش نہ ہو انھوں نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق والوں

لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي

کی بیوہ عورتوں کو ایسا بیٹھا کر دوں گا کہ میرے بعد ان کو کبھی کسی مرد کی احتیاج نہ رہے عمرو بن میمون نے کہا اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی

لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ

ہو گئے میں کھڑا تھا کہ میرے اور ان کے بیچ میں عبداللہ بن عباسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا ان کی عادت تھی جب نماز کی دو صفوں میں سے گذرتے

الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ

تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ صف برابر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اس وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے اکثر سورہ یوسف اور اکثر ایسا ہوتا

أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ

یا سورہ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں (ان کو جماعت مل جائے) خیر انھوں نے تکبیر ہی کہی تھی اتنے میں میں نے سنا

يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا

وہ کہہ رہے ہیں (مجھ کو) کتے نے مجھ کو مار ڈالا یا کھا لیا یہ ... دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگا اور

يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ

داہنے بائیں جو مسلمان ملا اس کو ایک ضرب لگا دی یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا ان میں سات شخص مر گئے

فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ

یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان (حطان) نے اس پر چادر پھینکی جب اس نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا تو اپنا

نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى

گلا آپ کاٹ لیا اور حضرت عمرؓ نے کیا کیا عبدالرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کے ان کو امام کر دیا (کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے

الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ

انھوں نے تو یہ حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو خبر ہی نہیں ہوئی مگر قراءت میں انھوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی

عمرو وهم يقولون سبحان الله سبحان الله فصلى بهم عبد الرحمن صلاة خفيفة

تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمن بن عوف نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پوری کی

فلما انصرفوا قال يا ابن عباس انظر من قتلني فجال ساعة ثم جاء فقال غلام

جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا دیکھو تو میرا قاتل کون ہے وہ ایک گھڑی تک گھومتے (خبر لیتے) رہے پھر آئے اور کہا

المغيرة قال الصنع قال نعم قال قاتله الله لقد أمرت به معروفا الحمد لله الذي

مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اسکو تباہ کرے میں نے تو اس کے ساتھ انصاف کا حکم دیا تھا اللہ کا شکر ہے

لم يجعل ميتتي بيد رجل يدعي الإسلام قد كنت أنت وأبوك تحبان أن تكثر

مجھکو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو ابن عباسؓ تم اور تمہارے والد تو چاہتے تھے کہ یہ پارسی عجمی مدینہ میں

العلوج بالمدينة وكان أكثرهم رقيقا فقال إن شئت فعلت أي إن شئت قتلنا

خوب آباد ہوں ابن عباسؓ نے کہا اگر تم چاہو تو میں ان سب ملعونوں کو قتل کرا دوں حضرت

قال كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم فاحتمل إلى بيته

عمرؓ نے کہا یہ کیا لغویات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان (عربی) بولی اور تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا پھر حضرت

فانطلقنا معه وكأن الناس لم تصبهم مصيبة قبل يومئذ فقائل يقول لا بأس و

ہم بھی ان کے ساتھ ہو گئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذری کوئی کہتا تھا کچھ ڈر کا مقام نہیں ہے

قائل يقول أخاف عليه فأتي بنبيذ فشربه فخرج من جوفه ثم أتي بلبن

کوئی کہتا تھا مجھکو تو ڈر ہے (وہ جانبر نہ ہونگے) آخر شربت نبیذ لائے انہوں نے پیا تو وہ پیٹ سے باہر نکل گیا پھر دودھ لائے وہ

فشربه فخرج من جرحه فعلموا أنه ميت فدخلنا عليه وجاء الناس يثنون عليه

بھی زخم سے باہر نکل پڑا اب سب نے جان لیا وہ نہیں بچیں گے ہم ان کے پاس گئے لوگ آئے ان کی تعریف کر رہے تھے اتنے

وجاء رجل شاب فقال أبشر يا أمير المؤمنين ببشرى الله لك من صحبة رسول الله

میں ایک جوان (انصاری) آیا کہنے لگا امیر المومنین تم خوش ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تمکو عنایت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

صلى الله عليه وسلم وقدم في الإسلام ما قد علمت ثم وليت فعدلت ثم شهادة

صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام لائے تم خود جانتے ہو پھر حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ان سب کے بعد شہادت

قال وددت أن ذلك كفاف لا علي ولا لي فلما أدبر إذا إزاره يمس الأرض قال

حضرت عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ ہے کاش برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ وبال جب وہ جوان جانے لگا اسکا تہبند

ردوا علي الغلام قال يا ابن أخي ارفع ثوبك فإنه أبقى لثوبك وأتقى لربك يا

اس لڑکے کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے میرے بھتیجے ذرا اپنی ازار اونچی رکھ تیرا کپڑا بھی صاف رہے گا اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا

فَقَالُوْا أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ

لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا خلافت کا حق دار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَ

وسلم مرتے دم تک راضی رہے سو انہوں نے علی رض اور عثمان رض اور زبیر رض اور

الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ

طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف کا نام لیا اور کہا کہ عبداللہ بن عمر رض تمہارے ساتھ رہیں گے مگر خلافت میں ان کا کوئی حق

شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ

نہیں یہ عبداللہ کو تسلی دینے کے لیے کہا ف پھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے کیونکہ میں نے ان کو

مَا أُمِّرَ فَإِنِّيْ لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ

کوفہ کی حکومت سے اس لیے موقوف کر دیا تھا کہ وہ نالائق تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت

الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ

کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق کو پہچانے اور ان کی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے

تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُعْفٰى عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَأُوْصِيْهِ

ان سے پہلے ایمان کو جگہ دی اور دار الایمان (یعنی مدینہ) میں ٹھکانا بنایا - ان میں جو نیک لوگ ہیں ان کی قدر کرے اور جو قصوروار ہوں ان سے درگذر

بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ

کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے قوت بازو ہیں اور انہی کی وجہ سے آمدنی ہوتی ہے وہی کافروں کو دیکھ کر ...

مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ

رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کی ضرورتوں سے بچ رہتا ہے میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ عرب کے گنواروں سے عمدہ سلوک کرے

الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَ

... سے ہے ف اور زکوٰۃ میں ان کے وہی مال لیے جائیں جو عمدہ اور اعلیٰ نہ ہوں ف پھر انہی کے محتاجوں کو دیدیے جائیں میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ

ذِمَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ

ذمی کافروں کی بھی جو اللہ اور رسول کے ذمہ میں آ گئے ہیں خبر رکھے اپنا عہد جو ان سے کیا ہے پورا کرے انکو ان کے دشمنوں سے بچائے ان سے اتنا ہی

وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

کام لے جتنا وہ کر سکتے ہیں خیر جب (تیسرے روز) انکا انتقال ہو گیا اور ہم انکا جنازہ لیکر پیدل نکلے تو عبداللہ بن عمر رض نے حضرت عائشہ رض کو سلام کیا

قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوْهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ

اور کہا عمر بن خطاب رض آپ سے اجازت مانگتے ہیں انہوں نے کہا لاؤ انکو اندر لاؤ وہ اسی حجرے میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیے گئے

فلما فرغ من دفنه اجتمع هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن اجعلوا امركم الى ثلاثة

جب اُن کے دفن سے فراغت ہوئی تو چھیوں آدمی جنکے لئے حضرت عمر رض نے نام لئے تھے ایک جگہ اکٹھا ہوئے عبد الرحمن بن عوف نے کہا ایسا کرو تم جو چھ آدمی ہو اپنا اختیار تین آدمیوں کو

منكم فقال الزبير قد جعلت امري الى علي فقال طلحة قد جعلت امري الى عثمان وقال

اپنے میں سے سپرد کردو زبیر رض نے کہا میں نے اپنا اختیار علی رض کو دیا طلحہ رض نے کہا میں نے اپنا اختیار عثمان رض کو دیا سعد رض نے کہا

سعد قد جعلت امري الى عبد الرحمن بن عوف فقال عبد الرحمن ايكما تبرأ من هذا الامر

میں نے عبد الرحمن بن عوف رض کو اختیار دیا پھر جب یہ تینوں رہ گئے عبد الرحمن نے علی اور عثمان سے کہا تم دونوں میں سے جو کوئی خلافت کا طلب

فنجعله اليه والله عليه والاسلام لينظرن افضلهم في نفسه فأسكت الشيخان

نہ کرے ہم اسی کو خلیفہ بنا دیں گے اللہ اور اسلام گواہ ہے میں اسی کو تجویز کروں گا جو ان میں افضل ہے یہ سنکر عثمان رض اور علی رض خاموش ہو گئے

فقال عبد الرحمن افتجعلونه الي والله علي ان لا آلو عن افضلكم قالا نعم فاخذ بيد

عبد الرحمن نے کہا تم دونوں مجھکو مختار کرتے ہو قسم خدا کی میں اسی کو خلیفہ بناؤں گا جو تم دونوں میں افضل ہو دونوں نے کہا اچھا پھر انہوں نے

احدهما فقال لك قرابة من رسول الله صلى الله عليه وسلم والقدم في الاسلام

ایک کا (حضرت علی رض کا) ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پرانا ہے

ما قد علمت فالله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عثمان لتسمعن ولتطيعن

تم جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان اگر میں تم کو خلیفہ بناؤں گا تو تم عدل اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمان رض کو خلیفہ بناؤں گا تو تم ان کا حکم سنو گے انکی بات

ثم خلا بالآخر فقال له مثل ذلك فلما اخذ الميثاق قال ارفع يدك يا عثمان فبايعه

پھر حضرت عثمان رض سے تنہائی کی ان سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمان رض اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبد الرحمن نے ان سے بیعت کی

فبايع له علي وولج اهل الدار فبايعوه باب مناقب علي بن ابي طالب القرشي

حضرت علی رض نے بھی اُن سے بیعت کی اور سارے مدینہ والے گھس پڑے سب نے حضرت عثمان رض سے بیعت کر لی باب امیر المومنین علی بن ابی طالب

الهاشمي ابي الحسن رض وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي انت مني وانا منك و

کی فضیلت جنکی کنیت ابو الحسن تھی اور وہ قرشی ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں فرمایا علی تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور

قال عمر توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنه راض حدثنا قتيبة بن

حضرت عمر رض نے اُن کی نسبت یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے راضی رہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان

سعيد حدثنا عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد رض ان رسول الله صلى

کیا کہا ہم سے عبد العزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں)

الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال

فرمایا کل میں ایسے شخص کو (سرداری کا) جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا سہل نے کہا لوگ رات بھر

حواشی صفحہ ۹۹

فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطاها فلما أصبح الناس غدوا على رسول

الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو أن يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب فقالوا يشتكي

عينيه يا رسول الله قال فأرسلوا إليه فأتوني به فلما جاء بصق في عينيه ودعا له

فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى

يكونوا مثلنا فقال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام و

أخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا

خير لك من أن يكون لك حمر النعم حدثنا قتيبة حدثنا حاتم عن يزيد

ابن أبي عبيد عن سلمة قال كان علي قد تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان به

رمد فقال أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كان مساء

الليلة التي فتحها الله في صباحها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأعطين

الراية أو ليأخذن الراية غدا رجلا يحبه الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله

يفتح الله عليه فإذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فأعطاه رسول الله صلى

الله عليه وسلم ففتح الله عليه حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز

ابن أبي حازم عن أبيه أن رجلا جاء إلى سهل بن سعد فقال هذا فلان لأمير المدينة

يدعو عليا عند المنبر قال فيقول ماذا قال يقول له أبو تراب فضحك قال والله ما سماه

إلا النبي صلى الله عليه وسلم وما كان له اسم أحب إليه منه فاستطعمت الحديث

سهلا وقلت يا أبا عباس كيف قال دخل علي على فاطمة ثم خرج فاضطجع في

المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم أين ابن عمك قالت في المسجد فخرج إليه

فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب إلى ظهره فجعل يمسح التراب عن

ظهره فيقول اجلس يا أبا تراب مرتين حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسين

عن زائدة عن أبي حصين عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل إلى ابن عمر فسأله

عن عثمان فذكر عن محاسن عمله قال لعل ذاك يسوءك قال نعم قال فأرغم الله

بأنفك ثم سأله عن علي فذكر محاسن عمله قال هو ذاك بيته أوسط بيوت النبي

صلى الله عليه وسلم ثم قال لعل ذاك يسوءك قال أجل قال فأرغم الله بأنفك

انطلق فاجهد علي جهدك حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة

عن الحكم سمعت ابن أبي ليلى قال حدثنا علي أن فاطمة عليها السلام شكت ما تلقى

مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ

چکی پیسنے سے ان کو تکلیف ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے حضرت فاطمہ ایک قیدی مانگنے آنحضرت کے پاس گئیں

فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہ سے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کا اور ان کی تکلیف کا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا

ہمارے پاس تشریف لائے ہم دونوں بچھونے پر لیٹ چکے تھے میں اٹھنے لگا آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو

فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا

اور آپ ہم دونوں کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی ف۱ آپ نے فرمایا تم کو اس سے جو تم نے غلام مانگا ہے بہتر

إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا

جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ

وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے ف۲ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ

حضرت علی رضہ سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتے تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰ کے پاس تھا ف۴ ہم سے

ابْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اقْضُوا

علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا جیسے تم پہلے

كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوتَ كَمَا

فیصلہ کیا کرتے تھے ف۵ ویسا ہی اب بھی فیصلہ کرو ف۶ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں اس وقت تک کہ لوگ سب ف۷ جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے

مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ بَابُ

ساتھیوں کی طرح دنیا سے چل دوں ابن سیرین یہ کہتے تھے حضرت علی سے اکثر روایتیں ف۸ غلط اور جھوٹ ہیں ف باب

مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

جعفر بن ابی طالب کی فضیلت ف۱ جو ہاشمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میری مانند ہے ف۲

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ

ہم سے احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن

ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رض ان الناس کانوا یقولون

ابی ذئب ہو انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے انھوں نے کہا لوگ کہتے ہیں

اکثر ابو ھریرۃ وانی کنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشبع بطنی حین لا

ابو ہریرہ رض بہت سی حدیثیں روایت کرتے ہیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو رات دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا تھا جب میں خمیری روٹی

آکل الخمیر ولا البس الحبیر ولا یخدمنی فلان ولا فلانۃ وکنت الصق بطنی بالحصبا

کھانے کو نہ ملتی نہ عمدہ کپڑا پہننے کو ملتا نہ میری خدمت کوئی مرد یا عورت کرتا تھا بھوک کے مارے اپنا پیٹ کنکریوں سے

ء من الجوع وان کنت لاستقرئ الرجل الآیۃ ھی معی کی ینقلب بی فیطعمنی وکان

چمٹا لیتا اور کسی شخص سے کہتا فلانی آیت پڑھ کر سنا حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی اس لئے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لے جائے اور کھلا دے اور

اخیر الناس للمساکین جعفر بن ابی طالب رض کان ینقلب بنا فیطعمنا ما کان فی

محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لے جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا کھلا دیتے کبھی ایسا کرتے

بیتہ حتی ان کان لیخرج الینا العکۃ التی لیس فیھا شیء فنشقھا فنلعق ما

شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم لیا کرتے جو شہد یا گھی اس میں لگا ہوتا اسی کو چاٹ

فیھا حدثنا عمرو بن علی حدثنا یزید بن ھرون اخبرنا اسمعیل بن ابی

لیتے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہرون نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی

خالد عن الشعبی ان ابن عمر رض کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک

انھوں نے شعبی سے عبداللہ بن عمر جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے سلام تم پر دو پنکھ والے کے بیٹے امام بخاری نے کہا حدیث

یا ابن ذی الجناحین قال ابو عبد اللہ یقال کن فی جناحی کن فی ناحیتی کل جانبین جناحان

میں جو جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد دو پنکھ ہیں اردو سے

ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عباس رض کا ذکر جو عبد المطلب کے بیٹے تھے

حدثنا الحسن بن محمد حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنی ابی عبد

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہا مجھ سے ابو عبداللہ بن

اللہ بن المثنی عن ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس عن انس رض ان عمر بن الخطاب کان اذا

مثنی نے بیان کیا انھوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رض سے انھوں نے انس رض سے انھوں نے کہا جب قحط پڑتا تو حضرت عمر رض حضرت عباس رض

قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک

کے وسیلہ سے پانی مانگتے یوں کہتے یا اللہ پہلے ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون

اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں ہم کو پانی پلا　اس پانی برستا

باب مناقب قرابة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنقبة فاطمة علیها السلام

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں　حضرت فاطمہ

بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة سیدة نساء

علیہا السلام کی فضیلت　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا　فاطمہ سردار ہیں بہشت والی

اهل الجنة حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال حدثنی عروة

عورتوں کی　ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے　کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے

ابن الزبیر عن عائشة ان فاطمة علیها السلام ارسلت الی ابی بکر تسأله میراثها

بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابوبکر سے کہلا بھیجا　اپنا ترکہ　مانگتی تھیں

من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما افاء اللہ علی رسوله صلی اللہ علیہ وسلم تطلب صدقة

النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی بالمدینة وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال

ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فهو صدقة

انما یاکل آل محمد من هذا المال یعنی مال اللہ لیس لهم ان یزیدوا علی الماکل

وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقات النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی کانت علیها

اور میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے　جو آپ کے زمانہ میں　ہوا کرتے تھے

فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیها بما عمل فیها رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فتشهد علی ثم قال انا قد عرفنا یا ابابکر فضیلتک وذکر قرابتهم من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحقهم فتکلم ابوبکر فقال والذی نفسی

صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اپنے حقوق کا ذکر کیا ابوبکر نے گفتگو شروع کی　قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

بيده لقرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب إلي أن أصل من قرابتي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھے اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے

أخبرني عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد حدثنا شعبة عن واقد قال

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم کو خالد نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے واقد سے کہا میں نے

سمعت أبي يحدث عن ابن عمر عن أبي بكر رض قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم

اپنے والد سے سنا وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے تھے وہ ابوبکر صدیق رض سے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپ کے اہل بیت میں

في أهل بيته حدثنا أبو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن

رکھو ان کی تعظیم کرتے رہو ان کی حرمت کیا کرو ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے

ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک

فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم

ٹکڑا ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد

بن سعد عن أبيه عن عروة عن عائشة رض قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم

نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيها فسارها بشيء فبكت ثم دعاها

اپنی بیماری میں حضرت فاطمہ اپنی صاحبزادی کو بلایا ان سے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا

فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه

اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا بات تھی انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا

وسلم فأخبرني أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فأخبرني

کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ سے یہ فرمایا کہ میرے گھر

أني أول أهل بيته أتبعه فضحكت باب مناقب الزبير بن العوام وقال ابن

والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی باب حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت ابن عباس نے کہا وہ

عباس هو حواري النبي صلى الله عليه وسلم وسمي الحواريون لبياض ثيابهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے اور حواریوں کو (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سپید کپڑے پہنا کرتے تھے

حدثنا خالد بن مخلد حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه قال

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا

۱۰۶

أخبرني مروان بن الحكم قال أصاب عثمان بن عفان رعاف شديد سنة الرعاف

مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمان کو ایک سال جب نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی نکسیر پھوٹی اور بہت سخت اتنی

حتى حبسه عن الحج وأوصى فدخل عليه رجل من قريش قال استخلف قال وقالوه قال

کہ وہ حج کو نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص ان کے پاس گیا کہنے لگا آپ کسی کو خلیفہ کر جائیے انہوں نے پوچھا کیا لوگ

نعم قال ومن فسكت فدخل عليه رجل آخر أحسبه الحارث فقال استخلف فقال

یہ کہتے ہیں اس نے کہا ہاں کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا اس نے بھی یہی کہا کسی کو خلیفہ کر جاؤ

عثمن وقالوا فقال نعم قال ومن هو فسكت قال فلعلهم قالوا الزبير قال نعم قال أما

حضرت عثمان نے پوچھا کیا لوگ ایسا کہتے ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کس کو چاہتے ہیں یہ سنکر وہ چپ ہو رہا حضرت عثمان نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کا خلیفہ

والذي نفسي بيده إنه لخيرهم ما علمت وإن كان لأحبهم إلى رسول الله صلى الله

عثمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جہاں تک میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم حدثني عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام أخبرني أبي

ان سے محبت رکھتے تھے ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے والد عروہ نے خبر دی

سمعت مروان كنت عند عثمن أتاه رجل فقال استخلف قال وقيل ذاك قال

وہ کہتے تھے میں نے مروان سے سنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ ایسا کہتے

نعم الزبير قال أما والله إنكم لتعلمون أنه خيركم ثلاثا حدثنا مالك بن إسمعيل

کہا ہاں زبیر کو انہوں نے کہا تم خود جانتے ہو کہ وہ تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا

حدثنا عبد العزيز هو ابن أبي سلمة عن محمد بن المنكدر عن جابر رض قال قال النبي

کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي حواريا وإن حواري الزبير بن العوام حدثنا أحمد

فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے ہم سے

بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن الزبير قال كنت

احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا ایسا

يوم الأحزاب جعلت أنا وعمر بن أبي سلمة في النساء فنظرت فإذا أنا بالزبير على

ہوا میں اور عمر بن ابی سلمہ دونوں کم سن تھے جنگ احزاب میں عورتوں بچوں میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو نگاہ کی دیکھا تو زبیر اپنے گھوڑے پر سوار

فرسه يختلف إلى بني قريظة مرتين أو ثلاثا فلما رجعت قلت يا أبت رأيتك تختلف

ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں پاس گئے اور آئے جب میں لوٹ کر آیا جنگ ہو چکی تو میں نے کہا باوا میں نے دیکھا تم بار بار آتے جاتے

قَالَ وَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا، میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا ماجرا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ایسا ہے جو

يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

بنی قریظہ کے پاس جائے اور ان کی خبر لائے، میں گیا (خبر لایا)، جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

اپنے ماں باپ دونوں کو جمع کیا یعنی یوں فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ صدقے، ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا

ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا یرموک کے دن صحابہ نے

سَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ

زبیر سے کہا اجی کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کرتے ہیں، زبیر نے حملہ کیا کافروں نے (تلوار کی) دو مار ان کو لگائے

عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ

مونڈھے پر لگائیں، ان دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں ان کو لگی تھی، عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں ان زخموں میں ڈالتا

الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ

کھیلتا (اس وقت) میں بچہ تھا۔ باب طلحہ بن عبیداللہ کی فضیلت ف ۲ حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے تک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

طلحہ سے راضی رہے ف ۳ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا، کہا ہم سے

مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے، انہوں نے کہا بعضی لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت

تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

لڑتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کے، یہ ابو عثمان نے ان دونوں سے سن کر نقل کیا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں

يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ

نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بالکل شل ہو گیا تھا ف ۴ باب سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ

ف جو بنی زہرہ میں سے ہیں، بنی زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال کے لوگ تھے، ان کے والد کا نام مالک ہے

ابن مالك حدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى قال

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ سے سنا کہا

سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى الله عليه

میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے

وسلم أبويه يوم أحد حدثنا مكي بن إبراهيم حدثنا هاشم بن هاشم عن

ماں باپ دونوں (میرے لیے) جمع کیے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے انہوں نے

عامر بن سعد عن أبيه قال لقد رأيتني وأنا ثلث الإسلام حدثني

عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے آپ کو دیکھا میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ہم سے

إبراهيم بن موسى أخبرنا ابن أبي زائدة حدثنا هاشم بن هاشم بن

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم بن

عتبة بن أبي وقاص قال سمعت سعيد بن المسيب يقول سمعت سعد

عتبہ بن ابی وقاص نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد

ابن أبي وقاص يقول ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد

ابن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا اسی دن اسلام لائے جس دن میں مسلمان ہوا اور سات

مكثت سبعة أيام وإني لثلث الإسلام تابعه أبو أسامة حدثنا هاشم

دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی روایت کیا

حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد بن عبد الله عن إسماعيل عن قيس

ہم سے ہاشم نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے

قال سمعت سعدا رضي الله عنه يقول إني لأول العرب رمى بسهم في

کہا میں نے سعد سے سنا وہ کہتے تھے میں سارے عرب میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ

سبيل الله وكنا نغزو مع النبي صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام إلا ورق

میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہادوں میں درخت کے پتے کھا کر

الشجر حتى إن أحدنا ليضع كما يضع البعير أو الشاة ما له خلط ثم أصبحت

گذر کرتے ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید اس میں تری کا نام نہ ہوتا بالکل سوکھا (باوجود اس حال کے) بنی

بنو أسد تعزرني على الإسلام لقد خبت إذا وضل عملي وكانوا وشوا به إلى

اسد مجھ کو نماز سکھلاتے ہیں (خوش) ایسا ہو تو میں بالکل محروم اور بے نصیب ہی رہا اور میرا کام سب برباد ہو گئے ہوا یہ

عمر قالوا لا يحسن يصلي ۔ بَابُ ذِكرِ اَصهارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنهُم اَبُو

کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکتے ۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ کے ابو العاص بن ربیع تھے (جو حضرت

العَاصِ بنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ اَخبَرَنَا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

زینب کے شوہر تھے) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے

عَلِيُّ بنُ حُسَينٍ اَنَّ المِسوَرَ بنَ مَخرَمَةَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنتَ اَبِي جَهلٍ فَسَمِعَت

امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ حضرت علی رضہ نے ابو جہل کی بیٹی (جویریہ) کو نکاح کا پیغام دیا

بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَاَتَت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَزعَمُ قَومُكَ اَنَّكَ

یہ خبر حضرت فاطمہ رضہ کو پہونچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں عرض کیا آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں

لَا تَغضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنتَ اَبِي جَهلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کے بارے میں کبھی غصہ نہیں آتا اس کا اثر ہے اب علی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے

عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ اَمَّا بَعدُ اَنكَحتُ اَبَا العَاصِ بنَ الرَّبِيعِ

ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا میں نے سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابو العاص بن ربیع کو دی

فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَاِنَّ فَاطِمَةَ بَضعَةٌ مِنِّي وَاِنِّي اَكرَهُ اَن يَسُوءَهَا وَاللهِ

اس نے جو بات کہی وہ سچی کی (یہ جانتے ہو کہ) فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کو جو بات بری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم یہ تو ہونے

لَا تَجتَمِعُ بِنتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَبِنتُ عَدُوِّ اللهِ عِندَ رَجُلٍ وَاحِدٍ

والا نہیں کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (یعنی ابو جہل ملعون) کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں (یہ تو اجتماع نقیضین ہوا)

فَتَرَكَ عَلِيٌّ الخِطبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ حَلحَلَةَ عَن ابنِ شِهَابٍ عَن عَلِيٍّ عَن

یہ سنکر حضرت علی نے نکاح کا پیام کو دہرانا بند کیا اور محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے امام زین العابدین سے انہوں

مِسوَرٍ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهرًا لَهُ مِن بَنِي عَبدِ شَمسٍ فَاَثنٰى

نے مسور سے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس میں سے اپنے ایک داماد (ابو العاص) کی تعریف

عَلَيهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي

کی فرمایا انہوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی سچ کر دکھائی جو وعدہ کیا وہ پورا کیا

بَابُ مَنَاقِبِ زَيدِ بنِ حَارِثَةَ مَولَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

باب زید بن حارثہ کی فضیلت کا بیان (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) براء بن عازب

البَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنتَ اَخُونَا وَمَولَانَا حَدَّثَنَا خَالِدُ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا یار ہے ہم سے خالد بن مخلد نے

ابن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عبد الله بن دينار عن عبد الله بن

بیان کیا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے

عمر رضي الله عنهما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا وأمر عليهم أسامة

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا (جس کو بعث اسامہ کہتے ہیں) اور اس کا سردار اسامہ بن زید

بن زيد فطعن بعض الناس في إمارته فقال النبي صلى الله عليه وسلم أن

کو مقرر کیا (جو نوجوان اور کم سن تھے) بعضے لوگوں نے اسامہ کی سرداری پر طعن کیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تطعنوا في إمارته فقد كنتم تطعنون في إمارة أبيه من قبل وايم الله إن

اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہو تو گویا تم نے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا خدا کی قسم زید سرداری کے لائق تھا

كان لخليقا للإمارة وإن كان لمن أحب الناس إلي وإن هذا لمن أحب الناس

اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی

إلى بعده حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے

عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي قائف والنبي صلى الله عليه

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میرے پاس ایک قیافہ جاننے والا (مدلجی) آیا اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم شاهد وأسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان فقال إن هذه

بھی موجود تھے اسامہ اور ان کے باپ زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا

الأقدام بعضها من بعض قال فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم وأعجبه

یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کو بہت بھلی لگی

فأخبر به عائشة **باب ذكر أسامة بن زيد** حدثنا قتيبة بن سعيد

آپ نے حضرت عائشہ رضہ سے بیان کی باب اسامہ بن زید کا بیان ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا ليث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی

المرأة المخزومية فقالوا من يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول

فکر پیدا ہوئی (انہوں نے) آپس میں کہا اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا چہیتا ہے

الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي حدثنا سفين قال ذهبت أسأل الزهري

کون جرأت کر سکتا ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی کی

عن حديث المخزومية فصاح بي قلت لسفيان فلم تحمل عن أحد قال وجدته في

یہ حدیث پوچھتے کیا وہ مجھ پر چلا اٹھے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی انہوں نے کہا میں نے اس کو ایوب بن موسیٰ

كتاب كان كتبه أيوب بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها

کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا

أن امرأة من بني مخزوم سرقت فقالوا من يكلم فيها النبي صلى الله عليه وسلم فلم

بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی تو لوگوں نے کہا اس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا کوئی

يجترئ أحد أن يكلمه فكلمه أسامة بن زيد فقال إن بني إسرائيل كان إذا سرق

جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی جب ان میں کوئی شریف

فيهم الشريف تركوه وإذا سرق الضعيف قطعوه لو كانت فاطمة لقطعت يدها

چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور میں تو اگر فاطمہ (میری بیٹی)

باب حدثني الحسن بن محمد حدثنا أبو عباد يحيى بن عباد حدثنا

باب ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عباد یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ

الماجشون أخبرنا عبد الله بن دينار قال نظر ابن عمر يوما وهو في المسجد إلى

ماجشون نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی ایک دن جب ابن عمر مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اپنے

رجل يسحب ثيابه في ناحية من المسجد فقال انظر من هذا ليت هذا عندي

کپڑے لٹکائے پیچھے کو گھسیٹ رہا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا دیکھو تو یہ کون ہے

قال له إنسان أما تعرف هذا يا أبا عبد الرحمن هذا محمد بن أسامة قال فطأطأ

ایک آدمی کہنے لگا ابو عبدالرحمن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد ہے اسامہ بن زید کا بیٹا تب تو ابن عمر نے سر جھکا لیا

ابن عمر رأسه ونقر بيديه في الأرض ثم قال لو رآه رسول الله صلى الله عليه

اور ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے پھر کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے

وسلم لأحبه حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا معتمر قال سمعت أبي حدثنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے ابو عثمان

أبو عثمان عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه

نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن کو

كان يأخذه والحسن فيقول اللهم أحبهما فإني أحبهما وقال نعيم عن ابن المبارك

پکڑ لیتے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارک سے

أخبرنا معمر عن الزهري أخبرني مولى لأسامة بن زيد أن الحجاج بن أيمن بن أم

ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن ابن ام

أيمن وكان أيمن بن أم أيمن أخا أسامة لأمه وهو رجل من الأنصار فرآه ابن عمر

ایمن (آنحضرت کی کھلائی اور اسامہ کی والدہ تھیں ایمن اسامہ کا ماں جایا بھائی تھا) وہ انصاری آدمی تھا عبداللہ بن عمر نے اس کو دیکھا

لم يتم ركوعه ولا سجوده فقال أعد قال أبو عبد الله وحدثني سليمان بن عبد

اس نے رکوع اور سجدہ پورا نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا

الرحمن حدثنا الوليد حدثنا عبد الرحمن بن نمر عن الزهري حدثني حرملة

کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن نمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا

مولى أسامة بن زيد أنه بينما هو مع عبد الله بن عمر إذ دخل الحجاج بن أيمن

جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا اتنے میں حجاج بن ایمن آگئے

فلم يتم ركوعه ولا سجوده فقال أعد فلما ولى قال لي ابن عمر من هذا

انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو عبداللہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے

قلت الحجاج بن أيمن بن أم أيمن فقال ابن عمر لو رأى هذا رسول الله صلى

میں نے کہا حجاج بن ایمن ابن ام ایمن عبداللہ نے کہا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے

الله عليه وسلم لأحبه فذكر حبه وما ولدته أم أيمن قال وحدثني بعض

تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور انکی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا امام بخاری نے کہا

أصحابي عن سليمان وكانت حاضنة النبي صلى الله عليه وسلم

بعضے دوستوں نے (یعقوب بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمن سے روایت کیا اس میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرت کی کھلائی تھیں

باب مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما

باب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت

حدثنا إسحاق بن نصر

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا

حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي الله

کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے

عنهما قال كان الرجل في حياة النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأى رؤيا

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص کچھ خواب دیکھتا

قصها على النبي صلى الله عليه وسلم فتمنيت أن أرى رؤيا أقصها على

تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں

[illegible]

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنت غلاما اعزب وکنت انام فی المسجد علی عہد

بے جورو کا گھر در جوان تھا آپ کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیت فی المنام کأن ملکین اخذانی فذھبا

میں نے خواب میں کیا دیکھا جیسے دو فرشتے آئے وہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف

بی الی النار فاذا ھی مطویۃ کطی البئر واذا لھا قرنان کقرنی البئر

لے گئے کنوئیں کی طرح اس کی بندش ہے اور جیسے کنوئیں پر دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر لکڑی لگاتے ہیں) ایسے ہی اس پر بھی دو

واذا فیھا ناس قد عرفتھم فجعلت اقول اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار فلقیھما

کیا دیکھتا ہوں اس میں کچھ لوگ ہیں جنکو میں پہچانتا ہوں میں اس وقت یہی کہنے لگا الٰہی پناہ دوزخ سے الٰہی پناہ دوزخ سے ایک اور فرشتہ

ملک آخر فقال لی لن تراع فقصصتھا علی حفصۃ فقصتھا حفصۃ علی النبی

دوسرا ملا وہ مجھ سے کہنے لگا مت ڈر میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی باللیل قال

علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا سالم نے کہا

سالم فکان عبد اللہ لا ینام من اللیل الا قلیلا حدثنا یحیی بن سلیمن

پھر عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے) ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا

حدثنا ابن وھب عن یونس عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن

کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے

اختہ حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا ان عبد

اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ

اللہ رجل صالح .. باب مناقب عمار وحذیفۃ رضی اللہ

نیک بخت آدمی ہے باب عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان کی فضیلت کا بیان

عنھما حدثنا ملک بن اسمعیل حدثنا اسرائیل عن المغیرۃ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے

عن ابراھیم عن علقمۃ قال قدمت الشام فصلیت رکعتین ثم قلت

انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ

اللھم یسر لی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد

مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما میں کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے پاس جا کر بیٹھا اتنے میں ایک بوڑھا آ کر میرے بازو

جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ

بیٹھا میرے برابر، میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا ابو الدرداء (صحابی) ہیں میں نے کہا

اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَكَ لِیْ قَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ

میں نے دعا کی تھی اللہ سے کہ مجھ کو نیک صحبت نصیب ہو سو اللہ نے تم کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا تم کہاں کے ہو میں نے کہا

مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَ

کوفہ کے، انہوں نے کہا کیا تمہارے یہاں ام عبد کے بیٹے عبد اللہ بن مسعود نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین

الْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِیْكُمُ الَّذِیْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰى لِسَانِ

اور تکیہ اور وضو کا برتن لیے رہتے تھے، کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان

نَبِیِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَیْسَ فِیْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

پر شیطان کے اغوا سے بچا دیا ہے (عمار بن یاسر) کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُهٗ اَحَدٌ غَیْرُهٗ ثُمَّ قَالَ كَیْفَ یَقْرَاُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّیْلِ

راز سے واقف تھے جس کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (حذیفہ بن یمان) پھر پوچھا کہ عبد اللہ بن مسعود اس سورت کو کیونکر

اِذَا یَغْشٰى فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَ

پڑھتے ہیں والیل اذا یغشیٰ میں نے ان کو یہ پڑھ کر سنائی والیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ

الْاُنْثٰى قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِیْهِ

انہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھ کو منہ در منہ پڑھائی (جیسے ابن مسعود پڑھتے

اِلٰى فِیَّ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّغِیْرَةَ عَنْ

ہیں اسی طرح) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے

اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللّٰهُمَّ

ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ شام کے ملک کو گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا اللہ

یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَجَلَسَ اِلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ

مجھ کو ایک نیک رفیق عنایت فرما پھر ان کو ابو الدرداء صحابی کی صحبت ملی ابو الدرداء نے پوچھا تم کہاں سے

اَنْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَلَیْسَ فِیْكُمْ اَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ

آئے انہوں نے کہا کوفہ سے ابو الدرداء نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت کے راز دار

الَّذِیْ لَا یَعْلَمُهٗ غَیْرُهٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَیْسَ فِیْكُمْ

تھے اور ان کے راز سے واقف تھے جس کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا یعنی حذیفہ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں

وَمِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلٰى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ وَمِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلٰى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ مَا زَالَ بِي هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهٗ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب — مصعب بن عمیر کی فضیلت
باب — امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت

امام حسن کی کنیت ابو محمد ... پیدائش ماہ رمضان ... اور وفات ... امام حسین کی ولادت شعبان ... ہجری میں اور شہادت ... ہجری میں ہوئی

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

اور نافع بن جبیر نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن سے لپٹا لیا

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے

أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ

ابو بکرہ صحابی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو پر بیٹھے

يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ

تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں

يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ

کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرا دے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے

سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ

اپنے والد (سلیمان) سے سنا کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ان کو اور امام حسن کو (گود میں) لے لیتے اور فرماتے

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ

یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرماتے (راوی کو شک ہے) ہم سے محمد بن حسین بن

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ

انس بن مالک سے انہوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد کے پاس امام حسین کا سر مبارک لایا

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا

گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے آپ کی ناک اور آنکھ پر مارنے لگا اور آپ کے حسن کی نسبت کچھ کہنے

فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

لگا تب انس نے کہا (اپنی چھڑی سرکا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے انکی داڑھی

مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

مجھ کو عدی نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

دیکھا امام حسن آپ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے

أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ابوبکر

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ

صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کاندھے پر) اٹھا لیا کہتے تھے میرا باپ تجھ پر صدقے آنحضرت سے مشابہ ہے علی رضی اللہ عنہ کے

بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا

مشابہ نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ بن فضل نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو محمد

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت میں رکھو باب

أَهْلِ بَيْتِهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور عبدالرزاق نے یوں کہا ہم کو معمر نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ امام حسن بن علی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

سے زیادہ کوئی نہ تھا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

ابن عمر وسأله عن المحرم قال شعبة أحسبه يقتل الذباب فقال أهل

… عراق والے … نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا کہ احرام والا مکھی …

العراق يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رسول الله صلى الله

… عراق والے مکھی کو مارنے کا پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے …

عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا

… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں میری دنیا کے دو پھول ہیں

باب مناقب بلال بن رباح مولى أبي بكر رضي الله عنهما وقال النبي

باب بلال بن رباح کی فضیلت جو ابوبکر صدیق کے غلام تھے …

صلى الله عليه وسلم سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة حدثنا

… میں نے بہشت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی چاپ سنی … ہم سے

أبو نعيم حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة عن محمد بن المنكدر أخبرنا جابر

ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا ہم کو جابر

ابن عبد الله رضي الله عنهما قال كان عمر يقول أبو بكر سيدنا وأعتق

بن عبداللہ نے خبر دی … عمر کہا کرتے ابوبکر ہمارے سردار تھے انہوں نے بلال کو

سيدنا يعني بلالا حدثنا ابن نمير عن محمد بن عبيد حدثنا إسمعيل

آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں … ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبید سے کہا ہم سے اسمعیل نے بیان کیا

عن قيس أن بلالا قال لأبي بكر إن كنت إنما اشتريتني لنفسك فأمسكني

انہوں نے قیس سے کہ بلال نے ابوبکر سے کہا اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدے کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو رکھ چھوڑو

وإن كنت إنما اشتريتني لله فدعني وعمل الله باب ذكر ابن عباس رضي

اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو چھوڑ دو میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا — باب عبداللہ بن عباس رض کی فضیلت

الله عنهما حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن خالد عن عكرمة

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے

عن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم إلى صدره وقال اللهم

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا یا اللہ

علمه الحكمة حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث وقال علمه الكتاب

اس کو حکمت قرآن اور حدیث سکھلا دے ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے یہی روایت بیان کی اس میں یوں ہے

[illegible]

حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ **بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ**

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَعٰى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ

الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ

فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ **بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ

لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ

مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ

أَوْ بِمُعَاذٍ **بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**

حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت ابا وائل قال سمعت مسروقا
ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق سے سنا

قال قال عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن فاحشا
انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدزبان فحش گو نہ تھے

ولا متفحشا وقال ان من احبكم الي احسنكم اخلاقا وقال استقرؤا القران
آپ نے فرمایا مجھ کو وہ لوگ تم میں پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو

من اربعة من عبد الله بن مسعود وسالم مولى ابي حذيفة وابي بن كعب
عبداللہ بن مسعود اور سالم سے جو ابو حذیفہ کے غلام تھے اور ابی بن کعب سے

ومعاذ بن جبل حدثنا موسى عن ابي عوانة عن مغيرة عن ابراهيم
اور معاذ بن جبل سے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے

عن علقمة دخلت الشام فصليت ركعتين فقلت اللهم يسر لي جليسا
انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا وہاں پہنچے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی کی

فرايت شيخا مقبلا فلما دنى قلت ارجوا ان يكون استجاب قال من اين
صحبت عنایت فرما اتنے میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آ رہا ہے جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کی اس نے پوچھا

انت قلت من اهل الكوفة قال افلم يكن فيكم صاحب النعلين والوساد
تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو

والمطهرة اولم يكن فيكم الذي اجير من الشيطان اولم يكن فيكم صاحب السر
کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسرؓ) کیا تم میں

الذي لا يعلمه غيره كيف قرا ابن ام عبد والليل فقرات والليل اذا يغشى
جس کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا (حذیفہؓ) اچھا یہ تو بتلا ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) واللیل اذا یغشیٰ کو کیونکر پڑھتے تھے میں نے

والنهار اذا تجلى والذكر والانثى قال اقرانيها النبي صلى الله عليه وسلم فاه
والنہار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ اس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھی یہ سورت اس طرح پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ کے

الى في فما زال هؤلاء حتى كادوا يردوني حدثنا سليمن بن حرب حدثنا
سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے) چاہتے ہیں کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبة عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال سالنا حذيفة عن رجل
شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کوئی شخص ایسا

قریب السمت و الهدی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ناخذ عنہ فقال ما اعرف

بتاؤ جو خصلت اور طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اس سے ہم دین کا علم حاصل کریں انہوں نے کہا میں تو خصلت اور طریق

احدا اقرب سمتا وهدیا ودلا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابن ام عبد

اور وضع میں ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب نہیں پاتا

حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابراهیم بن یوسف بن ابی اسحق قال حدثنی

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے

ابی عن ابی اسحق قال حدثنی الاسود بن یزید قال سمعت ابا موسی الاشعری

میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق سے بیان کیا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی سے

رضی اللہ عنہ یقول قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری الا

سنا وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ

ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نری

بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ اور ان

من دخوله ودخول امه علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ذکر معویة

کی والدہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے جاتے رہتے باب معاویہ بن ابی سفیان رضی کا

رضی اللہ عنہ حدثنا الحسن بن بشر حدثنا المعافی عن عثمن بن

تذکرہ ف ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران ازدی نے انہوں نے عثمان بن

الاسود عن ابن ابی ملیکة قال اوتر معویة بعد العشاء برکعة وعنده

اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا معاویہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھی عشا کے بعد اُن کے پاس

مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فقال دعه فانه صحب رسول اللہ

ابن عباس رضی کا ایک غلام (کریب) بیٹھا تھا وہ ابن عباس پاس آیا ابن عباس نے کہا جانے بھی دے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابن ابی مریم حدثنا نافع بن عمر حدثنی ابن

کی صحبت اٹھائی ہے ف۲ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر رضی نے کہا مجھ سے ابن ابی

ابی ملیکة قیل لابن عباس هل لك فی امیر المؤمنین معویة فانه ما اوتر

ملیکہ نے ابن عباس رضی سے کہا گیا کیا تم امیر المومنین معاویہ رضی پر کچھ اعتراض رکھتے ہو انہوں نے تو وتر کی ایک

الا بواحدة قال انه فقیه حدثنا عمرو بن عباس حدثنا محمد بن جعفر

رکعت پڑھی ابن عباس رضی نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہیں ف۳ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

حدثنا شعبة عن ابی التیاح قال سمعت حمران بن ابان عن معویة رض قال انکم لتصلون

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ نماز پڑھتے ہو

صلوة لقد صحبنا النبی صلی الله علیه وسلم فما رأیناه یصلیها ولقد نهی عنهما یعنی الرکعتین

کہ ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے مگر آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں

بعد العصر باب مناقب فاطمة علیها السلام وقال النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة

(سنت کی) پڑھنے سے باب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ

سیدة نساء اهل الجنة حدثنا ابو الولید حدثنا ابن عیینة عن عمرو بن دینار

تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاطمة بضعة

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو

منی فمن اغضبها اغضبنی حدثنا یحیی بن قزعة انا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن

کوئی فاطمہ کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے

عروة عن عائشة قالت دعا النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة ابنته فی شکواه التی قبض فیها فسارها

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موت میں حضرت فاطمہ رض اپنی صاحبزادی کو

بشیء فبکت ثم دعاها فسارها فضحکت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارنی النبی صلی الله علیه وسلم

بلا کر کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت

فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه

چپکے سے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی وفات ہو جائیگی اس پر میں رونے لگی پھر چپکے سے یہ فرمایا کہ آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی

فضحکت باب فضل عائشة رض حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب قال ابو

اس پر (خوش ہو کر) میں ہنس دی باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس

سلمة ان عائشة رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما یا عائش هذا جبریل یقرئك السلام فقلت

کہا حضرت عائشہ نے کہا ایکدن آنحضرت صلعم ان سے فرمانے لگے عائشہ یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا

وعلیه السلام ورحمة الله وبرکاته تری ما لا اری ترید رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا آدم حدثنا شعبة

وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو ہم کو نہیں دکھائی دیتیں یہ انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا ہم سے آدم بن ابی ایاس

قال وحدثنا عمرو اخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن ابی موسی الاشعری رض قال قال رسول الله صلی الله علیه

دوسری سند اور ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو موسی اشعری رض سے انہوں نے آنحضرت

كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ

مردوں میں تو بہت کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو

فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا

کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی ف اور عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ف ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبد العزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے

اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ حَدَّثَنِي

سنا آپ فرماتے تھے عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے ابن عون نے انہوں نے قاسم بن

بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

محمد سے حضرت عائشہ بیمار ہوئیں تو ابن عباس (ان کی عیادت کو) آئے کہنے لگے ام المومنین

تَقْدَمِينَ عَلٰى فَرَطِ صِدْقٍ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اَبِي

تم تو ایسی جگہ جاؤ گی جہاں تمہارے سچے پیش خیمے موجود ہیں یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق

بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے

اَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ

ابووائل سے سنا انہوں نے کہا جب حضرت علی نے عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا اس لیے کہ کوفہ والوں کو مدد دیں ف عمار نے خطبہ سنایا

عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ

کہنے لگا بیشک مجھکو اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرت کی بی بی ہیں مگر اللہ نے تمہاری آزمایش کی ہے

لِتَتَّبِعُوهُ اَوْ اِيَّاهَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

دیکھو تم خدا کے حکم کی ف تابعداری کرتے ہو یا حضرت عائشہ کی ف ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ

عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے اسماء (اپنی بہن) سے ایک ہار مانگ کر لیا

فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا

وہ گر گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اُس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (رستہ میں)

فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کا وقت آن پہونچا (پانی نہ تھا) اُن لوگون نے بے وضو نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللَّهُ

تو آپ سے شکایت کی اُس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر رض (حضرت عائشہ رض سے) کہنے لگے اللہ تم کو جزا دے خیر دے

خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ

خدا کی قسم جب تم پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تم کو بچا دیا اور مسلمانوں کو اُس میں فائدہ

لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

کیا ف ۱ ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ

ہشام سے اُنہوں نے اپنے والد (عروہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں بی بی باری باری بیبیوں کے پاس جاتے

يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ

حضرت عائشہ رض کے پاس جانے کی آپ کو لو لگی رہتی پوچھتے کل میں کہاں رہونگا کل میں کہاں رہونگا حضرت عائشہ رض نے کہا جب

عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

میرا دن ہوا تو آپ چپ ہو رہے ف ۲ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ

کہا ہم سے ہشام نے اُنہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اُنہوں نے کہا لوگ آنحضرت ص کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رض کی باری کے منتظر رہتے

قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ

ف ۳ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میری سوکنیں سب ام سلمہ رض پاس گئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ رض خدا کی قسم لوگ جان بوجھکر اپنے تحفے

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ

اُس دن بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رض کی باری ہوتی ہے ہم بھی ف ۴ حضرت عائشہ رض کی طرح اپنی بھلائی چاہتی ہیں (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ

اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ لوگون کو حکم دے دیں جس دن جس بی بی پاس ہوں جسکی باری ہو وہیں تحفے بھیجا کرو (حضرت عائشہ رض پاس جانے کے

مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ

منتظر نہ رہو) ام سلمہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا)

عَنِّی فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَعْرَضَ عَنِّی فَلَمَّا کَانَ فِی الثَّالِثَۃِ ذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ

انہوں نے دوبارہ عرض کیا — جب بھی جواب نہ دیا — جب سہ بارہ عرض کیا — تو فرمایا — ام سلمہ

لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَۃٍ مِّنْکُنَّ غَیْرَھَا

عائشہ کے بابت میں مجھ کو نہ ستاؤ قسم خدا کی میں تم میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) لیٹا ہوا پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ کے ف

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

الحمد للہ چودہواں پارہ تمام ہوا — اب پندرہواں پارہ شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست مطالب پارہ چہاردہم تیسیر الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح بخاری

تمت

... کے کارخانہ میں ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

الجزء الخامس عشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ

بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا

باب انصار کی فضیلت کا بیان ف اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا جو لوگ ف۲ پہلے ہی ایک گھر ف۳ میں جم گئے تھے کو بھی جما دیا جو مسلمان اُن کے پاس ہجرت کرے اُس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو ف۴ جو کچھ ہاتھ آئے اس سے اُنکا دل نہیں کڑھتا ف۵

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ اَوْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے کہا میں نے انس سے کہا تبلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے کہا غیلان نے کہا ہم انس کے پاس جایا کرتے وہ انصار کی فضیلتیں اُن کی جنگی کارروائیاں بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا

عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَیَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُکَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ

یا ازدی قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا کام

بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ

کَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

نے کہا بعاث کا دن ف ۲ بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے پیشتر لایا (اس میں بڑی مصلحت تھی) جب آپ مدینہ میں تشریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُہُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُہُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَہُ اللّٰہُ

لائے تو انصار کا یہ حال تھا ان میں پھوٹ بڑی ہوئی ان کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی) اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے

لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِہِمْ فِی الْاِسْلَامِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں ف ۳ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَتِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جس دن مکہ

الْاَنْصَارُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَاَعْطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰہِ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُیُوْفَنَا تَقْطُرُ

فتح ہوا اور آپ نے لوٹ کا (مال) مال قریش کے لوگوں کو دیدیا ف ۴ تو انصار کے بعضے (نوجوان) لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے تعجب

مِنْ دِمَاءِ قُرَیْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْہِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا

کی بات ہے ہم ف ۵ اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ انکو دیے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا

الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ وَکَانُوْا لَا یَکْذِبُوْنَ فَقَالُوْا ہُوَ الَّذِیْ

پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہونچی انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو

بَلَغَکَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰی بُیُوْتِہِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ

پہونچی وہ سچ ہے (ہم نے کہی) ف ۶ آپ نے فرمایا (انصار کے لوگو) تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ لوٹ کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ

تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر اپنے گھروں کو لوٹو پھر یہ فرمایا ف ۷ اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں ف ۸ تو میں اسی نالے یا

وَادِیَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَہُمْ بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْہِجْرَةُ

گھاٹی میں گھس جاؤں جدہر انصار جائیں باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے (مکہ سے) ہجرت نہ کی ہوتی ف

لَکُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ

تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا یہ عبد اللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے محمد بن زیاد سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضہ سے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ

اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی

الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ

ایک گھاٹی میں گھسیں تو میں اُسی میں گھس جاؤں اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی

امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

انصار کا ایک آدمی رہتا ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے آپ نے یہ کچھ بیجا نہیں فرمایا اُنھوں نے

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

حَدَّثَنَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا ہم سے

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا

اسمعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے دادا سے اُنھوں نے کہا جب

قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ

مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا۔ عبدالرحمن بن عوف کو جو مہاجر تھے سعد

بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي

بن ربیع انصاری کا بھائی بنایا سعد عبدالرحمن سے کہنے لگے بھائی میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے

امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا

اور میری دو بی بیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھکو کہو میں اُس کو طلاق دیدوں جب اُس کی عدت گذر جائے تو تم اُس سے نکاح کر لو

قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ

عبدالرحمن نے کہا بھائی ایسا کچھ ضرور نہیں۔ اللہ تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھکو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے ان کو بنی قینقاع کا بازار

فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ

لوٹے تو وہاں سے کچھ پنیر اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا لیکر آئے پھر دوسرے دن گئے پھر ایک دن آنحضرت کے پاس آئے تو اُن پر زردی کا نشان تھا

صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا

آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اُنھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا

قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

عبدالرحمن نے کہا گٹھلی یا گٹھلی برابر یا پانچ درم بھر سونا یہ شک ابراہیم راوی کو ہوئی ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

اسمٰعیل بن جعفر نے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس رض سے اُنہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف ہم لوگوں پاس آئے

بْنُ عَوْفٍ وَّاٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ

کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّیْ مِنْ اَکْثَرِہَا مَالًا سَاَقْسِمُ مَالِیْ

بہت مالدار تھے عبد الرحمن سے کہنے لگے سب انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں تو ایسا کرو سارے مال کے دو

بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ شَطْرَیْنِ وَلِیَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَہُمَا اِلَیْکَ فَاُطَلِّقُہَا حَتّٰی اِذَا حَلَّتْ

حصے کر لیتے آدھوں آدھ میں تم بانٹ لیں اور میری دو جورویں ہیں تم دیکھو جونسی پسند کرو میں اُس کو طلاق دیے دیتا ہوں جب اُس کی عدت گذر جائے

تَزَوَّجْتَہَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَہْلِکَ فَلَمْ یَرْجِعْ یَوْمَئِذٍ حَتّٰی اَفْضَلَ

تم اُس کو نکاح میں لاؤ عبد الرحمن نے کہا اللہ تمہاری جوروؤں اور مال دولت میں برکت دے پھر ف لوٹے تو کچھ گھی

شَیْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ عبد الرحمن زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

وَعَلَیْہِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَۃٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْیَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ

آپ نے پوچھا یہ کیا کہو تو اُنہوں نے عرض کیا میں نے ایک

امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِیْہَا قَالَ وَزْنَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَہَبٍ اَوْ نَوَاۃً مِّنْ ذَہَبٍ

انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی

فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ ہَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَۃَ

آپ نے فرمایا ولیمہ کر ایک ہی بکری کا سہی ہم سے صلت بن محمد ابو ہمام نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے سُنا

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَتِ

کہا ہم سے ابو الزناد نے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا انصار

الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَکْفُوْنَا الْمَؤُنَۃَ وَتُشْرِکُوْنَا فِی الثَّمَرِ

نے آنحضرت ص سے عرض کیا ہمارے جو باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انصار نے کہا تو خیر وہ باغ

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا بَابُ حُبِّ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْہَالٍ حَدَّثَنَا

مہاجرین نے کہا منظور ہے

باب انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازب رض سے سُنا وہ کہتے تھے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے

لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ

وہی دوستی رکھیگا جو مومن ہوگا اور اُن سے دشمنی وہی رکھیگا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اُس سے محبت رکھیگا اور جو کوئی

أَبْغَضَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

اللہ بھی اُس سے دشمنی رکھیگا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن جبیر سے اُنہوں نے انس بن مالک رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ بَابُ

آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں ہم سے ابومعمر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ

کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے اُنہوں نے انس رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ

وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انس رضہ نے یوں کہا شادی میں

عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ

سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیکھکر سیدھے کھڑے ہوگئے ف۱ اور فرمانے لگے یا اللہ تو گواہ ہے تم لوگوں کو سب سے زیادہ میں

قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ

چاہتا ہوں تین بار یہی فرمایا ف۲ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک رضہ سے سُنا انصار

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بچہ ساتھ لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی

وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

آپ نے اُس سے باتیں کیں اور فرمایا قسم اُس پروردگار کی جس کے ہاتھ

ف۱ [illegible] نہ ہوگا جس طرح ابوبکر اور عمر یا علی یا حسن یا زید یا اسامہ رضی اللہ عنہم کو احب الناس فرمایا [illegible]

بِیَدِهٖ اِنَّکُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ بَابُ اَتْبَاعِ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
میں میری جان ہے تم لوگوں کو میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا ہوں دو بار یہی فرمایا باب انصار کے تابعدار لوگوں کی ف فضیلت ہم سے

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ
محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو حمزہ (طلحہ بن یزید) سے سُنا انہوں نے زید بن

اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِکُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا
ارقم سے اُنھوں نے کہا انصار نے کہا یا رسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار رہیں اب جو لوگ ہمارے تابعدار ہیں ان کو

مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَّیْتُ ذٰلِکَ اِلَی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِکَ زَیْدٌ حَدَّثَنَا
بھی دعا فرمایئے اللہ انکو بھی ہم میں شریک فرما دے ف۳ آپ نے دعا کی عمرو کہتا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کی انھوں نے کہا زید نے ایسا کہا

اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے میں نے ابو حمزہ سے سُنا جو ایک انصاری آدمی تھے

قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا
وہ کہتے تھے انصار نے (آنحضرتؐ سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں ہم تو آپ کے تابعدار بنے ہیں آپ دعا فرمایئے اللہ ہمارے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَکَرْتُهٗ
آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اِن کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن

لِابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاکَ زَیْدٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ
ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی اُنھوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کہا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ زید زید بن ارقم ہیں ف

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
باب انصار کے گھرانوں کی فضیلت ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا اُنھوں نے انس بن مالک رضہ سے اُنھوں نے ابو اسید ساعدی سے ف۵ انھوں نے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے ف۶ پھر بنی عبدالاشہل کا

ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ
پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے اور انصار

مَا اَرَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ
میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی کسی نے ف۸ کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ

اور عبد الصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس سے سنا ابو اسید نے کہا انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے ہم سے سعد بن حفص طلحی

حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے کہ ابو سلمہ نے کہا مجھ کو ابو اسید نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

سے سنا آپ فرماتے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار ہے اور

وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ

بنی عبد الاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر

عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ

عبد الاشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے

خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اچھے ہیں پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید سے کہنے لگے ابو اسید تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار

وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی تعریف بیان کی تو ہم کو (بنی ساعدہ کو) اخیر میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ

عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم اخیر درجہ میں رکھے گئے آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے کہ تم اچھے لوگوں

تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا

میں ہو باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا ۳ صبر کیے رہنا

حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو یہ عبد اللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس
بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي
بن مالک سے انہوں نے اسید بن حضیر سے ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو
كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ
جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دی ف۱ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے ف۲ تو جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا مجھ سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے انس
بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ
سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد
سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ حَدَّثَنَا
حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا ف۳ یہاں تک کہ تم مجھ سے ملو اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا ہم سے
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالک رض
اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ
سے سُنا جب وہ انس کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف نکلے ف۴ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا
إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا
اور اُن کو بحرین کا ملک بطور جاگیر کے دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اُس وقت تک نہیں لینگے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک
قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ بَابُ دُعَاءِ
نہ دیجیے آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر (دنیا میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا میرے بعد تمہاری حق تلفی قریب ہونیوالی ہے ف۵ باب
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس معاویہ بن قرہ نے انہوں نے انس بن مالک رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودنے
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَ
وقت) یہ شعر پڑھا - + زندگی تو آخرت کی زندگی جو ہے سدا - + نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا +

ف۱ حافظ نے کہا بعض مقدمین نے لکھا ہے کہ یہ عرض کرنے والے خود اسید بن حضیر تھے اور جس کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص تھے ...
ف۲ یعنی تم دوسرے لوگ ...

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

قتادہ نے بھی انس رض سے ایسی ہی روایت کی اس میں یون ہو کہ شد سے انصار اور پردیسیون کو اے خدا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان

شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ

شعبہ نے اُنھون نے حمید طویل سے کہا مین نے انس بن مالک رض سے سُنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے

الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ ؎

دن یہ شعر پڑھتے تھے

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ۔ عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدًا

اپنے پیغمبر محمد سے بیعت ہم نے کی جب تلک ہے زندگی لڑتے رہینگے ہم سدا

فَأَجَابَهُمْ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ حَدَّثَنِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یون جواب دیا۔ زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ہے قدر کر انصار اور پردیسیون کی اے خدا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ

محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے سہل بن سعد سے اُنھون نے کہا آنحضرت صلی

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اُس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ

فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو مہاجرین

لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

بَابٌ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

اور انصار کو بخش دے باب اللہ تعالی کا (سورۂ حشر مین) فرمانا دوسرون کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہین گو اپنے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے اُنھون نے فضیل بن غزوان سے اُنھون نے

أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حازم سے اُنھون نے ابو ہریرہ رض سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ بھوکا

فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا آپ نے اپنی بی بیون سے پوچھوا بھیجا (کچھ کھانے کو ہے) اُنھون نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہین آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا

مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ

اس کو کون اپنے ساتھ لیجاتا ہے یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے ایک انصاری وا نے عرض کیا یا رسول اللہ مین لیجاتا ہون) پھر وہ اسکو لیکر

أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت کر وہ بولی ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا مہمان کو کہاں

فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً

کھلائیں انصاری نے کہا ایسا کر کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں کچھ بہانہ کر کے سلا دے انہوں نے ایسا ہی کیا کھانا

فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ

پکایا چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا اور خود اس طرح اٹھی جیسے چراغ درست

سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا

کرتی ہے چراغ بجھا دیا اور مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں ف۱ اور میاں بی بی رات کو بھوکے رہے جب صبح ہوئی

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا

تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر ہنس دیا یا تعجب کیا

فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ

ف۲ اس کے بعد اللہ نے (سورہ حشر کی) یہ آیت اتاری اور دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو خود بھوکے ہوں

فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ

وہی کامیاب ہونگے ف۳ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور

تَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو

برے کے قصور سے درگذر کرو ہم سے ابو علی محمد بن یحیی مرزوی نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے جو عبدان

عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

کا بھائی تھا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ

انس بن مالکؓ سے سنا ابو بکر صدیق اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گذرے

الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دیکھا تو وہ رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو انہوں نے کہا ہم کو آنحضرت کا بیٹھنا (اور وعظ کرنا) یاد آیا

وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

(آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) یہ سنکر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے ف۴ آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

باہر نکلے (آپ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے بس

لَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ

یہ آخری جمعہ تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا لوگو! میں تم کو انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں ف۱ وہ تو میرے

كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَ

تن و جگر ہیں ف۲ اُن پر (جو میرا حق تھا وہ ادا کر چکے) اب اُن کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے اُن میں جو کوئی نیک ہو اُس کی قدر کرنا اور

تَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ

جو برا ہو اُس کے قصور سے درگذر کرنا ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن سلیمان بن عبد اللہ بن حنظلہ غسیل نے

يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے

سَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُّتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ

دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک چیکٹ کپڑے کی پٹی باندھے تھے آپ منبر پر

عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ

بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا۔ اما بعد لوگو اور قومیں تو بڑھتی جاتی ہیں

وَتَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ اَمْرًا يَّضُرُّ فِيْهِ اَحَدًا

اور انصار کم ہو رہے ہیں ف۳ کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائینگے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع

اَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگذر کرے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا اُنھوں نے انس بن مالک سے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ

اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار تو میرا کوٹھا اور میرا انبیلہ ہیں اور لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں

وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ

انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر کرو اور بُرے کے قصور سے درگذرو باب سعد بن معاذ کی فضیلت

مُعَاذٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ف۴ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اُنھوں نے ابو اسحاق سے اُنھوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ

ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا (کہیں سے) ف۱ تحفہ آیا آپ کے اصحاب اُس کو چھونے لگے اور پسند کرکے اُس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم

مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ

اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی تو الیں ف۲ اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے

سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ

بھی انس بن مالک سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے فضل

ابْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ

ابن مساور نے جو ابو عوانہ کے داماد تھے کہا ہم سے ابو عوانہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابو سفیان سے اُنہوں نے

جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ

جابر رض سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذ مرے تو عرش جھوم

سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

گیا ف۳ اور اعمش سے یہی روایت ہے اُنہوں نے کہا ہم سے ابو صالح نے بیان کیا اُنہوں نے جابر رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلی

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ

اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابر رض سے کہا براء ف۴ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے ف۵ اس پر جابر رض نے

هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ

کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں دشمنی تھی ف۶ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کا عرش سعد بن معاذ کی

الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ

موت سے جھوم گیا ف۷ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے سعد بن

ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

ابراہیم سے اُنہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف رض سے اُنہوں نے ابو سعید خدری رض سے کہ

اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ

بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذ رض کے فیصلے پر راضی ہوکر قلعہ سے اُتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار

فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ

ہوکر آئے جب مسجد ف۸ کے قریب پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار

أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ

کو اٹھ کر لو ف۹ پھر سعد سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہوکر اترے ہیں ف۱۰ سعد نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں

تقتل مقاتلتهم وتسبى ذراريهم قال حكمت بحكم الله او بحكم الملك

ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور ان کے جورو بچے سب قید کر لیے جائیں آنحضرت نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو

باب منقبة اسيد بن حضير وعباد بن بشر رضي الله عنهما

حدثنا

باب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی فضیلت ہم سے

علي بن مسلم حدثنا حبان حدثنا همام اخبرنا قتادة عن انس رضي الله عنه

علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انس سے

ان رجلين خرجا من عند النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة واذا نور

دو مرد (انصاری اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) کیا دیکھتے ہیں ان کے سامنے

بين ايديهما حتى تفرقا فتفرق النور معهما وقال معمر عن ثابت عن انس ان اسيد

ایک روشنی ہے جب وہ الگ ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے اور معمر نے ثابت سے انہوں نے انس سے یوں روایت کیا کہ

ابن حضير ورجلا من الانصار وقال حماد اخبرنا ثابت عن انس كان اسيد بن

اسید بن حضیر اور ایک اور انصاری آنحضرت کے پاس سے نکلے اور حماد نے کہا مجھ کو ثابت نے خبر دی انہوں نے انس سے کہ اسید اور

حضير وعباد بن بشر عند النبي صلى الله عليه وسلم

عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی)

باب مناقب معاذ ابن جبل رضي الله عنه

باب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

عن عمرو عن ابراهيم عن مسروق عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما

انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول استقرؤا القران من اربعة من ابن

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو عبداللہ

مسعود وسالم مولى ابي حذيفة وابي ومعاذ بن جبل

بن مسعود رض اور سالم ابو حذیفہ کے غلام اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے

باب منقبة سعد بن عبادة رضي الله عنه

باب سعد بن عبادہ کی فضیلت

وقالت عائشة وكان قبل ذلك رجلا صالحا

اور عائشہ رض نے کہا سعد رض اس سے پہلے نیک آدمی تھے

حدثنا اسحق حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبة حدثنا قتادة قال سمعت

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن

انس بن مالك رضى الله عنه قال ابو اسيد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحرث بن الخزرج ثم
بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير فقال سعد بن عبادة وكان ذا قدم
في الاسلام ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فضل علينا فقيل له قد
فضلكم على ناس كثير

باب مناقب ابي بن كعب رضي الله عنه

حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهيم عن مسروق قال ذكر
عبد الله بن مسعود عند عبد الله بن عمرو فقال ذاك رجل لا ازال احبه
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خذوا القران من اربعة من عبد الله
ابن مسعود فبدا به وسالم مولى ابي حذيفة ومعاذ بن جبل وابي بن كعب
حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر قال سمعت شعبة سمعت قتادة عن
انس بن مالك رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي ان الله
امرني ان اقرا عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى

باب مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه

حدثني محمد بن بشار حدثنا يحيى

حدثنا شعبة عن قتادة عن انس رضي الله عنه جمع القرآن على عهد النبي صلى

کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

الله عليه وسلم اربعة كلهم من الانصار ابي ومعاذ بن جبل وابو زيد وزيد

زمانہ میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوزید اور زید بن ثابت

بن ثابت قلت لانس من ابو زيد قال احد عمومتي باب مناقب ابي طلحة

ف قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابوزید کون ہیں انھوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا ہیں باب ابوطلحہ انصاری کی

رضي الله عنه حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز

فضیلت کا بیان ف۲ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن

عن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم احد انهزم الناس عن النبي صلى

صہیب نے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے

الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب به عليه

تو ابوطلحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کیے رہے تاکہ کافروں کے تیر

بحجفة له وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد القد يكسر يومئذ قوسين او

آپ کو نہ لگ جائیں اور وہ بڑے تیر انداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے اُن کی دو یا تین کمانیں اس

ثلاثا وكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انشرها لابي طلحة فاشرف

دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گذرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے ف۳ ایک

النبي صلى الله عليه وسلم ينظر الى القوم فيقول ابو طلحة يا نبي الله بابي انت

بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے وہ تیر مار رہے تھے ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ

وامي لا تشرف يصيبك سهم من سهام القوم نحري دون نحرك ولقد رايت

سر نہ اٹھایے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے ف۴ اور اس جنگ میں

عائشة بنت ابي بكر وام سليم وانهما لمشمرتان ارى خدم سوقهما تنقزان القرب

حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی

على متونهما تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملانها ثم تجيئان فتفرغانه

جاتی تھیں پانی لوگوں کے منہ میں ڈالتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں ڈالتیں

في افواه القوم ولقد وقع السيف من يدي ابي طلحة اما مرتين واما ثلاثا

میں نے انکی پازیبیں دیکھیں ف۵ (اس دن) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی

باب مناقب عبد الله بن سلام رضي الله عنه حدثنا عبد الله بن يوسف

باب عبد اللہ بن سلام کی فضیلت — ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا

قال سمعت مالكا يحدث عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عامر بن سعد

کہا میں نے امام مالک سے سنا انہوں نے ابو النضر (سالم بن امیہ) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد بن

ابن ابي وقاص عن ابيه قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لاحد

ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے باب میں جو

يمشي على الارض انه من اهل الجنة الا لعبد الله بن سلام قال وفيه نزلت

زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے سعد نے کہا عبد اللہ بن سلام ہی کے باب میں

هذه الاية وشهد شاهد من بني اسرائيل الاية قال لا ادري قال مالك

یہ (سورۂ احقاف کی) یہ آیت اتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی عبد اللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا

الاية او في الحديث حدثني عبد الله بن محمد حدثنا ازهر السمان

یا حدیث میں ہے — مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر سمان نے

عن ابن عون عن محمد عن قيس بن عباد قال كنت جالسا في مسجد المدينة

انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا

فدخل رجل على وجهه اثر الخشوع فقالوا هذا رجل من اهل الجنة فصلى

اتنے میں ایک شخص آئے (عبد اللہ بن سلام) ان کے چہرے سے خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے

ركعتين تجوز فيهما ثم خرج وتبعته فقلت انك حين دخلت المسجد قالوا هذا

ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت

رجل من اهل الجنة قال والله ما ينبغي لاحد ان يقول ما لا يعلم وساحدثك لم

والوں میں سے ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ

ذاك رأيت رؤيا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقصصتها عليه ورأيت

ایسا کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب یہ

كاني في روضة ذكر من سعتها وخضرتها وسطها عمود من حديد اسفله في

تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اس کے بیچوں بیچ ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں

الارض واعلاه في السماء في اعلاه عروة فقيل له ارق قلت لا استطيع

اور سر آسمان میں اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا

فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ

اتنے میں ایک خدمتگار آیا اُس نے کیا پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اُٹھا دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اُس کی چوٹی پر پہونچ کر وہ کنڈا میں نے تھام لیا تو مجھ سے

فَقِیْلَ لَهٗ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

کہا گیا اُس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک میں نیند سے اُٹھا یہ کنڈا تھامے رہا میں نے یہ خواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے اسلام کا ستون یعنے کلمۂ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان اور وہ کنڈا

عُرْوَةُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

عروۃ الوثقیٰ ہے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہیگا اور یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے

وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ

اور امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن

عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِیْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ

عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے یعنے چھوکرا یا چھوکری ہم سے سلیمان بن حرب نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد (عامر بن ابی موسے) سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا اور

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَجِیْءُ فَاُطْعِمَكَ سَوِیْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ

عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو میں تم کو ستو اور کھجور کھلاؤں اور ایسے گھر میں

فِیْ بَیْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰی

لیجاؤں جہاں آنحضرت گئے تھے پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود بیاج کھلانا کھاتے ہیں خیال رکھو جب کسی پر تمہارا

اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَلَمْ یَذْكُرِ النَّضْرُ

قرض ہو پھر وہ تمکو گھاس کا یا جو کا یا چارے کا ایک گٹھا تحفہ کے طور پر بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج میں داخل ہے اور نضر بن شمیل اور

وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَیْتَ بَابُ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں گھر کا ذکر نہیں کیا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے

خَدِیْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ

اور اُن کی فضیلت کا بیان ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں

ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ

نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا

عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حدثني صدقة

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے صدقہ بن فضل نے

أخبرنا عبدة عن هشام عن أبيه قال سمعت عبد الله بن جعفر عن علي رضي

بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے

الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير نسائها مريم وخير نسائها

حضرت علی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے زمانہ میں ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح

خديجة حدثنا سعيد بن عفير حدثنا الليث قال كتب إلى هشام عن

خدیجہ فـ۱ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہ ہشام بن

أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على امرأة للنبي صلى الله عليه

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے یہ حدیث نقل کرکے مجھ کو لکھ بھیجی حضرت عائشہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی

وسلم ما غرت على خديجة هلكت قبل أن يتزوجني لما كنت أسمعه يذكرها وأمره

بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہ فـ۲ پر آئی حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مرچکی تھیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرت سے ان کا ذکر سنتی

الله أن يبشرها ببيت من قصب وإن كان ليذبح الشاة فيهدي في خلائلها

تھی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا خدیجہ کو بہشت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور فـ۳ آنحضرت بکری کاٹتے تو ان کی دوست عورتوں کو اتنا

منها ما يسعهن حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حميد بن عبد الرحمن عن

گوشت بھیجتے جو ان کو بس ہو جاتا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے انہوں نے

هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على امرأة ما

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں

غرت على خديجة من كثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إياها قالت وتزوجني

ہوئی جتنی خدیجہ پر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں خدیجہ کے مرنے کے تین

بعدها بثلاث سنين وأمره ربه عز وجل أو جبريل عليه السلام أن يبشرها ببيت

برس بعد آنحضرت نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا حضرت جبرئیل نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک موتی کے

في الجنة من قصب حدثني عمر بن محمد بن حسن حدثنا أبي حدثنا حفص

محل کی خوشخبری دیں مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص بن غیاث نے

عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على أحد من نساء

انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

تنی خدیجہ رضی پر کی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہ تھا مگر وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ

ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور کبھی بکری کاٹتے اس کے پارچے بنا کر خدیجہ رض کے دوستوں کو بھیجتے

خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ

اور کبھی آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ رض کے سوا اور دنیا میں کوئی عورت تھوڑے ہی تھی تو آپ فرماتے خدیجہ ایسی تھیں

وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ

ویسی تھیں اور میری اولاد انہی کے پیٹ سے ہوئی ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل سے

لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ

عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رض کو خوشخبری دی

قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

انہوں نے کہا ہاں آنحضرت نے ان کو بہشت میں ایک ایسے موتی محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ رنج ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا جبرئیل

أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لا رہی ہیں

أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ

کھانے کا ایک برتن لا رہی ہیں جب وہ لیکر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا

مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ

اور ان کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو ایک خولدار موتی کا ہوگا نہ اس میں غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج اور

إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

اسمعیل بن خلیل نے کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض

عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

سے انہوں نے کہا ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةُ قَالَتْ

کی اجازت مانگی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا ف ۳ اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ یہ تو ہالہ ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں

ف ۱ [illegible] اور جو خرچ کیا اس وقت جب اور لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا ف ۲ [illegible] نے محمد بن یحییٰ ذہلی سے وصل کیا ف ۳ اس لئے کہ ہالہ کی آواز بھی ان کی بہن خدیجہ [illegible]

غَيْرَتْ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ

مجھے رشک آیا میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بڑھیا کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر صرف) سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (منھ میں دانت نہ تھے) مدت ہوئی وہ مر گئی

قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا **بَابُ** ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے آپ کو اس سے اچھی عورت (جوان کنواری) عنایت فرمائی ف باب جریر بن عبد اللہ بجلی کی فضیلت ف ۲

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کبھی جب سے میں مسلمان ہوا

مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ

میں آنے سے نہیں روکا ف ۳ اور جب آپ نے مجھکو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ

میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذو الخلصہ اس کو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے ف ۴ ایک بار آنحضرت

الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذی الخلصہ سے (اس کو توڑ پھوڑ جلا کر) مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے جریر نے کہا میں یہ سنکر

فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا

ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کے لیکر ذی الخلصہ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اس کو قتل کیا

عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ **بَابُ** ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

لوٹ کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپ نے مجھکو اور احمس کے قبیلے والوں کو دعا دی باب حذیفہ بن یمان کی فضیلت

الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ

ف ۵ ہم سے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو سلمہ بن رجاء نے خبر دی

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا

هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ

اور پہلے پہل) کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے (دھوکا دینے کے لیے) یوں پکارا خدا کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو ف

أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ

یہ سنکر آگے کے (مسلمان) پچھلے مسلمانوں ہی پر لوٹ پڑے ف اور آپس ہی میں لڑنے لگے حذیفہ نے جو نگاہ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھا ف ۶ پکارا

عِبَادَ اللهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ

خدا کے بندو یہ (کیا غضب ہے) یہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سنی اس کو مار ہی ڈالا حذیفہ نے یوں کہا

قَالَ أَبِي فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَابُ

عروہ نے کہا خدا کی قسم حذیفہ رضی میں اس کلمہ کی بدولت جب تک خدا سے ملے بھلائی ہی رہی ف باب

ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا

ہند دختر عتبہ بن ربیعہ کا ذکر ف عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ

یونس نے انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی نے کہا ہند عتبہ کی بیٹی آنحضرت کے پاس

عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرہ والوں کا ذلیل و خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا

يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا۔ آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار

يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَتْ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ

ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ

إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا

ابوسفیان ایک بڑا ہی لالچی بخیل آدمی ہے ف۵ اگر میں اس کا پیسہ لیکر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق

أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

(لے تو) گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لے) باب زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ ف مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی

بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ

نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی نے انہوں نے اپنے والد

اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

(عبداللہ بن عمر رضی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے

بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى

بلدح میں ملے ف ابھی آپ پر وحی آنا شروع نہیں ہوا تھا آپ کے سامنے کھانے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ

کا دسترخوان چنا گیا زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا

بِمَا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ

جو کچھ تم اپنے تھانوں پر کاٹتے ہو میں اسی جانور کا گوشت کھاؤنگا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے ف۲ اور زید قریش کے لوگوں پر ان جانور

يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَ

کے کاٹنے کا عیب دھرتا تھا کہتا تھا عجیب بات ہے بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا جس کو بکری پیتی ہے

أَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ قَالَ مُوسَى

بھی زمین سے اسی نے اگایا جس کو بکری کھاتی ہے پھر تم لوگ اس کو اوروں کے نام پر کاٹتے ہو ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا اور اس کو

حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تُحُدِّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو

مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی

بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ

تلاش میں مکہ سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے (اس کا نام نامعلوم) اس سے کہنے لگے

عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا

مجھے اپنا دین بتلا شاید میں تیرا دین اختیار کروں اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کریگا تو اللہ

حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ

کے غضب میں سے اپنا حصہ لیگا (یعنی خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا) زید نے کہا واہ میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں اس سے بچنا چاہتا ہوں

غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ

پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لونگا اور نہ مجھکو اس کے اٹھانے کی طاقت ہے اچھا اور کوئی دین تو مجھکو بتلا سکتا ہے اس نے کہا میں

يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

ہو تو حنیف دین ہو زید نے کہا حنیف دین کیا ہے اس نے کہا حضرت ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے

وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ

اللہ کی پرستش کرتے تھے خیر زید وہاں سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملے اس سے بھی یہی گفتگو کی اس نے کہا تو

عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا

ہمارے دین میں آیگا تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ لیگا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگنا (بچنا) چاہتا ہوں مجھ

أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى

سے نہ خدا کی لعنت اٹھ سکیگی نہ اسکا غضب کبھی اٹھ سکیگا بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے اچھا اور کوئی (سچا) دین مجھکو بتلا سکتا

غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ

ہے پادری نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو حنیف دین سچا دین ہو زید نے کہا وہ کیا کہنے لگا ابراہیم کا دین جو نہ

يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہودی بنے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید نے یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیم کے باب میں سُنا اور

خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ اللَّيْثُ

وہاں سے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھ (آسمان کی طرف) اٹھائے کہنے لگے یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور لیث

كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ

نے کہا مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکرؓ سے لکھ بھیجی وہ کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن

ابْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا

نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں کوئی

مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ

ابراہیم کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو جیتا نہیں گاڑنے دیتے تھے وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا

ابْنَتَهُ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيكَهَا مَؤُونَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ

چاہتا یوں کہتے تو اس کو مت مار میں تجھ کو اس کے خرچ سے فارغ کر دوں گا پھر اس کو لیکر پالتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے یوں کہتے

شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَؤُونَتَهَا ۔ بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی لے لے میں دیدونگا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کے سب کام پورے کر دونگا ۔ باب قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان

حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے کہا

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا انہوں نے کہا جب کعبہ بنایا گیا (یعنی قریش نے اس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور آپ کے چچا حضرت عباسؓ دونوں پتھر ڈھو رہے تھے عباسؓ نے کہا میرے بھتیجے تم ایسا کرو اپنا

اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ

تہ بند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف تم کو نہ ہوگی آنحضرت نے ایسا ہی کیا اسی وقت بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں

إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

آسمان کو لگ گئیں ہوش آیا تو (اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا تہ بند میرا تہ بند انہوں نے آپ کا تہ بند خوب مضبوط باندھ دیا ہم سے ابوالنعمان محمد بن

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ

حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

النبي صلى الله عليه وسلم حول البيت حائط كانوا يصلون حول البيت حتى

زمانے میں کعبے کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمر رضہ

كان عمر فبنى حوله حائطا قال عبيد الله جدره قصير فبناه ابن الزبير باب

نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اس کے گرد دیوار بنوادی عبید اللہ نے کہا کعبے کی دیواریں پست تھیں عبد اللہ بن زبیر نے ان کو بلند کیا

أيام الجاهلية حدثنا مسدد حدثنا يحيى قال هشام حدثني أبي عن عائشة

باب جاہلیت کے زمانہ کا بیان ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہ ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد نے

رضي الله عنها قالت كان عاشوراء يوما تصومه قريش في الجاهلية وكان النبي

سے نقل کیا انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی

صلى الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وأمر بصيامه فلما نزل

رکھتے تھے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے (سنہ ۲ ہجری میں) فرض ہوئے

رمضان كان من شاء صامه ومن شاء لا يصومه حدثنا مسلم حدثنا وهيب

تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو وہیب

حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كانوا يرون

نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگوں کا یہ

أن العمرة في أشهر الحج من الفجور في الأرض وكانوا يسمون المحرم صفر

اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں محرم کو صفر کہا کرتے اور

ويقولون إذا برأ الدبر وعفا الأثر حلت العمرة لمن اعتمر قال فقدم رسول

کہا کرتے جب اونٹ کی پیٹھ اچھی ہو جائے اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (راستے پر سے) مٹ جائیں تو اب عمرہ کرنے والے کو عمرہ کرنا درست ہے

الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه رابعة مهلين بالحج وأمرهم النبي صلى الله

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذی الحجہ کو مکہ میں پہنچے سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اپنے اصحاب

عليه وسلم أن يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله أي الحل قال الحل كله حدثنا

کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کرنے سے ہم کو کون سی بات درست ہو جائیگی

علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال كان عمرو يقول حدثنا سعيد بن المسيب

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیب نے اپنے والد

عن أبيه عن جده قال جاء سيل في الجاهلية فكسا ما بين الجبلين قال

مسیب سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا (حزن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار سیلاب آیا ایسا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ

سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہے ف ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ
انہوں نے بیان ابو بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق رضہ احمس قبیلے کی ایک عورت پاس گئے جس

يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا
کا نام زینب بنت مہاجر تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی ٹھانی ہے

لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
یہ تو جاہلیت کی رسم ہے وہ اس نے بات کرنا شروع کی اور ابو بکر رضہ سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں

قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ
اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابو بکر رضہ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے اس نے کہا قریش کے کون سے خاندان میں سے ابو بکر رضہ نے

لَسَئُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ
کہا تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابو بکر رضہ ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریقے (اسلام) پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد

الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ
لایا کب تک (عمدگی کے ساتھ) قائم رہینگے انہوں نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہینگے وہ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے

قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ
ابو بکر رضہ نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابو بکر

أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
نے کہا امام سے بھی مراد ہیں ف مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ
ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا کسی عرب کی ایک کالی لونڈی (نام نامعلوم)

الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا
مسلمان ہو گئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی میں تھی وہ ہمارے پاس آ کر باتیں کیا کرتی

فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ؎
جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی ف

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا ۔ أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي
کر بند کا دن خدا کے عجائب میں سے اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے

ف ۲۵ [marginal notes: handwritten Urdu commentary in the margins, largely illegible]

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي

جب اُس نے یہ شعر کئی بار پڑھی تو میں نے پوچھا ارے کمربند کا دن اس سے کیا مطلب اُس نے کہا ہوا یہ کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جو بیٹی دلہن تھی)

وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ

نکلی وہ لال چمڑے کا ایک کمربند باندھے تھی اتفاق سے وہ کمربند گر گیا چیل اُتری اس کو گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اُس کی چوری کی

فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِي

تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی یہاں تک انہوں نے مجھکو تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹٹولی ابھی یہ ہو رہا تھا آخر وہ اسی حال

وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُؤُسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ

میں عذاب میں مبتلا اتنے میں چیل سیدھی ہمارے سروں پر آن پہونچی اور اس ہار کو پھینک دیا اُن لوگوں نے اٹھا لیا میں نے کہا

لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ

تم اسی کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں بے گناہ تھی ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن

ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو جو کوئی قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے

بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

تھے اس لیے آپ نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقٰسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقٰسِمَ كَانَ يَمْشِي

بیان کیا کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمد (اُن کے والد) جنازے کے آگے

بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے کہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے

يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنِي

ہو جاتے اور کہتے تو جیسا اپنے گھر والوں میں تھا اب ویسا ہی (کسی پرندے کے پیٹ میں) ہے ف ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو

مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى

بن میمون سے حضرت عمرؓ نے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (منا کو) اُس وقت تک نہ لوٹتے جب تک ثبیر (پہاڑ)

تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰی ثَبِیْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ

سورج کی روشنی ثبیر پڑتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے

تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ یَحْیٰی

لوٹے وقت مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے یحییٰ

ابْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَاْسًا دِهَاقًا قَالَ مَلْاٰی مُتَتَابِعَةً

ابن مہلب نے یہ کہا ہے ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا (سورۂ نبا میں) جو کاسًا دِہاقًا ہے اُس کا معنے بھرا ہوا لگاتار

قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اسْقِنَا كَاْسًا دِهَاقًا حَدَّثَنَا

ابو اسامہ نے کہا ہاں اور اسی سند سے عکرمہ سے منقول ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں نے اپنے والد حضرت عباسؓ سے سنا وہ جاہلیت

اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے

قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید بن ربیعہ بن عامر کا یہ مصرعہ ہے

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ + وَكَادَ اُمَیَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ حَدَّثَنَا

جو خدا کے سوا ہے وہ فنا ہو جائیگا + ف۳ اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا ف۴ ہم سے

اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبد الرحمٰن

الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِاَبِیْ بَكْرٍ غُلَامٌ یُّخْرِجُ

بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق رضہ کا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) جو اپنی کمائی

لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ یَّاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَآءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ

اُن کو لا کر دیا کرتا ابو بکر رضہ اُس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابو بکر رضہ نے اُس کو کھایا غلام کہنے

الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی

لگا تم جانتے ہو یہ کاہے کی کمائی تھی اُنہوں نے پوچھا کیوں کاہے کی غلام کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص سے کہانت کی

الْجَاهِلِیَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِیَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا

تھی ع حالانکہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا میں نے اُس سے دغا بازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا اُس نے کچھ مجھ کو دیا یہ وہی کمائی

الَّذِیْ اَكَلْتَ مِنْهُ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ یَّدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِهٖ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

ہے ابو بکر رضہ نے یہ سنتے ہی منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا ف۵ ہم سے مسدد بن مسرہد نے

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ
ہم سے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھکو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ
لوگ اونٹ کے گوشت حبل الحبلہ کے وعدہ پر بیچا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا حبل الحبلہ یہ کہ اونٹنی جنے پھر اس کی

النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بیٹی حاملہ ہو وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

ذٰلِكَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ
ف ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے کہا ہم انسؓ

ابْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَ
ابن مالکؓ پاس جایا کرتے وہ انصاریوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا اور

كَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا *
تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا

الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی قسامت کا بیان ف ۲

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو
ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے قطن ابو الہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید

يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ
مدنی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہم

فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ
بنی ہاشم لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ ف ۳) کو قریش کے ایک دوسرے خاندان والے (خداش بن عبد اللہ عامری) نے نوکر رکھا

قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ
اب یہ نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لیکر (شام کی طرف) چلا وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص (نام نامعلوم) اس پر

انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ
سے گزرا جس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے التجا کی اے بھائی میری مدد کر اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھ کو دے ڈال

فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا
اس نے ایک رسی اس کو دیدی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے جب منزل پر اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یوں ہی رہا

ف ۱ اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے۔ ف ۲ بعض نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے ... صحیح مسلم ... جاہلیت ... ف ۳ ... ابی طالب ... عبد مناف ...

فَقَالَ لِلَّذِی اسْتَاجَرَہٗ مَا شَانُ ھٰذَا الْبَعِیْرِ لَمْ یُعْقَلْ مِنْ بَیْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَیْسَ لَہٗ

صاحب نے پوچھا ارے سب اونٹوں کو باندھا اس کو کیوں نہیں باندھا نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے

عِقَالٌ قَالَ فَاَیْنَ عِقَالُہٗ قَالَ فَحَذَفَہٗ بِعَصًا کَانَ فِیْھَا اَجَلُہٗ فَمَرَّ بِہٖ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ

صاحب نے کہا اس کی رسی کہاں گئی ف اور غصے میں آکر ایک لکڑی اس پر پھینک ماری اس کی موت آن پہونچی وہ مرنے کے قریب ہوگیا اس وقت

الْیَمَنِ فَقَالَ اَتَشْھَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْھَدُ وَرُبَّمَا شَھِدْتُّہٗ قَالَ ھَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ

ایک یمن والا شخص (نام نامعلوم) اُدھر سے گذرا یہ نوکر (جو مر رہا تھا) اُس سے پوچھنے لگا کیا تو ہر سال حج کو جایا کرتا ہے اُس نے کہا میں نہیں لیکن کبھی

رِسَالَۃً مَّرَّۃً مِّنَ الدَّھْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکُنْتَ اِذَا اَنْتَ شَھِدْتَّ الْمَوْسِمَ فَنَادِ یَا اٰلَ قُرَیْشٍ

کبھی جاتا ہوں اُس نے کہا اچھا پہنچا دیگا نوکر نے کہا جب تو حج کے موسم پر مکہ میں جائے تو پہلے یوں آواز دے قریش کے لوگو

فَاِذَا اَجَابُوْکَ فَنَادِ یَا اٰلَ بَنِیْ ھَاشِمٍ فَاِنْ اَجَابُوْکَ فَسَلْ عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْہُ

جب وہ جواب دیں تو یوں پکار بنی ہاشم کے لوگو جب وہ جواب دیں تو ان سے پوچھ ابوطالب کہاں ہیں جب ابوطالب ملیں تو ان سے

اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ فِیْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِی اسْتَاجَرَہٗ اَتَاہُ اَبُوْطَالِبٍ

کہدے کہ فلان شخص نے مجھکو ایک رسی پر مار ڈالا یہ کہکر وہ نوکر مرگیا اب اُس کا صاحب جب مکہ میں پہونچا تو ابوطالب اُس کے پاس آئے

فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِیَامَ عَلَیْہِ فَوَلِیْتُ دَفْنَہٗ قَالَ قَدْ

پوچھنے لگے ہماری قوم والا کدھر گیا اس نے کہا وہ (رستے میں) بیمار ہوگیا تھا میں نے اچھی طرح اُسکی خدمت کی لیکن قضا سے مرگیا میں نے اُس کو

کَانَ اَھْلَ ذَاکَ مِنْکَ فَمَکَثَ حِیْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ اَوْصٰۤی اِلَیْہِ اَنْ یُّبَلِّغَ

تیری طرف سے یہی ہونا چاہیے تھا ف اور ایک مدت تک ابوطالب خاموش رہے اتفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اُس نوکر نے پیغام پہونچانے کی وصیت

عَنْہُ وَافَی الْمَوْسِمَ فَقَالَ یَا اٰلَ قُرَیْشٍ قَالُوْا ھٰذِہٖ قُرَیْشٌ قَالَ یَا اٰلَ بَنِیْ ھَاشِمٍ قَالُوْا

کی تھی حج کے موسم پر آن پہونچا اور اُس نے آواز دی قریش کے لوگو۔ لوگوں نے بتلا دیا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اُس نے پکارا بنی ہاشم لوگوں نے بتلایا

ھٰذِہٖ بَنُوْ ھَاشِمٍ قَالَ اَیْنَ اَبُوْطَالِبٍ قَالُوْا ھٰذَا اَبُوْطَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِیْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَکَ

یہ بنی ہاشم ہیں پھر اُس نے پکارا ابوطالب کہاں ہیں لوگوں نے بتلایا ابوطالب یہ ہیں تب اُس نے یوں کہا ابوطالب فلان شخص نے میرے ہاتھ آپ کو

رِسَالَۃً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَہٗ فِیْ عِقَالٍ فَاَتَاہُ اَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ لَہٗ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰی

یہ پیغام بھیجا ہے کہ فلان شخص نے ایک رسی کے بدل مجھکو مار ڈالا یہ سنتے ہی ابوطالب اُس شخص کے پاس جو قاتل تھا پہونچے اور اُس سے کہا اب

ثَلٰثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّیَ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّکَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ

ہماری طرف سے تو تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے پچاس

حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِکَ اِنَّکَ لَمْ تَقْتُلْہُ فَاِنْ اَبَیْتَ قَتَلْنَاکَ بِہٖ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالُوْا

آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے اُس کو نہیں مارا ف اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو ف قتل کرینگے ف قاتل یہ سنکر اپنی قوم والوں پاس

ف دوسری روایت میں یون ہے کہ یہ لوگ اُٹھ کر جھگڑتے ہوئے پیغمبر صلعم کے پاس پہونچے آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ پچاس قوم والے آدمی یون قسم کھائیں کہ خدا کی قسم ہم نے اُس کو قتل نہیں کیا ۱۲ منہ

يحلف فأتته امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا

ہم قسمیں کہا چکے تھے بنی ہاشم کی ایک عورت ف اور اُس نے قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اُس کا ایک لڑکا تھا

أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر

وہ پاس آئی کہنے لگی ابوطالب میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائینگی اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں دلائی جاتی

الأيمان ففعل فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا

ہیں ف وہاں اُس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو ابوطالب نے اُس کی درخواست منظور کر لی پھر اُن میں کا ف ایک اور شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابوطالب

مكان مائة من الإبل يصيب كل رجل بعيران هذان بعيران فاقبلهما عني

کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر دو اونٹ پڑتے ہیں یہ دو اونٹ ہوئے تم میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھکو اُس مقام پر قسم کھانے سے معاف

ولا تصبر يميني حيث تصبر الأيمان فقبلهما وجاء ثمانية وأربعون فحلفوا

رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں ابوطالب نے اُس کا بھی کہنا مان لیا اب باقی رہے اڑتالیس آدمی وہ آئے انھوں نے قسم کھائی

قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية وأربعين عين تطرف

ابن عباس کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا اُن اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک

حدثني عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي

مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رض

الله عنها قالت كان يوم بعاث يوما قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم

سے انھوں نے کہا بعاث کا دن ف ایسا دن تھا جو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینے میں) آنے سے پہلے گزار دیا

فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد افترق ملؤهم وقتلت سرواتهم

تو آپ جب (مدینہ) تشریف لائے اُس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی اُس کے سردار مارے جا چکے تھے

وجرحوا قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم في دخولهم في الإسلام و

کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے اُس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تاکہ انصار اسلام لا ہیں ف

قال ابن وهب أخبرنا عمرو عن بكير بن الأشج أن كريبا مولى ابن عباس حدثه أن ابن

عبداللہ بن وہب نے کہا ف ہمکو عمرو بن حارث نے خبر دی انھوں نے بکیر بن اشج سے روایت کی اُن سے کریب نے بیان کیا جو ابن عباس کا

عباس رض قال ليس السعي ببطن الوادي بين الصفا والمروة سنة إنما كان أهل

غلام تھا کہ ابن عباس کہتے تھے صفا مروے کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے یہ تو جاہلیت والے کیا کرتے تھے

الجاهلية يسعونها ويقولون لا نجيز البطحاء إلا شدا حدثنا عبد الله بن

کہتے تھے ہم اس پتھریلی جگہ سے دوڑ ہی کر پار ہونگے ف ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا

مُحَمَّدٌ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابو السفر (سعید بن یحمد) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رض سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ

سنا وہ کہتے تھے لوگو میں جو کہوں وہ تم سنو اور مجھ کو اپنا کہا سناؤ ف ۱ کہیں سمجھ لوں تم نے میری بات یاد کر لی)

وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ

کہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو ابن عباس رض نے ایسا کہا ف ۲ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حطیم کے پیچھے سے (یعنی حطیم کے

مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي

باہر سے) حجر کو حطیم نہ کہو یہ جاہلیت کا نام ہے اس وقت کے لوگوں میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنا

سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ

کوڑا یا جوتا یا کمان وہیں پھینک دیتا ف ۳ ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی انہوں نے حصین سے انہوں نے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا

عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بندریا دیکھی جس پر بہت سے بندر جمع ہوئے تھے اس بندریا نے زنا کیا تھا تو

فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

میں بھی اس کے سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شریک ہوا ف ۴ ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبید اللہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ

ابن عباس رض سے سنا انہوں نے کہا جاہلیت کی خصلتوں میں سے یہ خصلتیں ہیں کسی کے نسب پر طعن کرنا (عیب لگانا) میت پر نوحہ کرنا

وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ بَابُ مَبْعَثِ

عبید اللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات ستاروں کو بارش کی علت سمجھنا ف ۵ باب آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کا نام مبارک محمد ہے عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد المطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے

ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ

وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرہ کے وہ کعب کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے

ابْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے وہ عدنان کے ف ۶

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی انہوں نے ہشام بن حسان بصری سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

نسب حضرت ابراہیم تک بیان کیا ہے حضرت عائشہ رض نے کہا ہم نے عدنان سے آگے پھر نسب کا پہچاننے والا کسی کو نہ پایا ۱۲ منہ

قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری اُس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اس کے

أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس برس رہے پھر آپ کی وفات ہوئی ف۱

سَلَّمَ بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں اُن کا بیان

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا

ہم سے حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے اُن دونوں

يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً

وہ کہتے تھے میں نے خباب بن ارت (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایہ میں ایک چادر پر

وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللهَ فَقَعَدَ

تکیہ لگائے بیٹھے تھے اُس زمانہ میں مشرک لوگوں سے ہم سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں

وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ

کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہوگیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذر چکے

عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ

کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرہ اُن کے بیچا بیچ سر پر (مانگ پر) رکھ کر چلایا جاتا

رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ

دو ٹکڑے کر دیے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ف۲ ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء

الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ

سے (جو یمن میں ہے) سوار ہوکر حضرموت تک چلا جائیگا ف۳ اور اللہ کے سوا اُس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ڈر ہوگا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن

اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ

مسعود رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا

إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا يَكْفِينِي

کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اُس نے کیا کیا کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی (اُسکو ماتھے تک لے گیا) اسپر سجدہ کیا ف۴ کہنے لگا مجھکو یہ بس

فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

ابن مسعود کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى

علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند کافر لوگ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری

جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ

بچہ دان لیکر آیا اور اسے آپ کی پیٹھ پر ڈالدی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہانتک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی آئیں

عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی اس کے لیے بددعا کرنے لگیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجب نماز سے فارغ ہوئے تو

وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ

فرمایا یا اللہ قریش کے گروہ سے سمجھ ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ

بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ

اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے یہ شک شعبہ کو ہوا کہ ابی فرمایا یا امیہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا یہ سب بدر کے

فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ حَدَّثَنَا

اور انکی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینکدی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے بند بند جدا ہوگئے تھے اس لیے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی ہم سے

عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن

حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى قَالَ سَلِ ابْنَ

عتیبہ نے سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا عبدالرحمن بن ابزی (صحابی) نے مجھ سے یہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (سورہ

عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَمَنْ يَقْتُلْ

فرقان کی) اس آیت ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور (سورہ نساء کی) اس آیت ومن یقتل

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو

مومنا متعمدا کو پوچھو میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورہ فرقان کی آیت اتری تو مکہ کے مشرک کہنے لگے

أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا

ہم نے تو جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا تھا اسکو مارا (یعنے خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بے شرمی

الفواحش فانزل الله الا من تاب وامن الاية فهذه لاولئك واما التي في النساء

کے کام بھی کیے ف اُس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) یہ اُتارا الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا اخیر تک تو یہ آیت انہی کا فرون کے حق میں ہے

الرجل اذا عرف الاسلام وشرائعه ثم قتل فجزاؤه جهنم فذكرته لمجاهد فقال

وہ اُس شخص کے باب میں ہے جو (مسلمان ہوکر) اسلام اور شریعت کے احکام جانکر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اُس کی سزا جہنم ہے ف عبدالرحمن بن ابزی

الا من ندم حدثنا عياش بن الوليد حدثنا الوليد بن مسلم حدثني الاوزاعي

جو نادم ہو (یعنی توبہ کرے) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے

حدثني يحيى بن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم التيمي قال حدثني عروة بن الزبير

کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُنھون نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُنھون نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان

قال سألت ابن عمرو بن العاص اخبرني باشد شيء صنعه المشركون بالنبي

کیا اُنھون نے کہا مینے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھ کو وہ بتلاؤ جو مشرکون نے سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو

صلى الله عليه وسلم قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجر الكعبة

اُنھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم مین نماز پڑھ رہے تھے

اذ اقبل عقبة بن ابي معيط فوضع ثوبه في عنقه فخنقه خنقا شديدا فاقبل

اتنے مین عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اُس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن مین ڈالکر آپ کا گلا زور سے گھونٹا ابوبکر صدیق رض

ابو بكر حتى اخذ بمنكبه ودفعه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تقتلون

آن پہونچے اور اُنھون نے اُس کا مونڈھا پکڑ کر اُس کو ڈھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے ف تم ایک شخص کو یہ کہنے پر مارے

رجلا ان يقول ربي الله الاية تابعه ابن اسحق حدثني يحيى بن عروة عن

ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورۂ مومن مین ہے) عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی یحییٰ بن عروہ سے اُنھون نے

عروة قلت لعبد الله بن عمرو وقال عبدة عن هشام عن ابيه قيل لعمرو بن

عروہ سے روایت کیا ہے اُس مین یون ہے مینے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے ف اُنھون نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی

العاص وقال محمد بن عمرو عن ابي سلمة حدثني عمرو بن العاص باب

عاص سے کہا گیا اور محمد بن عمرو نے بھی ف اسکو ابو سلمہ سے روایت کیا اُس مین یون ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا باب

اسلام ابي بكر الصديق رضي الله عنه حدثني عبد الله بن حماد الاملي

ابوبکر صدیق رض کے مسلمان ہونے کا قصہ مجھ سے عبداللہ بن محمد آملی نے بیان کیا

قال حدثني يحيى بن معين حدثنا اسمعيل بن مجالد عن بيان عن وبرة عن

مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے اسمعیل بن مجالد نے اُنھون نے بیان احمسی سے اُنھون نے وبرہ سے اُنھون نے

همام بن الحرث قال قال عمار بن ياسر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم و

ہمام بن حارث سے انہوں نے کہا عمار بن یاسر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس وقت) دیکھا ہے

ما معه الا خمسة اعبد وامرأتان وابو بكر باب اسلام سعد حدثني اسحق

جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق رضی تھے باب سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ مجھ سے اسحاق

اخبرنا ابو اسامة حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت ابا

نے کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہا میں نے ابو اسحاق

اسحق سعد بن ابي وقاص يقول ما اسلم احد الا في اليوم الذي اسلمت فيه

سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا

ولقد مكثت سبعة ايام واني لثلث الاسلام باب ذكر الجن وقول الله تعالى

اور اسلام کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں کل مسلمانوں کا تہائی حصہ تھا باب جنوں کا بیان اور اللہ تعالی نے (سورہ جن میں)

قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن حدثني عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو

فرمایا اے پیغمبر کہہ دے چند جنوں نے کان لگا کر قرآن سنا اخیر آیت تک مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

اسامة حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابي قال سألت

کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے معن بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق

مسروقا من اذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا القران

بن اجدع سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتلایا کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن سنا انہوں نے

فقال حدثني ابوك يعني عبد الله انه آذنت بهم شجرة حدثنا موسى بن

کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضی نے مجھ سے بیان کیا (یوں کہ) ایک درخت نے آپ کو جنوں کی خبر دی تھی ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے

اسمعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال اخبرني جدي عن ابي هريرة رضي

بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے سنا

الله عنه انه كان يحمل مع النبي صلى الله عليه وسلم اداوة لوضوئه وحاجته

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجا کے لیے ایک چھاگل پانی کی اٹھا کر چلتے ایک بار

فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال انا ابو هريرة فقال ابغني احجارا

بھی چھاگل لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے میں آپ نے پوچھا کون آ رہا ہے انہوں نے کہا ابو ہریرہ رضی آپ نے فرمایا مجھ کو چند پتھر ڈھونڈھ

استنفض بها ولا تأتني بعظم ولا بروثة فاتيته باحجار احملها في طرف

لا دے میں ان سے استنجا کروں گا اور ہڈی اور گوبر مت لائیو میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لیکر آیا

ثَوْبِیْ حَتّٰی وَضَعْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مَشَیْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ

اور (پتھر) لا کر آپ کے پاس رکھ دیئے پھر وہاں سے لوٹ آیا جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہڈی

الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ

اور گوبر میں کیا بات ہے ف۱ آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں ف۲ اور میرے پاس نصیبین کے ف۳ جنوں کے قاصد

الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا

آئے وہ اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ کسی ہڈی یا گوبر پر سے گذریں تو ان کو اس پر سے کھانا

عَلَیْهَا طَعَامًا ۔ بَابُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ

ملے ف۴ باب ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ

کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے مثنیٰ بن عمران ضبعی نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَّبْعَثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِیْهِ

انہوں نے کہا جب ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا

ارْکَبْ اِلٰی هٰذَا الْوَادِیْ فَاعْلَمْ لِیْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ یَّاْتِیْهِ

سوار ہو کر اس مقام (یعنی مکہ میں) جا اور اس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اور

الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِیْ فَانْطَلَقَ الْاَخُ حَتّٰی قَدِمَهٗ وَسَمِعَ

کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر دی جاتی ہے یہ سنکر انکا بھائی روانہ ہوا مکہ پہونچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهٗ رَاَیْتُهٗ یَاْمُرُ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَلَامًا

سنیں پھر ابوذر کے پاس لوٹ کر آیا ان سے کہنے لگا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام سناتا ہے جس

مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَیْتَنِیْ مِمَّا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهٗ فِیْهَا مَاءٌ حَتّٰی

کو شعر نہیں کہہ سکتے ف۵ ابوذر رض نے کہا تیری ان باتوں سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میری تشفی نہیں ہوئی آخر ابوذر نے خود توشہ لیا

قَدِمَ مَکَّةَ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یَعْرِفُهٗ وَکَرِهَ اَنْ

مکہ پہونچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تلاش کیا مگر وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے ف۶ آپ کو پوچھنا

یَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰی اَدْرَکَهٗ بَعْضُ اللَّیْلِ فَرَاٰهُ عَلِیٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِیْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ

بھی مناسب نہ سمجھا ف۷ کچھ رات گزر گئی اس وقت حضرت علی نے ان کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ باہر والے غریب الوطن ہیں جب ابوذر حضرت

فَلَمْ یَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهٗ وَزَادَهٗ

نہ ابوذر نے کوئی اور بات کی نہ حضرت علی رض نے کچھ پوچھا صبح کو ابوذر رض نے اپنی مشک اٹھائی توشہ لیا

إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلٰى

پھر مسجد میں آگئے اور سارے دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو نہیں دیکھا جب ابوذرؓ لیٹنے کی جگہ گئے

مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ فَأَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ

تو حضرت علیؓ ادھر سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی ایسے شخص کو اپنے ٹھکانے جانے کا وقت نہیں آیا آخر انہوں نے ابوذرؓ کو اٹھایا اپنے ساتھ لے

لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِّثْلَ

گئے دونوں میں کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی تیسرا دن ہوا تو پھر ایسا ہی ہوا حضرت علیؓ نے اُن سے یہی گفتگو کی وہ اُن کے ساتھ

ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا

جا کر رہے اس وقت حضرت علیؓ نے پوچھا ارے یار تبلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے ابوذرؓ نے کہا اگر تم مجھ سے پکا عہد اور پیمان کرو

وَّمِيْثَاقًا لَّتُرْشِدَنَّنِيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهٗ قَالَ فَإِنَّهٗ حَقٌّ وَّهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میری رہنمائی کروگے تو میں کہوں حضرت علیؓ نے منظور کیا اس وقت ابوذرؓ نے بیان کیا حضرت علیؓ نے کہا تم کو جو خبر پہونچی وہ ٹھیک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَإِنِّيْ إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّيْ

ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اب تم ایسا کرو صبح کو وقت میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اگر میں راستہ میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا تو اس طرح

أُرِيْقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى

کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے اگر میں چلتا رہوں تم بھی چلنے رہنا جدھر میں گھسوں تم بھی اسی میں گھس آنا خیر ابوذرؓ

دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَأَسْلَمَ مَكَانَهٗ

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے ابوذرؓ بھی پہونچے اور آنحضرت صلعم کی باتیں سنیں (اسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہوگئے

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور اُن سے میرا حال بیان کر یہاں تک کہ تجھ کو میرا

أَمْرِيْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى

خبر پہونچے ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کے عین بیچ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہدونگا

الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہ سنتے ہی

اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى أَضْجَعُوْهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ

(قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے انکو اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباسؓ آن پہونچے اور ابوذرؓ پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے

أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَّأَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ

کافروں سے کہنے لگے ارے یارو کیا غضب کرتے ہو یہ غفار کی قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے شام کے ملک میں جایا کرتے ہو رستہ میں اس

ثم غادٍ من الغد لمثلها فضربوه وثاروا اليه فأكب العباس عليه باب اسلام سعيد

دوسرے دن پھر ابوذر نے یہی کیا ف پھر لوگوں نے اُن پر مار پیٹ کی حملہ کیا پھر حضرت عباس آئے اور اُنپر اوندھے گر گئے ف باب سعید بن

ابن زيد رضي الله عنه حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفين عن اسمعيل

زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونیکا قصہ ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے اسمعیل بن

عن قيس قال سمعت سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل في مسجد الكوفة يقول

ابی خالد سے اُنہوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو یہ کہتے سنا

والله لقد رأيتني وان عمر لموثقي على الاسلام قبل ان يسلم عمر ولو ان احدا

خدا کی قسم اپنے تئیں اُس حال میں دیکھا کہ عمر رضہ نے اسلام لانے سے پہلے مجھکو مسلمان ہوجانے کی سزا میں (رسّی سے) باندھ رکھا تھا اور تم نے

ارفض للذي صنعتم بعثمن لكان باب اسلام عمر بن الخطاب رضي الله

جو عثمان رض کے ساتھ کیا وہ اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے تو بیشک اُس کا سرک جانا بجا ہوگا ف باب حضرت عمر رضہ کے مسلمان

عنه حدثني محمد بن كثير اخبرنا سفين عن اسمعيل بن ابي خالد عن

ہونیکا قصہ مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے

قيس بن ابي حازم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال ما زلنا اعزة منذ

قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے اُنہوں نے کہا ہم لوگ تو جب دن سے عمر مسلمان ہوئے برابر عزت

اسلم عمر حدثنا يحيى بن سليمن قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر

سے رہے ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے

ابن محمد قال فاخبرني جدي زيد بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال بينما

کہا مجھکو میرے دادا زید بن عبداللہ بن عمر رضہ نے خبر دی اُنہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا حضرت عمر رضہ ڈرے

هو في الدار خائفا اذ جاءه العاص بن وائل السهمي ابو عمرو وعليه حلة حبرة

ہوئے گھر میں بیٹھے تھے ف اتنے میں ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک دھاری دار چادر اور ایک ریشمی کرتہ

وقميص مكفوف بحرير وهو من بني سهم وهم حلفاؤنا في الجاهلية فقال

کا جوڑا پہنے ہوئے اُن کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اُس نے کہا عمر رض

له ما بالك قال زعم قومك انهم سيقتلوني ان اسلمت قال لا سبيل اليك

تمہارا کیا حال ہے (کیوں آزردہ ہو) اُنہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو وہ مجھکو مار ڈالینگے عاص نے کہا تمہارے

بعد ان قالها امنت فخرج العاص فلقي الناس قد سال بهم الوادي فقال اين

عاص کے ایسا کہنے پر مجھکو اطمینان ہوا ف پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میدان لوگوں سے بھر گیا ہے عاص نے پوچھا کیوں کہاں کا

تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ

تم کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمر کو نہ ستاؤ یہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ

اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا

ابن عمر رضہ نے کہا جب عمر اسلام لائے تو کافروں نے اُن کے گھر پر دنگہ کیا وہ کہتے تھے عمر نے اپنا دین بدل

عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ

ڈالا میں اُس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی جبہ پہنے ہوئے آیا اور (لوگوں سے) کہنے لگا اچھا عمر رضہ نے

صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ

اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تمکو کیا تم کیوں دنگہ کرتے ہو (دیکھو سمجھ رکھو) عمر میری پناہ میں ہے عبداللہ کہتے ہیں اُسکی یہ بات سنتے ہی لوگ بھوٹ گئے

مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

میں نے والد سے یا لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عاص بن وائل ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ

بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید نے اُن سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے جب عمر رضہ

لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ

کو کسی امر کے متعلق یوں کہتے سنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا ایک بار ایسا ہوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوبصورت

رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

شخص سامنے سے گزرا اُنہوں نے کہا یا تو میرا گمان غلط ہے یا تو یہ ابتک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں)

أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ

اپنی قوم کا کاہن تھا خیر اس شخص کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے اُس کو حاضر کیا حضرت عمر رضہ نے وہی بات کہی وہ کہنے لگا میں نے تو آج کے

كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ

دن کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو حضرت عمر رضہ نے کہا میں تو تجھ کو چھوڑنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا

كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ

بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمر رضہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطانی نے تجھکو سنائی ہو اُس نے کہا

بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَ

ایک دن میں بازار میں تھا اتنے میں میری شیطانی (پری جناتنی) گھبرائی ہوئی آئی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں دیکھتا جب

إبلاسها ويأسها من بعد إنكاسها ولحوقها بالقلاص وأحلاسها قال عمر

اوندھے آسمان سے لوٹا دیے گئے تو کیسے خوف زدہ اور ناامید ہو رہے ہیں اور اونٹنیوں اور انکی پالان کی کملیوں سے لگ گئے ہیں عمر نے کہا

صدق بينا أنا عند آلهتهم إذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ

سواد نے سچ کہا ہے میں بھی ایک دن ایسا ہوا بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص ایک گائے کا بچھڑا لیکر آیا اس کو ذبح کیا

لم أسمع صارخا قط أشد صوتا منه يقول يا جليح أمر نجيح رجل فصيح يقول

کہ ویسی آواز میں نے کبھی نہیں سنی وہ آواز یہ تھی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد ملے ایک فصیح (خوش بیان) شخص یوں کہتا

لا إله إلا أنت فوثب القوم قلت لا أبرح حتى أعلم ما وراء هذا ثم نادى

ہے لا اله الا انت یہ سنتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک پڑے (چل دیے) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر

يا جليح أمر نجيح رجل فصيح يقول لا إله إلا الله فقمت فما نشبنا أن قيل

آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد بر آئے ایک فصیح شخص یوں کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ اس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں

هذا نبي حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا إسمعيل حدثنا

ہوئی کہ یہ پیغمبر ہیں ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے

قيس قال سمعت سعيد بن زيد يقول للقوم لو رأيتني موثقي عمر على

قیس بن ابی حازم نے کہا میں نے سعید بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے تئیں اور عمر کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمر نے رسی سے باندھ دیا تھا

الإسلام أنا وأخته وما أسلم ولو أن أحدا انقض لما صنعتم بعثمان لكان

اس وقت تک عمر مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم نے جو ظلم حضرت عثمان پر کیا اگر اس کی وجہ سے احد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو

محقوقا أن ينقض باب انشقاق القمر حدثني عبد الله بن عبد

بیشک بجا ہے — باب چاند پھٹ جانے کا بیان — مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا

الوهاب حدثنا بشر بن المفضل حدثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة

کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے

عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن أهل مكة سألوا رسول الله صلى الله

انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان مانگا

عليه وسلم أن يريهم آية فأراهم القمر شقتين حتى رأوا حراء بينهما

آپ نے ان کو چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا دکھلایا یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا (ایک پہاڑ کی اس طرف ایک اس طرف)

حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن إبراهيم عن أبي معمر عن

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا چاند جس وقت پھٹا اس وقت ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے

بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ
منیٰ میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ نشانی یاد رکھنا) اور ابوالضحیٰ نے مسروق سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی اس میں یوں ہے کہ چاند مکہ میں پھٹا اور ابراہیم نخعی کے ساتھ اس روایت کو محمد بن مسلم نے بھی

أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے کہا مجھ سے

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضہ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا
میں پھٹا ف۲ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ بَابُ
ابراہیم نخعی نے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا چاند پھٹ گیا ف۳ باب

هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ
مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان ف۴ اور حضرت عائشہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ

هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ
منورہ) دکھلایا گیا وہ کھجور والی زمین دو پتھریلی زمینوں کے بیچ میں ہے تو کچھ مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو

مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ
حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب میں ابوموسیٰؓ اور اسماء بنت عمیسؓ کی روایتیں ہیں آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ف۵ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ
کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی

الخیار اخبرہ ان المسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث

کہ مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث

قالا ما یمنعک ان تکلم خالک عثمن فی اخیہ الولید بن عقبۃ وکان

دونوں نے اُن سے کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اُن کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے باب میں کیوں

اکثر الناس فیما فعل بہ قال عبید اللہ فانتصبت لعثمن حین خرج الی الصلوۃ

نہیں گفتگو کرتے ہوا یہ تھا کہ لوگوں نے اُس پر بہت اعتراض کیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کے ساتھ کیا تھا عبید اللہ نے کہا میں راستہ میں کھڑا ہو

فقلت لہ ان لی الیک حاجۃ وھی نصیحۃ فقال ایھا المرء اعوذ باللہ منک

تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی ہے انہوں نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں

فانصرفت فلما قضیت الصلوۃ جلست الی المسور والی ابن عبد یغوث

میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبد الرحمن کے پاس بیٹھا

فحدثتھما بالذی قلت لعثمن وقال لی فقالا قد قضیت الذی کان علیک

اور حضرت عثمان سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی دونوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیے تھا کر چکے)

فبینما انا جالس معھما اذ جاءنی رسول عثمن فقالا لی قد ابتلاک اللہ

میں انہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عثمان کی طرف سے ایک بلانے والا آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبد الرحمن کہنے لگے جاؤ اللہ تمہاری

فانطلقت حتی دخلت علیہ فقال ما نصیحتک التی ذکرت انفا قال فتشھدت

خیر میں چلا اور حضرت عثمان کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ خیر خواہی کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا میں نے کہا اللہ گواہ ہے

ثم قلت ان اللہ بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وانزل علیہ الکتاب وکنت ممن

پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن اتارا تم اُن لوگوں میں ہوئے جنہوں نے

استجاب للہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وامنت بہ وھاجرت الھجرتین الاولیین

اللہ اور رسول کا فرمانا مانا تم اللہ پر ایمان لائے اور تم نے پہلی دو ہجرتیں کیں

وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورایت ھدیہ وقد اکثر الناس فی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور آپ کا طریق دیکھا اب یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ

شان الولید بن عقبۃ فحق علیک ان تقیم علیہ الحد فقال لی یا ابن اخی ادرکت

کے باب میں بہت گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے اُن کو سزا دو (شراب کی حد لگاؤ) انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یا میرے بھانجے) تو نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت لا ولکن قد خلص الی من علمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا نہیں لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو

ما خلص إلى العذراء في سترها قال فتشهد عثمان فقال إن الله قد بعث محمدا صلى

جو بیکسواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں ف یہ سنکر حضرت عثمان نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر کہنے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

الله عليه وسلم بالحق وأنزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى

سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن شریف اتارا اور میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

الله عليه وسلم وآمنت بما بعث به محمد صلى الله عليه وسلم وهاجرت الهجرتين

ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے میں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں حبش

الأوليين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته والله ما

دو ہجرتیں کی جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم میں نے

عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلف الله أبا بكر فوالله ما عصيته

آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اُٹھا لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنایا قسم خدا کی اُن کی بھی میں نے نافرمانی

ولا غششته ثم استخلف عمر فوالله ما عصيته ولا غششته

کی نہ اُن سے کوئی دغا بازی کی پھر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے قسم خدا کی اُن کی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی نہ اُن سے دغا بازی کی

ثم استخلفت أفليس لي عليكم مثل الذي كان لهم علي قال بلى قال فما هذه

اُن کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں ہے جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا ف عبیداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تھا۔ ابھی

الأحاديث التي تبلغني عنكم فأما ما ذكرت من شأن الوليد بن عقبة فسنأخذ

یہ جو مجھکو تم لوگوں کی طرف سے بیہودہ باتیں پہنچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ جیسا حق

فيه إن شاء الله بالحق قال فجلد الوليد أربعين جلدة وأمر عليا أن يجلده وكان

ہے ویسا ہم اس کے باب میں عمل کرینگے راوی کہتا ہے پھر ایسا ہوا کہ ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے ف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا

هو يجلده وقال يونس وابن أخي الزهري عن الزهري أفليس لي عليكم من الحق

کوڑے لگاؤ وہی اس کو کوڑے مار رہے تھے اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کیا میرا

مثل الذي كان لهم حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال

حق تم پر ایسا نہیں ہے جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا ف مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا

حدثني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا كنيسة

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا

رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إن

ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا (جب ہجرت کر کے وہاں گئیں تھیں) اس میں تصویریں تھیں آپ نے فرمایا ان

أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ

ان کا یہ لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب اُن میں کوئی نیک اچھا شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے مسجد میں اُس کی صورتیں رکھتے

تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہونگے ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عاص) سے انہوں

خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا میں حبش کے ملک سے لوٹ کر آئی اُس وقت میں ایک کم سن چھوکری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے ایک نقشی چادر مجھکو اڑھائی آپ خود اُس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرتے　　　　اور　　سناہ

يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ

سناہ فرماتے گئے حمیدی نے کہا سناہ سناہ (حبشی زبان کا لفظ ہے) یعنے　　اچھا　　اچھا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا ہم (حبش کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ

يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا

نماز پڑھتے ہوتے نماز ہی میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپ پاس آئے تو آپ کو سلام

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ

یارسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے (اب کے آپ نے جواب نہیں دیا) آپ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کو دوسرا

لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

اعمش نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا ف تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں دل میں جواب دیدیتا ہوں ف ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسے اشعری رضہ　　سے

عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا

انہوں نے کہا ہم نے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر سنی ہم ایک جہاز میں سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز

سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ

بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(ترجمہ) نے کشتی میں نجاشی پاس حبشہ پہنچے۔ وہاں ہمکو جعفر بن ابی طالب ملے ہم انہی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ مدینہ اُس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کشتی والو تم کو دو ہجرتوں کا ثواب ملیگا۔

باب نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کے موت کا بیان۔ ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جس دن نجاشی (اصحمہ) مرا آنحضرت نے فرمایا آج ایک نیک بخت شخص مر گیا اٹھو اپنے بھائی اصحمہ پر جنازے کی نماز پڑھو۔ ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے اُن سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر جنازے کی نماز پڑھی ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر جنازے کی نماز پڑھی چار تکبیر کہیں۔ یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا۔ ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں کو ابو ہریرہ رض نے خبر دی

أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی دن اپنے اصحاب کو اس

فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کے مرنے کی خبر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے

قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ

انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رض نے لوگوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر جنازے کی نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

باب مشرکوں کا قسمیں کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے

الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى

حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہم بنی کنانہ کے خیف میں اتریں گے جہاں قریش کے کافروں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں

الْكُفْرِ بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

باب ابو طالب کا قصہ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے

سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ

سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبد المطلب

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ

رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے چچا کے کیا کام

عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا

آئے وہ آپ کو تو بچاتے تھے اور آپ کے لیے غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا

كَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت

عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اُس وقت ان کے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے اُن سے فرمایا چچا تم لا الہ الا اللہ کہو

اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا

بس یہی ایک کلمہ ہے میں اللہ کے پاس تمہارے لئے ایک دلیل بناؤں گا ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب

طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ

کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو دونوں ایسی ہی باتیں سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ

كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ

یہی تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں (اُسی دین پر مرتا ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے اُس وقت تک دعا کرتا

لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

رہونگا جبتک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورۂ برارت کی) یہ آیت اُتری جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہوگیا تو اب اُن

وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا

کو مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ ان کے ناطے دار ہوں اور (سورۂ قصص کی) یہ آیت اُتری اے پیغمبر تو نہیں ہدایت کر سکتا

تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ

جس کو چاہے وہ راہ پر لگا دو اخیر تک ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ

الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ

ابن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے انہوں نے آنحضرت

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے اُن کو

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ

قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اوتھلی آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں تک ہو جس سے اُن کا بھیجا (مارے گرمی کے) ابلتا

دِمَاغُهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ

(یعنی جوش مارتا) رہیگا ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے

عن يزيد هذا او قال تغلي منه ام دماغه باب حديث الاسراء وقول الله

یزید سے یہی حدیث بیان ... ام دماغ جوش کرے گا باب بیت المقدس تک جانے کا قصہ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بنی

تعالى سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى

اسرائیل میں) فرمایا پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے محمد کو راتوں رات مسجد حرام یعنی حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا

حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب حدثني

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

ابو سلمة بن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما انه سمع

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبد اللہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبني قريش قمت في الحجر

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو معراج کے باب میں جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا

فجلا الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته وانا انظر اليه

اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں اس کو دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرتا جاتا تھا

باب المعراج حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام بن يحيى حدثنا

باب معراج کا قصہ ف ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے

قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما ان

قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة اسري به بينما انا في الحطيم

علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا

وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني ات فقد قال وسمعته يقول فشق ما

اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (یعنی حضرت جبرئیل) انہوں نے چیر ڈالا قتادہ نے کہا میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے بیان

بين هذه الى هذه فقلت للجارود وهو الى جنبي ما يعني به قال من ثغرة

سے یہاں تک تو میں نے جارود بن ابی سبرہ سے جو انس کے مصاحب ہیں اور میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا گلے کی

نحره الى شعرته وسمعته يقول من قصه الى شعرته فاستخرج قلبي ثم اتيت

(ہنسلی کے گڑھے) سے ناف تک اور میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک خیر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا طشت

بطست من ذهب مملوءة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اتيت بدابة

لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا ف میرا دل دھویا گیا پھر وہ بھرا گیا پھر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا ف اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا سفید

دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ

جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا جارود نے انس سے پوچھا ابو حمزہ یہ جانور براق تھا انہون نے کہا

نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ

ہان وہ قدم وہان ڈالتا تھا جہان تک اُس کی نگاہ پہونچتی تھی مین اُس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل مجھکو لیکر چلے یہانتک کہ نزدیک والے

الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ

پہلے آسمان پر پہونچا جبرئیل نے کہا دروازہ کھولو اندر سے پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون

اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ

ہین انہون نے کہا ہان تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا مین اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام بیٹھے ہین

فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ

جبرئیل نے کہا یہ تمہارے باوا آدم ہین ان کو سلام کرو مینے انکو سلام کیا انہون نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا

اور کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے یہانتک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے وہان بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہے

قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا

جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہون نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہین انہون نے کہا ہان اس وقت اندر والا فرشتہ

بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ

خوب آئے پھر دروازہ کھولا گیا مین اندر پہونچا کیا دیکھتا ہون حضرت یحیی اور حضرت عیسی دونون خالہ زاد بھائی بیٹھے ہین جبرئیل نے کہا

هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَ

یحیی اور عیسی ہین ان کو سلام کرو مینے ان کو سلام کیا انہون نے جواب دیا پھر دونون کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر

النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ

جبرئیل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے تیسرے آسمان پر پہونچے دروازہ کھلوایا وہان بھی پوچھا گیا کون ہے انہون نے کہا جبرئیل

قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ

پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہون نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہین انہون نے کہا ہان جب تو اندر فرشتہ کہنے لگا مرحبا خوب

الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

آئے اور دروازہ کھولا گیا مین اندر پہونچا کیا دیکھتا ہون حضرت یوسف بیٹھے ہین جبرئیل نے کہا یہ یوسف پیغمبر ہین انکو سلام کرو مینے سلام کیا

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ

انہون نے جواب دیا پھر کہنے لگا مرحبا کیا اچھے بھائی کیا اچھے پیغمبر ہین پھر جبرئیل مجھکو لیکر اور اوپر چڑھے یہانتک کہ چوتھے آسمان پر

الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَ

چوتھا آسمان تک پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جبرئیل نے جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہا محمد

قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ

کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو جب تو کہنے لگا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو ادریس پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے

قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ

کہا یہ ادریس ہیں ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا اچھا بھائی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ

کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیل مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جبرئیل نے

جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ

نے جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب وہ کہنے لگا مرحبا

فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارون پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى

جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیل مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ

أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ

چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا

انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگا مرحبا خوب آئے جب میں

خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هٰذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ

اندر پہنچا موسیٰ پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں ان کو سلام کر میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے

مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ

مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں

أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ

اس لیے روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے

أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ

خیر جبرئیل مجھ کو لے کر اوپر چڑھے دروازہ کھلوایا (اندر سے) پوچھا گیا کون انہوں نے کہا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہنے لگے

قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم قال مرحبا بہ فنعم المجیٔ

پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہین انہون نے کہا ہان تب تو کہنے لگا مرحبا خوب ہی آئے

جاء فلما خلصت فاذا ابراہیم قال ھذا ابوک فسلم علیہ قال فسلمت علیہ

جب مین الگ ہوا تو ابراہیم پیغمبر کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم ہین انکو سلام کرو مین نے سلام کیا انہون نے

فرد السلام قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت لی سدرۃ

جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا بیٹا اچھا نبی اچھا پیغمبر مجھکو سدرۃ المنتہی بلند کرکے

المنتہی فاذا نبقہا مثل قلال ھجر واذا ورقہا مثل اذان الفیلۃ قال ھذہ

دکھلائی گئی کیا دیکھتا ہون اسکے بیر ہجر کے مٹکون کے برابر ہین اور اسکے پتے ہاتھی کے کان کیطرح جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ

سدرۃ المنتہی واذا اربعۃ انہار نہران باطنان ونہران ظاہران فقلت ما

المنتہی ہے وہان اسکی جڑ سے چار ندیان نکلتی ہین دو تو چھپی ہوئی ہین دو کھلی ہین مین نے پوچھا جبرئیل یہ کیسی ندیان ہین

ھذان یا جبریل قال اما الباطنان فنہران فی الجنۃ واما الظاہران فالنیل و

انہون نے کہا بند ندیان تو جنت مین گئی ہین وہان بہہ رہی ہین اور کھلی ندیان دونون نیل اور

الفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من

فرات پھر بیت المعمور مجھکو بلند کرکے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ

عسل فاخذت اللبن فقال ھی الفطرۃ انت علیہا وامتک ثم فرضت علی

شہد کا لایا گیا مین نے دودھ کا پیالہ لے لیا اسکو پی گیا جبرئیل نے کہا یہ پیالہ گویا اسلام کی فطرت ہے جسپر تم ہو اور تمہاری امت

الصلوات خمسین صلوۃ کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال بما امرت

پھر دن رات مین پچاس نمازین فرض کی گئین مین لوٹ کر آیا تو موسی کے سامنے سے گذرا انہون نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا

قال امرت بخمسین صلوۃ کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمسین

مین نے کہا ہر دن رات مین پچاس نمازین فرض ہوئین انہون نے کہا تمہاری امت پچاس نمازین ہر دن رات مین نہین

صلوۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل

پڑھ سکنے کی اور مجھے خدا کی قسم لوگون کا بہت تجربہ ہے اور بنی اسرائیل پر بہت کوشش کرچکا ہون

اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی

تم ایسا کرو اپنے پروردگار پاس پھر جاؤ اپنی امت کے لئے تخفیف چاہو یہ سنکر مین لوٹا اور اللہ تعالی نے پچاس مین سے دس نمازین مجھکو

عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ

لوٹ کر آیا تو پھر موسی نے ویسا ہی کہا مین پھر گیا دس نمازین اور معاف ہوئین پھر لوٹ کر موسی پاس آیا انہون نے ویسا ہی کہا

فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ

میں پھر گیا دس اور معاف ہوگئیں پھر لوٹ کر آیا موسیٰ نے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہوگئیں دس کا حکم

بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ

فرض ہوئیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰ نے وہی کہا میں پھر گیا تو پانچ اور معاف ہوگئیں پانچ نمازیں ہر دن اور رات میں

كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ

فرض رہیں پھر لوٹ کر موسیٰ پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازوں کا ہر دن اور رات میں

قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

انہوں نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکینگی میں تم سے پہلے لوگوں کا بھوبی تجربہ کرچکا ہوں

وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ

اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں ف تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار پاس جاؤ اپنی امت پر تخفیف کراؤ

لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ

میں نے کہا میں اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہوگیا اب میں اسی پر راضی ہوجاتا ہوں مان لیتا ہوں ف۲ جب میں آگے

نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ

بڑھا تو پکارنے والے (یعنے خود پروردگار) نے پکارا میرا جو فریضہ تھا وہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کی ف۳ ہم سے حمیدی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا

انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) وما جعلنا الرؤیا التی ارینٰک اس میں رؤیا سے (خواب مراد نہیں ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد

عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے

قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ بَابُ وُفُودِ

ابن عباس نے کہا (اسی سورت میں) شجرۂ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے باب انصار کے قاصدوں کا

الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ

لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ

ف۱ جب بھی وہ پورے پچاس احکام ادا نہ کرسکے ... ف۲ پانچ نمازیں اپنی امت ... ف۳ ... نمازیں جب پہلے پچاس فرض کیں ... قائم رہیں ... بندوں پر تخفیف ... نمازوں کا ثواب ... صلی اللہ علیہ وسلم ...

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ

کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی

مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

اُن کے والد عبداللہ جو اپنے والد (کعب) کو پکڑ کر لے چلتے جب وہ اندھے ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کعب سے سنا

يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ

جب وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے (پیچھے رہ گئے) پھر اس کا لمبا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں

بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ

تفصیل دیوں نقل کیا کہ) میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا

حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ

جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھکو تو اُس رات کے بدل جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے گو

أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ

لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدَ بِي خَالَايَ

سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے

الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ حَدَّثَنِي

امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور تھے ف۲ مجھ سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ

ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی اُن سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر کہتے

أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ

تھے میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقبہ والوں میں ہیں مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھکو ابوادریس

اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حاضر تھے (بلکہ عبادہ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک گروہ

قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا

آپ کے گرد کئی صحابہ (بیٹھے) تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس اقرار پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے

وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ

چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے ف۲ اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے ف۳

وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ

اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقراروں پر ثابت قدم رہے اسکو اللہ تعالیٰ اجر دیگا اور جس

أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ

کوئی بات خلاف ہو جائے (شرک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اسکو سزا مل جائے تو آخرت کے عذاب کا کفارہ ہو جائیگی اور جو کوئی ان گناہوں میں

شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْنَاهُ

پھر اللہ اسکا گناہ چھپائے رکھے ف۵ تو اللہ کو (قیامت کے دن) اختیار ہے چاہے تو اسکو عذاب کرے چاہے (اپنے فضل سے) بخش دے عبادہ

عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي

آنحضرت صلعم سے بیعت کر لی ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو

الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ

الخیر مرثد بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد الرحمان صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے وہ کہتے ہیں میں ان بارہ نقیبوں میں تھا

بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا

جنہوں نے آنحضرت صلعم سے بیعت کی تھی عبادہ رض کہتے تھے ہم نے ان شرطوں پر بیعت کی تھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانیں گے

وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ

چوری نہ کریں گے زنا نہ کریں گے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق نہ ماریں گے (حق سے اور بات ہے) لوٹ نہ کرینگے

وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ

گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے ان شرطوں کے بدل اگر ہم انکو پورا کریں بہشت ملنے کا وعدہ فرمایا اگر کسی شرط کے خلاف ہم کر بیٹھیں تو

ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

اللہ کا اختیار ہے ف

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عائشہ رض سے نکاح کرنا مدینہ میں تشریف لانا ان

وَبِنَائِهِ بِهَا حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

صحبت کرنا مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا مجھ سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی

سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِيْ

پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اترے مجھے بخار آنے لگا اور میرے بال جھڑ گئے

فَوَفَا جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِيْ أُمِّيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّيْ لَفِيْ أُرْجُوْحَةٍ وَّمَعِيْ صَوَاحِبُ لِيْ

مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے میری ماں ام رومان (آئیں) میرے پاس آئیں میں (جھولے) جھولا جھول رہی تھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ انہوں نے مجھ کو

فَصَرَخَتْ بِيْ فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ بِيْ فَأَخَذَتْ بِيَدِيْ حَتّٰى أَوْقَفَتْنِيْ

پکارا میں گئی مجھے نہیں معلوم تھا وہ کیا کرنا چاہتی ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے

عَلٰى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّيْ لَأُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِيْ ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِّنْ مَّاءٍ فَمَسَحَتْ

پر کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی میری سانس ٹھہری تو انہوں نے پانی لے کر میرا

بِهٖ وَجْهِيْ وَرَأْسِيْ ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ

منہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے کہا مبارک

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ

مبارک تمہارا نصیبہ بہت اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور گھبرائی تو میں اس وقت

إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ

جب چاشت کے وقت ایک ہی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ان عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا اس وقت میری عمر نو برس

سِنِيْنَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

کی تھی ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرٰى أَنَّكِ

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلعم نے ان سے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا جیسے تو ایک

فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَّيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ

ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہے اور جبرئیل کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے میں کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی

أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ

میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ

کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حضرت خدیجہؓ آنحضرت کے ہجرت کرنے سے

مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ

تین برس پہلے مر گئیں

فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى

ڈیڑھ برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے (کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور حضرت عائشہ سے جب نکاح کیا اس وقت انکی عمر چھ برس کی

بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ **بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ**

تھی پھر جب ان سے صحبت کی انکی عمر نو برس کی تھی **باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت

إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کرنا عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا ف اور ابوموسیٰ اشعری رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ

روایت کی میں نے خواب میں دیکھا میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت بہت ہیں (ہیں) میرا خیال ہوا

وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ

کی طرف ف۲ اور ہجر کی طرف ف۳ گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ

نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت

هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ

ہمنے خالص اللہ کی رضامندی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا اب بعضے لوگ ہم میں ایسے

مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً

ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی گزر گئے ف۵ انہی میں مصعب بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوگئے صرف ایک دھاری

فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا

دار کمل چھوڑ گئے ف۶ جب (کفن کے وقت) اس کمل سے انکا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا اتنا چھوٹا کمل تھا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر تھوڑی اذخر کی گھانس ڈال دو

إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ

اور بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جنکا میوہ پک گیا ف۸ وہ اس کو چن رہا ہے ف۹ ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ

بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے انہوں نے کہا میں

قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الأعمال بالنية فمن كانت هجرته

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (نیک) عملوں کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پھر جس نے دنیا کمانے یا

إلى دنيا يصيبها أو امرأة يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه ومن كانت هجرته

کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (آخرت کا ثواب نہیں ملنے کا) اور جس نے اللہ اور رسول کے

إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم حدثني إسحق

رضامندی کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی (ثواب ملیگا) ہم سے اسحاق بن

ابن يزيد الدمشقي حدثنا يحيى بن حمزة قال حدثني أبو عمرو الأوزاعي عن عبدة

یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے

ابن أبي لبابة عن مجاهد بن جبر المكي أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان

انہوں نے مجاہد بن جبیر مکی سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے مکہ فتح

يقول لا هجرة بعد الفتح وحدثني الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح قال

ہونے کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی اور اسی سند سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطا

زرت عائشة مع عبيد بن عمير الليثي فسألناها عن الهجرة فقالت لا هجرة

بن ... حضرت عائشہؓ سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمیر لیثی بھی تھے ہمنے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں ہے

اليوم كان المؤمنون يفر أحدهم بدينه إلى الله تعالى وإلى رسوله صلى الله عليه

رہی ... یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگ آتا اس کو

وسلم مخافة أن يفتن عليه فأما اليوم فقد أظهر الله الإسلام واليوم يعبد

فتنوں کا ڈر رہتا آج کے دن تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے مسلمان اپنے پروردگار کا پوجا

ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية حدثني زكريا بن يحيى حدثنا ابن

جہاں چاہے کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ

نمير قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن سعدا قال اللهم

ابن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے

إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك

تو جانتا ہے مجھ کو تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑنا کتنا پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا

صلى الله عليه وسلم وأخرجوه اللهم فإني أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا

ان کو وطن سے نکالا یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں اور ان میں لڑائی بند کر دی

وَسَمَّهُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ

اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھکو حضرت عائشہؓ نے خبر دی

قَوْمِكِ بَنُوْ اَبِيْكِ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

یہی حدیث بیان کی اس میں یہ ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو جھٹلایا نکال باہر کیا وہ تیرے قریش کے لوگ مرد ہیں مجھ سے مطر بن فضل نے بیان

رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ

کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ

اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے

سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ

آپ پر وحی آتی رہی بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ نے ہجرت کی دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور تریسٹھ برس کی

وَّسِتِّيْنَ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ

عمر میں آپ نے وفات پائی مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن

ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ حَدَّثَنَا

بعد مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ

اسمعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام

عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

تھے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ

منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا جو دنیا کی

يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ

بہار کی چیزیں جو چاہے اللہ اسکو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں) اللہ کے پاس ہے اسکو پسند کرے پھر اس نے آخرت میں جو اللہ کے پاس ہے وہ پسند کیا یہ سنکر ابوبکر رو دیے

وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا

کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں ابوسعید کہتے ہیں ہمکو ابوبکر کے رونے پر تعجب آیا اور لوگ ایسا کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو

الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين أن يؤتيه من

بوڑھے کیسی بے تکی باتیں کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چاہے وہ اللہ اُس

زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بآبائنا وأمهاتنا فكان رسول

کو عنایت کرے یا جو اللہ پاس ہے اُس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر سے ہمارے ماں باپ تصدق ہوں ف پھر ہمکو معلوم ہوا (اخیر میں) بندے

الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان أبو بكر هو أعلمنا به وقال رسول الله

سے مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں آپ ہی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم إن من أمن الناس علي في صحبته وماله أبا بكر ولو كنت متخذا

وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت میں مجھ پر ابو بکرؓ کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امت میں

خليلا من أمتي لاتخذت أبا بكر إلا خلة الإسلام لا يبقين في المسجد خوخة

سے کسی کو اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا البتہ اُن سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دو)

إلا خوخة أبي بكر حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن

فقط ابو بکرؓ کی کھڑکی رہنے دو ف۲ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے عقیل سے کہا ابن شہاب

شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله

نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی

عليه وسلم قالت لم أعقل أبوي قط إلا وهما يدينان الدين ولم يمر علينا يوم

تھیں مجھے تو جب سے اپنی ماں باپ کی شناخت ہوئی (ذرا سی عقل آئی) تو میں نے انکو اسلام ہی کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں

إلا يأتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية فلما

گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں (اور دو دفعہ آتے تھے) جب

ابتلي المسلمون خرج أبو بكر مهاجرا نحو أرض الحبشة حتى بلغ برك الغماد لقيه ابن

مسلمانوں کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابو بکرؓ حبش کے ملک کو ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے جب برک الغماد میں ف۳ پہنچے

الدغنة وهو سيد القارة فقال أين تريد يا أبا بكر فقال أبو بكر أخرجني قومي

ابن دغنہ (حارث بن یزید) ملا وہ قارہ ف۴ قبیلہ کا سردار تھا اُس نے پوچھا ابو بکرؓ کہاں کا قصد ہے انھوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھکو

فأريد أن أسيح في الأرض وأعبد ربي قال ابن الدغنة فإن مثلك يا أبا بكر

نکال دیا میں چاہتا ہوں (اللہ کی) زمین کی سیر و سیاحت کروں اور اپنے مالک کی عبادت کرتا رہوں ابن دغنہ بولا ابو بکر واہ تم ایسے شخص کہیں نکلتے

لا يخرج ولا يخرج إنك تكسب المعدوم وتصل الرحم وتحمل الكل وتقري الضيف

ہیں یا نکالے جاتے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ انکو پیدا کر دیتے ہو ناطا پروری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے

ف۳ برک الغماد ایک موضع ہے مکہ سے پانچ منزل یمن کی طرف

ف۴ قارہ قبیلہ ہون کی اولاد میں ہے وہ خزیمہ کا بیٹا وہ مدرکہ کا وہ الیاس کا وہ مضر کا بیٹا

وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَ

اور جھگڑون مین حق کی مدد کرتے ہو مین تم کو اپنی پناہ مین لیتا ہون تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر ہی مین رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو غرض

ارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ

یہ سنکر ابن دغنہ کے ساتھ مکہ کو لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سردارون پاس گیا اُن سے کہنے لگا　　دیکھو

لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَ

ابوبکر کا سا (عمدہ) آدمی کہین اپنے شہر سے نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگون کو وہ چیز مہیا کر دیتا ہے جو اُن کے پاس نہین ہوتی اور

يَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ

اور ناطا پرور دوسرون کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور معاملات مین حق بجانب غرض قریش نے　　ابن دغنہ

قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا

کی پناہ رد نہین کی (منظور کر لی) اور اُس سے کہا تم ابوبکر رضہ کو سمجھا دو وہ اپنے گھر مین اللہ کی عبادت کرین جتنی چاہین نماز پڑھین جو چاہین

وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ

قراءت کرین پر ہم لوگون کو نہ ستائین نہ علانیہ یہ کام کرین کیونکہ علانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہین کہین ہماری　　عورتین　　بچے

نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ

نہ بگڑ جائین ف۲ ابن دغنہ نے ابوبکر رضہ کو یہ پیغام پہونچایا اور ابوبکر رضہ اسی شرط پر مکہ مین رہ گئے　　وہ اپنے گھر مین　　پروردگار

رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ

کی عبادت کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہین　　قرآن پڑھتے ف۳ پھر معلوم نہین ابوبکر رضہ کے　　دل مین کیا آیا

فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ

اُنھون نے اپنے گھر کے جلوخانہ مین (گھر کے باہر جو صحن ہوتا ہے) اُس مین ایک مسجد بنائی وہان نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرکون کی عورتین

نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ

اور بچون کا ایک ٹھٹھ اُنپر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سنکر) تعجب کرتے ابوبکر رضہ کو تکتے رہتے　　اُدھر ابوبکر رضہ بڑے رونے والے

رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ

آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھون کو تھام نہ سکتے ف۴ یہ حال دیکھکر قریش کے سردار گھبرا گئے ف　　آخر

الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ

اُنھون نے　　ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا　　اُنھون نے اُس سے شکایت کی ہم نے ابوبکر رضہ کو تمھاری پناہ مین

بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ

اس شرط سے دینا منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر مین رہکر پروردگار کی عبادت کرین لیکن ابوبکر رضہ نے اس شرط کے خلاف کیا اُنھون نے اپنے گھر کے سامنے

دَارِہٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوۃِ وَالْقِرَاءَۃِ فِیْہِ وَاِنَّا قَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا

میدان میں ایک مسجد بنالی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور ہمکو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں تم

فَانْھَہٗ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰی اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّہٗ فِیْ دَارِہٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّعْلِنَ

ابوبکر رض کو اس سے روکو وہ چاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ہٹ کریں کہ علانیہ عبادت کرینگے

بِذٰلِكَ فَسَلْہُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ کَرِھْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّیْنَ

تو تم اپنی پناہ اُن سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمھاری پناہ توڑنا نا پسند کرتے ہیں اور یہ بھی ہم سے نہ ہو سکیگا کہ ابوبکر رض کو علانیہ عبادت

لِاَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَاَتَی ابْنُ الدَّغِنَۃِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ

کرنے دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں ابن دغنہ قریش کے کافروں کی یہ تقریر سنکر ابوبکر رض پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے

الَّذِیْ عَاقَدْتُّ لَكَ عَلَیْہِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ

جو شرط قریش کے لوگوں سے میری ہوئی تھی اب یا تم اُس شرط پر قائم رہو یا میری پناہ واپس کردو اس لیے کہ

لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّیْ اُخْفِرْتُ فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَہٗ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَاِنِّیْ اَرُدُّ

میں یہ پسند نہیں کرتا عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جسکو امان دی تھی اُس کی امان توڑی گئی ابوبکر رض نے کہا تو یہ امان لے جا

اِلَیْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ

میں اللہ کی امان پر راضی ہوں ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تشریف رکھتے تھے

بِمَکَّۃَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِیْنَ اِنِّیْ اُرِیْتُ دَارَ ھِجْرَتِکُمْ

آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھکو تم مسلمانوں کی ہجرت کا مقام دکھلایا گیا

ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ وَھُمَا الْحَرَّتَانِ فَھَاجَرَ مَنْ ھَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ وَ

وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں یعنی مدینہ کے وہ دونوں جانب جنکو حرتین کہتے ہیں ف۲ یہ سنکر جن مسلمانوں سے

رَجَعَ عَامَّۃُ مَنْ کَانَ ھَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَتَجَھَّزَ اَبُوْبَکْرٍ قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ

ہوسکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش کیطرف (اس سے پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینہ ہی میں لوٹ آئے اور

فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِكَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا ذرا ٹھیر جاؤ مجھے امید ہے مجھکو بھی ہجرت کی اجازت ملیگی

فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّھَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِاَبِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْبَکْرٍ نَفْسَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ

ابوبکر رض نے عرض کیا آپ کو یہ امید ہے آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابوبکر رض ٹھیر گئے اُن کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَصْحَبَہٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ کَانَتَا عِنْدَہٗ وَرَقَ السَّمُرِ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں خیر ابوبکر رض نے دو اونٹنیاں جو اُن کے پاس تھیں اُن کو کیکر کے پتے کھلانے شروع کیے

وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ

یہ مہینے تک پتی کھلاتے رہے (یہ چارہ کھلانے سے اونٹ خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا

يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ

ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دوپہر کو ابوبکر رض کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک کہنے والا کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ

پہنچے آپ سر چھپائے ہوئے ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا ابوبکر رض نے کہا میرے ماں باپ آپ پر

لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ

صدقے خدا کی قسم آپ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آن ہی پہنچے آپ نے اندر آنیکی اجازت مانگی ابوبکر رض نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے ابوبکر رض سے فرمایا اپنے

وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ

لوگوں سے کہو ذرا باہر چلے جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے آپ ہی کے گھر والے ہیں (یعنی حضرت عائشہ اور ام رومان انکی والدہ)

اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ

یا رسول اللہ آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گئی ابوبکر رض نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیے میرا باپ

اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ

آپ پر سے صدقے آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابوبکر رض نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی

اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ

اونٹنی لے لیجیے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لونگا ف۲ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں

فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ

اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا اور توشہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا ف۳ تو اسما (میری بہن) نے اپنا

أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ

کمربند پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا اس روز سے اسماء کا لقب ذات النطاق یا ذات

النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ

النطاقین ہو گیا ف۴ حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے

ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ

گئے جو ثور پہاڑ میں تھا (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے ف۵ عبداللہ بن ابی بکر رض جو جوان گبرو بڑا چالاک

ف۱ عامر بن فہیرہ ابوبکر رض کا غلام تھا

ف۲ ... ان اونٹنیوں کی قیمت آٹھ سو درہم تھی

ف۳ ... اس کا منہ باندھ دیا ...

ف۴ ... ذات النطاقین ... دو ٹکڑے ... ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا ... حجاج بن یوسف نے اسماء کو تحقیر کی راہ سے ذات النطاقین کہا تھا ...

ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ

ہوشیار تھا رات کو غار میں جا کر ان کے پاس رہتا اور پچھلی رات رہے سے سحر کے وقت چلا آتا صبح کے وقت قریش لوگوں کے ساتھ

أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض کو نقصان پہنچانے کی سنتا ف وہ یاد رکھتا رات کی اندھیری پہنچ جاتی (غار پر آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا

اور عامر بن فہیرہ جو ابوبکر رض کے غلام تھے وہ ایک دودھار بکری چراتے رہتے (اسکا دودھ نہ نچوڑتے) جب ایک گھڑی رات گذر جاتی

حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَ

وہ بکری اُس غار پر لیکر آتے دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پیکر رات آرام سے بسر کرتے

رَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ

رات رہے سے عامر بن فہیرہ (ہانکتے ہوئے چلدیتے) بکریوں کو اور دنیا شروع کرتے ابھی اندھیرا ہوتا ف تینوں راتیں برابر ایسا ہی

تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا

کرتے رہے   اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض دونوں صاحبوں نے بنی دیل قبیلہ کے ایک

مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ

شخص (عبداللہ بن اریقط) کو اجرت پر راہ بتانے والا خریت ٹھیرایا یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان کا تھا خریت کہتے ہیں اُس شخص کو جو

قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ

یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا اُس نے ہاتھ ڈبو کر اُن کے ساتھ حلف لی تھی ف۳ مگر اسی دین پر تھا جس پر قریش کے

فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ

کافر تھے ف۴ دونوں صاحبوں نے اُس پر بھروسا کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلتے وقت) اُس کے حوالے کردیں اُس سے یہ وعدہ ٹھیرایا کہ تین راتوں کے

ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ

(حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لیکر حاضر ہوا دونوں صاحب عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانے والے شخص کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے

ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ

ابن شہاب نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمن بن مالک مدلجی نے بیان کیا   جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا   بھتیجا تھا

مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ

اُس سے اُس کے باپ مالک نے بیان کیا   اُس نے سراقہ بن جعشم سے سنا   وہ کہتا تھا   ہمارے پاس قریش کے کافروں کا

كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ

ایلچی آیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم   اور ابوبکر رض ہر ایک   کے قتل کرنے والے   یا پکڑ لینے وا

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ اَوْ اَسَرَهُ فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ

کے لیے دیت (یعنی سو اونٹ) کا وعدہ کیا تھا ایک بار ایسا ہوا میں بنی مدلج (اپنی قوم) کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک

اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اٰنِفًا

شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے تھے کہنے لگا سراقہ میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو

اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَّاَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ

ساحل کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور اُن کے ساتھ والے ہیں سراقہ نے کہا میں (دل میں) پہچان گیا کہ یہ لوگ

اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا انْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ

یہ کہا کہ یہ لوگ محمد اور اُن کے ساتھ والے نہیں ہیں تو نے جو دیکھا وہ فلان فلان لوگ ہونگے (اُن کے نام معلوم نہیں ہوئے) وہ تو ہمارے سامنے

سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ اَكَمَةٍ

پھر کھڑا ہوا اپنے گھر جا کر چھوکری سے (اُسکا نام معلوم نہیں ہوا) کہا ذرا گھوڑا نکال اور ٹیلے کے پرے جا کر گھوڑا تھامے رہ ف۲

فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ

اور میں نے اپنا برچھا سنبھالا، گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال کو زمین پر لگائے ہوئے (یا بھال سے زمین پر لکیر کرتے ہوئے)

وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ

نکلا اور برچھے کا اوپر کا جانب نیچے جھکا دیا ف۳ اسی طرح میں اپنے گھوڑے پاس آیا اور اُس پر سوار ہو کر دوڑاتا سرپٹ چلا جب آنحضرت سے

فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِي اِلٰى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ

قریب پہونچا تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف ہاتھ جھکایا تیر نکالے

مِنْهَا الْاَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي

اور اُن سے فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہونچا سکونگا یا نہیں فال میرے خلاف نکلی ف۵ لیکن (اونٹوں کے طمع سے) میں پھر

وَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اپنے گھوڑے پر چڑھا اور تیروں کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھکو لیے ہوئے سرپٹ بھاگ رہا تھا ف۶ یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلعم کے قرآن پڑھنے کی آواز

وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْاَرْضِ

سنی آپ ادھر اُدھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابو بکر بار بار ادھر اُدھر دیکھتے جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے

حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا

گھٹنوں تک زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اُس کو ڈانٹا تب وہ اُٹھا مگر ایسی مشکل سے کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا

فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ

جب نکال اور سیدھا کھڑا ہوا تو اُس کے دونوں ہاتھوں سے ایک گرد نکلی جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی

فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِیْ اَکْرَہُ فَنَادَیْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَکِبْتُ
پھنیے پھر تیرون پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر مینے آنحضرت صلعم اور آپ کے ساتھ والون کو امان کی منادی کی ف اُس وقت وہ ٹھیر گئے

فَرَسِیْ حَتّٰی جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ حِیْنَ لَقِیْتُ مَا لَقِیْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَیَظْهَرُ
اور مین گھوڑے پر سوار ہوکر اُن کے پاس گیا جس وقت (ایسی مین) مجھے یہ رکاوٹ ہوئین تو میرے دل مین یہ آیا کہ عنقریب (ایک دن) آنحضرت

اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِیْكَ
صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا خیر مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والون نے ف۲ آپکے لیے دیت مقرر کی ہے

الدِّیَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَا یُرِیْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ
ف۳ اور مین نے وہ سب خبرین بیان کین جو قریش کی آپ کی نسبت سنی تھین اور مینے یہ بھی کہا اگر آپ کو توشہ یا سامان درکار ہو تو حاضر

یَرْزَاَنِیْ وَلَمْ یَسْاَلَانِیْ اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهٗ اَنْ یَکْتُبَ لِیْ کِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ
ہے لیکن آنحضرت صلعم اور ابوبکر رض نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی آنحضرت نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھنا آخر مینے

عَامِرَ بْنَ فُهَیْرَةَ فَکَتَبَ فِیْ رُقْعَةٍ مِّنْ اَدِیْمٍ ثُمَّ مَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
آپ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا اُسنے چمڑے کے ٹکڑے پر پروانہ لکھدی ف۴ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوگئے

وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رستے مین مدینہ کو جاتے ہوئے)

وَسَلَّمَ لَقِیَ الزُّبَیْرَ فِیْ رَکْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوْا تِجَارًا قَافِلِیْنَ مِنَ الشَّامِ فَکَسَا
حضرت زبیر رض اور مسلمانون کے کئی سوارون سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آرہے تھے زبیر رض نے

الزُّبَیْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ ثِیَابَ بَیَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض کو سفید کپڑے پہنائے ف۵ اُدہر مدینہ والون کو

بِالْمَدِیْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّکَّةَ فَکَانُوْا یَغْدُوْنَ کُلَّ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی خبر ہوگئی تھی وہ ہر صبح حرہ تک آتے

غَدَاةٍ اِلَی الْحَرَّةِ فَیَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰی یَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِیْرَةِ فَانْقَلَبُوْا یَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوا
(جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہانتک کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی اُس وقت لوٹ جاتے ایکدن ایسا

انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰی بُیُوْتِهِمْ اَوْفٰی رَجُلٌ مِّنْ یَّهُوْدَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِهِمْ لِاَمْرٍ
ہوا بڑی دیر تک انتظار کرکے واپس گئے جب اپنے گھر پہونچ گئے اُس وقت ایک یہودی ف۶ اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اُسنے

یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَیَّضِیْنَ یَزُوْلُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیون کو دیکھا سفید چلے آرہے ہین (یا) تیزی سے جلدی جلدی آرہے ہین) جتنا آپ

ف۵ اور وہان سے اور نا پہونچے اہل سیر نے یون نقل کیا ہے کہ طلحہ نے بھی کپڑے پہنائے تھے اور شاید دونون نے پہنائے ہون تو کسی روایت مین طلحہ کا ذکر ہے کسی مین زبیر کا
ف۶ جس کا نام معلوم نہین ہوا ۱۲

بهم السراب فلم يملك اليهودي أن قال بأعلى صوته يا معشر العرب هذا جدكم

نزدیک ہو رہے تھے اتنی ہی دور وہ پانی کی طرح ریتی کا چمکتا کم ہوتا جاتا تھا وہ یہودی یہ دیکھ کر رہ نہ سکا بے اختیار زور سے چلا اٹھا عرب کے لوگو

الذي تنتظرون فثار المسلمون إلى السلاح فتلقوا رسول الله صلى الله عليه

یہ تمہارا سردار بخت بیدار جس کا تم انتظار کر رہے تھے آن پہونچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتیار سنبھالے اور حرہ میں جا کر

وسلم بظهر الحرة فعدل بهم ذات اليمين حتى نزل بهم في بني عمرو بن عوف و

آپ سے ملے آپ ان کو ساتھ لیے ہوئے داہنے طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جا کر اترے یہ

ذلك يوم الاثنين من شهر ربيع الأول فقام أبو بكر للناس وجلس رسول الله صلى الله

دن پیر کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا ابوبکر صدیق کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم صامتا فطفق من جاء من الأنصار ممن لم ير رسول الله صلى الله عليه

خاموش بیٹھے رہے تو کئی ایک انصاری آدمیوں نے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا ابوبکر کو آنحضرت سمجھ کر

وسلم يحيي أبا بكر حتى أصابت الشمس رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل أبو

سلام کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر رض آئے

بكر حتى ظلل عليه بردائه فعرف الناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك

اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اس وقت سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا

فلبث رسول الله صلى الله عليه وسلم في بني عمرو بن عوف بضع عشرة ليلة

خیر آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں رہے اور اس مسجد

وأسس المسجد الذي أسس على التقوى وصلى فيه رسول الله صلى الله عليه

کی بنیاد ڈالی جو تقوے (پرہیزگاری) پر بنائی گئی (یعنے مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھا کیے پھر (جمعہ کے دن) اپنی

وسلم ثم ركب راحلته فسار يمشي معه الناس حتى بركت عند مسجد الرسول

اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے چلتے چلتے آپ کی اونٹنی وہاں جا کر بیٹھ گئی جہاں

صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهو يصلي فيه يومئذ رجال من المسلمين وكان

اب مدینہ میں مسجد نبوی ہے ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل

مربدا للتمر لسهيل وسهل غلامين يتيمين في حجر أسعد بن زرارة فقال رسول الله

اور سہل دو یتیم لڑکوں کے کھجور سکھانے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے جب آپ کی

صلى الله عليه وسلم حين بركت به راحلته هذا إن شاء الله المنزل ثم دعا

اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو یہی (ہمارے) رہنے کی جگہ ہوگی پھر آپ نے ان دونوں

رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلامين فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدا فقالا لا بل نهبه

لوگوں کو بلایا اور ان سے اس زمین کی قیمت پوچھی فرمایا ہم اس زمین کو مسجد بنائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو

لك يا رسول الله فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما ثم بناه

مفت دیے دیتے ہیں آپ نے مفت لینے سے انکار کیا آخر ان سے خرید لی پھر وہاں مسجد بنانا شروع کی اور

مسجدا وطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وهو ينقل اللبن هذا

خود آنحضرت بھی مسجد بنتے وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھاتے اور یہ فرماتے جاتے یہ بوجھ خیبر کے کام کا سے

الحمال لا حمال خيبر هذا أبر ربنا وأطهر ويقول اللهم إن الأجر أجر الآخره فارحم الأنصار

فائدہ ہے اس کی عمدہ اور بہتر ہے یہ بوجھ سے خدا کا فائدہ جو کچھ ہے وہ آخرت کا فائدہ ہے بخش دے انصار اور پردیسیوں کو

والمهاجره فتمثل بشعر رجل من المسلمين لم يسم لي قال ابن شهاب ولم يبلغنا في

اے خدا ۔ تو آنحضرت نے ایک مسلمان کی شعر پڑھی زہری نے کہا اس مسلمان کا نام مجھ سے بیان نہیں کیا گیا اور ہم کو جتنی

الأحاديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تمثل ببيت شعر تام غير هذا البيت

حدیثیں پہونچیں ان میں کسی میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے شعر کی کوئی پوری بیت پڑھی ہو صرف اسی حدیث میں ہے ۳۰

حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام عن أبيه وفاطمة

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ

عن أسماء رضي الله عنها صنعت سفرة للنبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر

بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے لیے جب وہ مدینہ کو جانے

حين أراد المدينة فقلت لأبي ما أجد شيئا أربطه إلا نطاقي قال فشقيه ففعلت

لگے توشہ طیار کیا میں نے ابوبکرؓ سے کہا باندھنے کے لیے کچھ نہیں ہے میرے کمربند کا ایک کپڑا ہے انہوں نے کہا اسی کے دو ٹکڑے

فسميت ذات النطاقين قال ابن عباس أسماء ذات النطاق حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر

کر ڈال اسماء کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا اور ابن عباسؓ نے اسماء کو ذات النطاق کہا ہم سے محمد بن بشار نے

حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت البراء رضي الله عنه قال لما أقبل النبي صلى

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے

الله عليه وسلم إلى المدينة تبعه سراقة بن مالك بن جعشم فدعا عليه

نکلکر) مدینہ کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

النبي صلى الله عليه وسلم فساخت به فرسه قال ادع الله لي ولا أضرك فدعا له

لیے بددعا کی اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ خدا سے (اس بلا سے چھڑا دیجئے) میں آپ کو نہیں ستاؤنگا آپ نے دعا کی

قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا

اُسکا کھوڑا دھنس گیا پھر رستہ میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا ابوبکر رض کہتے ہیں میں نے ایک پیالہ لیا

فَحَلَبْتُ فِیْہِ کُثْبَۃً مِّنْ لَّبَنٍ فَاَتَیْتُہٗ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ حَدَّثَنِیْ زَکَرِیَّاءُ بْنُ

اس میں تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپ پاس لایا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا ف۱ مجھسے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا

یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا

اُنہوں نے ابواسامہ سے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے عبداللہ بن زبیر

حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ

اُن کے پیٹ میں تھے اُنہوں نے کہا میں (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اُس وقت نکلی جب پورے دنوں کا پیٹ تھا خیر میں مدینہ پہونچکر

فَوَلَدْتُہٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ

قبا میں جا کر اُتری وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے میں اُنکو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے اُنکو اپنی گود میں بٹھایا اور

دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَہَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ فَکَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَہٗ رِیْقُ رَسُوْلِ

ایک کھجور منگوائی اُس کو چبا کر اپنا تھوک اُن کے مونہ میں ڈالدیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہونچی وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلَ

وسلم کا تھوک اُس کے بعد کھجور چبا کر آپ نے اُن کے منہ میں ڈالی پھر اُن کے لیے دعا کی اور برکت کی دعا فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام

مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِی الْاِسْلَامِ تَابَعَہٗ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْہِرٍ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ

کے زمانہ میں یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا اُنہوں نے علی بن مسہر سے

اَبِیْہِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا ہَاجَرَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ حُبْلٰی

اپنے والد سے اُنہوں نے اسماء رض سے اُنہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا اُنہوں نے ابواسامہ سے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِی الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ اَتَوْا بِہِ النَّبِیَّ

رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے کہا اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبداللہ تھا زبیر کا بیٹا وہ آنحضرت صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً فَلَاکَہَا ثُمَّ اَدْخَلَہَا فِیْ فِیْہِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَہٗ رِیْقُ

علیہ وسلم پاس اُسکو لیکر آئے آپ نے ایک کھجور لی اور چبا کر اُس کے مونہ میں ڈالی تو پہلے پہل جو اس کے منہ میں گیا وہ آنحضرت

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِیْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا ف۲ مجھ سے محمد (بن سلام یا ابن مثنیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا مجھ سے میرے باپ

ف۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی [illegible]

حدثنا عبد العزيز بن صهيب حدثنا أنس بن مالك رضي الله عنه قال أقبل

عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ

نبي الله صلى الله عليه وسلم إلى المدينة وهو مردف أبا بكر وأبو بكر شيخ يعرف

وسلم جب (مکہ سے) مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابوبکرؓ بوڑھے (سفید) ہو گئے تھے

ونبي الله صلى الله عليه وسلم شاب لا يعرف قال فيلقى الرجل أبا بكر فيقول

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے ف۳ اور آپکو رستے میں کوئی پہچانتا نہ تھا رستے میں کوئی شخص ابوبکرؓ سے ملتا تو پوچھتا

يا أبا بكر من هذا الرجل الذي بين يديك فيقول هذا الرجل يهديني السبيل

ابوبکر یہ تمہارے آگے کون شخص بیٹھا ہے وہ (کیا عمدہ) جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ بتلاتا ہے

قال فيحسب الحاسب أنه إنما يعني الطريق وإنما يعني سبيل الخير فالتفت أبو

پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ (مدینہ کا یا شام کا) رستہ بتلانے والا ہے اور ابوبکرؓ کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے

بكر فإذا هو بفارس قد لحقهم فقال يا رسول الله هذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبي

پھر ابوبکرؓ نے جو پیچھے نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار ف۵ ان کے پاس آ پہنچا انھوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سوار تو ہم کو آ لیا آپ نے جو

الله صلى الله عليه وسلم فقال اللهم اصرعه فصرعه الفرس ثم قامت تحمحم

اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت گھوڑی نے اسکو گرا دیا پھر کھڑی ہو کر ہنہنانے لگی

فقال يا نبي الله مرني بم شئت قال فقف مكانك لا تتركن أحدا يلحق بنا

تب وہ کہنے لگا اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھکو حکم دو (میں بجا لاؤنگا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھیرا رہ اور کسی کو ہم تک نہ پہونچنے دے (عجب بات ہے)

قال فكان أول النهار جاهدا على نبي الله صلى الله عليه وسلم وكان آخر النهار

صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا ہتھیار بن گیا (دشمن کو آپ پر

مسلحة له فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم جانب الحرة ثم بعث إلى الأنصار

سے روکنے لگا) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینے پہونچکر) حرہ کے ایک طرف اترے پھر انصار کو بلا بھیجا وہ

فجاؤوا إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليهما وقالوا اركبا آمنين مطاعين

آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ پاس آئے عرض کرنے لگے بے فکری سے سوار ہو جیسے سب لوگ آپ کے حکم میں ہیں

فركب نبي الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وحفوا دونهما بالسلاح فقيل في المدينة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ (اونٹنی پر) سوار ہو گئے اور انصار گرد اگرد ہتھیار باندھے ہوئے اور مدینہ میں مشہور ہو گیا

جاء نبي الله جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم فأشرفوا ينظرون ويقولون جاء نبي الله جاء

اللہ کے پیغمبر آتے ہیں اللہ کے پیغمبر آئے ہیں لوگوں نے بلند مقاموں سے آپ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع کیا اللہ کے پیغمبر آئے اللہ کے پیغمبر آئے

نبي الله فأقبل يسير حتى نزل جانب دار أبي أيوب فإنه ليحدث أهله إذ سمع

اور سواری مبارک رواں رہی یہاں تک کہ آپ ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس اتر پڑے آپ اپنے لوگوں سے بیان کیا کرتے جب عبداللہ بن سلام

به عبد الله بن سلام وهو في نخل لأهله يخترف لهم فعجل أن يضع الذي

یہودیوں کے بڑے عالم نے آپ کا آنا سنا اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں چن رہے تھے انہوں نے جلدی کے مارے ان کھجوروں

يخترف لهم فيها فجاء وهي معه فسمع من نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع

کو باغ میں ایک جگہ رکھا بھی نہیں بلکہ ہاتھ ہی میں لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گئے اور آپ کا ارشاد سنا اور پھر اپنے گھر چلے گئے

إلى أهله فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم أي بيوت أهلنا أقرب فقال أبو أيوب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہمارے عزیزوں میں ف کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے ابو ایوب نے کہا یا رسول اللہ میرا

أنا يا نبي الله هذه داري وهذا بابي قال فانطلق فهيئ لنا مقيلا قال قوما

گھر یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ ہے آپ نے فرمایا اچھا تو جا دوپہر کو آرام لینے کی جگہ اپنے گھر میں درست کر ہم دوپہر کو وہیں آرام لینگے ابو ایوب

على بركة الله فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم جاء عبد الله بن سلام فقال

گھر میں آئے تو عبداللہ بن سلام دوبارہ آپ پاس آئے (اور تین سوال کیے ان کا جواب ٹھیک پا کر) کہنے لگے

أشهد أنك رسول الله وأنك جئت بحق وقد علمت يهود أني سيدهم وابن

میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام یا دین آپ لائے ہیں وہ برحق ہے اور یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ان کے

سيدهم وأعلمهم وابن أعلمهم فادعهم فاسألهم عني قبل أن يعلموا أني قد

سردار کا بیٹا ان کا بڑا عالم بڑے عالم کا بیٹا ہوں آپ انکو بلا کر پوچھیے مگر ان کو یہ خبر نہ ہو کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں

أسلمت فإنهم إن يعلموا أني قد أسلمت قالوا في ما ليس في فأرسل نبي الله

اگر یہ معلوم ہوگا تو میری نسبت جھوٹی تہمتیں کریں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو

صلى الله عليه وسلم فأقبلوا فدخلوا عليه فقال لهم رسول الله صلى الله عليه

بلا بھیجا وہ آئے اور آنحضرت ص پاس پہونچے آپ نے عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا اور یہودیوں سے فرمایا

وسلم يا معشر اليهود ويلكم اتقوا الله فوالله الذي لا إله إلا هو إنكم لتعلمون

یہودیو تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں تم خوب جانتے ہو

أني رسول الله حقا وأني جئتكم بحق فأسلموا قالوا ما نعلمه قالوا للنبي صلى

میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور جو دین یا کلام لیکر آیا ہوں وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے جواب دیا ہمکو تو نہیں معلوم کہ آپ اللہ کے

الله عليه وسلم قالها ثلاث مرار قال فأي رجل فيكم عبد الله بن سلام قالوا

پیغمبر ہیں آپ نے تین بار یہی فرمایا پر انہوں نے ہر بار یہی کہا ہمکو معلوم نہیں آخر آپ نے ان سے پوچھا بھلا یہ تو بتلاؤ عبداللہ بن سلام تم لوگوں

ذاك سيدنا وابن سيدنا واعلمنا وابن اعلمنا قال افرايتم ان اسلم قالوا حاشى

ہمارے پیشوا پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں ف انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ

لله ما كان ليسلم قال افرايتم ان اسلم قالوا حاشى لله ما كان ليسلم قال افرايتم

کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ بھی مسلمان نہیں ہونے کے تیسری دفعہ بھی فرمایا دیکھو

ان اسلم قالوا حاشى لله ما كان ليسلم قال يا ابن سلام اخرج عليهم فخرج

اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے اس وقت یہ فرمایا (عبداللہ بن) سلام کے

فقال يا معشر اليهود اتقوا الله فوالله الذي لا اله الا هو انكم لتعلمون انه

اور کہنے لگا ارے یہودیو خدا سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت اللہ کے

رسول الله وانه جاء بحق فقالوا كذبت فاخرجهم رسول الله صلى الله عليه

پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے ہیں وہ برحق ہے اس وقت یہودی مردود کیا کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے انکو نکال

وسلم حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال اخبرني عبيد الله

باہر کیا ہم سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عبید اللہ عمری نے

ابن عمر عن نافع يعني عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال كان

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمر سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے

فرض للمهاجرين الاولين اربعة الاف في اربعة وفرض لابن عمر ثلثة

مہاجرین اولین کے لیے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار چار قسطوں میں مقرر کیے تھے ف اور عبداللہ بن عمر کے لیے

الاف وخمسمائة فقيل له هو من المهاجرين فلم نقصته من اربعة الاف

ساڑھے تین ہزار (چار قسطوں میں) اُن سے پوچھا گیا وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں تم نے عبداللہ کی ماہوار کیوں کم کی

فقال انما هاجر به ابواه يقول ليس هو كمن هاجر بنفسه حدثنا محمد

انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ذیل میں ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے ہجرت کی ف ہم سے محمد

ابن كثير اخبرنا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل عن خباب قال هاجرنا

بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا ہم نے

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الاعمش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی دوسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے

قال سمعت شقيق بن سلمة قال حدثنا خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى

کہا میں نے ابو وائل سے سنا شقیق بن سلمہ سے کہا ہم سے خباب بن ارت نے بیان کیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ

خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا (وہ اپنے فضل و عنایت کریگا) تو ہم میں کچھ لوگ تو گذر گئے انھوں

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ

نے دنیا میں اپنا ثواب کچھ نہیں کھایا ف انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے اُن کے کفن کے لیے ایک کمل کے

إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ

اور کچھ ہمکو نہیں ملا جب ہم اُس کمل سے اُنکا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھلی تے (اتنا چھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھلجاتا

رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا اُنکا سر کمل سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر ڈالدو

رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

گھاس بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جنکا میوہ خوب پکا وہ اُس کو چن رہے ہیں ہم سے یحیی بن بشر نے بیان کیا

بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ

کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف نے اُنھوں نے معاویہ بن قرہ سے اُنھوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا

أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ

جو ابو موسیٰ اشعری رض کے بیٹے تھے اُنھوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رض نے مجھ سے کہا تم جانتے ہو میرے باپ (عمر رض) نے تمہارے باپ (ابو موسیٰ)

قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ

سے کیا کہا میں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم اُنھوں نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابو موسیٰ تمکو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہمنے آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے جیسے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل اُن کا ثواب تو ہمکو ملجائے

بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبِي لَا وَاللهِ

اور آپ کے بعد جو عمل ہمنے کیے ہیں (گو وہ بھی نیک ہیں) مگر اُنکے بدل ہم برابر سرا بر چھٹ جائیں ف۳ تو تیرے باپ ابو موسیٰ نے یہ جواب دیا

قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا

ہمنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیے نماز پڑھی روزے رکھے اور بہت سے نیک عمل کیے

كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي

اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو تو یہ اُمید ہے کہ اللہ جل جلالہ اُن کا ثواب بھی ہمکو دیگا اُس وقت میرے والد حضرت

نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ

عمر رض نے کہا خیر (تم ہی سمجھو) میں تو اُس پروردگار کی قسم جسکے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرت کے ساتھ جو اعمال ہمنے کیے

كَفًّا فَكَانَا سَوَاءً بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ

ہین اُن سے تم برابر سر برابر جہیٹ جاتے مین ابو بردہ کہتے ہین مین نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہا خدا کی قسم تمہارے والد میرے والد سے کہین بہتر تہے ف

أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

خود یا کسی اور نے اُن سے نقل کرکے بیان کیا کہا ہم سے سمعیل بن علیہ نے اُنہون نے عاصم احول سے اُنہون نے ابو عثمان نہدی سے اُنہون نے کہا مین نے خود

اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ

سُنا جب عبد اللہ بن عمر رضہ کو کوئی یون کہتا تہے بیٹے والد سے پہلے ہجرت کی تو وہ غصہ ہو جاتے ف عبد اللہ نے کہا ایسا ہوا یہ) مین اور میرے والد حضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ

عمر دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ف۳ ہم نے دیکہا آپ آرام مین ہین تو ہم گہر لوٹ آئے والد نے مجہکو (ٹہیرکر) پہر بہیجا دیکہو

اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ

آنحضرت جاگے ہین مین گیا تو آپ بیدار ہو چکے تہے مین آپ پاس گیا اور آپ سے بیعت کر لی پہر والد کو خبر کی

فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ

کہ آپ بیدار ہو چکے ہین اور مین اور والد دونون دوڑتے چلے والد آنحضرت صلعم پاس گئے اور آپ سے بیعت کی مین نے بہی

ثُمَّ بَايَعْتُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

دوبارہ آپ سے بیعت کر لی ف۴ ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن

ابْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو

یوسف نے اُنہون نے اپنے والد یوسف بن اسحاق سے اُنہون نے ابو اسحٰق سبیعی سے اُنہون نے کہا مین نے براء بن عازب رضہ سے سنا وہ کہتے

بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللهِ

اُن کے والد عازب رضہ سے ایک پالان خریدی مین وہ پالان اُٹہا کر ابو بکر رضہ کے ساتہ چلا والد نے اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا

حال پوچہا اُنہون نے کہا ہمپر تو دشمنون کی تاک ہو رہی تہی ع۵ ہم رات کو غار سے باہر نکلے اور رات بہر دوسرے دن بہی تیز چلتے رہے ف

حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ

جب ٹہیک دوپہر کا وقت ہوا تو ایک ٹیلہ ہمکو دکہلائی دیا اُس کی آڑ مین کچہ سایہ تہا مین نے

فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہان ایک چمڑا بچہا دیا جو میرے ساتہ تہا آپ اُس پر لیٹ رہے اور مین

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ

لگا اُس کے گرد گرد پہرا کوڑا صاف کرنے) گرد جہاڑنے اتنے مین ایک چرواہا دکہلائی دیا جو اپنی تہوڑی سی بکریان لیے چلا آرہا

جیسا کہ اکثر نسخون مین ہے بعضون مین فاحینا ہے یعنی ہم رات بہر دن بہر جاگتے رہے ۱۲ منہ

تُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ

تہا وہ بہی پتہر کا سایہ لینے کی غرض سے آرہا تہا جیسے ہماری غرض تھی مینے اُس سے پوچہا ارے تو کس کا غلام ہے اُس نے بتلا یا فلان صاحب کا

فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ

مینے پوچہا بکریون مین کچہ دودہ بہی ہے اُس نے کہا ہان ہے پہر کہا تو دوہ سکتا ہے اُس نے کہا ہان مینے کہا اچہا تو ذرا تہن جہٹک ڈال

شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي

(تاکہ گرد غبار صاف کرلے) خیر اُس نے تہوڑا سا دودہ (ایک پیالہ بہر) دوہا میرے ساتھ پانی کی ایک

إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چہاگل تھی اُس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا بندہا ہوا تہا جسکو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لیار کیا تہا

فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُس مین سے (ٹہنڈا) پانی مینے اُس دودہ پر اتنا ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹہنڈا ہوگیا پہر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا

فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ

(آپ بیدار ہو چلے تہے) مینے عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے آپ نے ایسا پیا کہ مین خوش ہو گیا (خوب جہک کر پیا) پہر

ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا

ہمنے وہان سے کوچ کیا اور قریش کے ڈہونڈہنے والے لوگ ہمارے پیچہے لگے ہوئے تہے براء کہتے ہین مین ابوبکر رض کے ساتھ اُنکے گہر مین

عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ

حضرت عائشہ اُنکی صاحبزادی بخار سے پڑی ہوئی ہین مینے دیکہا اُن کے والد (یعنے ابوبکر صدیق رض) نے اُنکا گال چوما اور پوچہا

كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ

بیٹی کیسی ہے **ف** ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ

کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے اُن سے عقبہ بن وساج نے بیان کیا اُنہون نے انس رض سے جو آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے اُنہون نے کہا آنحضرت (مدینہ مین) تشریف لائے آپ کے صحابہ مین ابوبکر رض کے سوا کسی کے بال سفید نہ تہے

وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ

کا خضاب کیا تہا اور دحیم **ف** نے کہا **ف** ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجہ سے ابو عبید نے اُنہون نے عقبہ بن وساج

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کہا مجہ سے انس بن مالک نے بیان کیا اُنہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

ف اُس وقت تک شاید حجاب کا حکم نہ اُترا ہوگا یا حضرت عائشہ اُس وقت بچی تہین باپ اپنی بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے ۱۲ منہ **ف** حدیث مین کتم کا لفظ ہے کتم میں اختلاف ہے بعضون نے کہا وسمہ کو کتم کہتے ہین بعضون نے کہا وہ اُس کی طرح ایک گہاس ہوتا ہے اُس کا درخت سخت پہتر مین اُگتا ہے اُس کی شاخین باریک ہوتی ہین

الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَا لَوْنُهَا حَدَّثَنَا

تشریف لائے آپکے اصحاب میں سب سے زیادہ ابو بکرؓ کی عمر تھی انہوں نے مہندی اور وسمہ کا ایسا خضاب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ

أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ

سے اُن کے والد ابو بکر صدیق نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کو ام بکر کہا کرتے تھے جب ابو بکرؓ نے (مدینہ کو) ہجرت

أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ

کی تو اُس کو طلاق دیدیا پھر اُس کے چچیرے بھائی (ابو بکر شداد بن اسود) نے اُس سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا مرثیہ ہے

رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ

اسی شداد کی تصنیف ہے جو شاعر تھا (اُس کی چند شعریں یہ ہیں)

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ	مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے	جیسے ہیں تھال اونٹ کے کوہان کے عمدہ ف۳ پیالے
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ	مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے	شرابی ہیں ف۳ وہاں گانا بجانا سننے والے
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ	وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکری ف۴	کہاں ہے اب سلامت جب مرے سب قوم والے
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا	وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ
پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مر کر جیو گے	کہیں الو بھی پھر انسان ف۵ ہوئے اور اڑ دالے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ابو بکرؓ سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ

انہوں نے کہا میں (ثور پہاڑ کے) غار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے سر جو اُٹھایا

رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ

تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہمکو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو

رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا ابو بکرؓ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں جنکے ساتھ تیسرا اللہ ہے ف۶ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

کہا ہم سے ولید بن مسلم دمشقی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے دوسری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام

الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے۔ کہا مجھ سے ابو سعید

أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور

فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ

آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکیگی) تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا

اُس نے کہا جی ہیں فرمایا تو اُن کی زکوٰۃ دیتا ہے اُس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا انکو دودھ پینے کے لیے مانگے پر دیتا ہے اُس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا

يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ

جب وہ پانی پینے کو لائے جاتی ہیں اُس وقت انکا دودھ غریبوں کو پلاتا ہے اُس نے کہا پلاتا ہوں فرمایا تو سمندروں کے پرے رہ کر نیک کام کیا کر

شَيْئًا بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ حَدَّثَنَا

کم نہیں کریگا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہمکو ابو اسحاق نے خبر دی انہوں نے براء بن عازب رضہ سے سُنا انہوں نے کہا پہلے

مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ

جو (مہاجرین میں سے) مدینہ میں آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسر رضہ اور

بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

بلال رضہ آئے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ

ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضہ سے سُنا انہوں نے کہا سب سے پہلے ہمارے پاس (یعنی مدینہ

عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَ

میں) مصعب بن عمیر آئے اُن کے بعد عمرو بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے پھر بلال رضہ اور سعد بن

سَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابی وقاص اور عمار بن یاسر آئے پھر حضرت عمر رضہ بیس صحابہ کو ساتھ لیے ہوئے آئے

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضہ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیکر تشریف لائے یعنے مدینہ و الون کو کسی بات سے اتنا خوش نہین

بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ

دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لونڈیان تک کہنے لگین　　اللہ کے پیغمبر

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ

صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے　ف　براء کہتے ہین آنحضرت ابھی مدینہ مین تشریف نہین لائے تھے کہ مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور مفصل کی

مِنَ الْمُفَصَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

اور سورتین پڑھ چکا تھا ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہون نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

انہون نے اپنے والد سے انہون نے حضرت عائشہ رضہ سے انہون نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ　　علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا

تو ابو بکر رضہ اور بلال رضہ کو (آب و ہوا بدلنے سے) بخار آ گیا　　مین اُن دونون کے پاس گئی　　ابو بکر رضہ سے کہا　باوا

أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا

تم کیسے ہو　　بلال رضہ سے پوچھا تم کیسے　حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین　　ابو بکر رضہ کو جب بخار　آتا تو

أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

تو وہ یہ شعر پڑھتے

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ	وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
خیریت سے اپنے گھر مین صبح کرتا ہے بشر	موت اُس کے جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ؎

اور بلال رضہ کا یہ حال تھا جب اُنکا بخار　اُتر جاتا　　اور وہ کر بلند آواز سے یہ شعر　　پڑھتے

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً	بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
کاش پھر مکہ کی وادی مین　　رہون مین ایک رات	سب طرف میرے اُگے ہون ہان جلیل　و اذخر نبات
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ	وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
کاش پھر دیکھون مین شامہ کاش پھر دیکھون طفیل	اور پیون پانی مجنہ کے　　جو ہین آب برات

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ

حضرت عائشہ کہتی ہین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے اُن دونون کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا یا اللہ ہمکو مدینہ کی

إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَ

ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور

انْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ

وہاں کا بخار دوسرے مقام یعنی جحفہ میں بھیج دے ف مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى

نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انکو عبیداللہ بن عدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں

عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

حضرت عثمانؓ پاس گیا دوسری سند اور بشر بن شعیب نے کہا ف۲ مجھ سے میرے والد شعیب نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن

عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ پاس گیا ف۳ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہنے لگے اما بعد اللہ

اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَ

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور

آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ

حضرت محمد جو دین یا کلام لائے تھے اس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبش کو دوسری مدینہ کو) اور آنحضرت صلی اللہ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى

علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دغا بازی) کی

تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى

یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا ف ہم سے یحییٰ بن سلیمان

ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالک نے دوسری سند اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ان کو ابن عباسؓ نے انہوں نے کہا عبدالرحمان بن عوف اپنے

رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

گھر والوں میں لوٹ آئے اس وقت وہ منا میں اترے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) اخیر حج کیا ہے انہوں نے

فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ

مجھکو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المؤمنین حج کے موسم میں رذالے کمینے، سب طرح کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں اور غل شور

حتى تقدم المدينة فإنها دار الهجرة والسنة وتخلص لأهل الفقه وأشراف الناس

پہونچنے تک توقف کرو ف۱ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو سمجھدار شریف عقل والے ہیں

وذوي رأيهم قال عمر لأقومن في أول مقام أقومه بالمدينة حدثنا موسى

حضرت عمرؓ نے کہا اچھا میں مدینہ میں پہلی ہی بار (خطبہ کے لئے) کھڑا ہونگا لوگوں کو خوب نصیحت کرونگا ہم سے موسی بن اسمعیل

ابن إسمعيل حدثنا إبراهيم بن سعد أخبرنا ابن شهاب عن خارجة بن زيد بن

نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہمکو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے

ثابت أن أم العلاء امرأة من نسائهم بايعت النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته

(اپنی خالہ) ام العلاء سے جو انصار کی ایک عورت تھیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ عثمان بن

أن عثمان بن مظعون طار لهم في السكنى حين اقترعت الأنصار على سكنى

مظعون (جو مہاجرین میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کو

المهاجرين قالت أم العلاء فاشتكى عثمان عندنا فمرضته حتى توفي وجعلناه

قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر میں بیمار ہوئے میں مرتے تک انکی خدمت کرتی رہی جب وہ مر گئے اور ہم ان کو کفن پہنا چکے

في أثوابه فدخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلت رحمة الله عليك أبا

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے بیساختہ یہ نکلا ابو السائب ف۲ اللہ تم پر رحم کرے

السائب فشهادتي عليك لقد أكرمك الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم وما

میں اس کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمکو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم

يدريك أن الله أكرمه قالت قلت لا أدري بأبي أنت وأمي يا رسول الله فمن

ہوا کہ اللہ نے ان کو عزت دی میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر (عثمان کو عزت نہ ہوگی تو) پھر اللہ کس کو

قال أما هو فقد جاءه والله اليقين والله إني لأرجو له الخير وما أدري والله

عزت دیگا آپ نے فرمایا عثمان کو تو موت آ چکی اور خدا کی قسم میں اس کے لئے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن (یقینا کچھ) نہیں کہہ سکتا

وأنا رسول الله ما يفعل بي قالت فوالله لا أزكي أحدا بعده قالت فأحزنني ذلك

میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے ف۳ ام علاء نے کہا قسم خدا کی عثمانؓ کے بعد میں کسی کو اچھا نہیں کہا

فنمت فأريت لعثمان بن مظعون عينا تجري فجئت رسول الله صلى الله عليه

میں سو گئی کیا دیکھتی ہوں عثمانؓ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہ رہا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی

وسلم فأخبرته فقال ذلك عمله حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا أبو أسامة

آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا چشمہ اسکا نیک عمل ہے ف۵ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ

انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن (جس میں انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپس میں لڑے تھے) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے مدینہ میں آنے سے پیشتر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي

مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا اُن کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اُنکے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت

الْإِسْلَامِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ

معلوم ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کر لیں ف مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا

انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ابو بکر عید الفطر یا عید اضحے کے دن اُنکے

يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ أَبُو

پاس آ گئے اُس وقت اُنکے پاس دو چھوکریاں بعاث میں جو انصار نے کہا تھا ف۲ وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) ابو بکر رضہ نے دو بار یوں

بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ

کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرت کے گھر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر ابو بکر رضہ سے فرمایا ان کو جانے دے (گانے دے) بات یہ ہے

إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا الْيَوْمُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے ف۳ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے

وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا

دوسری سند اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں نے اپنے والد عبدالوارث سے سنا وہ

أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کہتے تھے ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک نے اُنہوں نے کہا

قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا) میں اُترے

فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ

ایک محلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے تھے چودہ رات وہیں رہے پھر آپ نے بنی نجار

إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ

کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی

کو دیکھ رہا ہوں اونٹنی پر سوار ابوبکر صدیق آپ کے پیچھے ہیں بنی نجار کے لوگ گرد اگرد (مسلح) پیدل چل رہے ہیں

بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ وَکَانَ یُصَلِّیْ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

خیر آپ اسی طرح روانہ ہوئے اور جا کے ابو ایوب انصاری کے گھر خانہ میں اُتر پڑے ف آپ کی عادت یہ تھی جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ

قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ

لیتے ف بکریوں کے باڑے میں بھی آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تم اپنے اس باغ

ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللہِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللہِ قَالَ فَکَانَ

کی مجھ سے قیمت چکالو انہوں نے عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لینگے انس کہتے ہیں اس باغ

فِیْہِ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ کَانَتْ فِیْہِ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَتْ فِیْہِ خِرَبٌ وَکَانَ فِیْہِ

میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر کچھ کھجور کے درخت

نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ

آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھدوا ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کیے گئے

فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَۃَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْہِ

اور درخت کاٹ ڈالے گئے انس نے کہا ان درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایک قطار باندھ کر رکھ دی گئی اور دروازہ

حِجَارَۃً قَالَ قَالَ جَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ ذَاکَ الصَّخْرَ وَھُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ

میں ف پتھر رکھ دیے انس نے کہا صحابہ مسجد کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَ

ساتھ تھے (بنفس نفیس پتھر ڈھوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے تھے فائدہ جو کچھ ہے وہ آخرت کا فائدہ ہے تو مدد انصار اور

الْمُھَاجِرَۃَ بَابُ اِقَامَۃِ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّۃَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ

پردیسیوں کی اے خدا ف باب جب مکہ سے ہجرت کی اس کو حج یا عمرہ کرکے پھر مکہ میں ٹھہرنا کیسا ہے ف مجھ سے ابراہیم بن

ابْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے انہوں نے عبدالرحمن بن حمید سے انہوں نے کہا میں نے سنا

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّائِبَ ابْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِیْ سُکْنٰی مَکَّۃَ قَالَ

عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمر کندی سے پوچھا تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھہرنے کے باب میں کیا سنا ہے

سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لِلْمُھَاجِرِ

انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو مناسک لوٹنے کے بعد (جب حج ختم ہو جاتا ہے) تین

بعد الصدر باب التاريخ من اين ارخوا التاريخ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز عن ابيه

تین دن تک رہ سکتا ہے (مکہ میں) رہنا درست ہے باب تاریخ کب سے شروع ہوئی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم

عن سهل بن سعد قال ما عدوا من مبعث النبي صلى الله عليه وسلم ولا من وفاته

انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا صحابہ نے تاریخ کا شمار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نہیں رکھا نہ آپ کی

ما عدوا الا من مقدمه المدينة حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا

وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ میں تشریف لانے سے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت فرضت الصلوة

معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا (مکہ میں) ہر نماز کی پہلے دو دو

ركعتين ثم هاجر النبي صلى الله عليه وسلم ففرضت اربعا وتركت صلوة السفر

رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی تو (ظہر اور عصر اور عشا میں) چار چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں

على الاولى تابعه عبد الرزاق عن معمر باب قول النبي صلى الله عليه وسلم

یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

اللهم امض لاصحابي هجرتهم ومرثيته لمن مات بمكة حدثنا يحيى بن قزعة

یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت قائم رکھ اور آپ کا رنج کرنا اس مہاجر کے لیے جو مکہ میں مر گیا ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا

حدثنا ابراهيم عن الزهري عن عامر بن سعد بن مالك عن ابيه قال عادني النبي

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے کہ

صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع من مرض اشفيت منه على الموت فقلت

انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (جو سنہ ۱۰ ہجری میں ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا (آنحضرت) میرے پوچھنے کو تشریف لائے

يا رسول الله بلغ بي من الوجع ما ترى وانا ذو مال ولا يرثني الا ابنة لي واحدة

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپ دیکھ رہے ہیں میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا اور کوئی

افاتصدق بثلثي مالي قال لا قال فاتصدق بشطره قال الثلث يا سعد والثلث

کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال سہی آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات

كثير انك ان تذر ذريتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس

تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انکو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں

قال احمد بن يونس عن ابراهيم ان تذر ذريتك ولست بنافق نفقة تبتغي بها

احمد بن یونس نے بھی ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضامندی

وَجهَ اللّٰهِ اِلّا اَجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقمَةَ تَجعَلُهَا فِي فِي امرَاَتِكَ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اور اسکا حکم بجالانے کے لیے خرچ کریگا تجھ کو اسپر ثواب ملیگا یہانتک کہ اُس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے میں نے عرض کیا یا رسول

اُخَلَّفُ بَعدَ اَصحَابِي قَالَ اِنَّكَ لَن تُخَلَّفَ فَتَعمَلَ عَمَلًا تَبتَغِي بِهِ وَجهَ اللّٰهِ اِلَّا ازدَدتَ

کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہجاؤنگا آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہیگا اور تو جو کوئی نیک کام

بِهِ دَرَجَةً وَّرِفعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنتَفِعَ بِكَ اَقوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُونَ

کی رضامندی کے لیے کریگا اُس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہوتا جائیگا اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سبب سے کچھ لوگوں

اَللّٰهُمَّ اَمضِ لِاَصحَابِي هِجرَتَهُم وَلَا تَرُدَّهُم عَلٰى اَعقَابِهِم لٰكِنِ البَائِسُ سَعدُ بنُ خَولَةَ يَرثِي

یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت پوری کر دے اور اُنکو ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر ف البتہ (افسوس آتا ہے) سعد بن خولہ بیچارہ نقصان میں پڑ گیا

لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَن تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَحمَدُ بنُ يُونُسَ وَمُوسٰى عَن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے لیے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ آنحضرت کے بعد پھر مکہ ہی میں جا کر مر گیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے اس

اِبرَاهِيمَ اَن تَذَرَ وَرَثَتَكَ

بَابٌ كَيفَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَينَ اَصحَابِهِ

حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دینا

وَقَالَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَينِي وَبَينَ سَعدِ

اور عبد الرحمن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جب ہم مدینہ میں آئے

ابنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمنَا المَدِينَةَ وَقَالَ اَبُو جُحَيفَةَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا ف اور ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء

بَينَ سَلمَانَ وَاَبِي الدَّردَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفيٰنُ عَن حُمَيدٍ

کو بھائی بھائی بنا دیا ف ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے حمید

عَن اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَدِمَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

طویل سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف (مدینہ میں) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ بَينَهُ وَبَينَ سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ الاَنصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيهِ اَن يُنَاصِفَهُ اَهلَهُ

اُنکو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا (سعد بہت مالدار تھے) اُنہوں نے عبد الرحمن سے کہا ایسا کرو میری بیویوں اور مال میں سے

وَمَالَهُ فَقَالَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي اَهلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ

آدھا حصہ لے لو عبد الرحمن نے کہا اللہ تمہاری بیوی اور مال میں برکت دے مجھ کو ذرا بازار بتلا دو اُنہوں نے بتلا دی

فَرَبِحَ شَيئًا مِن اَقِطٍ وَّسَمنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعدَ اَيَّامٍ وَّعَلَيهِ وَضَرٌ

عبد الرحمن وہاں گئے (خرید فروخت کرکے) کچھ گھی اور کچھ پنیر نفع میں کما لائے کئی دن کے بعد آنحضرت صلعم نے عبد الرحمن کو دیکھا زردی انکے

مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
کا اثر نشان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَ
انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بَابٌ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ
فرمایا ولیمہ کر گو ایک ہی بکری کا ہو باب مجھ سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے بشر

ابْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ
ابن مفضل سے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انس رض نے عبداللہ بن سلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ
مدینہ میں آنے کی خبر پہنچی وہ آپ پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لیے انہوں نے کہا میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا

ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ
جن کو پیغمبر کے سوا اللہ کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ (بہشت میں جاکر) پہلے کیا کھانا کھائینگے

الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا
بچہ کیا سبب ہے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے آنحضرت ص نے فرمایا جبرئیل نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھکو بتادی اور

قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ
عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (یعنی جبرئیل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرت ص نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے

تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ
جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لیجائیگی اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا ٹکڑا ہوا لٹکتا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود

الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ
ہضم ہوتا ہے) اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی پر بڑھ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوجاتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی

مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ
پر بڑھ جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ
یا رسول اللہ یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں آپ ان سے میرا حال پوچھیے مگر انکو میرے مسلمان ہونے کی خبر نہ ہو خیر یہودی لوگ آئے

الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم سب میں اچھا

وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ

اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں افضل اور افضل کا بیٹا آپ نے فرمایا بھلا بتاؤ تو اگر عبداللہ بن سلام مسلمان

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ

ہو جائے تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ انکو اسلام سے بچائے رکھے آپ نے پھر یہی پوچھا انہوں نے پھر یہی کہا اس وقت

إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ

عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) باہر نکلے کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہودی یہ سنکر کہنے لگے عبداللہ بن سلام

شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سب میں خراب آدمی خراب آدمی کا بیٹا ہے اور انکو برا کہنے لگے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسی بات کا ڈر تھا ہم سے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو المنہال عبدالرحمن بن مطعم سے سنا انہوں نے کہا میرے ایک ساجھی

دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

نے بازار میں کچھ روپیہ (روپیوں یا اشرفیوں کے بدل) ادھار بیچے میں نے کہا سبحان اللہ بھلا یہ درست ہے وہ بولا سبحان اللہ میں نے

لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

بازار میں معاملہ کیا کسی نے اعتراض نہ کیا عبدالرحمن کہتے ہیں آخر میں نے یہ مسئلہ براء بن عازب صحابی سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اس میں جو نقدا نقد ہو وہ تو درست ہے اور

وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً

جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ درست نہیں اور بہتر یہ ہے کہ تم زید بن ارقم (صحابی) سے ملو ان سے پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے

فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

سوداگر تھے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا (جیسے براء نے کہا تھا) سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ بَابُ

مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ادھار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے باب

إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ۔ هَادُوا صَارُوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا (سورۂ بقرہ وغیرہ میں) جو ھادوا کا لفظ ہے

يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

اسکا معنے یہودی ہوئے اور (سورۂ اعراف میں) جو ھدنا کا لفظ ہے اسکا معنے ہم نے توبہ کی اسی طرح ہائد معنے توبہ کرنیوالا ہم سے

قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي

قرہ بن خالد نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دس یہودی

عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے ہم سے احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی نے بیان کیا

الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ

کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے کہا ہم کو ابو عمیس نے خبر دی انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب

بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَ

سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے دیکھا

إِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہود کے کئی لوگ عاشورے کا دن بڑا جانتے ہیں اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّ

ہم کو یہ روزہ رکھنے کا یہود سے زیادہ حق ہے پھر آپ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے

أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ

ابو بشر جعفر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ

مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا ان سے پوچھا

فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ

کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (فرعون کو ڈبا دیا) اور ہم

نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ

اس دن کو بڑا سمجھ کر اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہم کو تم سے زیادہ موسےٰ سے لگاؤ ہے پھر آپ نے (مسلمانوں کو)

ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَا

اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نصاریٰ کی طرح) بالوں کو (پیشانی پر) لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے

وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ

اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جس بات میں اللہ کا کوئی

مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حکم نہ آتا تو (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی پھر ایسا ہوا کہ آپ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے ف۱

حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَ

ابن عباس سے انہوں نے کہا اہل کتاب ہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ف۲ کچھ باتوں پر

كَفَرُوا بِبَعْضِهِ بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي

(ایمان لائے) کچھ باتوں کا انکار کیا ف۳ باب سلمان فارسیؓ کے اسلام کا بیان ف۴ ہم سے

الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ

حسن بن عمر بن شقیق نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (سلیمان بن طرخان) نے کہا دوسری سند اور [illegible]

الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

سلمان فارسیؓ سے وہ کہتے تھے مجھ کو کچھ اوپر دس (دس سے زیادہ) ایک مالک کے بعد دوسرے مالک نے خرید اور بیچا [illegible] ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ

بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا وہ

أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ

کہتے تھے میرا وطن رام ہرمز ف۵ ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ

کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبر دی انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سلمان فارسیؓ سے انہوں نے کہا حضرت محمد

بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ

اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بیچ میں فترت کا زمانہ (یعنی جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ سو برس کا گذرا ف۶

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّادِسَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

فہرست مطالب پارہ پانزدہم تیسیر الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح البخاری

تمت

اعلان) مشکوۃ مترجم ترجمہ ... آٹھ جلدوں میں چھپنی شروع ہو گئی ...